

0500.0

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

روضہ الی

نجمہ الحسنی

سکالہ النسا

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

فہرست جلد ثانی ابواب فی حق الراس من حرمۃ المجتبیٰ عن سنن النسائی

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱	کتاب الجہاد	۳۹	کرنے کے لیے	۳۹	نہیں اور اس کا جو شخص قاتل تھا اندونو کر جتنے ہوئے کا بیان
۲	جہاد فرض ہے	۴۰	بیان اس آدمی کا جو بڑھاپا ہو گیا ہو	۴۱	خوبی اور بزرگی پہر ادبہنی کے
۳	جہاد کو چھوڑنے کی سختی ہر شخص کا بیان	۴۱	بیان اس آدمی کا جس نے جہاد کیا اس کی	۴۲	در بیان جہاد کو نہ کیا فضیلت کا بیان
۴	باب بیان عیالہات کہ جہاد کو نہ کرے	۴۲	میں اور غرض نہ کہ جہاد کو نہ کرے	۴۳	شرک اور حبش کے جہاد کا بیان
۵	باب بیان میں اس کو جو جہاد کرے	۴۳	بیان اس غازی کا جو زوری اور نام	۴۴	ماتوان آدمی سے مدد چاہنا
۶	اس کی راہ میں جان اور مال سحر	۴۴	آوری چاہے	۴۵	غازی کو جہاد کی تیاری کر دینا دلی کے
۷	اس کی راہ میں پیادہ جان و مال کا بیان	۴۵	خود غرض اور اس کی راہ میں اس کی کو دبار	۴۶	بزرگی کا بیان
۸	جس کے قدموں پر گرد نہ پڑے جو اس کی	۴۶	ادارنی تک اس کو ٹوٹا گیا بیان	۴۷	اسد تعالیٰ کے راہ میں خیر کرنے کے
۹	کی راہ میں اس کو ثواب کا بیان	۴۷	اسد تعالیٰ کے راہ میں خیر کرنے کے	۴۸	بزرگی اور خوبی کا بیان
۱۰	جو ان کو ہر جا کی ہر اس کی راہ میں	۴۸	جس میں اس میں خیر نہ ہو	۴۹	فضیلت صدقہ اور خیرات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں
۱۱	اس کی راہ میں اس کو ثواب کا بیان	۴۹	بیان اس شخص کا جو لوگوں کی تلوار لٹا	۵۰	مجاہدین کی عورتوں کی عزت
۱۲	باب بیان میں ان خاندانوں کے	۵۰	اس میں اس کی راہ میں	۵۱	غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے
۱۳	جو جہاد میں لوط کا مال نہ ہو	۵۱	جانبی ارز و کرنا	۵۲	دالی کا بیان
۱۴	اس کی راہ میں جہاد کو نہ کرے	۵۲	اسد تعالیٰ کی راہ میں	۵۳	مجاہدین اور اس کی راہ میں
۱۵	باب بیان میں اس کی راہ میں	۵۳	میں اور اس میں	۵۴	مقرر کین اور اس کو لوگوں کے لیے دست
۱۶	باب بیان میں اس کی راہ میں	۵۴	کس چیز کی آمد و کر گیا اسد تعالیٰ کی راہ میں	۵۵	نہیں کی اپنی رسول کا تہ نہ بڑا ہو
۱۷	باب بیان میں اس کی راہ میں	۵۵	لڑنے والا	۵۶	خاص پر عزت و دانی کا بیان
۱۸	باب بیان میں اس کی راہ میں	۵۶	مہشت میں کیا آرزو ہوگی ہاں کا بیان	۵۷	باب جو رسو سے منع کرنے کو چاہیو
۱۹	باب بیان میں اس کی راہ میں	۵۷	اس بات کا بیان کہ شہید کو شہید نہ ہو	۵۸	باب اس بات کو بیان میں جو کوی کا
۲۰	باب بیان میں اس کی راہ میں	۵۸	شہادت ہاں کا بیان	۵۹	کہ گناہ پہنچ کر یہ اس کا خدا کا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۶	کنواری عورت کا نکاح میں لائے جانے پر	۴۵	کر کے والا لڑکی کو اگرچہ	۴۵	نکاح کے مکروہ ہونے کا بیان
۴۷	عورت کا نکاح کرنا اس کے ہم عمر سے پہلے	۴۶	باب ہوا میں بائین عورت جس شخص سے رخصت ہو	۴۶	باب ہوا میں نکاح کے فیہ کی توجہ نکاح کے بعد
۴۸	بیان نکاح کرنے والی کا آزاد ہونا	۴۷	مرد اس آدمی سے خود نکاح کر سکتی ہے	۴۷	نکاح کی شرط نکاح کا بیان
۴۹	حسب کا بیان	۴۸	کر سکتی ہے	۴۸	بیان اس نکاح کے جس سے حلال ہو جاتی
۵۰	عورت میں کیا بات ہے کہ نکاح کیا جائے	۴۹	جس کا نام لگا کیسے نکاح کا تو ناسخ ہو	۴۹	ہے قرین طلاق دی ہوئی عورت اگر
۵۱	باج عورت کا نکاح کرنا مکروہ ہے	۵۰	اور استخارہ کرے یا جو رب سے	۵۰	بیان حرام ہونے کا بعد رکھ کر پڑھ کر
۵۲	نکحنے کا نکاح میں لانا کیسا ہے	۵۱	استخارہ کیسی کرتے ہیں	۵۱	مان اور میٹھی کا جمع کرنا حرام ہے
۵۳	مکروہ نکاح کرنا زنا کا عورت کو	۵۲	بیٹا اپنی مالک کا نکاح غیر کے نکاح کے	۵۲	دودھ ہونے کا ہونا ایک مرد کا نکاح میں
۵۴	سب عورتوں سے اجبی کو نکاح کرنا	۵۳	کوئی آدمی چاہے لڑکی کا نکاح کرنا چاہے	۵۳	جمع کرنا ہیئت اور یہ بھی کا کیسا ہے
۵۵	نیک عورت کا نکاح کیا خبی سہتا ہے	۵۴	تو درست ہے	۵۴	بہانچی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے
۵۶	جس میں عین غیرت بہت ہو	۵۵	کوئی شخص اپنے بڑے لڑکے کا نکاح کرنا چاہے	۵۵	دودھ کا باعث کسی کو کن ناطی حرم
۵۷	نکاح پہلے عورت کو دیکھنے کے بعد کرنا	۵۶	تو درست ہے	۵۶	ہو جانے میں
۵۸	عید کے پہلے میں نکاح کرنا کیا پان	۵۷	کنواری عورت کو نکاح کرنا کیلئے	۵۷	دودھ ہونے کے بیٹے کے حرام ہونے کا بیان
۵۹	نکاح کی شرط پر ایم کرنے کا بیان	۵۸	اجازت یعنی چاہیے	۵۸	کس قدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتا
۶۰	ایم پر ایم بھیجنے کو منع ہونے کا بیان	۵۹	باب کو چاہے جو چاہے لڑکی کو لڑکے	۵۹	بڑی عمر میں دودھ پینے کا بیان
۶۱	نکاح کا پیغام دینا چاہے اجازت سے اول	۶۰	سے اوپر نکاح کرنے کے لیے	۶۰	دودھ پلانے والی عورت سے نکاح کرنا
۶۲	پیغام کرنا اول کے باوجود دینے کے بھی	۶۱	اگر نیک نکاح کرنا چاہے لڑکا حکم لگا کر	۶۱	نہ داخل کرنا لطفے کا رحم میں
۶۳	باب ہوا میں بائین جب چاہے کوئی	۶۲	کنواری عورت کو اذن کا بیان	۶۲	باب کی شکوہ سے نکاح کرنا اے کا کیا ہے
۶۴	عورت پیغام پہنچنے والی حال میں بیان	۶۳	اگر عورت خبی ہو اور اس کا باب نکاح	۶۳	بیان آیت و احصاء میں البسار
۶۵	کو دینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو	۶۴	کردی اسکو ناراضگی کے ساتھ نکاح کر	۶۴	بیٹے یا بہن کے نکاح کی ممانعت کا بیان
۶۶	جب چاہے کوئی آدمی کسی شخص سے کیسے	۶۵	اگر کنواری عورت کا نکاح کرین اور	۶۵	نکاح کا بیان
۶۷	کا حال سے نکاح کرنا منطوق ہو تو کہہ دے	۶۶	ناراض ہو تو کیا حکم ہے	۶۶	قرآن کو سونے میں کہہ دینے کا بیان
۶۸	و شخص سے دریافت کیا جاتا ہے	۶۷	احرام کا حالت میں ہو کر نکاح کرنا جائز	۶۷	نکاح کرنا یا نہ کرنا مسلمان پر جائز
۶۹	جو کچھ جانتا ہو	۶۸	محرم کو نکاح کرنا کی ممانعت کا بیان	۶۸	آنانہ کو نکاح کرنا یا نہ کرنا نکاح کرنا
۷۰	باب میں نکاح کا بیان میں پیش کنی	۶۹	کو نکاح سے متعلق نکاح کی قوت	۶۹	آنانہ کو نکاح کرنا یا نہ کرنا نکاح کرنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
	کیا ہوا اور کتنا اجر رکھتا ہے	۹۶	نوشہ کو مدیر اور سخصہ دینا		جبکو نین طلاق ہو گئی ہون اور اگر
	مہرون میں انصاف اور عدل کرنا کیا	۹۷	کتاب مہرون کے ساتھ گزارا کرنا		میں اس کا حکم اور حلال اور حرام کرنا
۹۴	سود کے ایک نوافہ پر نکاح کرنا	۱۱۵	ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا		نین طلاق ہو گئی عورت کو نکاح کیا
۹۵	بیمہ پر نکاح کرنا کیا ہے اور جو بیکار	۱۱۵	ایک عورت کو دوسری سے زیادہ چاہنا		باب بیان میں اس بات کہ عورت کا منہ
۹۶	بیان اس عورت کا جس نے پہلے نکاح کرنا	۱۰۱	رفک اور عین کا بیان		دیکھو ہی طلاق دے
	دیا اپنے تین کے مرد کو بغیر مہر کے	۱۰۵	کتاب طلاق کے بیان میں	۱۱۶	طلاق کا بیان پس اس آدمی زنا اور زچہ
۹۸	حلال کر دینا خج کہی کے لیے		باب بیان میں طلاق دینے کو موقوف اس		بیان آیت یا ایہا النبی تم مخرج
۹۹	متعد کی حرام مزینا بیان		کس میں تین - معتبر توں کا طلاق	۱۱۷	تاویل اور بیان اس آیت کا دیکھو بطور
۹۰	شہر نکاح کو آزاد سے اور دو بیکار سے		دینے کا حکم کیا امد سے	۱۱۸	باب بیان میں اس بات کہ عورت کو
	جس آدمی کا نکاح ہو گیا ہو اس کو	۱۰۷	باب بیان میں طلاق بست کے		جائز ہو کہ والدین کے ساتھ
	کیا دعا دینی جائز ہے		اگر خفیہ وقت ایک طلاق دیا کسی	۱۲۰	معتقل بن مبدلہ سے طلاق کیا اور اگر
	جو شخص حاضر نہ ہو گا کھوت اس کو دعا		نے اس شخص کے لیے کیا حکم ہے		اور دوسرے معتقل کا یہ طلاق کیا ہے
	دینے کا بیان -	۱۰۸	غیر عدت میں طلاق دینے کا کیا حکم ہے		غلام کے طلاق دینے کا بیان
۹۱	خادی میں زچہ پر نکاح کی حقیقت		اگر کوئی شخص طلاق دینے کو طلاق عدت کے	۱۲۱	اور اس حدیث میں خلاف کیا ہے
	خلوت کو بخش دینے کا بیان		تو کیا حکم ہے اور آیا طلاق شمار کیا جاوے		تو کیا طلاق دینا اس میں معتبر ہے
	عید کے پہنچنے میں دلہن کو نوسہ کے		کا یا نہیں	۱۲۲	معتبر ہے یا نہیں اس میں طلاق کا بیان
	بائیں پہنچنے کا بیان	۱۰۹	نین طلاق کہنا دینے پر سختی اور عذر کرنا		کوئی شخص اپنی جی میں طلاق دے گا اس کا
	نورس کے لڑکے کو خاندان کے گھر پہنچنے		کا بیان -	۱۲۳	طلاق دینا اور اس شری سے جو سمجھ میں
	کا بیان		نین طلاق ایک بار دینی کی حقیقت کیا نہیں		بائیں میں کلام کے سبب کہ عید کا دینے
۹۲	مسافر میں پہنچے جانے کا بیان	۱۱۱	نین طلاق متفرق دینے کا بیان		اسلام کے پانی جاری ہے اسکا میں
۹۴	کہیلنا اور گانا کیا ہے شادی میں		کوئی شخص طلاق دینے کو عورت کو عذر کرنا	۱۲۴	باب بیان اس بات کہ اگر کوئی ایک لفظ
	اپنی بیٹے کو بغیر دینی کا بیان	۱۱۲	طلاق قطع کا بیان		صاف بولی اور اس سے وہ مطلب داری
	فرش اور بچہ ہار کہنے کا بیان		مہر کے بعد اگر خفیہ اور خفیہ کے نہیں		جو اس کے منہ سے نہیں نکلتا تو وہ لغو ہوگا
	حاشیہ اور عذر دینے کا بیان	۱۱۳	باب بیان میں حلال ہونے کا بیان		حقاری حدت میں کہنے کو بیان میں

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۲۶	باب بیان میں ان عورتوں کو جسکو نکاح دیا گیا اور انہوں نے اختیار کیا اپنا خود مختار	۱۳۳	بعد لعان کر نیکی	۱۲۶	سی پہلو مراد و تو اسکی عدت کیلئے
۱۲۷	حب عاوند اور جرد و دونوں غلام لوندی	۱۳۴	لعان کرنے والوں کا ملاپ	۱۲۷	باب سوگ کرنے کے بیان میں
۱۲۸	ہون پہر آزاد مرد و جردین کو اختیار ہوگا	۱۳۵	نفی اور انکار کرنا اڑکے کا بیجا	۱۲۸	حب عاوند کا خاوند مر جاوی اور پسے
۱۲۹	لوندی کو اختیار دینے کا بیان	۱۳۶	اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بیکار	۱۲۹	سوگ کا حکم ساقط ہے
۱۳۰	باب بیان میں اختیار دینے کی تہذیب کو	۱۳۷	کا انڈے کے پیرا یہ میں	۱۳۰	حب عاوند کا خاوند مر جاوی اور سوگ کر عدت
۱۳۱	اگر ادوی گئی ہو اور خاوند اس کا	۱۳۸	اولاد سے انکار کرنا نبوی پر تعلیق اور	۱۳۱	گذرنی تک اگر گھر میں رہنا چاہیے
۱۳۲	باب بیان میں اس مسئلہ کے اختیار	۱۳۹	کر نیکی باب	۱۳۲	باب عدت گزارنے کی رحمت کو بیان میں
۱۳۳	ہو اس لوندی کو جس کا ختم غلام	۱۴۰	ملا دیو بچہ کو خاوند کو ساتھ اگر انکار ہو	۱۳۳	اور سوگ کرے جس کا خاوند مر گیا ہر جہاں
۱۳۴	ہے آزاد ہو نیکی بعد	۱۴۱	اسنچیکا خاوند اس عورت کا	۱۳۴	چاہیو دکان اپنی عدت گزارے
۱۳۵	باب ایلا کے بیان میں	۱۴۲	لوندی کے فرار میں نیکی بیان میں	۱۳۵	حب عاوند کا خاوند مر جاوی اسکی عدت ادوی
۱۳۶	باب خیار کے بیان میں	۱۴۳	بیان فرمودہ ان کا حبشہ نہ کرین	۱۳۶	دن تو ہے حبشہ اسکو خبر آدی
۱۳۷	باب غلام کے بیان میں	۱۴۴	لوگ کسی بچے میں	۱۳۷	ترک کرنا زینت پہلو سوگ کو مسلمان
۱۳۸	لعان کے شروع کا بیان	۱۴۵	مخالفت ہوا انکو ابن کھیل	۱۳۸	کے یو ہے نہ بیویہ اور نظر نہ کے لیے
۱۳۹	لعان کرنا حاصل ہو نیکی وقت میں	۱۴۶	قیانہ جاننے والوں کا بیان	۱۳۹	سوگ کرنا نبوی عورت کو رنگین کپڑے سوچنے
۱۴۰	باب بیان میں لعان کے جسمیں نام لیکر	۱۴۷	حضم اور جرد و دونوں میں سے کو	۱۴۰	کرنے کا بیان
۱۴۱	چھٹا اذنا ثابت کرے مرد اپنی عورت کر لیے	۱۴۸	مسلمان ہو جاوی اور اڑکے کو اختیار	۱۴۱	باب سوگ والی کے خفتا کر نیکی بیان میں
۱۴۲	لعان کس طرح کرتی ہیں	۱۴۹	دینا اسکا ہی بیان ہے	۱۴۲	استبا میں جان ہوا سب کا سوگ والی کو
۱۴۳	امام کے اللہ میں کہنے کا بیان	۱۵۰	خلع کرنا نبوی عورت کو عدت کا بیان	۱۴۳	لیے خصیت ہو مرد نیکی کے سیرتوں کو
۱۴۴	باب حکم کر نیکی اس بات کو لیے کہ رکھنا ہو	۱۵۱	مطلقہ عورتوں کے عدت کی حرجیت	۱۴۴	سوگ کرنا نبوی کو مرد نکاح کا نہ گمان
۱۴۵	تہذیب نہ پر لعان کرنا نبوی کو باوجود	۱۵۲	میں کون کون ہو عورتیں متثنی ہیں	۱۴۵	نقطہ اور غفلت کر ہستعال کر نیکی کا بیان
۱۴۶	باب بیان میں اس بات کو مرد اور عورت	۱۵۳	حب عاوند کا ختم کیا ہو یہ باب اسکی	۱۴۶	سوگ والی کے لیے
۱۴۷	کو امام نصیحت کرے لعان کر نیکی وقت	۱۵۴	عدت کو بیان میں ہے	۱۴۷	باب بیان میں تباہ کر حب عاوند کا خاوند
۱۴۸	لعان کرنا نبوی کے درمیان فطریق اور جہاں	۱۵۵	یہ باب بیان میں ہر حالہ عورت کی	۱۴۸	جاتا تباہ اسکو خراج دلا یا جاتا تھا سال
۱۴۹	تہذیب لعان کرنا نبوی کے	۱۵۶	جس کا حضم مر گیا ہو	۱۴۹	بہر کا یہ وہ منہ سوگ یہ بیچے ان کو
۱۵۰	تہذیب لعان کرنا نبوی کے	۱۵۷	اگر کسی عورت کا خاوند اسکا تہذیب	۱۵۰	خصیت دی گئی جو میں طلاق دایکو

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۸۲	گہڑوں کا دوسرا حصہ	۲۱۳	کتاب عطیہ اور بخشش کے مین	۱۸۲	کے دونوں میں اپنی گہڑوں کے دوسرے
۱۸۳	کتاب بیان میں وقف کر کے	۲۱۸	کتاب مہبہ کے بیان میں	۱۸۳	جگہ جانے
۱۸۴	اپنی مال کو اس کی راہ میں	۲۱۹	مشلع مہبہ کا بیان	۱۸۴	ڈنگر باہر نکالنا اور سوت کا جکھاؤ نہ کرنا
۱۸۵	وقف کس طرح کرنا چاہیے	۲۲۰	باپ یا چچو بیٹو کو دے کر بھیر کر	۱۸۵	باس کے نفی کا بیان ہے
۱۸۶	جوابدہ دفتر اور تقسیم نہیں ہو	۲۲۱	لو کیسا ہے	۱۸۶	تین طلاق کر کے رجوع کر نیکی منسوخ
۱۸۷	مراؤ کو وقف کا بیان	۲۲۲	عبدالمدین عباس کے ریت پر اوپون کا	۱۸۷	ہوئے کا بیان ہے
۱۸۸	باب مسجد کی وسطی وقف کر نیکی یا نہیں	۲۲۳	خلاف	۱۸۸	باب رجوع کر نیکی یا نہیں مہر کی طلاق
۱۸۹	کتاب حصیوں کی بیان میں اور	۲۲۴	ذکر اس اختلاف گجراتیوں نے طاهر	۱۸۹	کتاب گہڑوں کے بیان میں
۱۹۰	بات کی یا نہیں کہ دیر کرنا وصیت میں	۲۲۵	کے رویت میں کیا ہے	۱۹۰	گہڑوں کے حقوق اور محبت کو سبب
۱۹۱	مکروہ ہے	۲۲۶	کتاب رقی کے بیان میں	۱۹۱	کون سے رنگ کا گہڑا بہتر ہے
۱۹۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھیں	۲۲۷	احمد میں جو ابی الزبیر خلیفہ تھے	۱۹۲	گہڑوں میں سے نکال گہڑوں کا کہنا
۱۹۳	اپنی مال کو وصیت کر نیکی یا نہیں	۲۲۸	باب عمرے کرتے کے بیان میں	۱۹۳	کیا یہی -
۱۹۴	اور حاجی کی خبر نقل کر نیکی اور نہ	۲۲۹	جابر نے جو خبر اور حدیث	۱۹۴	گہڑوں کے قسم اور حسن ہو نیکی یا
۱۹۵	جو اس خبر کے نظروں میں تھا	۲۳۰	ذکر اس حشمان کا جو سر پران کیا	۱۹۵	گہڑوں کی برکت کا بیان ہے
۱۹۶	وراثت کو یہ وصیت کرنا باطل ہے	۲۳۱	عوت اپنی خاندان کو بیٹو چچو کس کو کچھ	۱۹۶	گہڑوں کے پستان کو گوندھنی کا بیان
۱۹۷	جب وصیت کر کوئی اپنی ناطقہ اور کو	۲۳۲	دوبی اس کا بیان	۱۹۷	ادب و آدمی اپنی گہڑوں کو کہنا کا بیان
۱۹۸	اگر کوئی شخص مالک جاوی سکواؤ کو	۲۳۳	نام نہ کتاب جو ہے اور کچھ بیان	۱۹۸	گہڑوں کا دعا کا بیان
۱۹۹	اسکی سے صدقہ کہتا ہے	۲۳۴	کتاب نون اور نوزوں کی بیان میں	۱۹۹	گہڑوں کو گوندھنی جو خنجر کرنا یا
۲۰۰	بزرگی صدقہ کر نیکی بیت کی طرح	۲۳۵	مفسر القلوب لفظ کو قسم کہا نیکی یا	۲۰۰	گہڑوں کو گوندھنی اور گھاس سے بڑی خوب
۲۰۱	ذکر حشمان گجراتی ہوا ہر سفیان	۲۳۶	امیر تالی کو عورت اور قسم کہا نیکی یا	۲۰۱	حسن گہڑوں کو احسان نہیں کیا گیا اوس
۲۰۲	قیمت مال کا والی شو کی ممانعت کر	۲۳۷	اسکی نام کو سوا کی قسم کہا تو نیکو کر	۲۰۲	دوڑنے کی انتہا کا بیان
۲۰۳	بیان میں -	۲۳۸	کا بیان	۲۰۳	انہار کر نیکی عادت ڈال گہڑوں کو
۲۰۴	کیا وصی کو بھی کچھ ہوا چچو قسم میں	۲۳۹	باپوں کی قسم کہا نیکی یا	۲۰۴	گہڑوں کے بیان میں
۲۰۵	جسیر کا مال کہا تو برہنہ کرنا چاہیے	۲۴۰	ماؤں نے قسم کہا نیکی یا	۲۰۵	جلب کا بیان
۲۰۶	آخر وصیت کا	۲۴۱	اسلام کو سوا کو عادت کر قسم کہا تو نیکو کر	۲۰۶	جسیر کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۳۵	قسم کہا نا اسلام سو بزار ہو چکی	۲۳۵	غذا لگی چیز کو کچھ نہیں کرتے	۱۵۲	اگر کوئی آدمی قسم کھا دے اور دوسرا آدمی
۲۳۶	کچھ کو قسم کھانا دیکھا بیان	۲۳۵	غذا اس لیے ہے کہ حرج کرنا یا عبادت اس کے	۱۵۲	اس کو دیکھ کر اناشائے کفر ہے
۲۳۷	ہر رنگوں میں جو چھوڑ دے کچھ قسم کھانے میں	۲۳۷	بجیل کا مال	۱۵۲	بند کے کفارہ کا بیان
۲۳۸	لات کی قسم کھانیکا بیان	۲۳۷	کسو عبادت کو ایسے نذر مانتو کا بیان	۱۵۳	بجی میں بیکری بہت سو صواب ہے
۲۳۹	لات اور دعویٰ کے قسم کھانیکا بیان	۲۳۷	گناہ کو کام میں نذر کرنا کا بیان	۱۵۴	سنگوں کو خدا تعالیٰ بن بن یا نور کا ہے
۲۴۰	تصویر کو پورا کرنے کا بیان	۲۳۷	نذر کو پورا کرنے کا بیان	۱۵۵	کیا پتھر جب تک اس آدمی پر چھو نہ دے جی ہو
۲۴۱	کسی قسم کھانے کی چیز کی کرنے پر یا نہ کرنے	۲۳۷	بیان دوسرے نذر کا حسین بستر تعالیٰ کے	۱۵۵	ایک کلام کو دیکھ بھر اس کا عجز ہو جاوے
۲۴۲	پس بعد قسم کے ہی کو حجب اور بہتر پڑاؤ کی	۲۳۷	رضامندی کا اراح نہ کیا عادی	۱۵۵	کتب بشرطین کے بیان اور سہن بیان
۲۴۳	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان	۲۳۷	نذر کرنا پس نذر کا جوابی ملک اور قرضی	۱۵۶	بوسن نذر اہل بیت پر دینے کا
۲۴۴	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان	۲۳۷	میں نہ ہو	۲۴۱	مغفرت کو سطر کی عبد المکین عبد العزیز
۲۴۵	جس چیز کا آدمی ناک نہیں اس کی قسم کھانے	۲۳۷	جو کوئی نذر کرے کہ میں بہت اسد کو	۲۴۱	اور زید بن نمیر کے جابر بن عبد العزیز کا
۲۴۶	کے بیان میں	۲۳۷	پہلے حکم کا دنگا تو ٹکلیے کیا حکم ہے	۲۴۱	کے منع ہونی کی بروت کی ہے
۲۴۷	جو کوئی قسم کھا کر بعد اناشائے کفر لپکا	۲۳۷	اگر قسم کھا دے کوئی عورت ننگا پاؤں اور	۲۴۲	امام شافعی نے کہا کہ بہت کام عاقلہ لکھنا
۲۴۸	اس کا بیان	۲۳۷	ننگے سر حکم جانے کے کچھ کرنے کے لیے	۲۴۲	اس شخص پر کہ ختم اور ختم ہے جس کے مال کا ہے
۲۴۹	قسم میں نیند نہ لے کر کیا اعتبار ہے	۲۳۸	بیان میں اور آدمی کو کہ نذر مانی تو سننے	۲۴۲	اور جو تو بنو علی کا پید اور ازین کے چھوٹا
۲۵۰	حرام کر لینا اپنی اور پانچویں کو جس کو اسد	۲۳۸	سوز کر کہنے کی بھڑکے گیا	۲۴۲	حصہ ہے
۲۵۱	تعالیٰ نے حلال کیا ہے	۲۳۸	بیان اس شخص کا جو مر جاوے اور اس کو دنگ	۲۴۲	بیان اس شخص کا جو مر جاوے اور اس کو دنگ
۲۵۲	اگر کسی قسم کھانی کہ میں ان کے تہ	۲۳۸	پندرہ ہو	۲۴۲	سنگوں میں
۲۵۳	روٹی نہ کھاؤ ننگا اور کھاؤ سر کے کو	۲۳۸	بیان اس شخص کا جس نے نذر مانی ہے	۲۴۲	خالی زمین کے کراؤ پر دینا کچھ نہیں ہے
۲۵۴	ساتھ نہ کیا حکم ہے	۲۳۸	پہلے پورا کرنے نذر کے سلمان ہو گیا	۲۴۲	باجاندی کے کچھ اور صاف کر لیا سنگوں
۲۵۵	جو شخص نے قسم نہ کھاؤ کلبہ زبان ہی	۲۳۹	اگر بیکری کوئی اپنا مال کو نہ کھو طور	۲۴۲	تین آدمیوں میں شرکت عثمان ہو تو اس کا
۲۵۶	کہہ دے اس کا کیا کفارہ ہو	۲۳۹	پہ تو کیا حکم ہے	۲۴۲	کہہ نہ کر کھا جادی
۲۵۷	بہ ہودہ اور جو پتھر پیار کیقت اگر زبان	۲۴۰	مال کو نذر کرنے سے نہیں ہے بدل میں	۲۴۲	شرکت مفادہ جادو آمین میں ہو تو اس کی
۲۵۸	سے نکل کر کیا کفارہ ہے	۲۴۰	حالی میں نہیں	۲۴۲	کتاب کہہ نہ کر کھا جادی
۲۵۹	نذر اور سنت ماننے کی مانع کا بیان	۲۴۱	انشاء اللہ کہہ نہ کا بیان	۲۴۰	شرکت الامان کے بیان میں

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۸۶	حصہ دارون کی شرکست چہرہ نیک پانا	۳۰۹	جو شخص غسل اشد علی امیر علیہ السلام کرے	۲۸۷	حصہ دارون کی شرکست چہرہ نیک پانا
۲۸۷	خضام بوجہ جوجا بجلی حرم جہا من و	۳۱۱	کچھ اسکی کیا منرا ہے	۲۸۸	خضام بوجہ جوجا بجلی حرم جہا من و
۲۸۸	کھیا دوشنہ کوپین	۳۱۱	جادو کا بیان	۲۸۹	کھیا دوشنہ کوپین
۲۸۹	خلع نامہ	۳۱۲	جادو گر کا حکم	۲۹۰	خلع نامہ
۲۹۰	غلام بانڈی کو مسکات کر نیکو میان	۳۱۳	اہل کتاب کو جادو گر دین کا بیان	۲۹۱	غلام بانڈی کو مسکات کر نیکو میان
۲۹۱	مہنگا بک کر دے تو بیہزار نامہ لکھو	۳۱۴	جو شخص مال تو لوگوں کو کیا کرنا چاہو	۲۹۲	مہنگا بک کر دے تو بیہزار نامہ لکھو
۲۹۲	غلام بانڈی کو مدبر کر دے تو بیہزار کر دے	۳۱۵	جو شخص زین بان بچن کے بچائی میں لار	۲۹۳	غلام بانڈی کو مدبر کر دے تو بیہزار کر دے
۲۹۳	جب غلام بانڈی کو آزاد کر دے تو بیہزار کر دے	۳۱۶	جادو وہ بھی سفید ہی	۲۹۴	جب غلام بانڈی کو آزاد کر دے تو بیہزار کر دے
۲۹۴	کتاب لڑائی کے	۳۱۷	جو شخص لڑائی پنا دین چلنے کے لیے	۲۹۵	کتاب لڑائی کے
۲۹۵	خون کر نیکو حرمت کا بیان	۳۱۸	جو شخص غلام کو مارے کرے	۲۹۶	خون کر نیکو حرمت کا بیان
۲۹۶	خون کرنا بڑا گناہ ہے	۳۱۹	جو شخص لڑائی لڑے گا لڑنا شروع کرے	۲۹۷	خون کرنا بڑا گناہ ہے
۲۹۷	کبیر سے گناہ من کا بیان	۳۲۰	مسلمان سوڑنا کیا ہے	۲۹۸	کبیر سے گناہ من کا بیان
۲۹۸	بڑا گناہ کو کس ہے	۳۲۱	جو شخص گمراہی کو ہندی کو مارے	۲۹۹	بڑا گناہ کو کس ہے
۲۹۹	من باقرن کی وجہ سے مسلمان کا خون دست	۳۲۲	مسلمان کا قتل حرام ہے	۳۰۰	من باقرن کی وجہ سے مسلمان کا خون دست
۳۰۰	بہر جاتا ہے	۳۲۳	کتاب نبی کی تقسیم کر نیکو ہے	۳۰۱	بہر جاتا ہے
۳۰۱	مسلمانوں کو جہاد کے خدا جہاد پر شکر کرنا	۳۲۴	کتاب نبی کو بیان من	۳۰۲	مسلمانوں کو جہاد کے خدا جہاد پر شکر کرنا
۳۰۲	اس آیت کی تفسیر میں انا جزا الذین	۳۲۵	حکم نامہ اور تا بعد اری کر فریعت کرنا	۳۰۳	اس آیت کی تفسیر میں انا جزا الذین
۳۰۳	سجاد بن اسد احقر تک	۳۲۶	اس بات پر بیعت کرنا جو بعد از نبی اسکی	۳۰۴	سجاد بن اسد احقر تک
۳۰۴	شکر کی ممانعت	۳۲۷	مخالفت نہ کرین گے	۳۰۵	شکر کی ممانعت
۳۰۵	سولی دینے کا بیان	۳۲۸	سچ کتب پر بیعت کرنا	۳۰۶	سولی دینے کا بیان
۳۰۶	مسلمان کا غلام مشرک کو ملک میں بھاگ کر	۳۲۹	انصاف کی بات کہو پر بیعت کرنا	۳۰۷	مسلمان کا غلام مشرک کو ملک میں بھاگ کر
۳۰۷	منزل کا بیان	۳۳۰	اسرہ پر بیعت کرنا	۳۰۸	منزل کا بیان
۳۰۸	اگر مرد تو بیکرے تو بہر مسلمان بہر جاد	۳۳۱	بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کے بہر جاد	۳۰۹	اگر مرد تو بیکرے تو بہر مسلمان بہر جاد
۳۰۹	نوکریا حکم ہے	۳۳۲	جامین گے	۳۱۰	نوکریا حکم ہے
۳۱۰	نوکریا حکم ہے	۳۳۳	امام کی اطاعت کا حکم	۳۱۱	نوکریا حکم ہے
۳۱۱	نوکریا حکم ہے	۳۳۴	امام کا اطاعت کر نیکو فضیلت	۳۱۲	نوکریا حکم ہے
۳۱۲	نوکریا حکم ہے	۳۳۵	امام سے کیا مراد ہے	۳۱۳	نوکریا حکم ہے
۳۱۳	نوکریا حکم ہے	۳۳۶	امام کی نافرمانی کی مجرمانی	۳۱۴	نوکریا حکم ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۳۶	امام کے لیے کیا باتیں ضرور ہیں	۳۳۵	مردار کی کہال کبیر سے دھت تکید	۳۳۵	کتنے کی نیت لمبی سے ممانعت
۳۳۷	امام سے خلوص رکھنا	۳۳۶	مردار کی کہال پر حسب دمانعت ہو	۳۳۶	شکاری کتنے کی نیت لینا درست ہے
۳۳۸	امام کی حضرت کا بیان	۳۳۷	جادوی توہر سے فائدہ اٹھانے کا اجازت	۳۳۷	اگر پانچ جادوؤں میں سے ایک جادو سے
۳۳۹	ڈیر کیا ہونا چاہیے	۳۳۸	زندوں کی کہانیاں و فائدہ اٹھانی	۳۳۸	ایک شخص فکار کو تیر ماری پہرہ بیکار
۳۴۰	اگر کسی شخص کو حکم ہو کہ وہ کتا توہ گناہ	۳۳۹	کے ممانعت	۳۳۹	پانچمین گر پٹے
۳۴۱	کرنے تو اس کی کیا سزا ہے	۳۴۰	مردار کی چربے سو فائدہ اٹھانے کا	۳۴۰	شکار تیر کہا کر غائب ہو جادی
۳۴۲	۳۴۱	حرام چیز سے نفع اٹھانے کی ممانعت	۳۴۱	جس کا شکار جانور ہو اسے لنگر
۳۴۳	۳۴۲	چوہا گھی میں گر جادی تو کیا کرین	۳۴۲	معراض کا شکار
۳۴۴	۳۴۳	کچھ اگر بہن میں گر جادی	۳۴۳	جس کا فائدہ معراض لگا پڑے
۳۴۵	جس شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کرے نہیں	۳۴۴	کتا بیکار تو بچوں کے	۳۴۴	معراض کے نوک و چوہا شکار مارا جادو
۳۴۶	اس کی کیا سزا ہے	۳۴۵	جس کا فائدہ کتا نام نہ لیا جادی	۳۴۵	شکار کے بچہ جانا
۳۴۷	جس شخص نے ذکر و ظلم کرے نہیں اس کا تانا	۳۴۶	کہا نیکی ممانعت	۳۴۶	خزائن کا بیان
۳۴۸	جو کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات	۳۴۷	سعدی ہوئی کتنے کا شکار	۳۴۷	گہرہ کا بیان
۳۴۹	کہے اس کی فضیلت	۳۴۸	جو کتا شکاری نہیں اس کا شکار	۳۴۸	بج کا بیان
۳۵۰	جس شخص اپنے بیعت کو پورا کرے	۳۴۹	اگر کتا شکار کر مار ڈالی اس کا کیا حکم	۳۴۹	زندوں کی حرمت کا بیان
۳۵۱	محکومت کی خواہش بری ہے	۳۵۰	اگر اپنے کتے کو تنہا ایک مددگار	۳۵۰	گہرے گوشت کہانی کی اجازت
۳۵۲	عقیقہ کی کتاب	۳۵۱	جادی جو جسم اس کے کہ نہ چھوڑ دیا گیا	۳۵۱	گہرے گوشت کا گوشت حرام ہے
۳۵۳	ڑکے کیطرت و عقیقہ کرنا	۳۵۲	جس کا بچہ کتے کو ساتھ دے دے کتے بچے	۳۵۲	بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے
۳۵۴	ڑکے کیطرت و عقیقہ کرنا	۳۵۳	کتا شکاری میں سے کچھ کہا لیدی	۳۵۳	خوش گردی سے گوشت کہانی کی اجازت
۳۵۵	ڑکے کیطرت و عقیقہ کرنا	۳۵۴	کتا کو مارنے کا حکم	۳۵۴	مخ کا گوشت کہانی کی اجازت
۳۵۶	عقیقہ کرنا کرنا چاہیے	۳۵۵	کتا کو مارنے کا حکم	۳۵۵	چرواہوں کے گوشت کہانی کی اجازت
۳۵۷	کتا بفرع اور غیرہ کی	۳۵۶	جس گہر میں کتا سو دن نہ رہے گا	۳۵۶	دریا کی جانور کا بیان
۳۵۸	عتیرہ کا بیان	۳۵۷	جادو کے کتے کو شکار کی اجازت	۳۵۷	سینڈک کا بیان
۳۵۹	مزع کا بیان	۳۵۸	کھیت کی حضرت کی پیر کا کہانی کی اجازت	۳۵۸	شیرے کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۴۴	چینی کے پتے کا بیان	۳۴۳	جس جانور میں منہ نہ ہو اور اس کی کھوپڑی	۳۴۲	جو شخص بھانڈا چڑیا کو ماری
۳۴۵	کتاب قربانیوں کی	۳۴۱	ایک جانور کی کھوپڑی اور سر کے نو	۳۴۰	جلالہ کو گشت کہا نے سے مانت
۳۴۶	جس شخص کو قربانی کا مقدمہ نہ ہو	۳۳۹	اسکو کہیں کہ حال کرین	۳۳۸	جلالہ کو دودھ بینی سے مانت
۳۴۷	امام اپنی قربانی عید گاہ میں کرے	۳۳۸	اگر ایک جانور بگڑ جائے جس کو بگڑنے کی	۳۳۷	کتاب بچپن اور خریدنے کے مسائل میں
۳۴۸	عید گاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا	۳۳۷	اچھو طرح ذبح کرنا	۳۳۶	کھاؤ میں سفید چوہے پر پڑ کرنا
۳۴۹	جس جانور کو قربانی کا منہ ہو	۳۳۶	قربانی کو جانور کو پہلو پر ڈیکر کر ترقیت	۳۳۵	سوداگری کا بیان
۳۵۰	کھانی	۳۳۵	پاؤں ان رکھنا	۳۳۴	سوداگر کو خرید و فروخت میں اس قدر
۳۵۱	لنگڑی	۳۳۴	قربانی کے ذبح کرنے وقت ہم سے کہنا	۳۳۳	برجل کرنا چاہیے
۳۵۲	دوبلی	۳۳۳	اللہ بکر کہنا قربانی کا منہ وقت	۳۳۲	غریب و دور کے لیے قسم کھانا
۳۵۳	وہ جانور جس کا کان لٹھو ہو	۳۳۲	اپنی قربانی اپنا ہاتھ سے ذبح کرنا	۳۳۱	جو شخص بچپن میں قسم کھادی اور صدقہ
۳۵۴	مدبرہ کا بیان	۳۳۱	ایک آدمی دوسری قربانی کر سکا	۳۳۰	دینے کا حکم
۳۵۵	خرقہ کا بیان جس کا کان میں سر نہ ہو	۳۳۰	جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اس کو نہ کرے	۳۲۹	جب تک مال اور شے کے بعد جانور کو
۳۵۶	سفر کار کا بیان جس کا کان چری ہوں	۳۲۹	تو درست ہے	۳۲۸	اختیار سے
۳۵۷	جس کا سینک ٹوٹا ہو	۳۲۸	جو شخص ذبح کرے سوا اللہ کے اور کسی کو	۳۲۷	اس کی روایت میں رادہ نہ ہو
۳۵۸	مسند اور جندہ کا بیان	۳۲۷	قرین منہ یا وہ قربانی کا گوشت کھانا	۳۲۶	اس حدیث کی الفاظ میں عبد اللہ دینا
۳۵۹	مبٹھی کا بیان	۳۲۶	قرین منہ یا وہ قربانی کا گوشت کھانا	۳۲۵	بربر اور کتا اختلاف
۳۶۰	اونٹ کتنی آدمیوں کی طرف سے قربانی کرے	۳۲۵	قرین منہ یا وہ قربانی کا گوشت کھانا	۳۲۴	جب تک مال اور شے کے بعد ایک جانور
۳۶۱	قربانی میں کتنی آدمیوں کی طرف سے قربانی کرے	۳۲۴	قرین منہ یا وہ قربانی کا گوشت کھانا	۳۲۳	سے جدا ہوں تک ایک جانور اختیار
۳۶۲	امام سے پہلو قربانے کرنا	۳۲۳	پہلو پر ڈیکر کیا ہو جانور	۳۲۲	بہر میں ٹھکانا جانا
۳۶۳	دمار دہر پہر سے ذبح کرنا اجازت	۳۲۲	وہ جانور جس کا حال معلوم نہ ہو ذبح	۳۲۱	جانور کو چاہتے ہیں وہ وہ جسم کو کرنا
۳۶۴	تیر لکڑی سے فوج کر کے کی اجازت	۳۲۱	کثرت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں	۳۲۰	بچپن
۳۶۵	ماخون سے ذبح کر کے کی مانت	۳۲۰	اس آیت کی تفسیر دلانا کلام مذکور	۳۱۹	نعم ہی شخص کا جو حواس نہ ہو مال کا
۳۶۶	چھری کے تیر کرنا حکم	۳۱۹	اللہ علیہ	۳۱۸	جو شخص ایک شہر میں ہجرت کرے یا ہو
۳۶۷	اگر اونٹ کو ذبح کر کے کھانے کو	۳۱۸	ایک جانور کو نشانہ نہ بنا کر بارین تو وہ	۳۱۷	باہر والے مال نہ بیچے
		۳۱۷	درست نہیں	۳۱۶	شہر کو دیہات کے مال نہ بیچے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۹۴	خانہ کی سے آگے بڑھنا	۳۹۲	بانی زین العابدین علیہ السلام	۳۹۲	گھر میں رہ کر کوئی چیز گر کر کہنا
۳۹۵	اپنی بیوی کی سحر پر نفع لگانا	۳۹۳	کچھ اور کچھ کے بدلے کچھ زیادہ چھینا	۳۹۳	بھروسہ نہ کرنا کہ جو کچھ چاہا وہ ملے گا
۳۹۵	اپنی بیوی کی ہم بوجھ نہ کر کے	۳۹۳	کچھ اور کچھ کے بدلے کچھ زیادہ چھینا	۳۹۳	بھروسہ نہ کرنا کہ جو کچھ چاہا وہ ملے گا
۳۹۵	مجنس کا بیان	۳۹۳	گھبرون چھینا دے میں گھبرون کر	۳۹۳	سو گھر انکو دے میں گھبرون کر
۳۹۵	نیلام کا بیان	۳۹۴	جو کچھ چھینا دے میں جو کچھ	۳۹۴	بہلول میں سلف کرنا
۳۹۵	بیچ و ملا سے کا بیان	۳۹۴	اشرفی کو اثر کرنے کے بدلے چھینا	۳۹۴	جانور میں سلف کرنا
۳۹۶	اسکی تفسیر کا بیان	۳۹۴	روپیہ کو روپیہ کے بدلے چھینا	۳۹۴	جانور کو جانور کے بدلے چھینا
۳۹۶	بیچ و ملا سے کا بیان	۳۹۴	سو نیکو سے کچھ دلو چھینا	۳۹۴	جانور کو جانور کے بدلے چھینا
۳۹۶	اسکی تفسیر کا بیان	۳۹۴	ایک اور میں گھبرون اور دوسرا ہوسنے	۳۹۴	پیٹ کے پیچے کر کچھ کچھ
۳۹۶	گنہ گری کے سیم	۳۹۴	کے بدلے چھینا	۳۹۴	اسکی تفسیر کا بیان
۳۹۶	پہلے چھینا انکو چھینا معلوم کرنا	۳۹۴	جانور کو سو نیکو کے بدلے چھینا	۳۹۴	کئی برس کا سیوہ چھینا
۳۹۶	پہلے چھینا انکو چھینا معلوم کرنا	۳۹۴	جانور کو سو نیکو کے بدلے چھینا	۳۹۴	ایک مدت مقرر کر کے اودھ چھینا
۳۹۶	شرط پر کاٹ لینا	۳۹۴	جانور کو سو نیکو کے بدلے چھینا	۳۹۴	اسکی تفسیر کا بیان
۳۹۶	آفت کا نقصان دینا	۳۹۴	سو نیکو کے بدلے چھینا	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	کئی سال کا سیوہ چھینا	۳۹۴	فرل میں زیادہ دینا	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	دھت کر بہلول کو سو نیکو پہلے چھینا	۳۹۴	جنگل توڑنا	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	ناری نہ گھر کہی لگد کے بدلے میں چھینا	۳۹۴	غلبہ چھینا کی مانت چھینا پناؤں لگد	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	عراہ میں انداز کر کے خشک کچھ دینا	۳۹۴	جہان نام باب خریدی اسکا چھینا درست	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	عراہ میں ترک کچھ دینا	۳۹۴	نہیں جب تک اس پر غصہ نہ کرے	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	ترک کچھ کر بدلے میں خشک کچھ دینا	۳۹۴	جہان نام کا دھیر نہ پاپے خریدی اسکا	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	ایک دھیر کچھ کچھ کا کچھ کا کچھ	۳۹۴	چھینا اور جگہ سے اٹھاؤں سے پہلے	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	دلے ہوئی کچھ کے بدلے میں چھینا	۳۹۴	ایک شخص غلام خریدی ایک مدت پر اودھ	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	ایک کا دھیر راج کو دھیر کچھ کچھ	۳۹۴	اور دھیر راج کو دھیر کچھ کچھ	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین
۳۹۶	اناج کے بدلے کہیت چھینا	۳۹۴	یہ اودھ چھینا کر دے کہہ لہو	۳۹۴	ایک ہیہ میں دوسرا طین

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۱۰	نیچے وقت گواہ کرنا ضرور نہیں	۴۰۶	قرض کا ادا کرنا	۴۰۶	ذمی کا فرک مارنا کیسا ہے
۴۱۱	باہم اور خریدار کا اختلاف قیمت پر	۴۰۷	قرض کی ضمانت کرنا	۴۰۷	غلام میں قصاص میں ناجائز جملہ
۴۱۲	یہود اور نصاریٰ کو غرضت کرنا	۴۰۸	اچھی طرح ادا کرنے کی فضیلت	۴۰۸	سے کم قصو کرین
۴۱۳	درب کی بیج کا بیان	۴۰۹	خوشحالگی اور قرض وصول کرنے	۴۰۹	دانت میں قصاص ہے
۴۱۴	سکاب کا بیچنا	۴۱۰	میں نرمی کرنا کی فضیلت	۴۱۰	دانت کو قصاص کا بیان
۴۱۵	سکاب ڈاکر اپنی بیل کتابت میں	۴۱۱	شرکت بغیر مال کے	۴۱۱	کاش کہانی میں قصاص
۴۱۶	کچھ ادا کیا ہو تو اسکا بیچنا درست ہے	۴۱۲	غلام لونڈی میں شرکت	۴۱۲	ایک شخص اپنے تین بچاؤ اور اس میں
۴۱۷	دلار کا بیچنا	۴۱۳	درخت میں شرکت	۴۱۳	دوسرے کا نقصان ہو بچاؤ والی پر کچھ
۴۱۸	پانچا کا بیچنا	۴۱۴	زمین میں شرکت	۴۱۴	تاوان نہ ہوگا
۴۱۹	بچہ مرئی بانی کا بیچنا	۴۱۵	شعنی کا بیان	۴۱۵	اس حدیث میں عطا کو اور پر اوپون
۴۲۰	شراب کا بیچنا	۴۱۶	حالیہ کرنا نہیں جیتا اور جہیز	۴۱۶	کا اختلاف
۴۲۱	کتے کا بیچنا	۴۱۷	قصاص کا بیان	۴۱۷	کو بچہ میں قصاص
۴۲۲	کون کتا بیچنا درست ہے	۴۱۸	پہلے مقتول کے وارثوں کو قسم دینا	۴۱۸	تہہ ہارنے کا بدلہ
۴۲۳	سور کا بیچنا	۴۱۹	راوی کا اختلاف حدیث کی روایت پر	۴۱۹	بکھر کر کینچ کا قصاص
۴۲۴	اونٹ کی جفتی کو بیچنا	۴۲۰	قصاص کا بیان	۴۲۰	بادشاہوں کی بھی قصاص لیا جاوے گا
۴۲۵	ایک شخص ایک چیز خریدی پہر اسکی	۴۲۱	عقوبہ بن وائل کے روایت میں اوپون	۴۲۱	بادشاہ کو کام میں کوئی آہٹ آوے
۴۲۶	قیمت دینے سے پہلے غفلت سے جاوے اور	۴۲۲	اختلاف	۴۲۲	سواگوار کی اور چیز سے قصاص لینا
۴۲۷	دھچیر جو بن کی تون ہو جو دھچیر ہو	۴۲۳	اس آیت وان حکمت فاعلم لکھی ہے	۴۲۳	اس آیت فرعون غلام جنسیہ کی قنیر
۴۲۸	والا اسکا زیادہ مقدار ہے	۴۲۴	آزاد اور غلام میں قصاص کا بیان	۴۲۴	قصاص سے متا کر دینا کا حکم
۴۲۹	ایک شخص مال بچہ پر اسکا مال کو اور	۴۲۵	اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالی تو	۴۲۵	کیا قاتل ہو میت بیا جاوے جب
۴۳۰	قرض لینے کا بیان	۴۲۶	تو اسکو بدلے قتل کیا جاوے	۴۲۶	مقتول کا وارث خنن محان کرے
۴۳۱	فرصت داری کی بڑی	۴۲۷	عورت کو عورت کو مارنا	۴۲۷	عورت کو نکاح میں صاف کرنا
۴۳۲	فرصت داری میں آسانی	۴۲۸	مرد کو عورت کو بلی قتل کرنا	۴۲۸	جو شخص تہہ ہار کوڑے سے مارا جاوے
۴۳۳	مالدار کو قرض ادا کرنے میں برکری	۴۲۹	کافر کے بلی سلمان مارا جاوے	۴۲۹	شہرہ حد کی دیت کیسا ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۶۷	قتل خطا کی دیت کا بیان	۴۶۱	حب چور کا مکہ پہنچ جاوے یا نہ	۴۶۷	ایمان اور اسلام کی صفت
۴۶۸	چاندی کی دیت کا بیان	۴۶۸	الکامالک اسکافضرہ معاف کرے	۴۶۸	اس آیت ثالث الاموات میں کی تفسیر
۴۶۹	عورت کی دیت کا بیان	۴۶۹	کون مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور	۴۶۹	سورن کی صفات کا بیان
۴۷۰	کافر کی دیت کا بیان	۴۷۰	کون خفیہ محفوظ	۴۷۰	مسلمان کی صفت
۴۷۱	مکاتب کی دیت کا بیان	۴۷۱	احمدیہ میں راونو کو اختلاف	۴۷۱	حب و شغف اور طرح مسلمان ہو
۴۷۲	عورت کو بیٹ کر بچے کی دیت	۴۷۲	حد قائم کرنا کی فضیلت	۴۷۲	بہتر اسلام کیا ہے
۴۷۳	شہرہ کا بیان	۴۷۳	کتنے کی مالیت میں مائتہ کا ماحول	۴۷۳	اچھا اسلام کیا ہے
۴۷۴	کیا کوئی شخص دوسرے کے قصہ میں	۴۷۴	منہری پر راونو کا اختلاف	۴۷۴	اسلام کے تہم کیا ہیں
۴۷۵	بکلیہ اجاوی گا	۴۷۵	راونو کا اختلاف احمدیہ میں	۴۷۵	اسلام کے اوپر رعیت کرنا
۴۷۶	اگر انکھ سے نظر آتا ہو لیکن اس پر حکم	۴۷۶	درخت پر لگا ہوا سیوہ کوئی چور کیو	۴۷۶	کس بات پر لوگوں کی لڑنا چاہیے
۴۷۷	قائم ہو اسکو کوئی اگہاڑی	۴۷۷	سورن حب و خفت پر سورن کو کبریاں	۴۷۷	ایمان کی شاخوں کا بیان
۴۷۸	دانتوں کی دیت کا بیان	۴۷۸	میں ہو اور اسکو کوئی چور	۴۷۸	ایمان والوں کا ایک دوسرے پر پڑنا
۴۷۹	انکھوں کی دیت کا بیان	۴۷۹	جن چیزوں کو چرانے میں مائتہ کا	۴۷۹	ایمان کا گناہ بڑھنا
۴۸۰	اون مخزون کو دیت جو بڑھ کر ہو	۴۸۰	جادو	۴۸۰	ایمان کی نشانی کیا ہے
۴۸۱	عمر و بن خرم کی حدیث کا بیان	۴۸۱	مائتہ کا شے کے بعد پر چور کا باون	۴۸۱	مناقص کے نشان
۴۸۲	جو شخص اپنا بدلہ اپنی لیوی اور بادشا	۴۸۲	چور کی دونوں مائتہ اور دونوں کا	۴۸۲	شب قدر میں عبادت کرنا
۴۸۳	سے نہ کہے	۴۸۳	سفر میں مائتہ کاٹنا	۴۸۳	زکوٰۃ کا ایمان میں داخل ہونا
۴۸۴	بیان اون حدیث کا جو حسن کبریٰ	۴۸۴	مرکب جو ان ہوتا ہے اور مرد اور عورت	۴۸۴	جہاد بھی ایمان میں داخل ہے
۴۸۵	میں نہیں لیکن جو بڑھ کر ہو	۴۸۵	پر کس میں حد قائم کی جاوے	۴۸۵	غنیمت کو مال میں سے بچنا اور غنیمت کو
۴۸۶	اس آیت میں بغیر مونا سے الگ کر	۴۸۶	چور کی گردن میں اسکا مائتہ کا	۴۸۶	جہاد میں حاضر ہونا ہے ایمان میں
۴۸۷	چور کا مائتہ کاٹنے	۴۸۷	میں کون میں کون عمل فضلی	۴۸۷	داخل ہے
۴۸۸	چوری کتنا گناہ ہے	۴۸۸	ایمان کو مہاس	۴۸۸	شرم کا بیان
۴۸۹	چور کو قتل کرنا	۴۸۹	اسلام کی مہاس	۴۸۹	دین شان ہے
۴۹۰	چور کو قتل کرنا	۴۹۰	اسلام کے بہترین	۴۹۰	اند کو کس اورین پسند ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۸۸	دین بچانے کے لیے فتنوں سے پہانگنا	۵۰۸	سفید بال اور کھیرنا	۵۰۸	انگوٹھی میں کتنی چاندی ہونی چاہیے
۴۸۹	مناقیق کی مثال	۵۰۹	بالوں کو جوڑنا	۵۰۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انگوٹھے کیسی تھے
۴۹۰	موسم اور منافق کے مثال جوہر آن	۵۱۰	جو صحت بالوں کو جوڑی	۵۱۰	کون سا نہ انگوٹھی پہنے
۴۹۱	بہتے ہون	۵۱۱	حکمران جوڑی ہوا دین	۵۱۱	لوہی کا انگوٹھی پہنتا جس پر چاندی ہے
۴۹۲	سرس کی نشانی	۵۱۲	جو عورتیں سنسکی ہوئیں اور کھیریں	۵۱۲	لاٹھی کی انگوٹھے پہنتا
۴۹۳	کتاب آرائش کے بیان میں	۵۱۳	گودانی دایمن کا بیان	۵۱۳	انگوٹھ پر جو ہے کندہ نہ کرنا
۴۹۴	پیدائشی سستین	۵۱۴	دانتوں کو کٹا دہ کرنے کا بیان	۵۱۴	لوہی کا انگوٹھ میں کتنی چاندی کی ممانعت
۴۹۵	موجہ میں کترنا	۵۱۵	دانتوں کو کٹ کر بائیک کرنا حرام ہے	۵۱۵	بانجھانی جائز ت انگوٹھی اتارنا
۴۹۶	سرسنڈائی کی اجازت	۵۱۶	سرسنڈائی کا بیان	۵۱۶	گہوڑا گھنٹہ کا بیان
۴۹۷	عورت کو سرسندائی کی ممانعت	۵۱۷	نیل لگانا کا بیان	۵۱۷	فحش کا بیان
۴۹۸	فتح کی ممانعت	۵۱۸	زعفران کا رنگ	۵۱۸	سورج میں کھانا اور دھڑی چوڑ دینا
۴۹۹	ہو کے بال کترنا	۵۱۹	عنبر لگانا کا بیان	۵۱۹	بجور کا سرسندائی
۵۰۰	ایک دن اگر کھنگی کرنا	۵۲۰	مردوں اور عورتوں کو خوشبو میں کترنا	۵۲۰	بجور کا سرسندائی
۵۰۱	کھنگا دھڑی چوڑ کرنا	۵۲۱	سب بہتر خوشبو کی ہے	۵۲۱	بجور کا سرسندائی اور کچھ کہنا سننے
۵۰۲	مال رکھنا سر پر	۵۲۲	زعفران لگانا اور غلظت لگانا	۵۲۲	سرسنڈائی رکھنا
۵۰۳	بالوں کو کھنگا کرنا	۵۲۳	عورتوں کو کھنگا کرنا حرام ہے	۵۲۳	بالوں کو برابر کرنا
۵۰۴	دھڑی کو موڑ کر چھوٹا کرنا	۵۲۴	عورت کو خوشبو دہ کرنا نہا کر	۵۲۴	بالوں میں ہانگ لگانا
۵۰۵	سفید بال کھیرنے کی ممانعت	۵۲۵	جس پر خوشبو لگاؤ جوڑی ممانعت	۵۲۵	کھنگا کرنا
۵۰۶	خضاب کرکلی اجازت	۵۲۶	میں نہ آوے	۵۲۶	کھنگا کر دھڑی طرف خوشبو دہ کرنا
۵۰۷	خضاب کرکلی ممانعت	۵۲۷	عورتوں کو زیور پہننا اور نہا پہننا کی ہے	۵۲۷	خضاب کرکلی کا حکم
۵۰۸	چھدی اور دھڑی کا خضاب	۵۲۸	مردوں پر ہونا حرام ہے	۵۲۸	خضاب کرکلی کرنا
۵۰۹	زردی سے خضاب کرکلی کا بیان	۵۲۹	جس پر کھنگا کرکلی ہو وہ سوکھا کرنا	۵۲۹	دھڑی کو زرد کرنا اور زعفران سے
۵۱۰	عورتوں کو رنگ کرنا	۵۳۰	سوکھا انگوٹھی مردوں کو پہننے کی اجازت	۵۳۰	بالوں میں جوڑ لگانا
۵۱۱	پہندی کو نہا بند نہ کرنا	۵۳۱	سوئی کے انگوٹھی کا بیان	۵۳۱	چھدی سے بال جوڑنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۱۶	جورنے والی پر لعنت	۵۲۱	دیبا پہننے سے ممانعت	۵۲۶	سب زیادہ سخت عذاب کو گوئی ہوگا
۵۱۷	بال جوڑنی والی اور جوڑائی والی دفعہ	۵۲۲	دیبا پہننا خبیثین سنہری کام ہو	۵۲۷	نصیر بن ابی نوازل کو ڈھاسٹ کے دن کیا عذاب ہوگا
۵۱۸	پر لعنت	۵۲۳	کیر سنو خر ہو نیک بیان	۵۲۸	سخت عذاب کس پر ہوگا
۵۱۹	گھلی والی اور گودنی والی پر لعنت	۵۲۴	حوری پہننے کے سزا	۵۲۹	اللہ تعالیٰ کی چادرین
۵۲۰	منہ کر کے دیکھ کر دیکھنے والیوں پر لعنت	۵۲۵	ریشمی کپڑی کر پہننے کی ممانعت	۵۳۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چو
۵۲۱	دانشنوں کو کشادہ کر نیوالوں پر لعنت	۵۲۶	حوری پہننے کی ممانعت	۵۳۱	کبھی تھی
۵۲۲	زعفران کا رنگ	۵۲۷	کپڑوں کے جوڑی پہننا	۵۳۲	ایک بھرتی پہنکر چلنا منع ہے
۵۲۳	خوشبو کا بیان	۵۲۸	مین کے چادر پہننا	۵۳۳	کہا لو نہ پڑھنا پالینا
۵۲۴	عمدہ خوشبو کن سے ہے	۵۲۹	سبز کپڑی پہننا	۵۳۴	لو کر رکھنا خدمت کر لہ اور سحر کر رکھنا
۵۲۵	سونا پہننے کی ممانعت	۵۳۰	چادرین پہننا	۵۳۵	توڑا کا زلیہ
۵۲۶	سودا کی انگوٹھے پہننے کی ممانعت	۵۳۱	سفید کپڑے پہننے کا حکم	۵۳۶	سرخ رنگ کو زین پر شو کو ممانعت
۵۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھ	۵۳۲	قبا پہننا	۵۳۷	کر سبز نہ پڑھنا
۵۲۸	کابیان اور جو کندہ تھا	۵۳۳	پانچا مہ پہننا	۵۳۸	سرخ حنیو کا استعمال
۵۲۹	انگوٹھی کس انگوٹھ میں پہننے	۵۳۴	پنجد بہت لٹکا کی ممانعت	۵۳۹	کتاب قاضیوں کی تعلیم کے کی
۵۳۰	لکھنے کو ہر سے	۵۳۵	ازار کہا تنگ چاہیے	۵۴۰	جو حاکم مسخت ہو اس کی تعریف
۵۳۱	انگوٹھی اتار ڈالنا اور اوکو نہ پہننا	۵۳۶	ٹخنوں سے جو قمی ازار رکھنا کیسا ہے	۵۴۱	الفاظ کو زینا لا پادشاہ
۵۳۲	کیڑی کپڑی پہننا بہترین اور کبھی	۵۳۷	ازار لٹکا کیسا ہے	۵۴۲	اگر ٹہیک فیصلہ کرے
۵۳۳	مین	۵۳۸	عورتین اچھل کتنا لٹکا دین	۵۴۳	جو شخص قاضیوں کی خدمت کر دے وہ کبھی
۵۳۴	سیر کی چھتے کی ممانعت	۵۳۹	ساری بدن پر کپڑا لپیٹ لینا منع ہے	۵۴۴	قاضی نہ بنا یا جاوی
۵۳۵	مور تو کو سیر کے پہننے کو اجازت	۵۴۰	ایک کپڑی مین گوشت مار کر پہننے کی ممانعت	۵۴۵	حکومت کی خود ہیشہ نکمنا
۵۳۶	سیر ایک کپڑا ہے جس پر لکھیں ہیشہ	۵۴۱	کالا عامہ مانڈہنا	۵۴۶	اشعری کو گوئی حکومت دینا
۵۳۷	کی جونی مین	۵۴۲	کالی رنگ کا عامی مانڈہنا	۵۴۷	جبکہ کو کچھ کرین اور وہ فیصلہ کرے
۵۳۸	استبرق پہننے کی ممانعت	۵۴۳	دونوں طرف مین کو کچھ مین ٹھانڈا	۵۴۸	محمد کو حاکم بنا دینی ممانعت
۵۳۹	استبرق کیا ہوتا ہے	۵۴۴	نصیر مین کا بیان		

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۳۹	مثیل دیگر ایک حکم نکالنا	۵۵۰	امٹا رہ کر سکتا ہے	۵۳۹	کان اور انگلی کی برائیاں سو پناہ مانگنا
۵۴۰	علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کو نہ	۵۵۱	حاکم معاف کر دینے کے لیے اٹھ کر سکتا ہے	۵۴۰	سستی سو پناہ مانگنا
۵۴۱	حکم کرنا۔	۵۵۲	پہلو حاکم نرمی کے لیے حکم دی سکتا ہے	۵۴۱	ماجرای سو پناہ مانگنا
۵۴۲	اس آیت کی تفسیر میں ہم حکم کا نازل ہونا	۵۵۳	معدنہ فضیل کریمہ پر سہا حاکم سفارش کر	۵۴۲	ذلت سو پناہ مانگنا
۵۴۳	قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہے	۵۵۴	سکتا ہے	۵۴۳	گمی سو پناہ مانگنا
۵۴۴	حاکم اپنی عقل سے مفید کر سکتا ہے	۵۵۵	اگر کسی شخص کو مال کو احتیاج ہو اور	۵۴۴	تقیری سو پناہ مانگنا
۵۴۵	حاکم کی بات کو گنجائش کا ایک بات	۵۵۶	وہ اپنا مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے	۵۴۵	قبر کے فتوے سے پناہ مانگنا
۵۴۶	کرنی نہیں لیکن جن کے ظاہر سچو کر لیے	۵۵۷	تھوڑا اور بہت مال دونوں برابر ہیں	۵۴۶	پناہ مانگنا اور نفس سو جو سیر نہ ہو
۵۴۷	کے عین کروں گا	۵۵۸	جب حاکم کسی شخص کو بچا ہو اور وہ غائب	۵۴۷	یہ کہہ سے پناہ مانگنا
۵۴۸	ایک حاکم اپنے برادر الی کا اپنے سے	۵۵۹	ہو تو اس پر مفید کرنا درست ہے	۵۴۸	خیانت سو پناہ مانگنا
۵۴۹	زیادہ دار کا مفید توڑ سکتا ہے	۵۶۰	ایک حکم میں دو حکم کرنا	۵۴۹	دشمن اور رفاق اور بکر اخلاق سے
۵۵۰	جب حاکم ناحق مفید کری تو ہکود کرنا	۵۶۱	حکم کرنے سے جو مال حاصل ہو	۵۵۰	پناہ مانگنا
۵۵۱	درست ہے	۵۶۲	ڈاکا چھوڑا	۵۵۱	قرض داری سو پناہ مانگنا
۵۵۲	حاکم کو کین بافتن سے پہن کرنا چاہیے	۵۶۳	جہاں گواہ نہ ہوں تو کینو نہ حکم کری	۵۵۲	اقرض سے پناہ مانگنا
۵۵۳	جو حاکم سنیں ہو تو وہ غصہ کجالت میں	۵۶۴	حاکم کا نصیحت کرنا قسم دلائی تو	۵۵۳	قرض داری کے غلبے سے پناہ مانگنا
۵۵۴	حکم کر سکتا	۵۶۵	حاکم کو کینو قسم لینی	۵۵۴	قرض کے جوہر سو پناہ مانگنا
۵۵۵	اسے گھر میں حکم کرنا	۵۶۶	کتاب پناہ مانگ کر	۵۵۵	مال داری کے فتوے سو پناہ مانگنا
۵۵۶	مرد چاہتا	۵۶۷	اوس دل سو پناہ جہین شرم نہ ہو خدا کا	۵۵۶	دنیا کو فتور سے پناہ مانگنا
۵۵۷	عورتوں کو عدالت میں لے سو بچانا	۵۶۸	سینے کو فتور سے پناہ مانگنا	۵۵۷	ڈاکے کے برائی سے پناہ مانگنا
۵۵۸	حاکم کا بلا پہنچنا اور اس شخص کو جینے نہ دینا	۵۶۹	کان اور آنکھوں کو فتور سے پناہ مانگنا	۵۵۸	گمراہی سے پناہ مانگنا
۵۵۹	کی ہو۔	۵۷۰	ناروی اور بزدلی سو پناہ مانگنا	۵۵۹	دشمن کے غلبے سو پناہ مانگنا
۵۶۰	حاکم کا خود جانا رعیت کو بچہ میں	۵۷۱	بخیلی سے پناہ مانگنا	۵۶۰	دشمنوں کی ملامت سو پناہ مانگنا
۵۶۱	کرانکیر۔	۵۷۲	ریخ سے پناہ مانگنا	۵۶۱	بڑبڑی سے پناہ مانگنا
۵۶۲	حاکم اعدا لغریبین کو صلہ کر لینی کرے	۵۷۳	تادان اور گستاہی پناہ مانگنا	۵۶۲	بری قصا سو پناہ مانگنا

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۵۶۵	پنجتنی سے پناہ مانگنا	۵۷۱	جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا	۵۷۶	کچی اور گدڑ کچھڑ کو ملا کر بیگھونے سے ممانعت
۵۶۶	جنوں سے پناہ مانگنا	"	کاسو کی برائی سے پناہ مانگنا	"	گدڑ اور تر کچھڑ کو ملا کر بیگھونے سے ممانعت
"	جنوں کے نگاہ سے پناہ مانگنا	۵۷۱	اعمال کے برائی سے پناہ مانگنا	"	گدڑ اور خشک کچھڑ کو ملا کر بیگھونا منع ہے
"	غرو کی برائی سے پناہ مانگنا	"	جو کام اپنے نہیں کیے اعلیٰ برائی سے پناہ مانگنا	"	کچھڑ اور انگور کو ملا کر بیگھونے کی ممانعت
"	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	"	دس جلنے سے پناہ مانگنا	"	تر کچھڑ اور انگور کو ملا کر بیگھونے سے ممانعت
"	عمر کی برائی سے پناہ مانگنا	"	کرپٹنے سے اور مکان گر کر دہن سے پناہ مانگنا	۵۷۷	گدڑ کچھڑ اور انگور کو ملا کر بیگھونے سے ممانعت
"	نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا	"	اسد غصہ سے پناہ مانگنا	"	بسیب کیا چر جو دو چہرہ دیکھ کر ملا کر بیگھونا منع ہے
۵۶۷	مظلوم کی بد عاسی پناہ مانگنا	۵۷۲	قیامت کی سزا جگہ سے ٹکر سے پناہ مانگنا	"	صرف گدڑ کچھڑ کو بیگھونے کی اجازت
"	سفر سے لڑنے کی بوقت رنج سے پناہ مانگنا	"	اس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ سنی جاوے	"	مشکو بنین فیدہ بنانا جنکی مسند بند چر ہون تا کی سے
"	بڑی مہربانی سے پناہ مانگنا	"	اس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہ ہو	۵۷۸	صرف کچھڑ بیگھونے کی اجازت
"	لوگوں کے بلوے سے پناہ مانگنا	"	کتاب شرب انبیا میں	"	صرف انگور بیگھونا
"	دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا	"	خمر کے حرمت کا بیان	"	گدڑ کچھڑ الگ بیگھونے کی اجازت
۵۶۸	جہنم کے عذاب سے اور دجال کے	۵۷۳	جب شراب کی حرمت تری تو کونسا	"	اس آیت کی تفسیر میں شراب انجیل والا صواب الایۃ
"	شر سے پناہ مانگنا	"	شراب بہا یا گیا	"	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	اوسیدہ کی شیطان سے پناہ مانگنا	"	گدڑ اور کچھڑ خشک کے شراب کو حفر	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۵۷۴	کہتے ہیں	"	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	موت کے فتنے سے پناہ مانگنا	"	خدیطین کا بنیدین سے ممانعت	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۷۵	پہلی اور کچی کچھڑ کا ملا کر نہ بیٹھنے کی ممانعت	"	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا	"	کچی اور تر کچھڑ کو بیگھونے کی ممانعت	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	خداوند تعالیٰ کے عذاب سے	"	کچی اور تر کچھڑ کو بیگھونے کی ممانعت	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	پناہ مانگنا	"	کچی اور تر کچھڑ کو بیگھونے کی ممانعت	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
"	جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا	"	کچی اور تر کچھڑ کو بیگھونے کی ممانعت	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا
۵۷۰		"	کچی اور تر کچھڑ کو بیگھونے کی ممانعت	۵۷۹	جب شراب حرام ہوا تو لیکھیں حیرت سے بٹتا تھا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۸۳	مشکون میں نبیذ بنا ہونے کی منع	۵۸۳	مٹی کے برتن میں نبیذ بنانی کی ممانعت	۵۸۳	شراب پیوے سے کیا کیا گناہ صادر ہوتے ہیں
۵۸۴	ہونے والے سے	۵۸۴	سبز لاکھی برتن	۵۸۴	شراب پیوے والی کو یہ بیان
۵۸۵	صرف کھجور بھگونے کی اجازت	۵۸۵	توبی کے نبیذ سے ممانعت	۵۸۵	جو لوگ ہمیشہ شراب پیوے میں
۵۸۶	صرف انگور کو بھگوننا	۵۸۶	توبی اور روغنی برتنوں کی بیعت ممانعت	۵۸۶	شراب پیوے والی کو حلال وطن کرنا
۵۸۷	لکڑی کھجور الگ بھگونے کی اجازت	۵۸۷	لکڑی کے توبی اور لاکھی اور چوبیس برتن	۵۸۷	بیان ان حدیثوں کا جس سے دلیل پھر
۵۸۸	اس آیت کی تفسیر میں شراب انجیل	۵۸۸	کے نبیذ پیوے سے ممانعت	۵۸۸	ہے اس شخص نے جو نشہ لائی دلی شراب
۵۸۹	والاعصاب الایۃ	۵۸۹	توبی اور لاکھی اور روغنی برتن کے	۵۸۹	کو درست کہتا ہے
۵۹۰	جب شراب حرام ہوا تو کن چیزوں	۵۹۰	نبیذ کے ممانعت	۵۹۰	جو لوگ ہوتے ہیں کہ جو کچھ کہتے ہیں ان کو دلیل
۵۹۱	سے بنتا تھا	۵۹۱	لکڑی کے توبی اور چوبیس باسن اور روغنی	۵۹۱	بیان اس فلت اور خواری اور دیکھ کے
۵۹۲	جو شراب غلام پہلوان کے بنے اگرچہ	۵۹۲	باسن اور لاکھی باسن کے نبیذ پیوے	۵۹۲	عذاب کا جو اللہ تعالیٰ نے نشہ پیوے والی
۵۹۳	کسی قسم کا ہودہ حرام ہے	۵۹۳	سے ممانعت	۵۹۳	کے لیے تیار کیا ہے
۵۹۴	جب شراب میں نشہ ہودہ خمر ہے	۵۹۴	روغنی برتنوں کا بیان	۵۹۴	جس میں نبیذ ہے کہ جو پیوے دینا بہتر ہے
۵۹۵	ہر نشہ لایند الا شراب حرام ہے	۵۹۵	ان برتنوں سے ممانعت ضرور ہے	۵۹۵	جو شخص شراب بناوے اس کی ہاتھ لگو
۵۹۶	مرز اور تیج کس شراب کو کہتے ہیں	۵۹۶	نہ بطور تادیب کے	۵۹۶	بیچنا مکروہ ہے
۵۹۷	جس شراب کو بہت پیوے سے نشہ ہو	۵۹۷	ان برتنوں کے معنی کے بیان میں	۵۹۷	انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہے
۵۹۸	اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے	۵۹۸	کن برتنوں میں نبیذ بناوے درست ہے	۵۹۸	کون سے طلا پینا درست ہے
۵۹۹	جو کے شراب سے ممانعت	۵۹۹	مٹی کے برتن کے اجازت	۵۹۹	کو نشہ پینا درست ہے
۶۰۰	کن برتنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا	۶۰۰	ہر ایک برتن کے اجازت	۶۰۰	بیان ان نبیذوں کا جن کا پینا درست
۶۰۱	ان برتنوں کا بیان جن میں نبیذ	۶۰۱	شراب کی جسی پسینہ	۶۰۱	ہے اور جن کا پینا نہیں
۶۰۲	بنانا منع ہے	۶۰۲	شراب پینی کے برائے	۶۰۲	ابراہیم پر اور لوگوں کا اختلاف
۶۰۳		۶۰۳	شراب پیوے والی کی ممانعت نہیں ہے	۶۰۳	کو نشہ شراب مناج ہے

عمل کرتے اور برائیوں سے اوسے روکے اور شیطان سے لڑائی کیجے کہ اوسکے قریب میں نہ اوسے شہادت اور شہوات
شیطانہ کو دفع کرے اور فاسقوں سے لڑائی کیجے کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپیہ اونکی اصلاح میں کوشش کرے
اور انکو برے کاموں سے باز رکھے **عمر ابن خطاب** سے کہ **عبد الرحمن بن عوف** و **اصحاب** **ابو القاسم**
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ** اِنَّا كُنَّا فِي عَمَلٍ مِّنْ شَرِّ كُفْرٍ فَلَمَّا آمَنَّا
صَرْنَا اٰخِلَةً فَقَالَ اِنِّيْ اَمْرٌكَ بِالْعَفْوِ فَلَا تَقَاتِلُوْا فَمَا حَقَّ لَنَا اَللّٰهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمْرًا
بِالْقِتَالِ فَكُفُّوا اَفَا نَزَلَ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْعَرَبَ اِلَى الدِّينِ قَبْلَ لَهْمُ كُفُّوا اَيُّكُمْ يَ اَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ تَرْجُمَةُ **ابن عباس** سے روایت ہے **عبد الرحمن بن عوف** اور انکے دوست **سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** پاس
آئے جب آپ نے میں تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے میں شر کرتے تو عزت میں تھی اور
جب ایمان لائے ذلیل ہو گئے آپ نے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ عاف کروں لوگوں کے خطاؤں کو تو مست لڑو
پھر جب حکو اللہ تعالیٰ مدینہ میں آ گیا تو وہاں حکم ہوا کہ فرون سے لڑو لڑو اس وقت بعض لوگ لڑنے میں چکے تھے
(یعنی لڑائی سے ڈرے) نبی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور پڑھی **اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قَبْلَ لَهْمُ كُفُّوا اَيُّكُمْ**
اَيُّكُمْ یعنی تو نے نہیں دیکھا وہ لوگوں کو جن سے پہلے کہا گیا تھا روکنے کا ہوا اپنے ہاتھوں کو اور غماز لڑنا کرو
ف اور زکوٰۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضرور نہیں) پھر جب حکم ہوا وہ نہیں لڑنے کا تو وہاں میں سے ایک گروہ لوگوں
سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرتے ہیں یا اوس سے زیادہ اور کہنے لگے یہ وہ لوگ تھے ہم لڑائی کیوں نہیں
کی کہو تو بڑی مدت تک جیسے کیوں نہ دیا کہہ تو **صلی اللہ علیہ وسلم** نے دیکھا کہ وہ تھوڑے اور سخت بہتر پر ہیزگار کے
سے اور تم پر ظلم ہو گا رتی برابر یعنی جب تک مسلمان کی میں ہے اور کافرون سے تکلیف اوٹھاتے تو لڑائی کے
اجازت جانتے پھر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تھا لیکن بعض نے دل کے لوگ مینا نے لگے اور موت سے ڈرے
اور کافرون سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اوتنا اللہ سے بھی نہ تھا **عمر ابن خطاب** نے کہا **اِنِّيْ هُوَ يَرَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ**
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ **بَعْدَتْ** **بِحُجَا مَعَ الْكَلِمَةِ وَنَضِرْتُ بِاللَّحْمِ وَبَيْنَنَا اَنَا نَارُ شَرِّ اَيُّكُمْ** **بِقَاتِلٍ** **خَرَّ اِلَى اَرْضٍ**
فَوَضَعَتْ فِيْ يَدَيْهِ **قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ** **عَلَيْهِ السَّلَامُ** **رَسُولُ اللّٰهِ** **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **وَاَنْتُمْ تَتَّبِعُوْهُ**
تَرْجُمَةُ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمی مسجے لگے (یعنی قرآن اور حدیث)
جنکے لفظ مختصر ہیں اور معنی ان کے بہت ہیں جامع اسی عبارت کو کہتے ہیں جس میں لفظ تھوڑے ہوں پر مطلب است
ہوں اور مجھکو مدلی رعب (دھمک) سے (یعنی کافرون کے دلیں میری دہشت اللہ تعالیٰ نے ڈال دی) اور میں ہوں
تھا تو ز میں کہ خزانوں کی گنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں دی گئیں ابو ہریرہ نے کہا پھر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو گدگئی لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو اور ان خزانوں سے روم اور ایران اور مصر و تمام کے خزانے ہیں

براء اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عنایت فرمائی اور آپ کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے دکھایا تھا جب آپ کی وفات ہو گئی
 تو اس خواب کی مطابق مسلمانوں نے یہ سب ملک فتح کیے اور وہاں کے خزانے تصرف میں لائے **عمر رضی اللہ عنہ**
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَمَاعٍ الْكَلِمَةِ وَنُصِرْتُ بِالْعَرَبِ يَنْتَهَا
 أَنَا نَاسُ أُمِّيَّةٍ بِمَقَاتِلِهِمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ ذَهَبَ سَوْدُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَبِهُونَ نَحْوَهُ هِيَ جَوَادِرُ زَنَاجِرٍ **عمر رضی اللہ عنہ** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقْتُلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ
 مِنِّي مَا كَلَّ وَفَسَدَ لَهُ بِحَقِّهِ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَأَى مَجْهُو
 حَمٌ هُوَ الْوُكُوفُ لَرُيْكَهَا يَهْتَكَ كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَوْجَسَ لَهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 سَجَا لَهَا لِسَانُهُ حَتَّى كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ حَتَّى كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 كَسَبَ لَهَا لِسَانُهُ حَتَّى كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 هَبْنِ تَوْجَسَ لَهَا لِسَانُهُ حَتَّى كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكَ تَخْلِفُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرُ مِنْ الْعَرَبِ قَالَ
 عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقْتُلَ
 النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي لَفْسُهُ وَمَالُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ
 حَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ فَإِنِّي بَيْنَ الصَّلَواتِ وَالنَّكَاةِ فَإِنِ
 الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى الْمَالِ فَاللَّهُ كَوْنَهُنَّ إِنِّي عَنَّا قَاكَ تَوَاتُيُكَ وَتَوَاتُيُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَنَّا تَلَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالُوا لَا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرِي بِكَ لِلْفِتْنَةِ
 وَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَقَّ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفَاتِهِ
 أَوْ أَبُو بَكْرٍ صَدِيقٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 زُوَّكَ لَهَا لِسَانُهُ حَتَّى كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبِينِ تَوْجَسَ لَهَا لِسَانُهُ حَتَّى كَسَبَ لَهَا رُكُوبًا وَرُكُوبًا حَسَابُ خَدَّكَ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ أَوْسَ لَهَا لِسَانُهُ
 فَصَامَ بِأَعْدِيهِمْ (اور اوس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے) کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں بیشک لڑوں گا
 اوس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا تعالیٰ کی یہ لوگ اگر نہ یوں
 بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو میں ضرور لڑوں گا اوب سے اس بنا پر کہ حضرت عمر رضی اللہ

نے قسم کھائی کہ میں یہ میری نظر میں مگر اس لیے کہ کہوں دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سید ابوبکر کا
 لڑائی کرینگے واسطے اور میں بھی سمجھا کہ حق یوں ہی ہے **ف**م اس حدیث سے چھ معلوم ہوئے کہ شرح شریف نے
 جان اور مال پر جو حق لگا وہی ہیں اگر کوئی شخص اور نہ حقوق کو اور انکے سے تو اسکو سزا دینا ضرور ہے **عن**
 ابی ہریرۃ قال لما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویکان ابو بکر قد پہل وکھڑے تھے
 من العرب قال عمر رضی اللہ عنہ یا ابا بکر کیف کفایت الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ فقد عصم
 منی ماله ونفسه لا یجوز وجہیک علی اللہ قال ابو بکر رضی اللہ عنہما فاکتلت من فریق بنی
 الصلوی والذکویۃ فان ان کوفۃ حتی لما ل فواللہ لو منعونی عن اقاتلوا یتو کف لہا لے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہوا الا ان تاریت ان اللہ
 عز وجل شرع صدرا فی بکر لقتال فعرفت انہ الحق ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر لکھا
عن ابی ہریرۃ قال لما اجتمع ابو بکر لقتالہم فقال عمر رضی اللہ عنہ یا ابا بکر کیف کفایت الناس
 وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
 فاذا قالوہا عصموا منی دما نفسم واموالہم لا یجوز قال ابو بکر رضی اللہ عنہما فاکتلت
 من فریق بنی الصلویۃ والذکویۃ واللہ لو منعونی عن اقاتلوا یتو کف لہا لے واللہ
 علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر رضی اللہ عنہ فواللہ ما ہوا الا ان تاریت ان اللہ تعالیٰ قد شرع
 صدرا فی بکر لقتالہم فعرفت انہ الحق ترجمہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب قصد کیا بکر
 رضی اللہ عنہ نے اور لوگوں سے لڑائی کے لیے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ابوبکر کیسے لڑے ہوں لوگوں
 سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑائی کا یہاں تک کہ کہیں وہ
 لا الہ الا اللہ یہ جب اونہوں نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے پاس سے یعنی دین محمدی میں کلمہ
 کو مارنا اور مال لینا حرام ہے **ت** مگر حق کا سچا دشمن **ف** یعنی اگر ناحق خون کر گیا تو مارا جاو گیا
 یا مال ضامن ہوگا تو اس سے مال دلا یا جاو گیا اور ہر طرح حد زنا وغیرہ میں عایت مگرین گئے کہا ابوبکر
 رضی اللہ عنہ نے میں ضرور مارو گیا اور شخص کو جو فرق کر گیا نماز میں اور زکوۃ میں قسم خدا تعالیٰ کی اگر
 نہ دیوینگے یہ لوگ مجھ کو دیکھ کر کچھ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارو گیا اور کوسا ہت
 کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں یہ میری نظر میں مگر یہ کہوں دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے
 نے سید ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اونچے لڑنے کے لیے اور میں بھی سمجھا کہ حق یوں ہی ہے **عن** ابی ہریرۃ قال

نہ گزری تھی کہ یہاں تو ایڑاڑولی انصر (یعنی معذور) اس حکم سے معاف ہیں (اور حصہ فی الخلوین کے والدین
 اجازت ہے کہ ہر من بجا بھی اسکو جسکی مان بپ زنن ہوں **عمر بن الخطاب** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ
 صلی اللہ علیہ وسلم یستأخذ شکر فی الجہاد فقال أنحی والدک قال نعم قال ففینہما فجاہدا رحمہ
 عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس درخواست کی جہاد میں
 کی آپ نے پہچا کہ تیرے مان بپ زنن ہیں عرض کیا اوس شخص کو مان آپ نے فرمایا تو وہ بھی دو زنن میں جہاد کر
 یعنی تو کو شہش کرمان بپ کی خدمت میں تیرے لیے یہی جہاد ہے (اور حصہ فی الخلوین کے والدین جسکی
 مان زنن ہوا اسکو گھر میں رہنے کی اجازت دینے کا بیان **عمر بن الخطاب** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارددت أن أعمر ووف قد جئت استفسیرک فقال هل
 لک من اہل قال نعم قال فاکرمہا فانک الجہاد تحت ریحہما ترجمہ معاویہ بن جابرؓ فرمایا ہے کہ آپ نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوکھا یا رسول میں جانتا ہوں کہ جہاد کروں اور آیا ہوں کہ آپ کے مشورہ لوں اپنے فرمایا
 کیا تیری دن میں ہے عرض کیا کہ مان آپ نے فرمایا کہ تو اوس کے ساتھ رہا کر اسلئے کہ جنت اوسکے پاؤں کے نیچے ہو
فانکر ملدا اس طرف گویا میں کہ مان بپ سلمان ہوں اور لڑکے کو جہاد میں جانے سے منع کریں تو اسکو جانا
 حرام ہے اسلئے کہ وہ بھی فرمانبرداری فرض میں ہے **باب من یجاہد فی سبیل اللہ**
بنفسہ ومالہ باب بیان میں اوسکے جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال **عمر بن الخطاب**
 الخدیجی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ائی الناس افضل فقال
 من یجاہد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال نعم من یجاہد فی سبیل اللہ قال نعم من یجاہد فی سبیل اللہ
 بنفی اللہ ویدخل الناس من شہداء ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اوکھا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بہتر کون ہے آپ نے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ
 کی راہ میں اوکھا بہر کون یا رسول اللہ اپنے فرمایا ہر وہ ایماندار جو رہتا ہو گھائیوں میں پہاڑوں کی اور ڈرتا ہو
 اللہ تعالیٰ سے اور دوسرے لوگ شرارت سے اوسکے (یعنی اوس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے **باب من عمل**
فی سبیل اللہ علی قدمہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیادہ جانیو ایک بیان **عمر بن الخطاب**
 الخدیجی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام یوم لک یخطب الناس وهو مستند ظہرہ
 الی راحلہ فقال اکیا احدثکم عن یحییٰ الناس وشر الناس ان من خیر الناس رجلاً عمل فی سبیل اللہ
 علی ظہرہ اکیا علی ظہرہ یجیرہ اذ علی قدمہ یکتفی یا تبہ الموت فان من کثیر الناس رجلاً
 فاجراً اکثرہ لیس اللہ لا یرعہ فی الی شئ منہ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال نبوک کی

لڑائی ہوئی اور سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگا بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ سناتا رہتا تھا
 فرمایا سنو میں خبر دیتا ہوں تمکو پہلے آدمی کی اور پھر آدمی کی بہتر اور پہلا آدمی لوگوں میں وہ شخص ہے جس نے کام کیا
 اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سوار ہو کر اپنے پاؤں سے جھک کر یا تنک کہ لیا اور سکو موت
 نے یعنی مر گیا اسی کام میں اور سب کے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بدکار کہڑتا ہے کتاب اللہ کی اور نہیں خیال کرتا
 کسی چیز کا اور اس کتاب کے مضمون میں سے **ف** بتوں کا نام ہے ایک جگہ جو باہر میں مدینے اور شام کے ہے اور سب
 سو و ہا تنک چودہ مرحلہ ہیں نہیں خیال کرتا اور اسکے مضمون کی طرف یعنی قرآن کے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں
 اوٹھاتا نہ بڑا تا ہے پڑی باتوں سے فقط لفظوں کو دیتا ہے اور اس سے کیا فائدہ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَسْمَعُ**
أَحَدٌ مِّنْ خُشْيَةِ اللَّهِ قَطُّ عَمَّا نَاكَرَ حَتَّى يُرَدَّ إِلَيْهِ فِي الصُّرَعِ وَلَا يَجْمَعُ عِبَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي جَاهِ
جَهَنَّمَ فِي شَيْءٍ مُّسْلِمٍ أَبَدًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے دُرسے روئیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا
 ایسا ناممکن ہے جیسا تو سنا دودہ کا چہا تیوں میں **ف** یعنی جیسا دودہ باہر کر رہا جانا اور سکا چہا تیوں کے اندر
 ہے اسی طرح اللہ کے دُرسے روئیوالے آگ میں جانا ناممکن نہیں **ت** اور نہ جمع ہوگا عباد خدا کے رستے کا اور
 دنیوان جہنم کا نہیں میں مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلیگا پھر اس کے ناک میں راہ
 کا عباد خدا دیکھتا تو وہ جہنم میں نہیں جاویگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا**
يَسْلِمُ النَّارَ رَجُلٌ بَلْكَ مِنْ خُشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ فِي الصُّرَعِ وَلَا يَجْمَعُ عَمَّا دَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانَ نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہ داخل ہوگا اللہ تعالیٰ کے دُرسے روئیوالا دوزخ میں یہاں تک کہ لوٹے دودہ چہا تیوں میں اور نہ اکٹھا ہوگا
 عباد خدا کی راہ کا اور دنیوان دوزخ کا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَا يَجْمَعُونَ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّ ذَوْدًا بَلْ وَلَا يَجْمَعُونَ فِي جَوْفِ عَمَّا
عَمَّا دَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي جَهَنَّمَ وَلَا يَجْمَعُونَ فِي قَلْبِ عَبْدٍ لَا يُؤْمِنُ وَالْحَسَدُ مَرَجْمَةٌ بُوهِرَتْ
 عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاویگا دوزخ میں جس نے مال ہو کا فر کو پیر سنا نہ روی کی یعنی رت
 رہا ہو قول اور فعل میں اور عباد اللہ کی راہ کا اور یہی دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دونوں مسلمان کے بیٹ میں اور
 حسد اور ایمان ایک میں جمع نہیں ہو سکتی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَجْمَعُ عَمَّا دَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْمَعُ الشُّرُّ وَالْإِيمَانُ فِي
قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا عباد خدا کا اور دنیوان
 دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے نخل اور ایمان ایک شخص کے دل میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام میں دوزخ پر وہ انہیں جو جگہیں
 اللہ کی راہ میں **فَضْلُ عُدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کو جانے کی

خوبی کا بیان **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةُ وَالرَّوْحَةُ**
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جانا ایک صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے **فَضْلُ الرُّوحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں شام کو جانیے ثواب اور خوبی کا

بیان **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدْوَةٌ**
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ لِمَا طَلَعَتْ عَلَيْكَ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ ترجمہ ابوایوب انصاری رضی اللہ

سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے تمام دن
 چیزوں سے جہیز آفتاب نکلا یا ڈوب **ف** یعنی تمام سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اس واسطے کہ دنیا فانی ہے

اور آخرت عہدہ اور باقی ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كَلِمَةٌ**
 حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُ الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالنَّكَاحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَافَ وَالْمَكَاتِبُ الَّذِينَ

يُرِيدُونَ الْإِسْلَامَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں
 کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرا شخص

کرنیوالا گناہ سے بچنے کے لیے تیسرا مسکین جبکی نیت اور کرنیکی ہوف مسکین وہ غلام ہے جسے مولا جہیز کرے
 تو اتنا مال مجھ کو اتنی عت میں ادا کر دے تو آزاد ہے جبکہ مال عوض میں آزاد کی کے بھرے اس کو میل

کتابت کہو میں **بَابُ الْغَنَاءِ وَفَدَا اللَّهِ تَبَعَالِي** باب بیان میں سہات کی کہ جہاد
 کرنیوالے متفرق ہیں اللہ کے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا**

ثَلَاثَةٌ الْغَنَاءُ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفدا اللہ کے تین میں مجاہد
 اور حاجی اور عمرہ لانیوالا **ف** وہ فدیہ کے معنی ایچوں کے ہیں لیکن اس جگہ مراد متفرق ہیں یعنی ان تینوں

شخصوں کا خدا کی جناب میں بہت بڑا تر ہے **بَابُ مَا تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ**
فِي سَبِيلِهِ باب بیان میں سہات کے کہ کس چیز کا خدا من ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجاہد کے لیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يَخْرِجُهُ إِلَّا الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ وَتَضْمِينُ كَلِمَةٍ بَانَ يَدُ حِلَّةِ الْجَنَّةِ أَوْ يَدُ

إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مَعَهُ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ عَنِيْمَةٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ صفا میں ہے اور شخص کا جو جہاد کرے اس کی راہ میں ہار نہ نکلے گھر سے مگر جہاد کی نیت سے اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسباب کا داخل کرے گا اور سکو حبت میں یا پیر لایگا اور سکو اس کے گھر میں جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عَنْ** ابیہریرۃ قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يَخْرُجْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَوْ رَدَّهَا إِلَى مَسْلِكِهَا الَّذِي يَخْرُجُ مَعَهَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ مَرَّجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ
ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجابی کرتا ہے اللہ اس کی جو نکلے راہ میں خدا کے اوپر ایمان کہہ کر خالص جہاد کی نیت سے اللہ صفا میں ہے اور سکا کہ پہونچا وے اور سکو حبت میں بعد کار جانے یا مہربانی کے یا پیر لای وے اور سکو اس کے گھر جہان سے گیا تھا ثواب یا مال و کفر گھر سے نکلتی ہی مجاہد کا اللہ جہان ہے اور دونوں طرح اس کا بہلا کرتا ہے میا ایمان لیکر نکلتا ہے اور سکا تنہا مال دنیا کا اور ثواب آخرت لیکر ہوتا ہے یا حبت میں جاتا ہے جسکی تمام انبیا اور اولیا کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ حبت میں داخل ہوتا ہے
عَنْ ابیہریرۃ قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْفَاسِقِ وَكَقَوْلِ اللَّهِ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ أَنْ يَتَّقُوا فَيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَوْ يُزَجَّجُوا سَائِلًا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ مَرَّجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ
ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور سکی مثال ایسی ہے جیسی کوئی دن بہر روزہ رکھے اور رات بہر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم کہ کون شخص جہاد کرتا ہے اور سکی راہ میں اور جہاد سکی راہ میں جہاد کرتا ہے اور سکا ہے اسے اسے صفا میں ہے اس بات کا اگر مہربان تو پہونچا وے اور سکو حبت میں یا پیر لای وے اور سکو سلامتی کے ساتھ ثواب یا لوٹ کا مال و کفر **بَابُ ثَوَابِ السَّرِيَّةِ الَّتِي تَخْفِئُ** باب بیان میں اور غازیوں کو جنگ جہاد میں لوٹ کا مال نہ ہاتھ لگے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ غَزَاةٍ تَغْزَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُضَيِّبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَحْكُمُوا أَثَلَاثَ أَجْرٍ هُمْ مِنَ الْإِخْتِاقِ وَبَنِي لَهُمْ الثَّلَاثُ فَإِنْ كُفِّرُوا بِضَيْبُوا غَنِيمَةً تَحْرُمُ لَهُمْ أَجْرُهُمْ مَرَّجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور لیتے ہیں لوٹ کا مال تو انہوں نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیں دنیا میں لیں اور باقی رہی ان کے لیے ایک تہا لگی اگر نہ پائی لوٹ تو پورا حصہ و کفاف یعنی نذر غازیوں کو جنگ جہاد میں بھی ہاتھ آوے دو فائدہ تو سر دست میں

ایک تو سلامتی دوسرا مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت میں لے گا اور چھوٹا مال نہ ملے یا شہید نہ ہو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں اور کثرتِ ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زین غازی سے

بہایتِ نفع ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيمًا يَحْكِيكَ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَتَمَّا**

عَبْدًا مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَبِعَاءُ مَنْ خَابَ فِي هَيْمَتُ لَهُ أَنْ أُرْبِعَهُ بِمَا

أَصَابَ مِنْ آجِرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضَتْهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس

حدیث قدسی میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی میرے بندوں میں سے ہو جسے جہاد کر نیو میری خوشنودی

کے لیے میں ضامن ہو جاتا ہوں اور اسکے واسطے اس بات کا کہ لوٹا دون اور اسکو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبضہ

کروں اور اسکی جان تو بخشنوں گا اور اسکو اور رحمت کروں گا اور **سیرف** حدیث قدسی اور اسکو کہتے ہیں کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمادیں کہ خدا عزوجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن

کا لفظ اور مضمون دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا تعالیٰ کا اور لفظ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالیٰ نے ایک مطلب بطور لہام کے حضرت کے دلمین ڈالا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اسکو اپنی عبارت میں بیان کیا قرآن کا جو نابے وضو درست نہیں اور حدیث قدسی کا جو نابے

ہے **بَابُ مِثْلِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد

کر نیوالوں کے مثال کے بیان میں **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**

مِثْلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمِثْلِ الصَّالِحِ الْقَائِمِ بِالْخَيْرِ

الترکیب الشاذل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ

کے راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اسکی مثال

ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈینیوال قیام اور کوع اور سجدہ میں ہو **بَابُ مَا يَعْدِلُ**

الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ یہ باب بیان میں اس بات کے ہے کہ کون سا

عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ دَجَلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

فَقَالَ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا

فَتَقُومُ لَا تَقْضُوهُ وَتَصُومُ وَلَا تَفْطُرُ قَالَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

آیا ایک آدمی سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا تو فرمایا مجھکو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے اپنے فرمایا میں

نہیں پاتا ایسا کوئی کام پہ فرمایا اس آدمی سے کیا تو کہہ سکتا ہے یہ کہ جب مجھ کو اپنے گھر سے باہر ہو اور

تو داخل ہو مسجد میں پہر کھڑا ہو تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رہے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اور سکو کبھی کہا اوس آدمی نے کون کر سکتا ہے یہ **عزرائی** کہہ اُنہ سأل نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُنّی اُعلیٰ خبیث قال اِیمان باللہ قال لکم ماذا قال اَلجہاد فی سبیل اللہ
ترجمہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا
کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پھر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اور اللہ کے راہ
میں **عزرائی** کہہ اُنہ سأل رَجُلٌ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قُلِی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنّی اَلْاَعْمَالُ فَضَّلُ
قال اِیمان باللہ قال لکم ماذا قال اَلجہاد فی سبیل اللہ قال لکم ماذا قال اَلجہاد فی سبیل اللہ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر
ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالیٰ یہ کہا اوس نے پھر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے راہ میں
کہا پھر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب میں **ف** حج مقبول مردود ہو اللہ تعالیٰ
کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جب کا دل دنیا سے بیزار ہوا و عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو طاعت حج مقبول
ہو یہی ہے اور جو لوگ حج سے اگر زیادہ فاسق بکا را و کھنسل ہو جاتے ہیں یہ علامت حج کے مردودیت کی
ہے **درجہ** اَلْجَاهِدِیْنَ فِی سَبِیلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ **عزرائی** سَعِیدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یَا اَبَا سَعِیدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِیَحْیٰی نَبِیًّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ
قال فَجَبَّ لَہَا اَبُو سَعِیدٍ قَالَ اَعَدَّهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَعَلْ لَکُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَآخِرَیْ یَذْفَعُ بِہَا الْعَبْدُ اَمَّةً دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ اَمَّا بَیْنَ
السَّمَاءِ وَطَلَاکُضِّ قَالَ وَصَاحِبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْجہَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَلْجہَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ
ترجمہ ابو سعید کہہ روئے اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو سعید جو راضی ہو گی خدا کی
مالکی **ہو** خدا تعالیٰ کے رب مالک ہونے پر راضی ہونا یہ کہ جو کچھ خدا کرے اوس شخص کے لیے اوس سے
مٹنگ ہو اور نہ بیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع میں جائز ہو **و** اسلام کے دین **و** اسلام کے دین پر
راضی ہو یہ کہ سوا اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی میں یا کہانے پینے وغیرہ میں خوش نہ ہو **و**
اور جو کی پیغمبر **ہو** تمہاری نبوت پر وہی راضی ہو گا جو اوسکے امر و نہی کو سب پر مقدم کرے **و** ایسے شخص
بہشت کے مالک ہو گی کہا اوس نے اچھی معلوم ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ کلمہ عرض کیا پھر فرمایا یا رسول اللہ
آپ نے پھر فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت جسکے سبب بندے کے سوز و گداز بند ہوتے ہیں اور
ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا

ف یعنی بیان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے **عَنْ أَبِي الدُّنْدَاءِ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَمَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ
شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ مَا جَزَا وَمَاتَ فِي مَوْلَاةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَا تُغْفِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَنْبِهُنَّ وَابْعَا فَقَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ مَا مَكَدَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ
دَعَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنَّهَا هَٰذَا لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ وَلَوْ أَنَّ أَشَقَى عَلَى الْمَوْتِ مَنِينٍ
وَلَا أَحَدٌ مَّا خَلَّاهُمْ عَلَيْهِمْ فَكَأَنَّهُمْ نَفْسُهُمْ أَنْ يَخْلُقُوا بَعْدِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سِرِّي
وَلَمْ يَكُنْ دَعَا فِي أَقْتَلُ بَشَرًا أَحْيَى ثُمَّ أَقْبَلَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُكَ فَرَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْهِ سَلَّمَ جَنَّةً اِذَا كُنَّا زَاوَرِي زَكَاةٍ وَرَحْمَةِ كَسَى سَاهِدَ كَسَى كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
اَوْ سَكَبَتْ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
سَهْمٍ خُوشِ كَرْدِينَ لَوْ كُنْ كَوَافِئِهِ فَرَمَا بِهَيْبَتِ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
فَاصْلِهِ سَهْمٍ مَدْيَانِ سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
كَرْدِينَ سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
اَوْ فِي كَسَى كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى سَاهِدَ كَسَى
ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر لڑائی میں جاوین چھوٹی ہو یا بڑی لیکن
ابتداءً اسلام میں بے ہابی اور قلت سواری سے سب صحابہ ساتھ نہ جاسکتے تھے اس سبب سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدو ن صحابہ کے جانا اس واسطے پسند
نہ تھا کہ نہ جانو الے جہاد کے ثواب محروم رہتے اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور فقیہوں کی رعایت
کا بیان ہے **مَا مِنْ** **أَسْلَمَ وَهَاجَرَ جَاهِدًا** جو شخص اسلام لے کر ہجرت اور جہاد کرے اس کے
ثَوَابُ كَابِيَانِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَا زَعِيمٌ وَاللَّهِ عَالِمُ الْحَقِّ مَنْ فِي وَأَسْلَمَ هَاجَرَ بَيْتٍ فِي بَيْتِ الْجَنَّةِ وَبَيْتِ الْجَنَّةِ وَأَنَا
زَعِيمٌ مَنْ فِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بَيْتِ اللَّهِ بَيْتِ فِي رَيْبِ الْجَنَّةِ وَبَيْتِ فِي وَسَطِ
الْجَنَّةِ وَبَيْتِ فِي أَعْلَى غَرْفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَمْ يَدْعُ الْخَيْرَ مُطْلَبًا وَلَا
مِنَ الشَّرِّ مَهْرًا يَأْتِيكَ جَنَّتُ شَاءَ أَنْ تَمُوتَ ثُمَّ رَجَعَهُ فُضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَاءٌ هِيَ مِنْ بَنِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابِ فَرَمَاتِي تَبِي مِنْ عَمِيمِ بَنِي مَنِي نَابِ بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اور کو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر یحییٰ اور میں حنا سن ہون شخص
ایمان لاوے میرا ویا و اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور کو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک
جنت کے اندر یحییٰ اور ایک جنت کے اوپر سے اور درجوں میں جس نے یہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور
جہاد) اس نے نیکی کی کوئی بات نہ پوری اور برائی سے بالکل دور رہا (یعنی استقامت اور سکے لیے کافی ہے) **عَنْ**

سَبْرَةَ بْنِ أَبِي قَاسِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعْدَ ابْنِ آدَمَ
بِأَطْرَفَيْهِ فَقَعْدَا لَهُ بِطَرَفَيْهِ الْإِسْلَامُ فَقَالَ تَسْلِمُ وَتَدْنُ رُذَيْنَكَ وَدِينُكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ
ثُمَّ قَعْدَا لَهُ بِطَرَفَيْهِ الْيَهُودُ فَقَالَ تَهَاجِرُ وَتَدْنُ رُذَيْنَكَ وَتَسْلَمُ وَتَدْنُ رُذَيْنَكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ
فِي يَطْوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجِرُ ثُمَّ قَعْدَا لَهُ بِطَرَفَيْهِ الْيَهُودُ فَقَالَ تَهَاجِرُ وَتَدْنُ رُذَيْنَكَ وَتَسْلَمُ وَتَدْنُ رُذَيْنَكَ
فَتَسْلَمُ الْمَرْءُ وَتَقْسِمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَهَاجِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قَتَلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَذْرًا أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

اور قصہ کہ دانتہ کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ او عرق کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ
ترجمہ سہوین فاکہ رضی اللہ عنہ روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹھتا ہے رستوں پر انسان کے
پہر روکتا ہے اور سکھرتے سے اسلام کے اور کہتا ہے اور کو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے دین کو
اور اپنے باپ دادا کو دین کو پہنچنہ سنتا آدمی اور کو بات اور مسلمان ہو جاتا ہے اور روکتا ہے اور کو
ہجرت کے رستوں سے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو **ف** زمین سے مراد وطن
ہے اور آسمان سے مراد وہ جس کے نیچے اپنے وطن میں رہتا ہے یا زمین سے مراد گہر ہے اور آسمان سے مراد اس کے
چہت **ج** اور کہتا ہے کہ ہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے لم ڈور میں **ف** گھوڑا لم ڈور میں بیٹھ
رہتی میں جیسے گھوڑے کو باندھ کر چرنے چھوڑتے ہیں وہ اپنی جگہ سے کہیں جا نہیں سکتا اس طرح ہاجر بھی
اپنی ہجرت کا چھوڑ کر نہیں جا سکتا کیونکہ ہجرت کا وہ چھوڑنا شرع میں جائز نہیں لیکن بضرورت کسی جگہ جانا جائز ہے
ف پہر نکاح کرتا ہے اور کو بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے **ف** یعنی شیطانی وسوسہ کو تھوک دیتا ہے
اور اللہ کے بہرہ و سونچنے پر کھڑا ہوتا ہے **ف** پہر روکتا ہے اور کو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک
آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاوگا پہر نکاح کر دین گے لوگ تیری جو روکا اور بابت لینگتے
بال پہنچنہ سنتا انسان اور کو بات اور جہاد کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے جو
کیے یہ کام حق ہے اللہ پر کہ دخل کرے اور کو بہشت میں اگر وہ مارا جاوے یا اگر گرا دے اور کو اسکی سواری
یا مہاجر و ڈوب کر تو بھی حق ہے اللہ پر کہ لیا دے اور کو بہشت میں **ف** شیطان کے پھندوں سے بچنا

نہیں ہو سکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ لوگ بیشک متقی ہیں اور اللہ نے جیسے ہی
لوگوں کے لیے جنت بنائی ہے **بَابُ مَنْ اتَّفَقَ زَوْجَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
عَنْ وَجَلٍ باب بیان میں اوس شخص کے جو جوڑا دے اسکی راہ میں **عَنْ** ابیہریرہؓ اَنَّا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّفَقَ زَوْجَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَوَدَّعِي فِي الْحَيَاةِ يَأْتِيَانِ

هَذَا أَحَدُهُمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ

مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عَلَى الذِّفِّ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَنْبَاءِ

كُلُّهَا مِنْ ضَرُورَةٍ هَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَنْبَاءِ كُلُّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَزْجُو أَنْ تَكُونُوا

مِنْهُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیکھا خدا کی راہ

میں یعنی دو چیزوں کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ بلایا جاویگا بہشت میں یوں کہہ کر

کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز پہر جو کوئی ہوگا نمازی پکارین گے اوسکو نماز کے دروازے سے اور جو ہوجاویگا

پکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے سے اور جو ہوجاویگا خیرات کرنی والا پکارین گے اوسکو خیرات کے دروازے سے

اور جو ہوجاویگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے سے ریان اوس دروازے کا نام ہے جسین سے روزہ دار

جنت میں جاوینگے ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سیب دروازوں سے اور

کوئی ایسا ہوگا جی جو سب دروازوں سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا مان اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہو گے

فَإِنْ سَبَّ دُرَّازُونَ سَ بُلَايُ جَاوُگے اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت

هِيَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي الْعُلَمَاءِ بیان اوس مجاہد

کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرے **عَنْ** اپنے موصی الا شعیریؒ قَالَ جَاءَ أَخْرَاجِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَدَّ كَرَّ وَيُقَاتِلُ لِيُعْطَى وَيُقَاتِلُ لِيُرِي

مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي الْعُلَمَاءِ فَقُفُّوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ترجمہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا کہ لوگ

لڑتے ہیں اسلئے کہ انکا ذکر اور چرچا ہوتا رہے اور بعض لوگ لڑتے ہیں اسلئے کہ انکو لوٹ لے اور کچھ لوگ

جہاد کرتے ہیں اسلئے کہ اپنی قومیت خدا میں لوگوں میں پہنچا سکیں ہے جو خدا کے راہ میں لڑتا ہو

آپ نے فرمایا جو شخص لڑے اس بات کے لیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تودہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا

کے واسطے لڑتا اسی کو کہتے ہیں **مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فَلَا نَبْرِي** بیان میں

مجھے کوئی راستہ جہنم تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا حکم ہو گا کہ تو جو وہ پہلو تھا ہے بلکہ تو سخی کہلائی ہو گیا
 تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا ہے حکم ہو گا اور سکے لیا دیکھیں بجا دین گے اور سکو منہ کے بل آخر جا رہے گا
 دوزخ میں **مَنْ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتُومِنْ عَزَايِهِ**
الْأَعْقَابُ بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ میں اور عرض نہ کرے جہاد کر رہے
 مگر ایک رسی جتنے باندھتے ہیں پاؤں اونٹ وغیرہ کا **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتُومِنْهُ إِلَّا عَقَابًا فَلَهُ مَا نَوَىٰ تَرْجُمَةُ عِبَادَةَ بْنِ
 صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالیٰ
 کے راہ میں اور نیت نہ رکھے مگر رسی لینے کی بس اور سکو وہی چیز بیگی جو اسکی نیت میں ہے یعنی
 جہاد کا ثواب ملے گا کیونکہ اسکی نیت خالص تھی اگر یہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں ہے مگر اتنا ذرا سا ہی خیال رکھنے سے
 فلوں کو دبا لگتا ہے اور ثواب مٹ جاتا ہے یا مہر کو سوا خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ**

الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزَا وَهُوَ كَايُنُودُ إِلَّا عَقَابًا فَلَهُ مَا نَوَىٰ تَرْجُمَةُ عِبَادَةَ بْنِ
 صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اور سکو فعال
 یعنی پائے بند اونٹ کا وہ پاؤں لگا وہی چیز جبکہ ارادہ کیا **ف** یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملی گی انسان کو لازم
 کہ اللہ کو شامندی طلب کرے اور دین کا کام ریزیل چیزوں کے حاصل کرنے کیلئے نہ کرے **مَنْ عَزَا**
يَلْتَمِسُ الْآخِرَ وَالذَّكَرَ بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نامزدوری

جا ہے **عَنْ أَبِي إِمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدَّابْتُ**
رَجُلًا عَزَا يَلْتَمِسُ الْآخِرَ وَالذَّكَرَ مَا لَهُ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا شئ لك فاعاد

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَكُولُ كَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَشْئِي لَهُ لَكُمْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ
 الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَاصًّا وَابْتِغَىٰ بِهِ وَجْهَهُ تَرْجُمَةُ ابوابہ رضی اللہ عنہ سے کہ (روپیہ لگے) ادنا نام پیدا
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدور کی طرح سے کہ (روپیہ لگے) ادنا نام پیدا
 کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سکو کچھ ثواب نہ ہو گا پھر اوس شخص نے یہی پوچھا اپنے
 یہی جواب دیا تین بار اور سکو کچھ ثواب نہیں ہے پھر فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر وہ عمل

جو خالص اوس کے لیے ہو اور اس کے کرنے سے خاص خدا کی رضا مندی مقصود ہو نہ دنیا کا مال شاع
 یا غم اور نہی و نہ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار بلکہ وبال ہوگی **ثَوَابٌ مِّنْ قَاتِلٍ فِي**
سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَقْدَامِهِ جو شخص بڑی اللہ کے راہ میں اور مٹی کے دو بار دو دو اونٹ

اُن کے ثواب کا بیان **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
 وَفَّيْتُ سَبِيلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنِّي كَأَنِّي وَجَّهْتُ لَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ
 نَفْسِهِ صَافِيًا شَرَّ مَا تَأْتِي الْقَتْلَ أَجْسَدُ تَهْيِيدًا وَمَنْ جَرَّحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَحَ
 نِكَاحًا فَإِنِّي بِحُجَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنِّي أَغْذِيهِ مَا كَانَتْ لَوْحَاهُ كَالزُّهْرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ مَنْ جَرَّحَ
 جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَائِعُ الشَّهَادَةِ **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے اللہ عزت اور بزرگی والے کے راہ میں اوٹنی کے دوبارہ دودھ تارے
ت دوبارہ دودھ اوٹارے تک کے یہ معنی ہیں کہ جانور کا جب دودھ دو ہتھو میں تو وہ جانور اپنا دودھ
 اوپر چڑھا لیتا ہے پھر اسکو ذرا سی دیر چھوڑ دیتے ہیں وہ پھر دودھ سے اپنی چھاتیوں کو بہر دیتا ہے پھر دوبارہ
 دودھ نکل کر نکلتے ہیں اور فواق ناکہ کے یہی معنی ہیں اور مراد اُس سے ذرا سی دیر ہے یعنی جو شخص لڑے گا
 کے راہ میں اتنی دیر لڑے گا تو اس کے حق میں اپنے فرمایا ہے **ت** کہ واجب ہو گئی اوس کے لیے جنت اور جس
 آدمی نے سچے دل سے دعا کی اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے مارے جانیکے لیے خدا کے راہ میں پھر وہ مر گیا یا
 قتل ہوا اسکو شہید کے برابر ثواب ہے اور جبکو کچھ زخم لگے اللہ تعالیٰ کے راہ میں یا ٹپے کوئی مصیبت پہنچ
 آوے گی قیامت کے دن ایسا کہ گویا اپنی گھائل ہو اسے اور رنگ اسکا زعفرانی اور خوشبو مشک کی ہوگی یعنی
 بد نما اور بد بودار ہوگا زخم اسکا اور جسکے بدن میں زخم ہوا اللہ تعالیٰ کے راہ کا سوا دوسرے شہید نہ کی
ف اللہ تعالیٰ کے راہ میں سچی کرنیکے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہیں قیامت کے دن اس کے بدن پر وہی
 علامت شہیدوں کی ہوگی جیسی مہر نشانی ہوتی ہے **بَابُ مَنْ رَمَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
عَنْ وَجَلَّ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا تَرَاهُ زَكَرِيَّا بِيَانِ **ترجمہ** عرو بن عبسہ قال سمعت رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يقول من شاكب شنيعة في سبيل الله تعالى كأنه توارى ثم أقيمته ومن و
 بسهم في سبيل الله يكف العدا وأولم يبلع كان له كعتق رقبة أو من أعتق رقبة مؤمنة
 كأنه كذا في من لئلا يعصوا بعض **ترجمہ** عرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑھا ہو اللہ تعالیٰ کے راہ میں ہوگا اوس کے لیے نور قیامت کے دن اور جس نے
 مارا تیر اللہ تعالیٰ کے راہ میں دشمن تک گیا ہوگا درمیان میں رہ گیا گویا اوس نے آزاد کیا ایک غلام اور
 آزاد کیا غلام کا نذر سوا آزاد ہو گیا اگر سے اوس کے بدلے میں آزاد کرنا ایک بدن سارا ہر ایک عضو بدلے
 میں عضو کے **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الشَّكْبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
 بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ بِسَهْمٍ عَشْرًا فَقَالَ

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَرَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ هَذَا مَحْتَرِمٌ رِسْمٌ
 ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہنکا تیرا اللہ کے راہ میں لیگا
 او سکودہ جنت میں اس رینکے بدلے ابونجیح نے کہا میں اوس اور رسول اللہ کے راہ میں چلائے او جس نے
 چلا یا تیرا اللہ تعالیٰ کے راہ میں یہ میرا نا اوس کے لیے بروہا آدا کرینکے برابر ہے **عَنْ كَعْبِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيهِ إِسْلَامٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَانَتْ لَهُ ثَوْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ الْمَنِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْدًا زَالَ سَمِعْتُ
يَقُولُ أَرْمَوْا بَنِي بَلْعَنَ لَعْدُو قُرَيْشِهِمْ مَرَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ كَسْرَجَةٍ قَالَ ابْنُ الْقُحَّامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَمَا أَدَارُ
قَالَ أَمَا لَهَا لَيْسَتْ بِعُتْبَةٍ أَمَّا وَلَكِنْ مَخَابِنُ الدَّارِ جَتَيْنِ وَمَا تُعَامِ مَحْمُودُ كَبِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 روایت ہے (اون سے شویل بن سطل نے کہا ای کب میں حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈواو میں
 فرقہ کی پیشی کرنے سے) کعب نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے شخص اسلام
 میں بوڑھا ہوا اللہ کے راہ میں (جہاد کر کے) اوس کا بڑا پا قیامت کے روز اوس کے لیے نوز ہوگا شریعت نے کہا
 ہمیں حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈواو میں نے کہا میں نے سنا آپ کو آپ فرماتی تھو تیرا جو کجا
 دشمن پہنچا اوس کو لو کہیں کہ بولید کہ کیا بیگن بنی نام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے کیا وہ بیگن بنی نام کہتے ہیں یا نازا نا بولے بلکہ
 دو درجن کے بیچ میں آتا ہر صلہ ہے جتنی دور آدمی سو برس میں جاوے (اللہ اکبر کہہ کر) کہنا ہے **عَنْ**
عَمْرِئِ بْنِ عَبْسَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَرَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَلَحَ الْعَدُوُّ
أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعْدَلٌ رَقَبَةٍ لَمْ يَنْزِلْ رَقَبَةً لَمْ يَنْزِلْ كَأَفْدَائِهِ كُلِّ غُصْنٍ مِنْ غُصْنِي خَشَلٍ
جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ ثَوْدَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَرْثَدَةَ مَرْثَدَةَ مَرْثَدَةَ
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مارا تیرا اللہ کے راہ میں لگا ہو دشمن کو یا خطا لگا ہو گیا
 او سکوتاب ایک بروہا آدا کرینکا اور جس آدمی نے آدا کیا علامہ مسلمان ہو گیا ہر عضو اوس فلام کا آدا کرینکا
 کے ہر عضو کا جو کجا راگ سے دوزخ کے اور سفید ہو اللہ کے راہ میں جس کسی کے کچھ مال ہوگا اوس کے لینے
 دن قیامت کے **عَنْ عَقْبِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِي**
تِلْكَ نَفَرًا مِنَ الْجَنَّةِ بِأَلْفِهِمْ كَوَاحِدٍ صَائِعَةٍ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعَتِهِ الْخَيْرُ وَالْإِحْسَانُ وَمُنْتَهَى مَرْثَدَةَ
 عقب بن ہام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کرے گا تین آدمی کو
 بسبب تیرے اول بنا یوا لانیکی نیتی اور ثواب پانچ غرض سے دوسرا تیرا جلا بڑا لا اور تیسرا تیرے دینے والا ہے
 تیرا آدا کرینکا **مَنْ كَلِمَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**

اس خیال سے کہ تھوڑے سے آدمی میں ان کو ماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کے فرمایا اب ہمارے طرف سے کون لڑیگا اور کون ہیکو بچا دیکھا اٹھنے لگا میں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تم اپنی حال پر رہو (یعنی تم پیسے رہو) ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ میں اپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو پڑنے کو کون کی طرف کیا اور فرمایا کون حفاظت کر لیا قوم کی (یعنی ان کی طرف سے لڑیگا) اٹھنے لگا میں اپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا میں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو پڑا پھر براپ اس طرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑائی کا شہید ہوتا رہا یہاں تک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے انوقت اپنے فرمایا اب کون لڑیگا اٹھنے لگا میں پھر طلحہ ہی لڑے پہلے گیا رہے شخصوں کی مانند یہاں تک کہ اونکے ہاتھ پر ایک ضرب لگی اور انھیں ان کٹ گئیں اور ہونے لگا کہ جس ربیعہ آہ یہ بکھر رہی کیونکہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سہم کہتا (جب تجھے زخم لگا تھا) تو فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ جل جلالہ نے مشرکوں کو یہ پیریا

ف معلوم نہیں اونکے دل میں کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب میں اگلے سال تم سے لڑوں گا اور

ل کر سیت لوٹ گیا پھر راہ میں جا کر پھنسا یا **بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**

عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ بیان اس شخص کا جسکو لگی اوسکی تلوار دولت کر اور مر جاو اوس سے

عَنْ سَكْبَةَ بْنِ كَلْبَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ أَخِي وَتِلْكَ الْمَسْجِدُ الَّذِي مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْتَنَّا عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ قَالَ اصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَ

شَكْرًا فَبَرَّحِلَ مَاتَ بِسَلَا حِمٍّ قَالَ سَكْبَةُ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقَتَلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ذَنْ لِي أَنْ أَدْخِلَ بِكَ فَاذِنْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَمَ مَا نَقُولُ قُلْتُ وَأَمَّا لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا نَصَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَوْلُ فَاذِنْ لِي سَكْبَةُ عَلَيْنَا وَتَبَّتْ أَلْقَدَامُ إِنْ لَا قَيْنَاوُ

الْمُسْرِكُونَ قَدْ بَعَثْنَا عَلَيْكَ فَهَيْتُ رَجُلِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ

هَذَا أَقْبَلْتُ أَخِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ مَا سَأَلْتَ

لِيهَا بَنُونَ الْعَدْلَةِ عَلَيْهِمْ يَفْعَلُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسَلَا حِمٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ

جَاهِلًا فَجَاهِدًا مرحومہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی میں میرا بھائی بہت لڑا حضرت کے

ساتھ مکر پر ہیٹ کر لگی اوسکو تلوار اوسکے پھر مر گیا وہ اور چ جا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں

لے ہوا ت کا اور شک کیا اوسکے مر جانے میں اسلئے کہ وہ مر گیا اپنے نہیں جیسے جب اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ساتھ اون سے اور میں بہت جانتا ہوں کہ ہمارا جاون اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور پیر چلا یا جاؤں اور پیر ہمارا جاون
پیر چلا یا جاؤں اور پیر ہمارا جاون تین بار فرمایا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَلَّانَ رَجُلًا عَنِ الْمَوْتِ مَنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ بِأَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا يَأْخُذُوا
مَا أَخْلَهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سِرِّيَّةٍ تَغْيِرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَلَّانَ رَجُلًا عَنِ الْمَوْتِ
أُقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَحْمُ أَخِي تُقْتَلُ شُهُدًا أَخِي تُقْتَلُ شَهِيدًا أَخِي تُقْتَلُ شَهِيدًا أَخِي تُقْتَلُ شَهِيدًا أَخِي تُقْتَلُ شَهِيدًا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس بات پاک کی جسکے ساتھ میں میری جان ہے اگر نہ ہوتے یا نہ لوگوں کو ناخوشی میرا ساتھ
چھٹ جانے کے سبب اور نہ تو یہ دقت ہی کہ نہیں پاتا میں وہ چیز جس پر لوگوں کو ناخوش تو پوچھوڑا میں ساتھ کسی
دنی رشتہ کا جب وہ شکر و شکر راہ میں لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنے جان کی مالک کی میں بہت جانتا ہوں کہ ہمارا جاون
اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور پیر چلا یا جاؤں اور پیر چلا یا جاؤں اور پیر چلا یا جاؤں اور پیر چلا یا جاؤں اور پیر چلا یا جاؤں
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ لَئِيسٍ مِنْ قُلُوبٍ مُسْلِمَةٍ يَفِيضُ مَارْتَبَهَا يُحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْكُمْ
وَأَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَسَّوْهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ
أُقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلٌ أَوْ بَرٌّ أَوْ مَكْدَرٌ مَرْجُمٌ ابن ابی عمر رضی اللہ
سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی بچا بیگا کہ پیراؤ سے دنیا میں مرنیکے بعد اگر یہ اوسکو
میں دنیا سا کر لیکن شہید چاہیگا کہ پیر دنیا میں جاؤں اور دوبارہ اللہ کے راہ میں ماما جاؤں ابن ابی عمر نے کہا اپنے
فرمایا اللہ کے راہ میں جانا مجھے بچا معلوم ہوتا ہے گا لون یا شہر میں رہنے سے **بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي**
سَبِيلِ اللَّهِ عَنْ وَجَلَّ اللہ تعالیٰ کے راہ میں مارا جانے والے کا بیان **عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ**
قَالَ كُنَّا بِمَوْجِئٍ أُخِذَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْحَبَّةِ فَأَلْقَى عُمَرَاءُ فِي
يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ مَرْجُمٌ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز فوجی
یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کے راہ میں تو کہاں ہوگا میرا مکان فرمایا آپ کہ جنت میں ہے الدین سب ساتھ ہیں کچھ میں لکھو
کہ ہمارا ساتھ جنت میں جائیگا استیاق میں پیر لا دیا گیا **بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
تَعَالَى وَعَلَيْهِ دَنُ بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور اس پر فرمے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَاتَلْتُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَرَّ الْمُحْسِبَ فَقِيلَ لَهُ عِبْرَةٌ مَذْرُوبٌ بِكَ عَنِ سَيِّئَاتِهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَأَلَتْ سَاعَةٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ
السَّائِلُ إِنَّمَا قَالَ الرَّجُلُ هَذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَرَّ الْمُحْسِبَ
مقتولہ خداوند پر ایک فرمایا اللہ تعالیٰ سبائی قال نعم ایہا الدین ساری یہ خبریں اِنفا مرمم

ابو ہریرہؓ سے روایت آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوپاس اور پخلیہ پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ میں نے
 میں نے اون آدمی کے راہ میں پکڑا اور ثواب کی نیت سے اور مہذبہ پیرون لڑائی سے کیا معاف ہو جائیگا میرے گناہ
 فرمایا آپ نے ان پر آپ چکے رہے ایک ساعت فرمایا کہاں تھے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہوں میں یا رسول اللہ
 فرمایا آپ نے کیا کہا تھا تو نے وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کے راہ میں ثابت قدم ہو کر ثواب کو لیے
 لڑوں اور نہ بیٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخشد بگا اللہ تعالیٰ میری خطائیں آپ نے فرمایا کہ مان مگر قرض
 نہ بخشتا ہو گا کیونکہ قرض بندے کا حق ہے آپ نے فرمایا یہ جبریل نے ابھی کہا مجھے چکے سے (ابن جریر نے
 کہا مثل قرض کی بین سارے ظلم جو خدا کے بندوں پر کرے وہ معاف ہونگے اگرچہ شہید ہو جب اس کو معاف
 نہ کرے **عن عبد اللہ بن ابی قتادہ عن ابنیہ قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم**
فقال يا رسول الله ارايت ان قتلت في سبيل الله صابرا محتسبا مقبلا غير مدبر ولا بكسر الله حتى
خطاياي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فلكنا ولي الرجل فاداه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان امر به ففعل به قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فاعاد عليه قوله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم نعم الا انك قال لي جبريل عليه السلام فخرجتم عباد من ابوتاد
 اللہ عز نے اپنے باپ سے روایا کیا ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے کا فرمایا یہ یا رسول اللہ لڑوں
 راہ میں اللہ تعالیٰ کے ثابت قدم ہو کر ثواب پاؤں کی غرض سے اور نہ ہٹاؤں قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کر دے گا
 اللہ تعالیٰ میرے خطائیں آپ نے فرمایا کہ ان جب چلا گیا وہ شخص پکارا آپ نے اس کو کیا کیا فرمایا کہ بلاؤ ہو سکو پہر آپ نے فرمایا
 اس آدمی کو کیا کہتے تھے تم اس نے کہی وہی پہلی بات آپ نے فرمایا کہ مان مگر قرض نہیں معاف ہو گا اس طرح فرمایا کہ
 محکم جبریل علیہ السلام نے **عن ابن قتادہ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قام فيهم فذكر لهم**
ان الجهاد في سبيل الله والايمان بالله افضل لهما فقال يا رسول الله ارايت ان
قتلت في سبيل الله ايكفر الله عني خطاياي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فان قتلت
في سبيل الله كانت صابرا محتسبا مقبلا غير مدبر ولا بكسر الله حتى خطاياي قال لي ذلك فخرجتم
 ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اسے جو ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں اور ذکر کیا اون کے روبرو کہ
 جہاد کرنا خدا کے راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر سب کا سوا ہے بڑھ کر ہے اتنے میں کہہ رہا ہوں ایک مرد اور کہا فرمایا
 یا رسول اللہ اگر میں لڑوں اور کس راہ میں کیا معاف کر دے گا میرے خطاؤں کو تو نے فرمایا کہ مان اگر تو ثابت
 رہے اور نیت ثواب کی نہ کرے اور پشیمند نہ ہو سے دشمن کو لیکن قرض نہیں معاف ہو سکتا اس لیے کہ جبریل علیہ
 السلام نے ہی فرمایا **عن ابن قتادہ قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس**

روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو چکی لینی میں ہوتی ہے (یا چونٹنی یا کٹھن کے کاٹنے میں) پھر بعد اوس کے آرام میں یا بیوی کے پاس کی مساکت

الشہادۃ شہادت یا بینک یا بن عمن سہل بن حنفیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

مَنْ شَهِدَ لِقَوْمٍ بِشَهِيدٍ بَصِيْدٍ بِلُغَةٍ مِّنْ لِّغَتِهِمْ مَّنَازِلَ الشَّهَادَةِ وَانْ مَّاتَ حَتَّىٰ يَفْرَاشَهُ

ترجمہ سہل بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت

سے جاوے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید مونا ہو نہجا دیکھا اللہ تعالیٰ او کو مقام میں شہیدوں کے اگر یہ مر جاوے وہ

اپنے بستر عمن حنفیہ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ شَهِدَ مَن قِيَضَ فِي شَيْءٍ مِّنْهُمْ

فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْغَرَضُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالنَّفْسَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ ترجمہ عقبہ بن مرضی اللہ عنہ

سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال میں جو شخص مر جاوے وہ شہید ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے

شامل ہو کر قتل ہو جائے یا ڈوب جاوے یا دشتوں سے مر جاوے یا طاعون کی بیماری سے مر جاوے یا عورت

نفاس میں مر جاوے ان سب کو درجہ شہادت ہو ف طاعون کی بیماری سے و ہمارا ہے یعنی شہادت کے درجے

کا فرہی کے ماتہ سے مارے جانے پر منحصر نہیں بلکہ درجہ شہادت ہو قوت ہے صبر برادران چیزوں میں بڑا صبر کرنا پڑتا

ہے اور اگر بے صبر ہے خواہ کافر کے ماتہ سے مارا جاوے یا ان بیماریوں میں مر جاوے تو کسی میں ثواب اور

درجہ پائے **عمن** العمر کا فض بن ساریہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال يَخْتَصِمُ الشَّهَدَاءُ

وَالْمُتَوَقُّونَ عَلَىٰ فُرُشِهِمْ إِلَىٰ رَبَّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَقُّونَ مِنَ الطَّاعُونَ يَقُولُ الشَّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا

قَتَلُوا كَمَا قَتَلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَقُّونَ عَلَىٰ فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَا تَوَقَّعْنَا عَنْهُمْ كَمَا مَتَّكْنَا

ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا أَنْظِرُوا إِلَىٰ جِصْرَاحِهِمْ فَإِنْ ائْتَبَتْ جِصْرَاحُهُمْ جِصْرَاحُ الْمُتَوَقُّونَ فَإِنَّهُمْ مِثْلُهُمْ وَمَعَهُمْ

فَالْجِصْرَاحُ قَدْ ائْتَبَتْ جِصْرَاحُهُمْ ترجمہ عراض بن ریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جہگڑا ہو گا شہیدوں میں اور ان لوگوں میں جو مر گئے ہیں اپنے بستروں پر ہمارے

رو برو اور ان آدمیوں کے واسطے جو مر گئے ہیں وہاں شہید کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ

مارے گئے ہیں یہ جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہیں گے بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے

بھائی ہیں کیونکہ یہ لوگ مرے ہیں ہمارے بستر پر حکم ہو گا ہمارے کبیر طرف سے کہ دیکھو ان لوگوں

کے دغمن کو اگر شہیدوں سے ملے ہیں تو بیشک شہیدوں میں کے ہیں اور جب دیکھیں گے او کو تو دغمن اور ان کے

شہیدوں کی مانند جو **اجتماع القائل والمقتول في سبيل الله** شہید

اور اسکا جو شخص کہ قاتل تھا ان دونوں کے جنتی ہونیکا بیان **عن ابن عمر** رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله عز وجل يحب من رجلین یقتل احدهما صاحبه وقال مرة اخرى لیضحک من رجلین یقتل احدهما صاحبه ثم یدخل الجنة **عن ابن عمر** رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک الله الى رجلین یقتل احدهما صاحبه ثم یدخل الجنة یقال کل هذا فی سبیل الله فیقتل لشکر یتغلب الله علی القاتل کما قال فیستشهد ثم یرحمه ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہی اللہ عزت و بزرگی والا دون آدمیوں سے کہ لڑے وہ دونوں اور مار ڈالا ایک دوسرے کو اور دوسری بار اپنے یوں فرمایا کہ مہتاب ہے اللہ اون دو آدمیوں کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور دخل ہو جنت میں دونوں و تفسیر اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں وی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے لو تقاتلوا دون آدمیوں کو دیکھ کہ لڑے آپس میں اور مار ڈالا ایک دوسرے کو اور دونوں گئے بہشت میں اور بیان اسکا یوں ہے کہ ایک شخص انہیں کاڑتا تھا اللہ تعالیٰ کے راہ میں ہ مارا گیا یعنی شہید ہو گیا اور ماریو الے نے توبہ کی یعنی اللہ جل شانہ نے اسکو اسلام نصیب کیا بعد اسکے وہ شخص ہی اللہ تعالیٰ کے راہ میں لڑ کر مر گیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہنسے سو مراد یہاں خوش ہونا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اپنے بندوں پر نہایت رحیم ہے اور جانتا ہے کہ کسی بندے پر غضب ہو لیکن ہم اعمالوں کی نسبت ہے جو ہم عذاب کا رشتہ اختیار کرتے ہیں **فصل الرباط** خوبی اور بزرگی پہر دینے کی **عن عثمان** رضی اللہ عنہ الخیر عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط یوماً کو لیلة فی سبیل الله کان لہ کاجر صیام شھر قیامہ ومن ہما تمرابطاً اجر لہ مثل ذلک من الخیر وأجر علیہ التورق وامن من الفتان **ترجمہ** سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہر دیا اللہ تعالیٰ کے راہ میں ایک دن رات کا تو ہوا اسکو ثواب ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا اور جو مر گیا پہر دینے کی حالت میں جاری رہ گیا اسکی بے اس قدر ثواب اور جا رہ گیا رزق اسکا اور بچ گیا فتنہ والنوالے کے فساد و فساد جہاد کے زمانے میں اس جگہ کی جو کہ پہر کا نام ہے کہ جہان سے دشمن کے انیکا احتمال ہے فتنان سے مراد قبائل حشر کے فتنے اور فساد ہیں جو شخص پہرے میں اسکو جو کہ دین کا ثواب قیامت ملتا رہ گیا اور روزی ہمیشہ کہلی رہیگی یعنی ثواب اوس آدمی کا کہی بند ہوگا **عن سلمان** رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رابط فی سبیل الله یوماً کو لیلة کانت لہ کصیام شھر قیامہ فان ہما تمرابطاً وامن الفتان وأجر علیہ التورق **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہر دیا اللہ تعالیٰ کے راہ میں ایک دن رات ہوا اسکو مثل ایک

پہننے کے روزوں اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اور اسکا کام جو وہ کر رہا تھا اور بیگیا فتنوں سے قبر اور حشر
 کے اور موقوف ہوگا رزق اور اسکا **عمر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم یقول کہ باطینہم فی سبیل اللہ خیر من انفسہم فیما سواہ من المنازل **ترجمہ عثمان**
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادیا اللہ تعالیٰ کے راہ میں ایک دن بہتر ہے
 ہزار دنوں سے اور مقاموں میں **عمر عثمان بن عفان** سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم
 فی سبیل اللہ خیر من الفین یوم فیما سواہ **ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اللہ کے راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے **فضل الجہاد فی البحر**
 دریائے میں جہاد کر نیکی فضیلت کا بیان **عمر ابن الخطاب** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا ذهب الى قباء یدخل علی ام حرام بنید ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام بنت ملحان
 تحت عبادة بن الصامت لما حل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمته وحلست لعلی
 رأسہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکر استیقظوا هو یضحک قالت فقلت لہما ینحیا
 یا رسول اللہ قال ناس من امیہ عنہما علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبان فبجہا ہذا البحر ملوک علی
 الاشرار وفضل الملوک علی الاشرار شک استماعی فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلہ منہم
 عندا کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام وقال الحارث شمر نام ثم استیقظ فضحک
 فقلت لہ ما یضحک یا رسول اللہ قال ناس من امیہ عنہما علی غزاة فی سبیل اللہ ملوک
 علی الاشرار وفضل الملوک کما کان فی الاوی فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلہ منہم
 قال انت من الاوی قرینک البحر فی زمان معاویة فصرعت عن دابتہما حین خرجت من البحر
فہلکت ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبا کی طرف
 (قبا) نام ہے ایک جگہ کا رینہ کے نزدیک) تو اتنے ام حرام کے یہاں وہ بیوی ایکو کھانا کھلاتی اور ام حرام
 بیٹی ملحان کی بیوی تھی عبادہ بن مکتب رضی اللہ عنہ کی اتفاقا ایک روز تشریف لائے اس کے گھر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تو کھانا کھلایا ام حرام نے ایکو اور بیٹہ کر ایک کچھ چوہین دیکھنے لگی یہ سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پر اوٹھے بیٹے ہوئے وہ بیوی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا دیکھ کر ہے آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے یہ
 نے دکھائے میرے اسکا لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور چڑھتے ہیں وہ لوگ بلندی پر اس
 دریا کے اور بادشاہ بنے بیٹھے ہیں تختو پرتو یوں فرمایا کہ بادشاہ ہوں کی مانند تختوں پر ہیں شک جہاد کا
 کو میں نے شل کا لفظ فرمایا تھا یا بغیر اسکے فرمایا تھا ملحان کی بیٹی دراتی ہیں میں نے عرض کیا کہ دعا کیجیے اللہ

یا رسول اللہ میرے لیے کہ جھکوا اللہ تعالیٰ اون میں سے کرے اپنے ام کے لیے دعا کی اور پھر سو گئے اور
 حادث کی روایت میں یوں ہے پھر سو پڑ جائے آپ پر ہنسے میں نے عرض کیا کسات پھر ہنسوا آپ یوں
 اپنے وہی پہلا جواب فرمایا پھر کہا میں نے کہا دعا کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ کہ تو پہلے میں کی ہے یعنی
 تو اون میں شریک ہو چکے پہلے دعا سے اب کیا حاجت ہے؟ دوسرے لشکر میں شریک ہوئی اس نے بھی اللہ تعالیٰ سے
 عنہ فرماتے ہیں پھر ام حرام سمندر میں سوار ہو میں معاویہ کے زمانے میں زینی جب وہ دریا میں جہاد کو گئی
 ہی حضرت عثمان کی خلافت میں اور ابو جہل سے گرین جب دریا سے اتریں اور گر گئیں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَمِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنَا قَائِلٌ قَالَتْ
 وَهِيَ بَيْتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأَخِي مَا أَصْحَابُكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَزْكُوهُمْ
 هَذَا الْبَحْرُ كَالْمُؤْنِ عَلَى الْأَمْرِ قُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكَ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ
 اسْتَقْبَطَ وَهُوَ يَقُولُ نَسَا لَنَّهُ تَعَالَى لَيْفَ مِثْلَ مَا لَيْتَهُ قُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ
 قَالَ أَسْمُوهُمْ لَنْ لَنْ فَتَزَوَّجَهَا عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَزَكَبَ الْبَحْرُ فَكَرِهَتْ مَعَهُ عَمَلًا حَتَّى
 قَدِمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَزَكَبَتْهَا فَضَوَّعَتْهَا فَأَذْكَتْ عَنْهَا ثُمَّ رَجَعَهُ نَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 روایت کرتے ہیں کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیان اور سو گئے پھر ادا ہوئے ہنسے ہوئے کہا میں
 میں مدت کروں اپنے ماں باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہیں آپ نے فرمایا میں نے دیکھا لوگوں کو اپنی
 امت کے اس یا میں سوار ہوئے ہوئے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر میں نے کہا دعا کرے میرے لیے کہ اللہ جھکے
 اون میں سے کرے اپنے فرمایا تو اون میں کی ہے پھر سو گئے اور پھر ادا ہوئے ہنسے ہوئے پھر چپا میں نے اپنے
 وہی بات فرمائی جواول بیان ہو چکی پھر کہا میں نے دعا کیجیے میرے لیے آپ نے فرمایا تو اول اون میں ہوئی
 پھر ان ہی میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں اور گئیں دریا کے سفر کو اون کے ساتھ (حضرت عثمان
 کی خلافت میں معاویہ کے ساتھ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگیں تو پھر سامنے آیا اس پر چڑھیں پھر گریز
 تو گردن او کی ٹوٹ گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اون کے حق میں قبول ہوئی اس وقت
 چھڑے اور ادا ہوئے سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور بری لڑائیوں کے سامان کر نیسے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہیں **غَزْوَةُ الْهِنْدِ** ہندوستان میں جہاد کا بیان
عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةُ الْهِنْدِ فَإِنْ أَذْرَكْنَاهَا
 انْفُتِحَ فِيهَا الْقَيْسُ وَمَا لِي فَإِنْ أَتَقَلَّ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجَعْنَا فَكَانُوا هَرَبًا
 الحق در ترجمہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ

ہندوستان میں مسلمان جہاد کر چکے تو اگر وہ جہاد میں سے سب سے پہلے اپنے جان اور مال کو اس میں خرچ
کروں گا اگر ارا جاؤں گا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہو گا اور جو زندہ رہو گا تو میں وہ پھر
مہون کا جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے (یہ وعدہ بھی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانوں نے
فتح کیا) **عن ابی ہریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الہند فان اذکرنا**
انفق نفوسنا فی ما فی فہلکنا اقل کنت افضل الشہداء وان رخصت فاما ابو ہریرۃ الحدادی
ترجمہ وہی جو آپ کی حدیث میں گزرا **عن ثقیان بن مویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصا بنان من مٹی آخر کھما اللہ من لثا عصا بۃ تغزو الہند وعصا بۃ تکل
مع عیسیٰ بن مریم علیہما السلام **ترجمہ** ثقیان بن مویٰ رضی اللہ عنہ جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روت
کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے است میں دو گروہ ہو گئے ایک بچا و بچا اور کو دفع سے ایک دن
میں سے جہاد کر گیا ہندوستان میں اور دوسرا ہو گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ **غزوۃ الترت**
والجسۃ ترک اور جس کے جہاد کا بیان عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندقی عرضت لہم صخرۃ کماکبت بیہم و بین اہل
انقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ المہمل وضع رداء کناحیۃ الخندقی وقال تمت کلمۃ
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وهو السميع العليم فندد ثلث الحرج وسلمان لثا لثی
فایم تنظر فبرق مع ضربۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقۃ ثم ضرب لثانیۃ وقال
تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وهو السميع العليم فندد لثا لثی لثا لثی
فجاءت برقۃ فخر اہا سلمان ثم ضرب لثا لثیۃ وقال تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا
مبدل لکلمتہ وهو السميع العليم فندد لثا لثی لثا لثی وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاخذ رداء کناحیۃ لثا لثی یا سلمان یا رسول اللہ رأیتک حین ضربت ما ضرب ضربۃ
الاحکانت معہا برقۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان رأیتک قال ای و
الایم یبکک یا لثی یا رسول اللہ قال لثی حین ضربت الضربۃ الاولی رفعت لی مدائن
کیر فی قماحی کما قما ان کثیرۃ حتی رأیتہا بعینی قال لہ من خضرۃ من صحابہ یا رسول اللہ
اذہی اللہ ان یلقی علینا ویقمننا دیا رھم ویجیب یا یو یایلا دھم فدا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بذلک لکم ضربۃ الضربۃ الثانیۃ قد رفعت لی مدائن فیصد وکما حی مکھا حتی
رأیتہا بعینی قالوا یا رسول اللہ اذہی اللہ ان یلقی علینا ویقمننا دیا رھم ویجیب یا یو یایلا دھم

فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ ثُمَّ خَرَبَتْ الْكَافَّةُ فَرَفَعَتْ لِي مَدَائِنَ الْحَبَشَةِ
 حَتَّى رَأَيْتُهَا بَعِثَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ دَعَا الْحَبَشَةَ
 مَا وَدَّعُواكُمْ وَأَتَوْهُمُ الْفَرَاكُ مَا تَرَكْتُمْكُمْ مَرْجُمَةً اِيك سحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے
 ہیں کہ مکہ مکرمہ کو اپنی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کہو دیکھا اور سوت نکلا ایک بڑا پتھر تو حرج ہوا خندق کہو دے میں اور
 مشکل ہوا لوگوں کو اوسکا توڑنا پہلو کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تہیار لیکر جسے پتھر توڑتے ہیں اور
 رکھدی آسینا پنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور یہ آیت یعنی وَدَعَتْ حَكِيمَةً رَبِّكَ صَدَقَ مَا قَالَتْ عَدَا
 لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھی اور تہیار اٹھا کر مارا تہیائی پتھر ٹوٹ کر گر پڑا آیت کے
 معنی یہ ہیں ایسا ہوا تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں کوئی اوسکے باتوں کو بدلنے والا نہیں اور
 سلمان فارسی وہاں کھڑے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے تھے آپ کے مارتے وقت ایک بجلی کی سی
 چمک ہوئی پھر دوبارہ وہی آیت پڑھ کر اپنے اوس تہیار سے مارا پھر ویسی ہی بجلی چمک ہوئی اور دوسری تہیائی
 پتھر سے جدا ہو گئی تیسری بار آیت پڑھ کر جو مارا تیسرا ٹکرا بھی گر پڑا اور ہٹ گئے آپ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک
 لیکر بیٹھ گئے سلمان فارسی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دیکھتا تھا کہ جب آپ چوٹ مارتے تھے اوسکے ساتھ ہی
 ایک بجلی چمکتی تھی آپ نے فرمایا کیا تو نے دیکھی یہ بات اسی سلمان عرض کیا سلمان رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اوس خدا
 کی جس نے آپ کو دین حق دیکر پہچانے میں نے دیکھا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہمارے پہلے
 چوٹ اٹھادے گئے میرے سامنے سے پرک و بیابانک کہ دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے شہر فارس کے اور
 جو اس پاس ہیں بستین اور کے اور بہت شہر دیکھے میں نے جو لوگ وہاں حاضر تھے اوہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ فتح ہو دین وہ ملک ہمارے ہاتھوں سے اور ملے وہاں کی لوٹ بکھرا اور خراب ہو دین و
 شہر ہمارے ہاتھوں سے پھر دعا کی آپ نے اسی بات کی پھر فرمایا آپ نے جب ہمارے میں نے دوسری ضرب تو دیکھا اسی گئے
 مجھ کو شہر روم کے اور اوسکے پاس جو کچھ تھا ان آنکھوں سے پھر لوگوں نے وہی پہلی دعا کی درخواست کی
 اور آپ نے اوسکے لیے دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ جب ماری میں نے تیسری ضرب تو دیکھا اے گئے مجھ کو حبش کے
 شہر اور جو کچھ اوسکے پاس آبادی تھی اور دیکھا میں نے اوس کو اپنی آنکھوں سے اس بار آپ نے یوں فرمایا کہ چوٹ و
 حبش کو جب تک وہ تم سے نہ بولیں اور چوٹ و ترک کو جب تک وہ نکو چوٹ نہ ہوں رہا اگر تم سے لڑیں تو مارو
 اور کہو **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ كُنْتُ مَعَهُ
 الْمُسْلِمُونَ الْفَرَاكُ قَدْ مَاتُوا وَهُمْ كَالْجَارِ الْمَطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشُّعْرَ وَيَقْسُونَ فِي الشُّعْرِ**
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں مونیکی جب تک تم نہ لڑو گے

نہ کوئی سچے منہ گول ہو گئے ٹوٹے تہ بہہ ڈالوں کی طرح بال بہین گئے اور بالوں میں جلیں گئے یعنی
 جوشیوں پر اونکے بال ہو گئے **اَلَا سَتَقَارِبُ الضَّعِيفُ** ناتوان آدمی سے مدد چاہنا **عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ**
اَنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ **لَیْسَ بِاللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
عَلَیْہِمْ اَعْمَا یَنْصُرُ اللہُ هٰذِہٗ اَلَا مَنَہٗ یَضَعِیْفُہَا یَدُ عَوٰی تِہِمُ وَصَلُّوْا فِہِمُ وَاخْلَا صِہِمُ **مَرْحُمہ**
 سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑھ کر ہے کیونکہ سعد الدار ہے اور بہادر اور
 قوی زور اور تیرا (لفظ) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کرے گا، تو انوں سے
 کہنی اونکی دعا اور نازا اور سچائی کی برکت یعنی اگر تم زور آور اور الدار ہو تو ناتوان غریبوں کو حقیر نہ سمجھو شاید یہ
 کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہوں اور اونہی کی طفیل سے تم کو فتح ہوتی ہو (مطلب یہ کہ غرور کرنا اور اپنے شئیں
 دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے) **عَنْ ابْنِ الدَّزْدِ اَنَّہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
وَسَمِعْتُ یَقُوْلُ اِنْکُمْ فِی الضَّعِیْفِ اَعْمَا تَزْدَقُوْنَ وَتَنْصُرُوْنَ یَضَعُ فَاَنْتُمْ تَرْجُمُوْہُمْ
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے دو ہندویس لیے ناتوان
 کو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے ناتوان کی طفیل سے **فَضْلٌ مِّنْ جَہَنَّمَ**
غَاثِبًا غازی کو جہاد کی تیاری کرادینے والوں کی بزرگی کا بیان **عَنْ زَبِیْدِ بْنِ خَالِدٍ یَعْنِیْ لُکَیْمُ**
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ مَن جَہَزَ غَاثِبًا فِی سَبِیْلِ اللہِ فَقَدْ غَزٰہُ وَ مَن خَلَفَہُ فِی اَہْلِہٖ یَغِیْرَہُ
 فَقَدْ غَزٰہُ **مَرْحُمہ** زبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری
 کرادی غازی کی اللہ کے راہ میں جانیکے لیے اوس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچھے رہ گیا اسکو گہروالوں
 کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گہروالوں کی بھلائی اور ایذا دہاری سے تو وہ بھی غازی ہوا
عَنْ زَبِیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَہِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَن جَہَزَ غَاثِبًا فَقَدْ
غَزٰہُ وَ مَن خَلَفَ غَاثِبًا فِی اَہْلِہٖ یَغِیْرَہُ فَقَدْ غَزٰہُ **مَرْحُمہ** دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے **عَنْ**
اَلْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حِجَّاجًا فَقَدْ مَنَا الْمَدِیْنَةُ وَ مَخْنُ وَ نَزِیْدُ الْحِجَّ فَبِیْنَا مَخْنُ فِی مَنَا زِلْنَا
نَضَعُ رِجَالَنَا اِذَا آتَا نَا اَنْتَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ خَلَعُوْا عَلَی الْمَسْجِدِ وَ قَدْ عُوَا فَاَنْطَلَقْنَا فَاِذَا
النَّاسُ مَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی نَفْسٍ فِی وَسْطِ الْمَسْجِدِ وَ فِہِمْ عَلٰی وَالْزُبُرُ وَ طَلْعَةُ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِی
وَقَّاصٍ فَآتَا کُلًّا لَیْلًا اِذْ جَاءَ عُمَانُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلَیْہِمْ مِلَاحًا صَفْرًا فَقَدْ قَطَعَ بِہَا رَاسَہٗ
فَقَالَ اَہْمُنَا طَلْعَةُ اَہْمُنَا الزُّبُرُ اَہْمُنَا سَعْدُ قَالَوْا لَعَنَہُمْ فَقَالَ اِنَّ اَنْتُمْ کُمْ بِاللَّہِ
الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلاَّہُ اَعْلَمُوْنَ اَنْ رَّسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ مَن یَسْمَاعُ مَرْیَدًا یَسْمَعُ

فَلَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ فَاَبْعَثْنَاهُ بِعِشْرِينَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةِ عَشْرَ اَلْفًا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَاجْزُءَكَ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَلْأَشْدُكُمْ
 بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُونَ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَتَّاعَ بَيْنَ
 رُومَةٍ عَقَرَ اللَّهُ لَهُ فَاَبْعَثْنَاهَا بِكَذَا اَوْ كَذَا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ
 اَبْعَثْنَاهَا بِكَذَا اَوْ كَذَا اَقَالَ اجْعَلْهَا سَقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَاجْزُءَهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ
 اَلْأَشْدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُونَ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ
 فِي وَجْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَعَلَ هُوَ لَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي حَتَّى لَيْسَ لَهُ نَعْسَةٌ فَجَعَلَهُمْ حَتَّى
 لَمْ يَقْضُوا وَاَعْقَلَا لِي لَظْمًا مَا فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اَشْهَدُ اَللَّهُمَّ اَشْهَدُ رَحِمَهُ
 اخف بن قيس منی سعد سے روتے ہیں یہ کہ نکلے ہم حج کر نیلے میں اور آیا مبارقا فلہ مدینہ شریف میں
 حبس وقت ہم اوتار نے لگے اسباب اپنا اپنے ڈیروں میں اتنے میں ایک آدمی آیا اور بولا لوگ سید
 جمع میں اور دے ہوئے میں ہم بھی گئے تو دیکھا لوگ اکٹھے میں چند آدمیوں پر سجدہ کے بھین اور دکان ہو دہے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص منی سعد ہم اتنے میں تشریف لائے حضرت عثمان غنی
 عند ایب زرو تہ بند پہننے ہوئے جس سے اپنا سر ڈھانپ لیا تھا اور فرمانے لگے کیا بیان طلحہ اور زبیر اور سعد جو وہاں
 سب بولے کہ ان موجود ہیں پر کہا کہ اللہ وحدہ لا شریک کی تکبیر تم دیتا ہوں کیا تمکو معلوم نہیں بات کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خرمیے مزید نبی فلاں یعنی (زمین جو مسجد کے پاس تھی) اللہ اسکو بخشید گا
 بیچ اسکو خریدائیں یا بچیں خیر اگر کوئی یعنی میں یا بچیں ہزار درم کو شک ہے) پھر آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اور خبر دی میں نے آپ کو اس جگہ کے خرید لینے کی اس وقت اپنے فرمایا کہ ویدے اسکو ہماری مسجد کے لیے
 اور اسکا تجھکو اجرا اور ثواب ملے گا سب لوگ بولے اے اللہ ہماری تجھکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہ بات سب نے
 مان کہا اس بات کے جواب میں پھر کہا حضرت عثمان نے میں قسم دیتا ہوں تمکو اس خدا کی جسکے سوا نہیں کوئی معبود
 برحق اور سچا کیا تمکو نہیں معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لےوے ہر درم کو
 (ام ایک کنوے کا ہے) اللہ بخشے گا اسکو پھر خرید میں نے اسکو اتنے اتنے (تیس ہزار درم کو) پھر آیا میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میں نے یہ کہ خرید لیا اسکو اتنے مول سے اپنے فرمایا چوڑے
 اسکو مسلمانوں کے پانی پیو کے لیے اور اسکا ثواب تجھکو ملے گا سب لوگ اللہ کو یاد کر کر بولے کہ مان یعنی اسطرح
 ہے جیسا تم کہتے ہو پھر اسطرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ نہ جی حبس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سب لوگوں کا منہ دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو کوئی ان غازیوں کی تیاری کر دے اللہ بخشے گا اسکو اور سب لوگ

جہاد کا ذکر ہے چنانچہ سبب عسرت یعنی غلے کے بیش عسرت رکھا گیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
 اسکی ایسی تیاری کرادی کہ کسی کو ایک رستے کے جسے پالون باندھتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نہ رہے سنے اسکو یاد
 کیا اور کہا کہ ان حضرت عثمان اسبابوں کے لئے اسکو گواہ اسباب پر اسکو گواہ اسباب پر اسکو گواہ **فَضْلُ**
النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرینکی بزرگی اور خوبی کا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَوَدَّيْ فِي الْجَنَّةِ
 يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الْحَجَّادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْحَجَّادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الْغِيَاثِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْغِيَاثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عَلَّمَ مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ
 مِنْ خَيْرٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَدْعُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ **مَرْحَمَةٌ**
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے راہ میں جو بڑا بلایا
 جاویگا بہشت میں یا عبد اللہ! یہ خبر کہہ کر میں نے اب اللہ تعالیٰ کے سبب یہ بہتر ہے تیرے لیے یہ جو کوئی غازی
 ہوگا بلا یا جاوگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جاوے گا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات
 کرے بلا یا جاوے گا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جاوے گا ریاضۃ کے دروازے
 سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اس شخص کو کچھ خرچ ہوگی جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے اور کوئی
 ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلا یا جاوے گا آپ نے فرمایا ان ایسے ہی لوگ ہونگے اور مجھے امید ہے کہ تم
 انہیں لوگوں میں سے ہو گے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ**
زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلَكْتَ فَأَدْخُلْ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ هَلَّا رَسُولُ اللَّهِ ذَاكَ الْذِي كَانَتْ دُعَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
 لَمْ أَزْجَأَنَّ نَحْنُ مِنْهُمْ **مَرْحَمَةٌ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص
 ہزاروں خدا کے راہ میں بلاوین گئے اسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازوں بہشت کے کہیں گے اویساں فلاں
 ادھر آئے اس دروازے سے گھسا ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! اس شخص کو تو کس طرح تو انہیں نہ لایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجھ کو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی
 سے بلاوینگے **ف** جو بڑا خرچ کرے یعنی دو ہزار فی دے یا دو روپیہ یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کیڑے یا دو
 روٹیاں ایسی طرح ہر چیز کا جو اس حدیث میں حضرت ابو بکر کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا اور کائنات **عَنْ**
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اَلَا اَسْتَقْبَلْتُمْ مَحَبَّةَ الْجَنَّةِ حُبُّكُمْ يَدْعُوهُ اِلَى مَا عِنْدَنَا قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ اِنْ كُنْتَ
اِبْلَا مَبْعُوثِيْنَ وَاِنْ كُنْتَ بَقْرًا اَقْبَعًا تَلْبَنُ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جس مسلمان نے دیا ہو گا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالیٰ کے راہ میں سامنے آدین گے اور کسب
دربان بہشت کے اور بلا دینگے اور سزا بنی چیزوں کی طرف مصدعہ بنی چیزوں نے جو راہ میں اوپر کے
راہیوں میں سے کہا ابوذر سے کس طرح ہے یہ یعنی ہر قسم کے مال سے جو راہ میں کی کیا معنی ہیں اور انہوں
نے فرمایا کہ اونٹ رکھتا ہے تو دو اونٹ دے ہوں اور گائی رکھتا ہے تو دو گائے دی ہوں **عَنْ**

خُرَيْمِ بْنِ قَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ نَفَقَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَيْتَبَ لَهُ بِسَبْعِ
مِائَةِ ضِعْفٍ ترجمہ خیرم بن قاتک رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
خریج کرے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کوئی چیز لکھا جاتا ہے اس کے یوسات سو گنا یہاں اس آیت کا مطلب ہے
جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ادھاری مٹل مَا يَنْفُقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ خَيْرِكُمْ یعنی مثال اس
چیز کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کے راہ میں ایک دانہ کی سی ہے جس سے سات بالیاں اور گین اور ہڑلی میں
سودا نے ہوں **فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** فضیلت
صدقہ اور خیرات کی خدا تعالیٰ کے راہ میں **عَنْ** اَبِي سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا نَصَدَّقَ بِكَافَّةٍ مَحْطُومَةٍ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمْ لِيَا لَيْسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَافَةٍ مَحْطُومَةٍ
ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اونٹنی مہار والی اللہ تعالیٰ کے راہ میں کسی آدمی نے صدقہ
کے طور پر اس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آویں گے سات سو اونٹنیں مہار والی
یعنی اس ایک کے بدلے میں **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلْعَنُ
عَنْ وَاِنْ كَا مَاتَ اِلَّا بَتَغْنِي وَحَاجَةُ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَالنَّفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَا سَرَّ الْمَشْرِيكَ وَجَنَّتَبَ

الْفَسَادَ كَانَ تَوَمُّهُ وَكَتَبَهُهُ اَبْنَسُ كُلُّهُ قَاتَا مَن عَنَّا رِيَاءً مَحْشُومَةً عَقَى الْإِمَامَ وَ
أَفْسَدَ فِي الْكَارِضِ قَاتَا تَكَ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باد و مہین جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی رضا سند چاہنے کے لیے اور
فرما تہذاری کی امام کی یعنی اپنے سردار کے اور خیریت کی اپنے پسند کی چیز اور نرمی کی اپنے ساتھی کے ساتھ
اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جانگنا اور سکا سب کے سب اجر اور ثواب ہونگے اور جو لڑے واسطے دیکھا تو
یا ستانے کے اور نہ فرمائی کرنی امیر کی اور فساد کرے زمین میں تو وہ نہ پہنچا خالی پورا دیکر کرینے ثواب
ہو نہ عذاب لیا بھی تو نہا اور سکا شکل ہے بلکہ عذاب میں گرفتار ہوگا **حُرْمَةُ سُلَامَةِ الْمُجَاهِدِينَ**

مجاہدین کے عورتوں کی عزت **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِي أَمْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فَيُغَيِّبُهُ فِيهَا إِلَّا وَقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا نَشَاءُ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسی حرام ہیں جیسی انکی مائیں اور ان کے بہنیں اور ان کے گھر میں ہر جو کوئی رہا عورتوں کی نگہبانی کے لیے گہر پر اگر خیانت کی اوس محافظ نے کسی مجاہد کے گہر میں تو گہرا کہیں گے اوسکو قیامت کے دن یہاں تک کہ لے لیوگا یہ مجاہد اوسکے مملون میں سے جس قدر جو چیز چاہیگا ہر کیا گان ہے تہا را یعنی تم کیا سمجھتو ہو وہ کچھ چوڑیگا بلکہ سب نیکیاں لے لیگا **مَنْ** **خَانَ غَارِيَا فِي أَهْلِهِ غَارِي** کے گہر والوں کے ساتھ خیانت کرنا ایسا بیان **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَإِذَا خَلَفَ فِي أَهْلِهِ فَنَاقَاةٌ قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا خَائِنَتُكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گہر بیٹھنے والوں کے لیے حرام ہیں جیسی انکی مائیں انکے حق میں حرام ہیں اگر گہر پر چوڑیگا مجاہد کسی کو اوس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے کہ یہ شخص بے جسے چوری اور خیانت کی تھی تیرے گہر میں تو لے لے اسکی نیکیوں میں جتنا تیرا جی چاہے اپنے فرمایا تم کیا سمجھتے کہ لےنا لیوگا وہ **عَنْ ابْنِ بَرِيدٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي النِّحْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا أَصَابَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نِقَالٌ يَأْخُذُ بِهِ خُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ التَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرَوْنَ بِلَاغَ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا **ترجمہ** ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہر رہنا انوں پر مجاہدوں کی عورتیں حرام ہیں جسے ان گہر رہنے والوں پر انکی مائیں حرام ہیں اگر کسی گہر رہنے والو کو مجاہد نے اپنا گہر سپرد کیا تا کہ اوسکے بال بچوں کی نگہبانی کرے (پہر اوس نے خیانت کی) تو گہرا کیا جاوے گا قیامت کے دن یہ گہر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ اوفلا نے یعنی مجاہد کو کچا کر حکم ہوگا کہ اس شخص کی نیکیوں میں سے لینے جتنا تیرا جی چاہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم توجہ ہوئے صحابہ کی طرف اصر فرماتے گئے کہ تم سمجھتے ہو گے وہ چوڑ دیگا اوسکی نیکیوں میں کچھ **ف** یعنی مجاہد کے غیبت میں اگر

کہہ رہا تھا نہین عن جبرائیلؑ کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میت نبیکہ
 النساء فقال جبرائیلؑ ما دام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالساً قال دعھن
 بیکن ما دام بیٹھن ما ذا وجب فلهن شیکن بآکبہ ترجمہ میری مرضی اللہ منہ سے وایت
 کہ گیا جبرئیلؑ خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں تو رونے لگیں عورتیں
 جبریلؑ کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان بھیجے ہیں آپ نے فرمایا چوڑا دو کوروتی ہیں
 جنگ کہ مردہ اونہیں ہے (یعنی زندہ ہے) پہر جب مر جاو تو کوئی عورت نہ روے آخر
کتاب الجہاد تمام ہوئی کتاب جہاد کی کتاب النکاح اب شروع ہوتی ہے کتاب النکاح کی نکاح
 ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطہ صلح ہونے وطنی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح
 واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا میں پڑ جائیگا اور جو ڈر ہو تو سستی برسوں ہے تاکہ نسل انسانی کو بڑھتی ہو
 اور مسلمانوں کی تعداد بڑھے ہر ایک مسلمان کو چاہیے یوں کہ نکاح کر نیکی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے لیے جہاد کی قید نہ تھی جب اپنے وفات پائی اس وقت نو بی بیان آپ چوڑے گئے جبکہ ذکر آوے گا
 اللہ لوڈ یاں جیسے رہا ہے ہر ایک مسلمان رکھ سکتا ہے +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب النکاح

نکاح کے بیان میں

ذکر اعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح واذ قال اوجہ واما اباح اللہ عزہ وجل
 لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وحظہ علی خلقہ نریا ذقہ فی کما متہ وثنینہا الغضیلۃ بیان نکاح
 اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت دگانے اپنے نبی کے
 لیے اور منع کیا اس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور
 فضیلت ہے عن عطیاء قال حضرنا مع ابن عباسؓ جازہ یمونہ ذک روح النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم ہرقت فقال ابن عباسؓ میں ہذا یمونہ اذ ارفعتم جازہا فلا فرغ علیہا ولا تزلزلکی ہا
 فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان معہ شمع شوقہ فکان یقسم لثان بواحد
 کہ یکن یقسم لکھا ترجمہ عطاریؑ اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم لوگ جہازہ پر بیٹھیں رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تھیں
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباسؓ کے ساتھ گئی مقام صرف میں رکھی سے ومنزل پر ابن عباسؓ فرماتے تھے
 کہ یہ بیوی نہ ہے حیووت اوٹھا دتم الخ جہازہ سہولت سے اوٹھا میا اور نہ ہلا میا و سکوا در نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نو بیویوں کے ساتھ تھے اور ہر ایک کی مقرر فرمائے کہ ایک عورت کی باری مقرر کرتے تھے اور یہ بیان
 یہ تین سو دو - قائلہ - حصہ - ام سلمہ - زینب بنت جحش - ام حبیبہ - جویریہ - صفیہ - سمیونہ ان سب کی باری
 ایک ایک مقرر تھی آپ پر ایک کی باری میں اس کے پاس رہتے مگر سودہ پور ہی ہو گئیں تین تو انہوں
 نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دینی الی تھی آپ سودہ کی باری میں بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں
 رہتے **عن** حذافہ بن حبیب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ
 يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 کہہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ذات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ نزدیک نو بیویں تھیں یا کرتے
 تھے جسکے بیان او کی باری کے موافق لیکن سنو کہ یہ بیان نہیں جاتے تھے کیونکہ انہوں نے اپنی باری دن
 اوقات کی بیوی عائشہ رضہ کو دیدی **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فِي الْكَلْبَةِ الْوَاحِدَةِ لَهٗ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُونَ نِسَاءً **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ
 يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 کرتے ورد اکثر آپ کا یہ سنو رہا کہ ایک ایک دن ات ایک بی بی کے پاس رہتے باری باری **عَنْ** عَائِشَةَ
 قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ
 يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 نفسہا فاقول الله عز وجل وتوفي اليك من تشاء منهم وتوفي اليك من تشاء قلت ما اري ذلك اهل
 يسارع لك في هوانك **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 جو بخش یا کرتی تھیں اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تھی کیا بیویں اور آزاد عورتیں اپنی جان مفت بخش
 دیتی ہیں میں نے تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تھی مجھ کو پورا و تارسی یہہ آیت اٹھتا اور زبردگی والے نے تو بھی
 مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَوَفَّى إِلَيْكَ مِنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ
 يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 جسکو چاہے اس وقت کہا میں نے کہ قسم خدا کی آپ کا رب آپ کی خواہش کے موافق چاہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
 قَالَ أَلَا فِي الْقَوْمِ إِذَا قَالُوا لِعَمْرٍأَ إِنَّ قَدْ وَهَبْتُ لِنَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَأَنِي رَأَيْكَ فَقَالَ
 لَجَلَّ رَوْحُهَا فَقَالَ أَهْبْ فَاطْلُبْ وَكَوْخًا مِمَّنْ حَلَا يَدُكَ فَهَبْ وَكَمْ يَجِدُ شَيْئًا وَلَا خَائِفًا مِنْ
 حَلَا يَدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ مِنْ سَبِيلِ الْقُرْآنِ شَيْئٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سَبِيلِ الْقُرْآنِ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ
 يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ فِي رَأْسِ بَيْتٍ يَتَوَلَّى بَابَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 جگہ میں تھے اتنے میں آئی ایک عورت اور کہنے لگی میں نے اپنی جان انکو بخش دی یا رسول اللہ آپ جواب دیجئے
 کہ جسے یہ بات سنا کہ ایک آدمی اونٹ بکرا ہوا اور کہہ لگا میرا نکاح کرادو اس عورت سے اپنے فرمایا جاتو لے آ

کچھ گزیر کر کے انگوٹھی ہو وہ گیا اور اس کو کوئی چیز ملی اور نہ انگوٹھی ہو ہے کی ملی اپنے دریا کو کچھ گزیر کر کے
 قرآن میں سے یاد میں کہا ہاں اپنے محتاج کیا اور اس عورت کا ان قرآن کی عورتوں کے ہرے یعنی کہا تو میں
 سے قرآن پڑھ لینا تیرا یہی ہے مَا افترض الله عنی و جعل علی سؤلہ و حرمہ
 علی خلقہ لیکن یدک انشاء الله قرب البک جراتین اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول
 کے لیے مقرر کیں اور اور لوگوں کے لیے دست نہیں کیں اپنے رسول کا مرتبہ فرماتے کو اون کا بیاہن
 عائشہ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءها حين لم
 ان یخیر کذا و اجبه قالت عائشہ فبدأ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی ذاکم
 لک اقول فلا علیک ان لا تفجی حتی تستأجری ابویک قالت وقد علمت ان ابوی لا یأمران
 بفسد ابیہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا النبی کل کذا و اجبک ان کنتم
 تزدن الحجۃ اللہ نیا و زینتھا فتعلا لکن فقلت لهذا استأمر ابوی فاری اید الله ورسوله
 واللہ اراک اخرہ ترجمہ یہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ میں
 حکم ہوا اور اس امر کا کہ اختیار دیدیں اپنی بیوی کو یہی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سن رہے ہیں میرے نزدیک
 آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے میں تجھے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں تو جلدی کرنا اس بات کے جواب میں
 کہ جو نہ سوچ کر کہنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں اور صلاح لے لیجو اپنے ماں باپ سے اس امر میں بیوی فرماتی ہیں
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ سے جدائی اختیار کر کے
 کے لیے مشورہ نہ نیگے پہر اپنے یہاں یہاں پر ہی یا ایہا النبی کل کذا و اجبک ان کنتم تزدن الحجۃ
 اللہ نیا و زینتھا فتعلا لکن میں نے کہا کیا یہی بات ہے جس کے لیے مشورہ کروں میں اپنے ماں باپ سے
 بس میں جا رہی ہوں اور اس کو اس کے رسول کو اور پچھلے گھر کو اور ترجمہ آیت کا یوں ہے اور نبی کہہ چکا ہے
 عورتوں کو اگر تم ہو چاہتیاں دنیا کا دنیا اور یہاں کی رونق تو ان کو کچھ فائدہ دون ٹکوں اور رخصت کروں ٹکوں
 پہلے رخصت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرہ نے دیکھا کہ لوگ اس سے بچے جا رہے ہیں کہ ہم بھی اسودہ
 ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک جیسے گھر میں نہ جاؤں نہ پہر پہر کے
 بعد یہاں آیت و تری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اور ہوں نے اس
 اور رسول کی مرضی غبار کی پہر پہر کے لیے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنی بہن
 سے جو آتا تھا شباب اور ہڈا ڈالتے تھے ہر قرض لینا پڑتا عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قد خیر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کذا و کان کلا قاترہم یہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ اختیار دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عورتوں کو کیا تھا وہ طلاق ف بینی صرف اختیار نہیں ہے عورت
کو طلاق نہیں پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو طلاق پڑ جائے جو عن عائشہؓ قالت حکیر نا طلاق
صلی اللہ علیہ وسلم فاختارناہ فقلتم یکن حکرا فاختار حمیرا بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
اختیار دیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے اختیار کر لیا کیونکہ ہوا وہ اختیار دنیا طلاق عن عائشہؓ ما مائنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اُحِلَّ لہ النساء فترجمہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حلال ہو گئیں عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب انہی وفات پا گئیں عائشہؓ قالت ما توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اُحِلَّ لہ ان یتزوّج من النساء ما شاء فترجمہ بی بی عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حلال کی تھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہ بات کہ نکاح کرنا
جس عورت سے چاہیں پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا کہ اب تم کو زیادہ عورتیں کرنا درست نہیں ان
عورتوں کے بدلے اور عورتیں بچہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اجازت ہو گئی کہ متنی
عورتیں چاہیں نکاح میں لاؤں **الْحِثُّ عَلَى النِّكَاحِ** نکاح پر غیبت دلانے کا بیان عن عائشہؓ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى يَتِيمٍ فَنَتِيَّةٌ قَالَتْ أَبُو عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَتْ أَنَّهُمْ فَنَتِيَّةٌ كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
خَاطِلًا فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنَ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالْضَّوْمُ لَهُ وَجَاءَ فترجمہ علقمہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں بن مسعود کے ساتھ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمائی
گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو انوں کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم میں سے طاق رکھتا ہو (جو روکو کہہ دینے
پلانے کی) اور وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتوں پر نہیں پڑتی) اور
شرنگاہ کی حفاظت ہوتی ہے (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رہے (یعنی مجلس ہو) وہ روزیہ کرے
روزہ اور سکون نصی بنا دیکھا (یعنی شہوت کو مٹ دیکھا) **عَنْ** علقمہؓ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا بَنِي مَسْعُودٍ
حَلَّ لَكَ فِي هَذَا أَنْ تَزَوَّجَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ عُلُقْمَةَ فَقَدَّتْ أَنَّ الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْإِبَاءُ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنَ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ فَلْيَضْمُمْ فَإِنَّهُ
وَجَاءَ فترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تم کو خواہش ہو کسی
جوان عورت کی تو نکاح کرادو میں تمہارا اور اسکے ساتھ پہر بلا یا عبد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنائی اور کو
حدیث کہذا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاق تھا وہ اس کو نکاح کرنا چاہیے اسلئے کہ نکاح نیچے کر دینا
سہ انسان کی نگاہ کو اور نیچے تا ہے زنا سے اور جس کو طاق ہو تو اس کو روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ روزہ اس کے

حق میں ادواجی مانند ہے وہاں کے معنی خیر کھانا یعنی رضی کر **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءُ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَكَلِمَةً بِالْصَّغِيرِ فَإِنَّهُ**
لَهُ وَجَاءَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں میں
 جب کو طاقت ہے اور سکو چاہیے کہ نکاح کر لے اور جب کو طاقت نہیں وہ روزی اختیار کر لے کیونکہ روزہ مجر د آدمی کے
 حق میں ایسا ہے جیسا کسی کے خصی کھیل دیے جاوین **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءُ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَكْضَلُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَمَنْ كَلَّا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اچھو جوانوں کی جماعت تکو نکاح کر لینا چاہیے اگر کو طاقت ہے ایسی کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے انکھوں کو بخیر نظر
 سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری اور جب کو طاقت نہیں تو اسکو چاہیے کہ روزہ کھا کرے کیونکہ اسکو
 واسطے روزہ وجاہے یعنی اسکی شہوت کا توڑ ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءُ فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقِ الْحَدِيثِ ترجمہ اسکا
 اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان
 کیا ہے **عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ مَعِيَ فَلَفَيْهِ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يَحْدِثُهُ**
فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا تَزُوجْ جَارِيَةً شَابَةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تَدَّ كِرْلَكَ بَعْضَ مَا مَضَى
مِنْكَ فقال عبد الله أما لئن قلت ذلك لقد قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يا
 معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں منا
 میں عبداللہ کے ساتھ وہاں ملاقات ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبداللہ شہر گئے اور ان سے باتیں
 کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابوعبدالرحمن میں نکاح کرادوں نیز ایک جوان چوکری سے
 امید ہے کہ وہ یاد دلادے جبکہ تیرے دن گزرے ہوئے جو انی کے سر سے پہرا دہتا دے عبداللہ بولے آپ مجھکو
 بہت بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو پہلے ہی یہ باتوں فرمائی تھی اے جماعت جوانوں کی تم
 میں سے جب کو طاقت ہے اور سکو چاہیے نکاح کر لینا **بَابُ النِّسَاءِ عَنِ الشَّيْخِ** ترجمہ
 سے منع کرنے کے بیان میں **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَى عُثْمَانَ الشَّيْخُ وَكَوْأَذْنُ لَهُ لَا اخْتَصَيْنَا ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 اجازت دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجر د رہنے کی اگر اجازت دیتے اور سکو
 بہرخصی ہو جاتے **ف** یعنی خوب مجر د رہتے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

تزوج المولى العربيه بیان کنی مولا کا نذر عورت کے ساتھ حسن محمد بن
 حنفیہ کہ ان عبد اللہ بن عمر بن عثمان طلق وهو غلام شاب في اماره مروان بنت سعيد بن
 زياد و أمها بنت قيس البنت فأرسلت إليها فاطمة بنت قيس فأمرها بالانفصال من
 بنت عبد الله بن عمر مع مروان فأرسل إلى ابنته سعيد فامرها أن ترجع إلى مسكنها وساء لها
 ما كان لها من انفصال من قبل أن تعتد في مسكنها حتى تنقضي عدتها وأرسلت إليه بخبره أن
 ساء لها من قبل ذلك فوعدت فاطمة بنت قيس أن تأتي تحت أبي عمرو بن حفص فلما آمد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب كذا لم ين خريج معه وأرسل إليها بتطليقه هي
 بعتة خلاها وأمر لها الحارث بن هشام وعياش بن أبي ربيعة بنقذتها فأرسلت ووعدت إلى
 الحارث وعياش نسا لهما الذي أمر لها به زوجها فقالا لهما عندنا نفقة إلا أن تكون حاصلا
 وما لهما أن تكون في مسكننا إلا بإذننا فوعدت أنها أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كنت
 ذاك فصدا فعمما قالت فاطمة فأتى رسول الله فقال أنت علي عندنا أم مكحول لا أعني
 الذي ممتا الله عز وجل في كتابه قالت فاطمة فاعتدت عندك وكان رجلا قد ذهب بصره
 فكنت ضاع نيا في عندك حتى أنك سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم أسامة ابن زيد فأ
 نكر ذلك عليها مروان وقال لم أسمع هذا الحديث من أحد قبلك وسأخذ بالقضية التي
 وجدنا الناس عليها مختصرون ثم حميد بن عبد بن عبد بن عمرو بن عثمان طلاق
 دعي سعيد بن زيد إلى ركي كواور حلالا لهما عبد الله بن عمرو بن عثمان طلاق
 البتة بن أبي طلاق صحت كايه طلاقه باقى نهى او سكودى تبي پير اس عورت كى خاله نهى جكانا م فاطمه تها كوا
 كهلا بيجا كه تو عبد الله بن عمرو كبر من ست ره دنا سى حلى جا پير سنى به بات مروان نهى اور حكم كيا او سكودى پير
 جا كه به جا سنى كل كراتى به اور او سكا سب بيجا كه دمان سه كا به كو نكل كراتى اور عدت ايو كبر كيون
 نه پيرى كى اور عدت زمر دمان كو كهلا بيجا كه مين ابى خاله كه كه نهى سه نكل كراتى تبي پير او سكى خاله قيس كى ميثى فاطمه
 نامى نهى يون بيان كيا كه مين ابى عمرو بن حفص كه نكل مين تبي پير حب رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى حضرت على
 بن ابي طالب كو مين كا مير كروان كيا مير خاند بهى او نهى سا ته كيا پير حو طلاق كه باقى رهى تبي دمان جا كه كه
 كهلا بيجا و به كو نفقه ديهى كه سعارث بن هشام و عياش بن ابى ربيعة سه كه دمان نهى اين دونون كو به پير
 بهيجا كه مير خاند نهى مير ليه كيا حكم كيا بهى او نهى كيا كه او سكودى نفقه نهى خرج نهى لكانان اگر حاصه نهى تو
 او سكودى خرج نهى كيا و به نهى كيا كه او سكودى هار كبر مين نهى باى بهار ه اجازت كه درست نهى پير نهى كى

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور یہاں جہاد کر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں سچ کہتے ہیں بہرین نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں چلی جاؤں آپ نے فرمایا کہ تو ابن ام مکتوم اندھے کے یہاں جہاد کر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے جا کر رہ میں نے حد پوری کی اونکے نزدیک اور میں اپنے کپڑے اتار دیتی تھی اونکے یہاں کیونکہ وہ گنہگار معذور تھے بہرین کا کرادیا اور اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ رجوعی کے بیٹے تھے انکار کیا مردانچ اس بات کا اور کہا کہ میں پہلے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی اور ہم عمل کر نیکیا دسی طریق پر جس پر لوگوں کو عمل کرتے دیکھا (یہ روایت مختصر ہے) ف کیونکہ جس طلاق میں رجوع کی صورت باقی رہے اس میں نفقہ یعنی کھانا کپڑا دینا نہیں پڑتا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہی ہی اور یہاں اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کر دیا حالانکہ اسامہ بن زید آزاد کیے ہوئے غلام کے بیٹے تھے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ بْنَ عُبَيْدَةَ بْنِ رَيْبَعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ مِنْ شُهَدَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةً أَخِيهِ هَذَا إِنْتَ لَوْ كُنْتَ بِنَ عُبَيْدَةَ بْنِ

رَيْبَعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ هُوَ مَوْلَى لَا مَرَاةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا أَوْ كَانَ مِنْ مَبْنِيِّ رَجُلًا فِي الْحِجَابِ لِيَدْعَاهُ النَّاسُ بِنْتَهُ فَوَرِثَتْ مِنْ قَبْلِ ابْنِهِ

حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ أَدْعُوهُمْ لَا بِأَنْبِيَانِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا أَلْبَابَهُمْ فَأَخِ انْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى قَوْمًا خِ الدِّينِ مَخْصَرٌ حَرَمٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے متبنی کیا مگر کو جو غلام آزاد تھا کسی انصاف عورت کا اور ابو حذیفہ وہ شخص ہے جو حاضر تھا بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے ابو حذیفہ نے اس عالم کا نکاح کر دیا اپنے بیٹے ہندامی و یسین متبنی کی بیٹی سے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنا یا تھا اور جاہلیہ کے زمانہ میں دستور تھا کہ متبنی کرنے والے کو اس لڑکی کا باپ کہا کرتے تھے اور وہ کاکا وارث ہو کر تھا اسکی میراث کا یوں ہی دستور رہا مدت تک یہ اوقاری یہہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہاں

بَابُ مَنْ أَدْعُوهُمْ لَا بِأَنْبِيَانِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا أَلْبَابَهُمْ فَأَخِ انْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ مِثْلِي بَحَارِ لَمْ يَلْكَوْا نَوَاسِكُ بَابُ كَا كَرِهِي پورا انصاف ہے اللہ کے ہاں پہر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تھا

جہاں میں دین میں اور رفیق میں الغرض جبکہ باپ معلوم نہ ہو تو وہ دین کے جہاں اور رفیق میں ف یہاں اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا اور حالانکہ سالم عرب کے شریفیوں میں کے نہیں تھے

عَنْ عَائِشَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ بْنَ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ مِنْ شُهَدَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةً أَخِيهِ هَذَا إِنْتَ لَوْ كُنْتَ بِنَ عُبَيْدَةَ بْنِ

مسی پڑھی ف اس لفظ سوبہ دعا وینا مقصود نہیں بلکہ ایک لفظ بول چال میں مشعل ہے اور مذکور ہے کہ
 ہر طرح کہ اگر تو اسکے خلاف کرے گا تو تیرا کلمہ ناکارہ اور بیفائدہ ہوگا **کراہیۃ تزویج العمل**
 ابخ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے **عن معقل بن یمین** قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقال يا رسول الله أصبت امرأة ذات حجب فنصبت لها النكاح لا تلبس ثياباً فتزوّجها فقال لا تلبس ثياباً
 فتزوّجها فقال لا تلبس ثياباً فتزوّجها فقال لا تلبس ثياباً فتزوّجها فقال لا تلبس ثياباً فتزوّجها
 معقل بن یمین رضی اللہ عنہ سورۃ آیت آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا کہ ملی ہو چکی ہو
 شریفیہ و مرتبہ والی لیکن او سکوا ولا نہیں ہوتی کیا میں نکاح کر لوں او سکے ساتھ اپنی منع کیا او سکوا پھر دوبارہ آیا پھر
 او سکوا پھر تیسرا آیا پھر منع کیا او سکوا اور نیز کہ تم نکاح کرنا ہی عیبت ہو سکوا ولا ہو چکی دوست عاشق کی مانند
 کیونکہ میں است کو بڑاؤں کا تم سے **تزویج الزانیۃ** یعنی نکاح میں لانا کیسا ہے **عن**
عمر بن شعیب عن ابنہ عن جلدہ کہ آن مرندین آئی مرندین لغوی و کان رجلاً شدیداً
 و کان یحلب الأسماء فی من مکتۃ الی المدینۃ قال قد عرفت رجلاً لایحلبہ و کان مکتۃ
 بکفی یقال لہا عنان و کانت صلی یقتلہ فخرجت فرأیت سواداً فی ظل الحائط فقال لئ
 من هذا امر لئ من حیبا و اھلاً یا منی شد انطلق الی اللیلۃ فیت عندنا فی التحل قلت یا
 عنان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم ان ناکا لئ یا اھل النخیام هذا الذل
 الذی یحلب اسراکم من مکتۃ الی المدینۃ فسلک الخندمۃ فطالب بنی ثعلبۃ فجاء
 حتی قاموا علی رؤسہ فبالوا فصار بولہم علی و اعماھم اللہ معنی فخرجت الی صاحبہ
 فحملت فلما انتهیت بہ الی الاراک فککت عنہ کبلۃ فحدث رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انک عنان فسلک عنی ففترلت الی انیۃ کانت حھا
 الاذان او مشرک فذاعا فی فقر اھا علی و قال کانت حھا مرجمہ عمرو بن شعیب ابن باب
 سے وہ دادا سے روایا کرتے ہیں کہ مرند بن ابی مرند غوی تھا ایک سخت آدمی بدور اور ارکے سے قیدیوں کو
 کرا کر مدینہ کی طرف لے کر تا تھا کہا مرند نے بلایا میں نے ایک آدمی کو اسلیو کہ سواری پر بٹھا لوں او سکوا و کتے
 میں ایک کنجی عنان نامی اسکی آشنا ہی مرند کہتا ہے جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں ایک سیاہی نظر
 پڑی یعنی آدمی کے پرچہ میں وہ بولی کون ہے یہ مرند ہے شاہنشاہ جم آوے تو او مرند چلو آج رات کو
 ذریعہ میں چکا رہتا ہوں مرند کہتے ہیں میں نے کہا اے عنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا
 ہے وہ بولی ہے مجھے واللہ یہ مرند لہل حاضر ہو لہل ایک پرندہ جو رات کو نکلتا ہے اپنا منہ چپانے ہو گا

اوپر ہاتھ ہاویگا ہمارے قیدیوں کو کتے سے مدینہ تک پہنچانے میں خنڈ مر (ایک چٹا بٹہ) کی طرف چلا کر دیکھو پھر
 بکھڑا بٹہ آدمی بدھونڈتے ہوئے کتے اور میرے سر پر کرکھڑے ہو گئے پھر موتا اوہون نے اونکا ہاتھ میرے
 پر پڑا لیکن اٹھا کر دیا اللہ تعالیٰ نے دیکھو میرا میں اپنے ساتھی کے پاس اور سوار کر لیا او سکھو جیسا گیا میں
 اسکا تک راہم ہے ایک موضع کا کہوای میں نے قید او سکھو میرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
 پوچھا بیٹے کیا رسول اللہ میں غناق سے نکاح کروں آپ نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا پھر اوتری یہ آیت
 اَنْ اَنْبِیَۃَ لَا یَنْکِحُھَا الْاَزْوَاجُ اَوْ شُرَکَآءُھُمْ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہیں لیتا مگر مرد بدکار یا شرک
 کرینو الا مرد کہتے ہیں کہ لایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑھی یہ آیت میرے سامنے اور کہا ست نکاح کر
 اوس مرد اگر بدکار ہو تو عورت بارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو سب سے
 ایک یہ کہ اوسکا کہو بنین او سکھو عار ہے دوسری یہ کہ ایک سے دوسرے کو قلعہ لگ جاوے (مفہم القرآن)
 بعض لوگ کہا یہ حکم بتائے سلام میں تھا اوس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام ہو گیا تھا بعد اوسکے درست
 ہو گیا اس آیت سے نکاح الحالی منکحہ اب کبھی اگر تو یہ کہے تو اوس سے نکاح ہے **عَنْ** ابن

عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ اَخًا اُتٰکَ مِنْ اَحِبِّ الْمَنَاسِ
 اِلَیَّ وَہِیَ لَا تَمْنَعُ کِیْدَالٍ لِّیْہِمْ قَالَ لَمَلَفْتُہَا قَالَ لَا اَصْبِرُ عَنْہَا قَالَ اَسْتَمْتِعْ لَہَا مَرَحْمَۃً بن عباس رضی
 عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجھ کو سب لوگوں سے
 زیادہ پیاری ہے اور اوس میں یہ عیب ہے کہ اگر کوئی او سکھو ماہنگاہے تو منع نہیں کرتی یعنی زاپور راضی جاتی
 ہے آپ نے فرمایا کہ تو او سکھو طلاق دیکھنے لگا میں او سکے بغیر صبر نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا انا کام نکال اوس
کَرَاهِیَہُ تَزْوِیجُ الزَّوَاۡجِۃَ کہ وہ ہر نکاح کرنا کا عورتوں سے **عَنْ** ابی ہریرۃ

عَنْ ابی ہریرۃ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْکِحُوا النِّسَاءَ لَا رُبْعَ لِمَا لَہَا وَحَسْبُہَا وَیَحْمِلُہَا وَلِیَحْمِلَہَا
 فَاطْفَرَ بِذَاتِہِ لَدِیْنِ رَبِّہِ یَذَلُّہَا مَرَحْمَۃً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے نکاح کی جاتی ہیں عورتیں چار چیزوں سے مال کے سبب اور شرافت خاندانی کے سبب اور خوبصورتی
 کے سبب اور دین کے باعث سے تو اپنا کام منع کر دینا اس سے تیری ماہ تہی میں میں **ف** یعنی ان سب
 چیزوں میں دنیاوی بڑکے تو اسی کو اختیار کر مال و دولت شرافت خوبصورتی بدینی کے ساتھ نہ نہیں
 دیتی یا خام میں مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے دنیا سے محبت یا رام و تہا ہے **اُمِّ النِّسَاءِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادِہٖ**
 میں بھی کروں سے عورت **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قُلِ لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمِّ النِّسَاءِ
خَیْرٌ قَالَ اِنِّیْ نَسَرْتُ اِذَا لَطَفْتُ وَطَیْبَعْتُ اِذَا اَمَرْتُ لَا تَحْاَلِفُ فِیْ نَفْسِہَا وَمَا لَہَا مَّا یُکْرَہُ مَرَحْمَۃً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اس کی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجا لاوے اور مخالفت نہ کرے اوس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

المسألة الصالحة نیک عورت کا لٹکا کیا خوبی رکھتا ہے **عن عبد الله بن عمر بن الخطاب**

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الدنيا كالماء مقلع وخيد متاع الدنيا المسألة الصالحة سر محمد عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری بوجھنی اور فائدہ ہے لیکن اوس میں سے بڑا کرفائدے اور مالیت کی چیز عورت نیکخت ہے یعنی جسکو عورت نیکخت خوش اخلاق ملے اوسکو سب سے بڑا کر دنیا میں دولت ملے **المسألة الغیری**

میں عورت میں غیرت (شک) بہت ہو **عن انس قالوا یا رسول الله لا تفرج من قضاء الاضراسا**

قال ان فيهم لعيرة متديدا سر محمد انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیا کریں یعنی مدینے والی عورتوں سے کتے والے لوگ

نکاح کرنا چاہیں تو کر لیا کریں یا نہ آپ نے فرمایا انصاری عورتوں میں غیرت بہت ہے **اباحة النظر**

قبل التزويج نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان **عن عائشة قالت خطبت**

لرسول الله صلى الله عليه وسلم هل نظرت اليها قال لا

فامر ان ينظر اليها سر محمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بی بی خاتمہ ایک آدمی نے مدینے والوں کو یہاں فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھا ہی لیا ہے یا نہیں اوس نے کہا نہیں

فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یعنی بغیر دیکھے نکاح کرنا چاہا نہیں **عن المغيرة بن شعبه قال خطبت**

امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه فقال لا

انظرت اليها قلت لا قال فانظر اليها فانك احدهم ان بی بی خاتمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے آئینے فرمایا تو نے دیکھا ہی لیا ہے اوسکو میں نے کہا نہیں فرمایا کہ دیکھ لے اوسکو میں نے الفت

زیادہ ہوگی تم دونوں میں **التزويج في شوال** عید کے مہینے میں نکاح کرنا بیان

عن عائشة قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال واذ دخلت

عليه في شوال وكانت عائشة تحب ان تدخل نساءها في شوال فاجي نساءه كانت

أحلي عندها یعنی سر محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ

عیدِ ولیم نے عید کے پہلے مین و لگئی میں اوسکے نزدیک عید کے پہلے مین اور حجب جانتی تھیں بی بی عائشہؓ
لوگوں کے واسطے بھی بات یعنی عید کے پہلے مین لوگوں کو اپنی عورتوں کے نزدیک جانا یا میرے کیونکہ میرے
بڑا کر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تھی **الخطبة**
النكاح نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان **عن عائشة بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكانت من المهاجرات الأولى قالت خطبتني عبد الرحمن بن عوف في شهر ربيع الأول سنة ثمان من الهجرة فخطبني رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم وخطبني رسول الله صلى الله عليه وسلم على حوالاة أسامة بن زيد وقد كنت حينئذ
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحببني فأحببنا أسامة فلما كلمني رسول الله
صلى الله عليه وسلم قلت أعرفي بيديك فانكحني من شئت فقال انطلقيني إلى أم شريك
أم شريك يا أمي لا غنية من الأضار عظيمة الثقة فرسبيل الله عز وجل ينزل عليهما
الصينقان قلت سأفعل قال لا تفعل فإن أم شريك كثيرة الصنقان فإني آكر وأكر
يسقط منك خمارك أويتكشف الثوب عن ساقيك فيرى القوم منك بعض ما تكرهين
ولكن انتقلني إلى ابن عمك عبد الله بن عمر وابن أم مكتوم وهو رجل من الأنصار فانتقلت
إليه ثم حمية عابن شراجل فاطمة قيس كني بتي من بني كلاب فاطمة بنت قيس ابنة
عورتون مین کی جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی فاطمہ اپنا حال عمار بن شراحیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ
پیام بھیجا مجھ کو عبد الرحمن بن عوف نے کئی اصحابوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولاتہو آپ کے اور فاطمہ کہتی ہیں میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی مجھے محبت رکھتا ہو اوسکو جائز ہے اسامہ بن زید محبت رکھے فاطمہ کہتی ہیں جب گفتگو کی تو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مین نے کہا میں آپ کے ماتھ مین ہوں یعنی آپ کے اختیار مین ہوں جس سے آپ
چاہیں اوس سے میل ملجھ کر دیجیے یہ فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک عورت ہے انصار کے لوگوں
مین یعنی مدینے والوں مین اور بہت کچھ خرچتی ہے المدعت اور بزرگی واسے کی راہ میں اور تے ہیں
اسکے مان مہان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہوں یعنی ام شریک کے یہاں جا کر رہتی ہوں
اپنے فرمایا ایسا اگر کیونکہ ام شریک کے مکان مین ہما لون کی کثرت ہے شاید تیری اوٹھنی سرک جاوے
یا نڈ لیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے پیر تجھے لوگ نگلی گلی دیکھیں گے تو تجھ کو برا معلوم ہوگا اپنے چادر ڈھائی
عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے (فہر نام ہے قبیلے کا) فاطمہ کہتی ہیں
لمین جاری اونکے پاس اور اس حدیث مین مختصر کر کے بیان کیا ہے مینی فاطمہ نے اپنے سنو کا حال اس

حدیث میں نہیں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہے **اَلْقَحِي ان يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى**
خِطْبَةِ آخِيهِ پیغام پر پیغام بھیجنے کے منع ہو نیکا بیان **عَنْ اَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضِ تَرْجُمَةٍ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ يَنْبَغِي بھیجا کر دوسرے کے پیغام پر **عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْءَ أَوْ حُلَاقِي لُخْفِهَا لِيَتَكَلَّمَ فِي
مَا فِي لُخْفِهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھا یا کروں ہر کو
دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کی بکری پر اور نہ پیغمبر پر
اپنے بہائی مسلمان کے پیغام پر اور طلاق نہ دلاوای کو عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے یہو طلاق
کی درخواست کرے تاکہ او نہ دے جو چیز اس کے برتن میں ہے **ف** جو چیز اس کے برتن میں ہے یعنی
جو کچھ اس کے حصے میں ہے غرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسرے عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال
کرے کہ اگر اسکو طلاق ہو جاوے گی تو میں خاوند کے ساتھ رہاں میں سے ہوں گی اور اس سوکن کا جو حصہ تھا وہ
بھی مجھ کو ملے گا کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا یہ راقی اس کے لیے
طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے **عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بہائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ اَوْ يَتَرَكَ **تَرْجُمَةٍ** ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بہائی مسلمان کے
پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کر لے وہ یا جوڑ دیوے **عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ تَرْجُمَةٍ کئی بار ہو چکا ہے **خِطْبَةُ الرَّجُلِ**
اِذَا تَرَكَ النَّخَاطِبُ اَوْ اِذْنًا لَهُ نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام
کرنا اے کے یا اس کے چوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ اَوْ يَتَرَكَ **تَرْجُمَةٍ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا تَرَكَ النَّخَاطِبُ اَوْ اِذْنًا لَهُ نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام
کرنا اے کے یا اس کے چوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ اَوْ يَتَرَكَ **تَرْجُمَةٍ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب تک کہ وہ چور نہ دے یا اجازت نہ دے اور کہ عن ابی سلمۃ و عبد الرحمن بن عوف انہما سارا
 فاطمہ بنت قیس عن امہا ذکات طلعتی زوجی ثلاثۃ فکان یرزقنی کما ما فی شیء فقال لبت
 واللہ لئن کانت لی الثقتۃ والشکنا لا طلبہا ولا قبل ہذا فقال لو کذلک لیس لک سکنی ولا
 نالت کانتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذا کبرت ذلک لہ فقال لیس لک سکنی ولا نفقۃ
 فاعذنی عند فلا تہ قال وکانت یا شہا اصحابکم قال اعتدی عندی عند ابن ام مکتوم فانہ
 انی فاذا احللت فاذا نیتہ فلما احللت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن خطبتک
 فقلت معاویہ ورجل اخر من قریش فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما معاویہ فاقہ
 غلام من غلمان قریش لا شیء لہ واما الآخر فانہ صاحب شہا لا خیر فیہ وکل انی اسامہ
 فکلی ہت فقال لہا ذلک ثلاث مرات فلکنتہ مرحمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن بن ثوبان
 دونوں سے روایت ہے پوچھا ان دونوں نے فاطمہ بنت قیس سے اسکا حال پر بیان کرنی لگی فاطمہ نے حال
 اور بے اور کہنے لگی کہ میرے عاوند نے مجھ کو تین طلاق دیے تھے اور کہا نیکو دیا مجھ کو کچھ نانج جو اچھا تھا بیوہ بنا
 نانج جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اپنے عاوند کے وکیل سے اگر مجھ کو کہا نا اور ہکا نا دنیا اس پر بونچا ہو گا تو اسے
 میں بون لگی اور اس سے یہ دونوں اور میں نہیں لیتی یہ نانج پر میرے عاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھ کو کہا
 دینا چاہیے اور نہ ہکا نا فاطمہ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہ ذکر کیا پر اپنے اوس طرح فرمایا یعنی
 کہا نا اور ہکا نا تجھ کو تیرے عاوند کی طرف سے نہیں بونچتا چل جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فلاتی عورت کے
 یہاں فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اس کے یہاں آپ کے آدمی آیا جا یا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں
 اپنی عدت کے دن گزارے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے پر انہو فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہو جاوےں مجھ سے
 اجازت لینا فاطمہ کہتی ہیں جب ان عدت کے پورے ہو چکے آپ نے فرمایا کس کا پیغام آیا تیرے پاس میں نے عرض
 کیا کہ معاویہ مذ اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا اپنے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکوں میں کا اور
 اس کے پاس کچھ بھی خیر نہیں اور دوسرا آدمی وہ تو ایسا شر ہے کہ جس کے پاس بھلائی کا نام ہی نہیں
 تو اسارے سے نکاح کر لے فاطمہ کہتی ہیں میرا جی گھنایا (نفرت کیا) اسارے کے نام سے انجو تین بار ہی فرما دیا کہ ہتی
 ہیں پر بخل کر رہا ہیں اسارے سے **باب ذالک اشارت لمن لا رجلا فیہ من خطبہا**
هل یخبر ہا کیا یعلم باب جو اس بات کے بیان میں جب پوچھو کوئی عورت پیغام پہنچنے والیکہ حالی تو بیان
 کر دینا چاہیے جبکہ معلوم ہو عن ابی سلمۃ و عبد الرحمن بن عوف ان قیس ان ابا عمر و بن
 حصہ طلقھا البکۃ و هو غائب فادرس الیہا ویکملہ شیعیہ ففعلتہ فقال ولایہ مالک علیہا

مِنْ شَيْءٍ لَمْ يَأْتِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ كَيْسَ لَكَ نَفَقَةُ فَاغْرُهَا
 أَنْ تَعْتَدَ فِي مَبِيتِ أُمِّ شَرِيكَ لَكُمْ قَالَ تِلْكَ أَحْرَاةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي وَاعْتَدَ فِي هِنْدَ بْنِ أُمِّ مَكْنُونٍ
 فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى يَنْصَعِينَ شِيَابَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ مَا فِي نَفْسِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتَ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مَعَاذَ
 بَنِي أَبِي سُنَيْبَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَا فِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا تَصْغُرْ
 عَصَاكَ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مَعَاوِيَةُ فَصَبِّحْ لَكَ لَامَالُ لَهُ وَلَكِنْ إِنِّي لَأَنْجِي أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَيْفَ هُنَا
 ثُمَّ قَالَ أَنْجِي أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَتَكُنْهُ فَعَمَلُ اللَّهِ فِيهِ خَيْرٌ وَأَعْتَدْتُ بِهِ ^{محمداً} ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ
 عبد الرحمن سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابو عمرو بن حفص نے طلاق دیا اور اسکو باطل سے تعلق کر دیا اور
 کہیں سافری میں تھا اسکی طرف سے اس کے وکیل نے کچھ جو بھیجے فاطمہ کو فاطمہ غصہ ہوئی اور جو دن کے پہنچو پر
 پہر ابو عمرو کے وکیل نے ہذا کی قسم تیرا ہم پر کچھ حق نہیں پہرائی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر
 کیا یہ ماجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ہی اپنے ہی فرمایا تجھ کو خرچ نہ ملے گا پہر فاطمہ کو حکم کیا جا اپنی عدت کے دن
 گزارا م شریک کے مانع ہو سکے یوں فرمایا ام شریک کو ہاں اصحاب گھیرے ہتھو ہین یعنی اس کے بیان جایا یا کر تو
 مین تو عبد اس بن ام کثوم کے بیان اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے تو اپنی کپڑے اتار لی
 تو بھی کچھ دیر نہیں اور جب تیری عدت پوری ہو جاوےت مجھ سے اذن لیجو فاطمہ کہتی ہیں جب حلال ہو چکو
 عدت سے نکلتا یعنی پوری ہو گئی عدت اور جائز ہو الخراج کر لیتا دوسرے سو تو میں معاویہ اور ابو جہم کے پیغام
 دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اپنے فرمایا ابو جہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اوتارنا اور معاویہ مفلس
 ہے اس کے پاس ایک مٹی نہیں تو نکاح کر لے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہیں میں گھنیائی اسامہ سے پہر فرمایا اپنے تو
 اسامہ کو کر لے پہر کیا میں نے اسکو اور اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور برکت دی اس کے نخل میں اور شک
 کیا لوگوں نے مجھ پر اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي امْرَأَةٍ هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا
 يَعْلَمُ فَعَجِبَ أَبُو جَهْمٍ كَوَيْ آدِي كَيْسِي فَخَصَّ بِأَبِي عَمْرٍو كَالْحَالِ جَسَّ نَخْلٍ كَرِهَ مَنْطُوبٌ هُوَ تَوَكُّدُ يَوْسَ وَه
 شخص جسے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل من الانصار رلی لے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تزوجنا امرأة فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا
 نظرت اليها فان في اعين الانصار شيئا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی انصار
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں اپنے خورایا تو نے دیکھ لیا سو اس کو غور سے
 کیونکہ انصار لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے ف ابی ہریرہ دون بر غور توں کو قیاس کیا یا ار قصد
 کسی عورت کو دیکھ لیا ہو گا عن ابی ہریرۃ ان رجلاً اد اطان يتزوج امرأة فقال النبي

عَرَضَ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضَى باب جو اس بایں میں عورت جس شخص سے مرضی ہو اس
 آدمی سے خود نکاح کر لینی درخواست کر سکتی ہے **عَنْ كَابِشَةَ الْأَنْبَارِيِّ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَكْبَرِ بْنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَهُ**
ابْنَةُ لَهُ فَقَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَيْكَ فِي حَاجَةٍ ترجمہ ثابت بانی بخود روایت میں نبیہا تہا نزدیک انس بن مالکؓ کی اور انکی پاس
 انکی بہن بھی موجود تھی انسؓ نے فرماتے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ پاس خود دسمانہ اگر
 کہنے لگی یا رسول اللہؐ آپ میری کچھ حاجت ہے یعنی ایکو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھے نکاح کر لو **عَنْ أَنَسِ أَنَّ**
امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ كَلِمَةَ ابْنَةِ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقْبَلَ
حَيَاتُهَا فَقَالَ أَنَسُ مِمَّ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انسؓ رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنا ایکو نبی صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی
 جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ سنکر نبیؐ انسؓ کی پیشی اور کہنی لگی کیا بے شرم تھی یہ عورت انسؓ نے کہا تجھ سے بہتر
 یہ عورت کیونکہ میں کیا تھا اس نے اپنی تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے سامنے **صَلَوَةُ الْمَرْأَةِ**
إِذَا خُطِبَتْ وَاسْتُخَارَتْ لَهَا نِكَاحًا جب پیغام لگی کسی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے اور استخارہ کرے
 اپنی رہے **عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَيْدُ بْنُ**
أَبِي كَرْزَاءَ عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَأَسْأَلُكَ فَقُلْتَ يَا زَيْنَبُ ابْتِزِي أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدْعُكَ وَفَالَتْ مَا أَكْبَاهُ لِعِدَّةٍ شَيْئًا حَتَّى اسْتَأْذِنِي فَقَامَتُ إِلَى مَسْجِدِهَا وَذَكَرَ
الْمُهْرَ أَنْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَبِعُنِي فَدَخَلَ بَعْدِي أَهْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عَدْنِ سَوِيَّةٍ
 ہے جب پوچھی عورت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے زید کو جاؤ کہ زینب کے پاس میرا زید بھی
 عنہ فرماتے ہیں نے جا کر کہا زینب سے خوشی کر لو اسی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے بھیجا ہو مجھ کو
 پاس آئی کر کرتے تھے تیرا زینب بولی میں ابھی کچھ کہو لگی یہاں تک کہ میں حکم لے لوں اپنی رہے کا یہ کہہ کر گئی
 ہوئی اپنی مسجد میں اور لوہذا قرآن پیراے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ یعنی بے اجازت پڑھے گھر میں پڑھ
 کہ قرآن میں اللہ نے یوں وقتا بوقت تیرا نکاح کر دیا زینب سے یہی وجہ نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت
 کیا ضرورت کا **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِمَنْزِلِ حُجْرٍ فَخَفِيَ عَلَيْهَا لَيْسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَلْجَمَنِي مِنَ السَّمَاءِ وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ترجمہ انسؓ رضی
 اللہ عنہ سے روایت ہے خجرتی تھی زینبؓ حُجْر کی بیٹی سب عورتوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی اور کہتی تھی
 یہاں نکاح اللہ بزرگی اور عزت دکانے آسمان پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اونتری پردے کی آیت

کَفَّ الْأَسْتِخَارَةَ استخارہ کسی کرتا رہے کہ میں **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **لَا اسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا لَمْ يَكُنْ الشُّكُورَةُ مِنَ الْفَرَأْنِ** يَقُولُ
 إِذَا هُوَ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَبْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ عَزَائِمِ رَيْبَةٍ ثُمَّ يَقُولُ **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ**
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِينُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
 مَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ **اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي**
وَعَاقِبَتِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ
 أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنِّي قَدْرُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ قَالَ
 وَيُسَبِّحُ حَاجَتَهُ تَرْجُمَةً بَابِ عَبْدِ اللَّهِ فِي شَرْحِهِ وَآيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَهَاتِهِ تَحَارَهُ
 بِرُكْعَةٍ لِي جِيسَ سَكَا يَكْرَتِ تَبِ سَوْرَةِ قُرْآنِ كِي نَبِي عَسَا اِتِهَامُ قُرْآنِ كِي سَكَا نِي مِي نِ كَرَتِ تَبِ دِي سَا يِ
 اِتِهَامُ كِي سَكَا نِي مِي نِ سِي كُوشَشِ كَرَتِ تَبِ اُورِ يُونِ زَوَاتِ تَبِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 يَرْجِي بِرِ سِي مَارِ كِي **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِينُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ**
الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ **اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ**
أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي
 وَعَاقِبَتِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنِّي قَدْرُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ
 ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَبِّحُ حَاجَتَهُ تَرْجُمَةً اسْمُ مَا كَانَتْ لَيْسَ اَللَّهُ رَحِمَةً مِنْ خَيْرِ اَوَّلِ بِلَايِ اَلْمُتَابِ هُوَ تَجَسُّو
 تَبِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 اُورِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 غِيَبِ كِي مَالِ لَيْسَ اَللَّهُ رَحِمَةً اُورِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 كَامِ كَا اُخِي اُورِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 غُرُضِ حَسِي دُورِ نِ كِي قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ قُورِ
 لُغُطُونِ مِي نِ سِي كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 اُورِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ
 بُرَا اُورِ سَكَا يِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ كُوشِ

اور صبر فائیت کر چھوڑا اور پہلا کر میرا جہان سے ہو گیا اور خوشکرمیرا دل اوس کیساتھ اور فرمایا اپنے کہ نام یوسف
ما جسدی حاجت کا ف **ثلاثون** کہے **اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْكَلَامَ يَا هَذِهِ الْيَاكُنْ مَعِيَ**
جو کام پیش آوے اور سکا نام لیا جاوے اگر کف کی جگہ پر کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں **اِنَّ هَذَا كَلَامٌ**
بڑا اپنی جان کا نجات غیر کے ساتھ کر سکتا ہے **عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَمَّا اَنْفَضَتْ عِدًّا تَحَابَعَتْ اَيْهَا الْوَلَدُ**
يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ خَلَمَ تَزَوَّجَهُ فَبِعَثَّ اَيْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عَلَيْهِمْ فَعَالَتْ اَخْبَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَمْرٌ اَوْ غَيْرِي وَارِ اَمْرٌ اَوْ مُصِيبَةٌ
اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَعْج
اَيْهَا فَمَقُلْ اَمَّا قَوْلُكَ اِنِّي اَمْرٌ اَوْ غَيْرِي فَسَادُ اللّٰهِ لَكَ فَيَذْهَبُ غَيْرُكَ وَامَّا قَوْلُكَ اِنِّي اَمْرٌ
مُصِيبَةٌ فَسَتَكْفِينُ جَنَابَكَ وَامَّا قَوْلُكَ اِنْ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِكَ شَاهِدًا وَلَا غَائِبٌ بَلَّغَهُ
ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا يَنْبَغُ يَا عُمَرُ فَمَنْ فَرَضَ خَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُكَ جَعَلَ مَعَهُ رَحِمَهُ ام سَلَمَةَ
سورایت ہر جہاں ہو گئی عدت ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابو بکر کا نکل کا پیغام نیکاروں کے پاس انہوں نے قبول
نہ کیا اوسکو پہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ
نے میں ایک عورت غیری ہوں (یعنی بہت جلنی والی) اور بچوں بچوں والی اور میرے والی بیان حاضرین
ہیں پہرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپ کے رب و رب آپنے فرمایا پہرے باؤ
آپ کے پاس اور کہو اوس سے یہ جو تم کہتے ہو کہ میں غیری ہوں تو اسکا جواب یہ ہے میں خدا سے دعا کروں گا وہ میرے
جلن کہو دیگا اور آپ کے تیرے تو تو کفایت کرتی ہے اسنے لیے اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی بیان موجود
نہیں تو اسکا جواب یہ ہے تیرے والی غائب ہوں یا حاضر اس بات کو برائے مانیں گے یہ بات نہ کر حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اوٹھ اے عمر یعنی اپنی بیٹے کے نکل کر دے میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمر
نے نکل کر دیا اپنی جان کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس میں مختصر بیان ہے **اِنَّ كَلَامَ الْبَنَاتِ**
الصَّغِيرَةِ كَوِيٍّ اَدَمِي جَوْنِي لَوْ كِي كَانَحْ كَرْنَا جَابِے تُو دَرَسَتْ جُو عَن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَيْتٍ وَكُنِيَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ شَيْخٍ مَّرْحُومَةٍ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ
سے روتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اوج سے جب وہ چھ برس کی تھیں اور خلوت ہوئی اور کہ ساتھ
جب وہ نو برس کی تھیں عَن عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَنَاحِ سِنِي
وَدَخَلَ عَلَيَّ لَيْتَنَ سِنِي مَرْحُومَةٍ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سورایت نکاح کیا اوج سے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے سات برس کی عمر میں اور خلوت کی نو برس کی عمر میں نکاح کیا تھا وہ نابالغ تھیں

امیجے باب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے
 کھل کر سکا ہے **عن عائشۃ تزدجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشیع مینین وصحبتہ**
تسعاً ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو روایت ہے نکل کیا اویسے نو برس کی عمر میں اور وہ ساتہ
 رہیں آپ کے نو برس تک **عن عائشۃ تزدجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بنت شعیب وحماتہ**
عنتا وہی بنت لہامی عشر ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو روایت ہے جب نکل کیا یوں کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اویس وہ نو برس کی لڑکی تھیں اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹھارہ برس کی
 تھیں **انکاح الرجل ابنتہ الکبیرۃ** کہو خیر بنی بڑی لڑکی کا نکل کرنا چاہیے تو
 درست ہے **عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال** تباہمت حفصۃ بنت عمر من خنیس بن حذافہ
 التمیمی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوفی بالمدينة قال عمر فانیت
 عفان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ بنت عمر قال قلت ان شئت انکحتک حفصۃ قال سأنظر
 فی امری فلیئت لیالی لثقت لقیبتی فقال قد بدد الی ان لا اتزوج یعنی ہذا قال عمر فامیت
 ابابکر بن الصديق رضی اللہ عنہ فقلت ان شئت روفجتک حفصۃ بنت عمر فصامت ابوبکر
 فلو ترجع الی شیتا فکنت علیہ اوجدا منی علی عفان فلیئت لیالی ثم خطبہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم فانکحہا ایاہ فلیقتی ابوبکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ
 فلم ارجع الیک شیتا قال عمر قلت نعم قال فانہ لم یمنعنی ان ارجع الیک شیتا فیما عرضت
 علی الا انی قد کنت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فکرم ہاؤ لکم ان لا فی شئ من
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنی ترکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیتھا ترجمہ عمر بن خطاب رضی
 عنہ کو روایت ہے جوہ ہوتی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تھیں خنیس بن حذافہ کی اور تھا یہ شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گیا عثمان بن عفان کے پاس پھر بیان
 کیا میں نے حفصہ کا حال اونسکے پاس اور کہا میں نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکل کر دیتا ہوں حضرت
 رضی اللہ عنہ نے جواب میں اپنے حال کو دیکھ کر جواب دوں گا حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے کسے چاہا پھر حضرت
 عثمان نے آکر یہ جواب دیا مجھے ظاہر ہوئی عیبات کہ ابکے روز نکل کرنا میرے لیے مناسب نہیں یعنی ان دنوں
 میں نکل نہیں کہتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آیا میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان سے ہی کہا
 میں نے اگر تم کو خواہش ہے تو نکل کر دیتا ہوں تمہارا حفصہ عمر کی بیٹی سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جواب
 دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ کو ان پر بہت غصہ آیا اتنا تھا میں پر ہی نہیں آیا تھا پھر کئی راتیں مجھ کو سچا لگتا تھا

گذرین پھر بیجا م کیا حصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نخل کو زیادہ حصہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسکو بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکرؓ کو لگے
 شاید نخل کو نخل اور بیج ہوا ہو اسوقت جب تنزیہ بیان کیا تھا حصہ کا حال میرے سامنے اور میں نے مکمل کر دیا
 کچھ جواب نہ دیا تھا حضرت نے کہا مان یعنی بیج تو ہوا تھا حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے اسوقت جو میں نے مکمل کر دیا جواب یا
 اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے معلوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں جو
 ظاہر کر دیا عمرؓ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں نے اپنے جی میں خیال کر لیا تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسکو نہیں کرے تو میں قبول کر لوں گا **اسْتَيْمَارُ الْاَبْكَرِ فِي نَفْسِهَا** کنواری عورت
 اسکا نخل کر نیکی لیے اجازت لینا چاہیے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
اَلَا يَسْأَلُ بِنْتُهَا حَتَّى يَنْفُسَهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَابْنُهَا كَرْتَمًا ذَنْ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا صَامَتَهَا تَرْجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو ان عورت کو زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے مسئلے میں اپنے
 والی سے یعنی جو بیٹ جان ہو گئی تو اوپر اسکا باپ یا بائی وغیرہ جبر اور تعدی نہیں کر سکتے نخل کے باب میں
 اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اسکا خاموش رہنا ہو **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا يَسْأَلُ بِنْتُهَا حَتَّى يَنْفُسَهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَابْنُهَا كَرْتَمًا ذَنْ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا صَامَتَهَا تَرْجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 کیونکہ تیرا کنواری کے ایک ہی معنی میں سمجھ کر **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
اَلَا يَسْأَلُ ابْنُهَا بِأَمْرِهَا وَابْنُهَا كَرْتَمًا ذَنْ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا صَامَتَهَا تَرْجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 کا فرق ہے یہاں اولیٰ فرمایا ہے وہاں حق فرمایا حق اور اولیٰ سے ایک ہی مطلب یعنی وہ اپنی نفس کی خود
 مالک ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الْكَلْبِ**
أَمْرٌ وَابْنُهَا كَرْتَمًا ذَنْ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا صَامَتَهَا تَرْجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری ہو تو دلگی اوپر کچھ پس نہیں ملتا اور کنواری سے اجازت لیکر نخل کرنا چاہیے
 اور پوچھنے کے وقت چپ ہونا ہی اسکا اقرار اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے **اسْتَيْمَارُ الْاَبْكَرِ**
فِي نَفْسِهَا باپ کو ملے پوچھ لینا کنواری لڑکی سے اسکو نخل کر نیکی لیے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلْبُ حَتَّى يَنْفُسَهَا وَابْنُهَا كَرْتَمًا ذَنْ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا
صَامَتَهَا تَرْجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرمایا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہیں خود
 مالک ہو اپنی ذات کی کاموں میں اور کنواری سو ہی اجازت لیکر کہ اسکا باپ نخل اسکا **اسْتَيْمَارُ**
الْكَلْبِ فِي نَفْسِهَا اگر نیک نخل کرنا چاہے تو اسکا حکم لیکر کہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ**

ہوا دیونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے من یطیع اللہ ورسولہ فقد نسیک ومن
 یفصی ما فقد عوی یعنی میں نے کہا مانا اللہ اور اس کے رسول کا اور من اپنی مہایت اور بزرگی اور جس نے نافرمانی کی
 اوکلی بیشک وہ گمراہ ہوا اور راہ ہموں اپنے اسکا خطبہ سکر فرمایا ہوا خطیب سے توف کس نے کہ تو نے اللہ اور اس کے
 رسول کو برابر کر دیا ضمیر لاکر دینے جیسا میں یوں چاہتا ہوں میں رسول اللہ ورسولہ **باب النکاح**
یَعْقِدُ بِلَا نِكَاحٍ باب ہوا و نبات کے بیان میں جس میں نکاح بندہ جاتا ہے عن سہل
 بن سعد قال انی لکئی لعمرو عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقامت امرأۃ فقالت کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا قد وحبت نفسها لک فسر فیھا راہک فسکت
 فسکر یحبہما اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتہ سکتہ ثم قامت فقالت یا رسول اللہ
 انھا قد وحبت نفسها لک ففیھا راہک فقام رجل فقال زو حیدھا یا رسول اللہ قال
 هل معک شیء قال لا قال فاذهب کا طلب کو خاتمہ من حیدیلہ قد حب طلب ثم جاء
 فقال لہم اجد شیئا ولا خاتمہ من حیدیلہ قال هل معک شیء من القرآن قال نعم معی
 سورۃ کذا او سورۃ کذا قال انکحہما علی ما معک من القرآن ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے میں لوگوں میں بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عورت کثیری ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنے
 میں آپ کی سمجھ میں آوے سو کچھ جو احب ہے اور جواب دیا پھر وہ کثیری ہوئی اور بولی یا رسول اللہ
 میں اپنے تئیں آپ کو کچھ جو احب ہے اور جواب دیا پھر وہ کثیری ہوئی اور بولی یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یعنی مہر وغیرہ اس نے کہا نہیں اپنے فرمایا جا دہو نہ لاکر اگرچہ بوسے کی انگوٹھی ملے تو
 لیکر آؤ اس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پیر آیا اور کہنے لگا مجھ کو دلہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ لا اپنے فرمایا تجھے کچھ
 قرآن میں سے ہی یاد ہو جس نے کہا ہاں فلاںی سورت فلاںی سورت یعنی کچھ سورتیں میں ساما قرآن میں نے اپنے
 فرمایا میں نے یہ نکاح کر دیا اس عورت کو اس قرآن کے عوض جو مجھ کو معلوم اور یاد ہے **الشروط فی النکاح**
عن عثمان بن عفان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اشترطت فی النکاح
 ان یؤتی ہم ما استحلتم فیہم الفروج ترجمہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط لائی پھر اگر نیک ہے جس سے حلال ہوئی تھارے وہ عورت کی شرط ہے یعنی مہر کا اور اگر با
 سو مقدم ہے اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کیجا وری او کو پورا کرنا چاہئے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہوا تو بعد اس کے
 اور شرطیں جو ہیں یعنی بعد مہر کے اور شرطوں کو پورا کرنا چاہئے **عن عثمان بن عفان** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم قال ان اشترطت فی النکاح ان یؤتی ہم ما استحلتم فیہم الفروج ترجمہ اور اگر گزرا النکاح الی

يَحِلُّ بِهِ الْمَطْلَقُ ثَلَاثًا الْمَطْلَقُ مَا بَيَّنَّ أَوْ نَحَلَ حَسْبَ طَالِ مَوْجَاتِي بِرَقِيقِ طَلَقٍ

هوئی صورت او سکونین طلاق دیا تھا او سکون **عن عائشہ** قالت جماعت مراۃ رفاعة الى رسول اللہ

عليه وسلم فقال الشتران رفاعة طلقني فابك ملاقي واني تزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير

وَمَا مَعَنَا إِلَّا مَتَلِّهِ هَذِهِ الْقُتُوبُ فَجَنِّحْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُعِيدُنَا

كُنْ حَيًّا إِلَى رِفَاعَةِ الْأَحْتَى يَذُوقُ عُسْبِلَتَكَ وَتَرْوِي عُسْبِلَتَهُ

روایت ہوائی عورت شافعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہہ لگی مجھ کو ایسی طلاق دی تھی رفاعہ نے جس سے میرا

تعلق اسکے ساتھ کچھ نہ تھا یعنی تین ملائین دین تہیں پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر کو لیا اور سب کو سامنے نکلیں گا

یہ جسم ہی نہیں مست اور کمزور ہے عیبات سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا اور فرمانے لگے شاید تو چاہتی ہو گی

پھر فاعل کے پاس علی جاؤں یہ بات کہی نہیں ہونے کی جتنک نہ چلے تیرے شہد کو اور تو نہ چلے اور کے شہد کو

یہ جہتک عبد الرحمن تیسرا ساتھ محبت کر گیا رفاع کو تو جائز نہ ہو گی ف تو میں طلاق کے بعد صرف دو کمر سے نکاح

کرنا کافی نہیں بلکہ اس سے صحیح ہو نا ضروری ہے **وَحَرَامُ الْوَيْسَبَةِ الَّتِي فِي حَجَرٍ** بیان حرام و بربہ

جمہوری پرورش میں جو عن عرفہ ان ریتب بنتانی سلمہ و امہا ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم أخبرته أن أم حسيبة بنت أبي سفيان أخبرتها أنها قالت يا رسول الله إنني

اُخْتِي سَيْتَا اِنِّي سَفِيَانٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَحْبِبِينَ ذَاكَ فَقُلْتُ

فَقَرَأْتُكَ بِخِيَّةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهِ كُنِيَ فِي خِيَرَةِ أَخِي فَقَالَ لِيَسْمِيَ عَلَى اللَّهِ عَسَى

إِن أَخَذَكَ لِأَخِي فَيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ بِرَأْسِهِ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أُنْصَحُكَ أَنْ تَرِيدَ أَنْ تَكُونَ مِنْ دُونِ بَنِي

اِنْ سَلَّهَ فَقَالَ بِنْتَانِ سَلَّهَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا اِلَهَ اِلاَّ رَبِّي فِي عَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي

الہا لبت ایچی من الا صاعۃ رضعنی و اباسلمۃ ثوبیۃ فلا لعیر من عن بنایین وہ احاب

سر مجید تکیب جیسی بوسلمانی انسان و سنی اہل سنت و جماعت کی بی بی محسنی رحمہ اللہ کی وہ مومنہ لڑکی ہے جس نے اپنے

ابو سعید ان کی بیٹی کے ساتھ وہ ام حبیبہؓ فرمائی کہ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرو

سیرت بہن کو پچھو کر آیا میری خوشی ہے کیا امین میں کہا ان میری خوشی ہے کیا میں پالی ایسی بی بی ہوئی

جو کہ (یعنی اب بھی مومنین ہیں) پھر میں کی ہرگز بات کو بچے کو سنی ہے۔ گراہی کی سنی ہے جسے وہ ہم پر ہی بنا

کی ہنسی کو نگارِ حرمِ نکاح ادا رہے۔ کہتے ہیں: آئے فو ما با اسلسلہ کا میس کو کہتے ہو میں نے کہا: ہاں۔ آج فرما دی گئے

اگر وہ ٹاکر مری رہے ہو تو یہی تمہارے حلال ہونے کا سوا سطل ہے کہ وہ میری بیٹی پر دودھ کے ناطے سے

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

حدیث کا اس حدیث آئندہ کا ہی ایک حصہ اور پھر گزرجا ہے عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنكح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها تحريمًا لجمیع بین المرأة وخالتها بیعی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنكح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے بیوی سے بیوی پر اور نہ بہانچی سے خالہ پر عن ابی ہریرۃ قال قال النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تنكح المرأة علی عمتها والعمة علی بنت اختها ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے ہوتے بیوی کو نکاح کرنے سے اور اگر بیوی نکاح میں ہو تو اسکی بیوی سے نکاح کرنے کو عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنكح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کے بیوی کو اسکی بیوی سے ہوتے ہوئے اور نہ بہانچی کو عن جابر بن عبد اللہ یقول قال النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تنكح المرأة علی عمتها وخالتها ترجمہ اس حدیث اور حدیث آئندہ کا ہی اگے آتا ہے عن جابر قال قال النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تنكح المرأة علی عمتها او علی خالتها ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کو بیوی پر اور بہانچی کو خالہ پر نکاح کرنا نہ کرنا **الرِّضَاعَةُ** دودھ کے باعث سو کون کون سے ناطے حرام ہونے میں عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حرم منہ الا ولادة حتی منکح الرضاعة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جس ناطے کو حرام ہوتے ہیں وہ ناطے ہی ناطے دودھ پینے کے باعث حرام ہوتے ہیں یعنی رضاع کا اور ولادۃ کا ایک ہی حکم ہے حرام ہونے میں نکاح کے عن عائشۃ اھا اخبرته ان عنہا من الرضاعة یسمی آفلم استاذن علیہا فحسبہ ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تخفی منہ فاکفہ یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ او بخوبریو بیوی او نکاحا جب کا نام ناطہ ہو او نکاح پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے اور وہ دودھ کے ناطے سے چلا ہوا ہو عائشہ نے اس کو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ نہ کہ او نکاح کیونکہ دودھ کی ہی او نکاح لوگ محرم ہو جاتے ہیں جسے نسب محرم ہونے میں عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہونے میں دودھ پلانے سے او تنے ناطے کو حرام ہونے میں نسب عن عائشۃ تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ سَلَامٌ یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ وَ تَرْجُمُهُ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا رَوَاہُ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَمِنْ اَوْتَرَا طَے دُوہ وِیو یَا لَیْسَ بِنَحْوِہِ حَرَامٌ تَوَہِیْنِ اَوْلَادِہٖ مِنْ مَہِیْسَ فِ جَنَکَ
 بَیَانِ قُرْآنِ شَرِیْفِ مِیْنِ نَجْوِی ذَکَرِیَا سَہِ سُوْرَہٖ فَا مِیْنِ **مَحْرُومِ ابْنَةِ الْاَخْرِ مِنَ الرِّضَاعَةِ**
 دُوہ دہا نِی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان **حُکْمٌ عَلَی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا لَکَ تَنْتَقِی فِی**
قُرَیْشٍ وَتَدْعُنَا قَال وَعِنْدَکَ اَحَدٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْرَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِنَّہَا لَا تَحِلُّ لَی
اِنَّہَا ابْنَةُ اُخْتِی مِنَ الرِّضَاعَةِ ترجمہ حضرت علی مدفعہ سورہ روایت کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ
 جہا ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح کر لیا شوق کہتی ہیں میں نے نبی ہاشم کو جو رکر قریش میں کیوں پیش
 کرتے ہو اپنے فرمایا میرے نزدیک کوئی ہے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی ہے اپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے
 دُوہ کے نام سے وہ مجھ پرست نہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَکَرْتُ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ**
بِنْتُ حَمْرَہٗ قَالَتْ اِنَّہَا ابْنَةُ اُخْتِی مِنَ الرِّضَاعَةِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت جو حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا وہ تو میرے دُوہ دہا نِی کی بیٹی ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَمْرٌ زِلَ عَلَی بِنْتِ حَمْرَہٗ قَالَتْ اِنَّہَا ابْنَةُ اُخْتِی مِنَ الرِّضَاعَةِ
 مَا لَہِ یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النِّسَابِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لیا اپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے دُوہ کے نام سے
 سو قسم خدا کی دُوہ حرام کرتا ہے دیا ہی جیسے تا حرام کرتا ہے **اَلْقَدَرُ الَّذِی یَحْرُمُ مِنَ**
الرِّضَاعَةِ کس قدر دُوہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے **عَنْ عَائِشَہٗ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللہُ**
عَنْ وَجَلٍ وَقَالَ اَلْحَارِثُ فِیْمَا اَنْزَلَ اللہُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَدِّثُ مِنْہُمْ
لِیَسْتَحْضِنَ بِخَمْسِ مَعْلُوْمَاتٍ فَمَنْ لَی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَہِیْ جَمَاعَتُہٗ مِنَ الْقُرْآنِ
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت جو او تار ی گئی تھی اللہ تعالیٰ اور بزرگی والے کی طرف سو بہت
 یعنی عشر رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ اور معنی اسکے کہ جس کو نہت معلوم اور ایک شخص کی یعنی عارث کی روایت
 میں پون آیا جو او تار ی گئی تھی یہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنی عشر رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ اور حکم ان
 دس کو نہت معلوم کا یہ کہ حرام کرتے ہیں بخل کو چہرہ منسوخ ہو گئی پہلی اس آیت سے یعنی خمس مَعْلُوْمَاتٍ
 معنی اسکے پانچ گہونت معلوم بیرو فات بانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں یہ ہی
 جاتی تھی **وَ اَلْکَرَابُ قُرْآنِ مِیْنِ ہِہٖ آیتِہِیْنِ بَعَثُوْا یَدِیْہِہٖمَا وَ کَلَامُہٗ مَسْخُوْجٌ** اور حضرت عائشہ
 کو خبر ہوئی اور حکم اسکا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم یہی منسوخ ہو گیا تھوڑا دُوہ دہا نِی ہی حرام

اذن مالتحاجبہ میرے چچا اٹلح نے کہہ میں آنے کے لیے عبادت کرنے آیت حجاب کے میں نے اذن نہ دیا اور سکو چپے
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں میں نے چوچا یہ مسئلہ آپس آپ نے فرمایا اجازت دو اور سکو سوا سٹے کہ وہ تمہارا
 چچا ہے میں نے کہا اسے رسول اللہ کے مجھے دو وہ عورت پلا یا ہے مرد و فرہین پلا یا پھر آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ کا
 میں میں وہ تیرا چچا ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا أَذِنُ لَهُ**
حَتَّى يَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ
جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنُ لَهُ فَقَالَ يَا ذَا لِي كَذِبًا إِنَّهُ عَمْرِي قُلْتُ إِنَّمَا
أَرْضَعْتَنِي أَفْرَأُو أَبِي الْقُعَيْسِ لَمْ يُرْضِعْنِي لَمْ يَجُلْ قَالَ أَذِنُ لِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمْرِي تَرْجُمُهُ عَائِشَةُ رَضِيَ
 عنہا سہروردیت ابو قیس کے بھائی اٹلح نے دن مالتحاجبہ میرے کہہ میں آئیے لیے میں اوسکو اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت
 نہ دوں گی جبکہ اجازت نہ دیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا آپ کے روئے وافر
 ابو قیس کے بھائی آئے تھے اور نہ لانے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور انکو کہہ میں نے نہیں دیا
 آپ نے فرمایا اجازت دی اور نہ کہہ میں آئیگی سوا سٹے تیرے چچا میں میں عرض کیا اسے رسول اللہ وہ وہ ابو قیس کے
 بیوی نے پلا یا ہے مرد تو نہیں پلا یا آپ نے فرمایا اذن دو اور سکو وہ تیرا چچا ہے **بَابُ رَضَاعِ الْكِبَرِ**
بُرْسِي عَمْرِيْن دُوْدُهُ يَلَانِي كِبَارِيْن عَائِشَةَ تَذْجُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلُ جَاءَتْ مَخْلُفَةٌ
يَسْتَسْئِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي لَا رِي فِي وَجْهِ ابْنِي حَدَّثَنِي
مِنْ حُجُولٍ سَأَلَ عَنِّي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ إِنَّهُ يَذْهَبُ عَنِّي فِي خِي
ابْنِي حَدَّثَنِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ ابْنِي حَدَّثَنِي بَعْدَ تَرْجُمَةِ خُصْرَتِ عَائِشَةَ بِيَوِي هِيَ مِنْ نَبِي
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں ابھی سہل سہل کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا رسول اللہ
 میں نے ابھی جو ابوزحفیفہ کے منہ پر غصہ کو ان فرماں کے لیے میرے پاس آپ نے فرمایا اور سکو تو اپنا دو وہ بلا دے
 اور سکو عرض کیا وہ تو ڈارہی والا ہے یہ کہتے منہ فرمایا تو وہ وہ پلا اور سکو چھ دو وہ پلا نا دو کر دیا ابو حذیفہ کے منہ پر
 جبر کو یعنی وہ غصہ ابو حذیفہ کا جاتا رہا کہ سہل کہتی ہیں یہ ابو حذیفہ کے منہ پر وہ بات کہی نہ بھی میں نے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ مَخْلُفَةٌ يَسْتَسْئِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنِي لَا رِي
فِي وَجْهِ ابْنِي حَدَّثَنِي مِنْ حُجُولٍ سَأَلَ عَنِّي قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ حُجُولٌ
كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَجَلَّى لَكَ بِكَ يَذْهَبُ عَنْكَ مَا كُنْتَ
 نبی کا مارا آیت فی حج ابھی حدیث بعد شیا آنکھ تیرے چچا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سہرورد
 ابھی آج سہل سہل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہہ لگی ابو حذیفہ کے منہ پر وہ بات کہی نہ بھی میں نے

گہر میں نیسے اپنے فرمایا تو اسکو دو دھلا دے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤں وہ تو جوان مرد ہے آپ نے فرمایا کیا مجھکو معلوم
 نہیں کہ وہ بڑ عمر کا ہے پھر ایک نائی اور کہنے لگی قسم ہے اسکی جسٹھ کلو بٹھایا اور کپڑا کیا دین حق پرستی بنا کر
 اسکو بعد ابو ذریفہ کو میں نے کہی نہیں خنیں کیا کہ اسنو اپنے تئوں بڑے بن **عمر** عائشہؓ قَالَتْ اَمْرًا مَعِي مَلِكًا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا اَنِّي حَذِيْقَةٌ اَنْ تَرْفَعَ سَالِمًا مَلِكًا اِنِّي حَذِيْقَةٌ حَتَّى يَذْهَبَ عَائِشَةُ اَنِّي حَذِيْقَةٌ
 فَارْتَضَعَتْ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ لِيْنَعْبُدُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّسَالِمٍ مَرَحْمَةٍ مِّنْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا سَوَادُ رَوَيْتُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 بَنِي صُلَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جُورِ كُوْابِ ابُو ذَرِيْفَةَ كِي اَسْبَاتُ كَا كَرُوْهُ وَهَكَذَا سَالِمٌ كُوْجُوْ مَوْلَا بِيْ ابُو ذَرِيْفَةَ كَا سَلِيْعَةُ كَرَا فِي رِيْ غِيْرَتِ
 ابُو ذَرِيْفَةَ كِي بِرِيْ لَدَا اَوْسُ مَوْتُ نِيْ دُوْهُ اَسْ كُوْ كُوْ اَكْرُوْهُ لَكَا نَهَا بَلَكُوْ بِرُوْ اَرُوْ تَهَا اَوْرِيْجِيْ جُوْ اَسْ مَدِيْنَتِيْ بُوْ
 مِيْنُ بُوْنُ فَرَا تِيْ مِيْنُ تِيْ بِرِيْ خُصَّتْ سَالِمُ كِي لِيْ نِيْ نِيْ بِرِيْ عَمْرُوْ تَهَا سَالِمُ كِي لِيْ اُوْ كِي كُوْ بُوْنُ مِيْنُ دُوْهُ
 پلانے حرمت نہیں ہوتی **عمر** عائشہؓ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَتْ
 يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَالِمًا يَدُخُّنْ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ اِلَى جَالٍ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ اِلَى جَالٍ قَالَ لِيْ رَضِيْعَةُ

تَحِيْرُ مِّنْ عَلَیْہِ يَدُ لَكَ فَمَكَثَتْ حَتَّى لَا اَحْصِيْ دُفْعًا وَكَلِمَتًا لِّقَائِهِمْ فَقَالَ حَدَّثَ بِہٖ وَلَا تَهَابُہٗ
 مَرَحْمَةٍ مِّنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا سَوَادُ رَوَيْتُ عَنْ سَهْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُوْ كِي لُوْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَالِمًا كُوْ
 سَا كُوْ اَرُوْ كُوْ سَجُوْ بِيْ جِیسا اُوْ مِيْنُ كُوْ سَجُوْ پُوْ تِيْ سَعِيْ عَا قُلُ وِرَا لُحْ ہے لُوْ جَانَا ہے سب باتیں جیسو سیانی ارد
 جانو میں یعنی جوان دمی ہر دنیا کے کاموں کے واقف ہے بچہ نہیں اپنے فرمایا تو اسکو اپنا دودھ پلاوے تیرا ساتھ دوس کا
 کنا حرام ہو جائے گا اسکے سبب ابن ابی بلکہ نے کہا نہیں پلاؤ میں ایک برتن نہیں بیان کیا میں نے اس حدیث کو چرب
 ملاقات جو کیری قاسم سے ادھون نے فرمایا تو بیان کر اس حدیث کو اور حرف نکرا کے بیان کرے **ف** ابن ابی بلکہ اس
 حدیث کو ادوی میں پہلے دے دے اس حدیث کے بیان کرے کیونکہ اکثر علماء کے مذہب کے خلاف ہی ہر قاسم کے کہنے سے روکنا
 کرنے لگے **عمر** عائشہؓ اَنْ سَالِمًا مَلِكًا اِنِّي حَذِيْقَةٌ كَا نَ مَعَ اِنِّي حَذِيْقَةٌ وَاهْلُهُ فِيْ بَيْتِهِمْ

فَاَتَتْ بَيْتَ سَهْلَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَتْ اِنْ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ اِلَى جَالٍ
 وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْهُ فَاِنَّہٗ يَدُ خُلْ عَلَيْنَا وَاِنِّيْ اَطْلُقُ فِيْ نَفْسِ اِنِّي حَذِيْقَةٌ مِّنْ خِلَافِ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَرَضِيْعَةُ تَحِيْرُ مِّنْ عَلَیْہِ فَارْتَضَعَتْ فَذْهَبَ لَدُنَّ فِيْ نَفْسِ اِنِّي حَذِيْقَةٌ فَجَعَلَتْ
 لَدَیْہِ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ ارْتَضَعْتُ فَذْهَبَ لَدُنَّ فِيْ نَفْسِ اِنِّي حَذِيْقَةٌ مَرَحْمَةٍ مِّنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا سَوَادُ رَوَيْتُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 سَالِمٍ مَوْلَا ابِيْ ذَرِيْفَةَ كَا تَهَا ابُو ذَرِيْفَةَ كِي گہرا لُوْنُ کس ساتھ لکر یعنی سب لوگ گہرے جہاں سے تھے ان میں
 عکس سالیہ ہی رہتا تھا اس کے لئے کوئی جدا گہر نہ تھا بہرے نہیں کے بیٹھے یعنی ابو ذریفہ کی جورو بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اور کہنے کے سالیہ ماعقل میں مرے اور اسکو سب چیز کی سمجھ ہے اور وہ گہر میں آپا کر رہے اور میں سمجھتی ہوں

ابو حنیفہ اور سب کو گہر میں لے سے بڑا شہ ہے کہ پھر دیا لاوا سو پہاڑ وہ پکا واسکے حق میں تو حرام ہو جائیگا
 اور جس دودہ پلا دیا سالم کو بھڑکات ہو حنیفہ کے جی سو جاتی رہی پیرائی ابو حنیفہ کی جو یہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پانچ ہزار گہر میں لے دودہ پلا یا سالم کو جب تک سو دودہ پلا ابو حنیفہ کے جی سے نکل گئی **عَنْ**
عَلِيٍّ قَالَ ابْنُ سَائِرٍ اُذْ وَاخِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الرَّمْضَةِ اَحَدًا
مِّنَ النَّاسِ يُبَيِّدُ رَضَاعَهُ الْكَبِيرَ قُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى الَّذِي اَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَا فَهِيَ سَهْلٌ مَّعَارُضَةٌ فِي رَضَاعَةِ سَائِلٍ وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ
كَأَيِّدُ خُلِّ عَلَيْنَا اَحَدًا بِهَذَا الرَّمْضَةِ وَلَا يَرَانَا مَرَّجَمَةٌ عَمْدَةً سَوْدِيَّةً اِنْكَرَا كَيْسَ بِنِجَاجِ مَعْطَرَاتِ لَبَا وَرَبَا
 کہ اس ضاعت کا بونٹ سو کہ گہر میں نے دینوں کی خضت اور اجازت دینا چاہے اس ضاعت کو غرض یہ ہے
 کہ نبی عمر میں جو دودہ پلا یا جا تو اس کے سبب کسی کو گہر میں آئیںکی اجازت نہیں ہو سکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ کو
 خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق میں تھا اور اونہوں نے قسم کہا کہ اس
 نہیں دے گا کہ اس ضاعت کے سبب کوئی دینی اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہر گہر میں جیسا کہ روایت جوتے مگر یہ
 حکم عام نہیں ہے **عَنْ** **ابْنِ سَائِرٍ اُذْ وَاخِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ ابْنُ سَائِرٍ اُذْ وَاخِ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الرَّمْضَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا اِلَّا رَحْصَةً
لِرَحْصَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَا فَتَسَالِيهِ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ اَحَدًا بِهَذَا الرَّمْضَةِ وَلَا
 یہاں تا ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت ہے انکار کیا سب بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مسئلہ کے عام
 ہو چکا اور نہیں جائز کہ نبی نہیں کیا گہر آنا اس کے باعث سو اور کہا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو قسم
 کہا ہمارے نزدیک یہ رخصت نہیں ہے کہ ایسا حکم خاص کیا تھا اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کو پہنچا اور
 نہیں دے سکا بیان اس ضاعت کے سبب کوئی دینی سالم کے سوا اور کسی کو ایسا حکم نہیں تاکہ اس پر قائل کر سکیں اور
 اجازت بن **الْغَيْلَةُ** دودہ پلا نیوالی عورت کو حرام کرنا **عَنْ** **عَائِشَةَ اَنَّ جَدَّ امِّهَا بَنَتْ وَهِيَ حَلَا تَتَمَكَّنُ**
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْفُخُ عَرْنَ الْغَيْبِ لَوْ حَتَّى كُنْتُ اَنْ اَخْرِجَ
وَالْقَوْمَ يَضَعُوْنَ وَقَالَ اِنْهَايَ يَضَعُوْنَ يَهْ فَلَا يَضَعُوْنَ اَوْ لَا يَضَعُوْنَ مَرَّجَمَةٌ عَمْدَةً سَوْدِيَّةً اِنْكَرَا كَيْسَ
 جہاد و سب کی لڑکی بیان کرتی تھی حضرت عائشہ رضہ کے پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میلہ اور وہ ہوتا کہ لوگوں
 کو منع کروں بلکہ کہنے لگتی دودہ پلا تو میں جابجاء کرنے سے) پیرا دیا مجھ کو کہ خداس اور دم کے لوگ خیلہ کرتے ہیں اور
 اونکی اولاد کو بھڑکھڑ نہیں ہو گا اور سماحق کی عداوت میں جمع کا لفظ ہے یعنی بعضوں کی اور ایک روایت میں بعضہ ہے
 مطلب میں کچھ فرق نہیں ہے عربوں کا یہ خیال تھا کہ بچے کی مان جب بچہ کو دودہ پلائی ہو تو اس سے محبت

ذکرنا چاہئے اس سے بڑا ضعیف ہو جائے یہ خیال صحیح نہیں البتہ اگر حمل ہو جاوے تو اس کا وہ بچہ گو ضرور کہ ہے **باب العزل** نہ داخل کرنا نطفے کا عمر میں عورت کے اور اگر او دینا اس کا فرج سے باہر

اسبابین اسکا بیان ہے عن **آنی سَعِيدُ الْحَذَرِي** قَالَ دُكِرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِمْ سَلَامٌ قَالَ وَمَا نَأْمُرُكُمْ مِّنْهُ أَنْ تَجْعَلُوا آلَهُم مِّثْلَ آبَائِكُمْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَيْنُ السَّامِعَةُ وَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الْمَكِينِ

لَهُ الْأَمَةُ فَيُضَيَّبُ مِنْهَا وَيَكُونُ أَنْ يَحْمِلَ مِنْ ذُنُوبِ الْأَعْلَمِ أَنْ لَا تَقْعُدُوا فَأَمَّا هُوَ فَقَدْ

ترجمہ البوسعید ہندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر سوانزوہ یک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا آئینہ فرمایا

لہذا ذکر موعظ سے تم میں ہنر و عرص کیا کہ شیخ شخص کی عورت بچہ اور اوس سے وہ فرقت کرتا ہے اور عورت کا بچہ ماننا

نہیں چاہتا اور یہ طرح نوٹنڈی کے پاس چلتا ہے اور رہتا ہے۔ وہاں تک کہ وہ سب کو اس سے خطرہ محسوس ہوتا ہے اس لیے وہاں سے گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔

مفسر۔ تمہارا کہنا بھی بیکار انا یا یہ سچ لکھ کر دے کیونکہ میرا ہندو ہوں اور وہ کہتا ہے کہ وہ میرے فرائض دینا کا حق نہیں رکھتا۔

[illegible][illegible]

والتوفيق من الله تعالى

سید محمد علی حسینی

لَنْ يَكُونَ رَجُلًا سِوَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ إِنَّ مَرَأِي تَوَصَّي

وَأَنَا أَكْرَمُ مَنْ جَعَلَ فَهَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَافِدَ قَدِ رَفَعِي الرَّحْمَنُ سَيَكُونُ

اس طرح جو وسیع حد پر رسی لٹیرے نہ سہاویا ہے ایسا دلی کے پچھلے برسوں کے اندر علیہ دم مسو نصف بیکار کر نکال سکا اور

ہے لکھنؤ میں کل پیرا ماہین چاہا اور میری بھور و لطف کو کہہ بیسی ہے اپنے فرمایا جو چہ ہے سے رگم میں کہا یا

ہے وہ ہو گیا یعنی تقدیر کا لہا جو ہو کا وہ ہرگز نہ نیکی کا حق البضائع و حرصۃ نہاد

ایسا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے **عن** حجاج بن حجاج عن ابنہ قال قلت یا رسول اللہ ما یدفع عني

مَنْ مَدَّ إِلَيْنَا مِصْرَاعَ قَالِ مُحَمَّدٌ وَعَبِيدَانِ أَمِيَّةٌ تَرْجُمُهُ مَجَاجُ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّ مِصْرَاعَ كَافِي مِيرَے بِهَكَ كَيُونَا

۱۰۔ پہنچو فرمایا ایک غلام بالونڈی دمیو۔ سے (دودھ پلانے کو ایک غلام بالونڈی سول لیکر دیوے تا ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔

حضرت کو الشہادۃ فی الرضایع ثابت ہونا نہایت کا گواہی سے محض عقیقہ قال تو مومن

أَمْرًا فَجَاءَنَا مِرًا ۖ سَوَّاءُ مَا رَضَعْتُكَ مَا مَتَيْتُ الْبَيْتَ عَلَى مَلِكٍ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ فَلَا تَهْنِئْ بِبَيْتِ فُلَانٍ فَيَجَاءُ نِسِي امْرَأَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ اِنِّي كُنْتُ

أَرْضَعْتُكُمْ فَأَعْرِضْ عَنِّي فَاتَّيَيْتُهُ مِنْ بَيْلٍ وَنَجَّيْتُهُمْ فَقُلْتُ إِنَّهُمَا كَانِيَّةٌ قَالَتْ وَكَيْفَ بِهِمَا قَالَتْ

پاس بغروی آپکو نصیحت کی اور بیان کیا میں نے آپ کی رو برو فلانی عورت جو فلان کی بیٹی ہے میں نے اس سے نکاح کیا پہر آئی ایک عورت جنسین اور کہو لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا اپنے میری طرف سے منہ پیر لیا پہر میں آپ کے منہ کی طرف آیا اور کہا میں نے وہ چوٹی ہے اپنے فرمایا کیسی اور کو چوٹی کہیں وہ اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس دودھ پلایا تو چوڑ دے اور کو کہی جسے تو نے نکاح کیا ہے **کَلَّا مَا نَكَّهَ الْاَبَاءُ** باپ کی شکوہ کو نکاح کرنے والا کیا حکم ہے **عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَقِيتُ خَالِيَّ وَمَعَهُ اَيُّهُ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرِيدُ**

قَالَ اَرَا مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِيَّ يَجْعَلُ تَزْوِجَ اَهْرَاقَةَ اَرَسِيهِ مِنْ بَعْدِ اَنَ اُنْهَضَ عَنْقُهُ اَوْ اَقْتَدَرَ تَرْجُمَهُ بَرَّادُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَاهُ عَنْهُ طَابَتْ لَقَاتُ هُوَ بِمَدِينَةِ مَكَّةَ اَوْرَاوَنَكِي بَاسِ اِيكُ جَنَاحِي هِي تَمَا میں نے کہا کہاں کا ارادہ آپکا ادھون نے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف اس کی گردن مارنے کو اور گردن پر نیک سبب یہ ہے کہ اس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جو رو سواد سکے ریکے بعد **عَنِ النَّبِيِّ**

عَنْ نَابِيهِ قَالَ اَصَبْتُ عَمِّي وَمَعَهُ دَايَةُ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ اَتَكُمُ اَهْرَاقَةَ اَيُّهُ كَا مَرِّفِي اَنَ اَصْرِبَ عَنْقُهُ وَاَاْخُذَ مَا لَكَ تَرْجُمَهُ بَرَّادُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَاهُ عَنْهُ طَابَتْ لَقَاتُ هُوَ بِمَدِينَةِ مَكَّةَ اَوْرَاوَنَكِي بَاسِ اِيكُ جَنَاحِي هِي تَمَا ادھون نے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک آدمی کی طرف اس کو نکاح کر لیا ہے ایو باپ کی جو رو سے اس کی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لیلو اسکا ال **تَاوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اِيْمَانُكُمْ بَيَانُ بَيِّنَاتٍ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اِيْمَانُكُمْ** کا یعنی اسکا شان نزول کہاں اور کس وقت ہوا ہے **عَنِ النَّبِيِّ سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَتْ جَيْشًا اِلَى اَوَّلَائِهِ فَاَقْبَضُوا عَدُوَّ اَقْبَضُوا اَعْدَاءَهُمْ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَاَصَابُوا اِيْهُمْ سَبَا يَا لَهْنَ اَزْوَاجُ فِي الْمَشْرِقِ كُنَّ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يَحْرَبُونَ اَمِنْ غَشِيَانِهِنَّ فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اِيْمَانُكُمْ اَيُّ هَذَا اَلَكُمْ حَلَالٌ اِذَا اِنْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا لشکر اور اس کی طرف جو نام ہے ایک مقام کا طائف میں پہرہ قابض ہوا دشمن سے اور مارا اور کھا اور غالب ہے ہم شکر کوں پر اور تہہ لگین کہو بندہ میں اور ان کے خاندان شکر کوں میں بگڑے یعنی عورتیں ہاتھ آئیں مسلمانوں نے انکو ساتھ صحبت کرنے پر بھیجا پہر واری سے عزت اور بزرگی والے نے یہ آیت **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اِيْمَانُكُمْ** یعنی حرام میں تمہارے وہ عورتیں جو نکاح میں ہیں دوسرے آدمیوں کے لیکن اس وقت حرام نہیں جب تم مالک ہو جاؤ اور ان کے اور اس حدیث میں جو تفسیر آئی ہے اس سے بھی یہی معنی ملتے ہیں اور وہ تفسیر یہ ہے یعنی عورتیں

یعنی خالص عہد تھا، تو میں نہیں سمجھا کہ خلق القرب کیا ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لو کہہ کر سکتے ہیں جو مارا جاوے تمہارا لڑائیوں میں یا مر جاوے تو کہتے ہیں وہ شہید مارا گیا یا شہید مر اور شاید اس اپنے اونٹ کے سر میں پر بوجھ لادو اور ایک چاؤ سے پرستو چاندی کا سوداگری کے لئے دینی اور سکی نیت خالص عہد کی نہ تو ایسا مت کہو بلکہ اس طرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جو شخص مارا جاوے یا مر جاوے اللہ کی راہ میں وہ جنت میں جاوے گا اور کسی شخص خاص کے بار میں کہہ نہ کہو انعاما تھا ہے اور سکی نیت کیا ہی

أَمْ حَبِيبَةٌ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْخَبَشَةِ وَزَوَّجَهَا النَّجَاشِي وَ

أَمَّهَا أَرْبَعَةَ أَكْلَافٍ وَجَهَنَّا هَا مِنْ عُنْدِهِ وَبَعَثَ مَعَ شُرَحْبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهَا رَسُولًا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرِي وَكَانَ مَقَرُّ نِسَائِهِ أَرْبَعَ مِائَةِ ذَرَاهِمٍ تَرْجُمَهُ حُصْرَتُ امْرِئِي

سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک میں نہیں مانگے اور شاہ

زحکا نام نجاشی تھا نکاح کر کے حبز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار ہر ہر کر کیا تھا اور شرحبیل بن حسیہ کے

سہراہ دیکر جو ادا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک حب نہیں بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا ہر چار سو درہم ہے **اَلْزَّوْجُ عَلَى نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ**

سوز کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا نواۃ کچھور کی کھلی یا باج درہم برابر تول **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ**

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سَقَيْتَ إِلَيْهَا قَالَ زَيْنَةُ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمَ وَلَوْ نِشَاءً تَرْجُمَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَلِي سُرُورٍ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت انکو کپڑے یا ہن پر زرد و دب لگا ہوا تھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور سچ دریافت کیا اوہوں نے کہا میں نے ایک انصار عورت سے نکاح کیا ہے پر اپنی نواۃ یا

مہر دیا تو نے عبدالرحمان بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا بنو فرمایا ولیمہ اگر چہ ایک بکری کا ہی ہوف ابل

حساب کی مطہرات میں نواۃ باج درہم کے وزن کو کہتے ہیں **عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو**

بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَلَى بَنِي شَيْبَةَ الْعُرَيْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ

قَالَ صَدَقَ فَقَالَ زَيْنَةُ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ تَرْجُمَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَلِي سُرُورٍ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اس وقت میں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ میں نکاح کیا جو ایک انصار عورت کی بیوی چاہا مہر کتنا باندھا اور عبدالرحمان نے کہا ایک نواۃ سوز کا **عَنْ**

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَلِي سُرُورٍ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَلَى بَنِي شَيْبَةَ الْعُرَيْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ

عَوْدَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تاہم ادب سے اور اس کا کریم یعنی خوش ہوئے کہ وہ نکاح فیصلہ سے نکلا، امام سنائی نے کہا اس حدیث میں اس کا ذکر
 کسی نہیں کیا سوائے اس کے **عن عکرمہ عن عبد اللہ اذ قال** اُتی فی امرأۃ تزوجتہا وجعل فکرات
 عنہا ولم یقر من لہا حیضا قال ولم یذ خل بہا فاختلعت الیہ فیہا من شہر لا یلتئم لہم لحد قال
 اُری لہا حیضا فی نساہا لا وکس ولا شطط ولہا المیراث ولہا العید فہی مہملہ معقل بن
 سنان الا شجعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فیہ بزوغ بنت واشق مثل ما قضیت
 ترجمہ عکرمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سو روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جگر ازاد یک عبد اللہ بن مسعود اور وہ جگر
 پہن تھا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ کہتے
 بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرتے تھے کہ قریب ایک مہینہ کے پہرتے رہے عبد اللہ بن مسعود نے ان کو فتویٰ دیا
 آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہو کہ اس عورت کا مہر اس کے کئے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ
 زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت مہینہ اس کو لازم ہے عبد اللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان
 نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزوغ واشق کی بیٹی کا جگر اس طرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم فیصلہ
 کیا **عن عبد اللہ فی رجل تزوج امرأۃ فکرات ولم یذ خل بہا ولم یقر من لہا حیضا قال لہا المیراث**
وعلیہا العید ولہا المیراث فقال معقل بن سنان فقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قضی فیہ بزوغ بنت واشق ترجمہ حکم کیا عبد اللہ بن مسعود نے اس سے کہ میں نے نکاح
 کیا تھا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے صحبت کی اس طرح کا حکم کہ دلا یا جاوے ایسی عورت کو مہر اور
 میراث اور لازم ہے اور پہر عدت یہ سب معقل بن سنان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 فیصلہ کیا جگر میں بزوغ کے جو بیٹی تھی واشق کی **عن عکرمہ عن عبد اللہ مثلاً** ترجمہ عکرمہ عبد اللہ
 بن مسعود اس طرح اور بھی روایت کی ہے **عن عکرمہ عن عبد اللہ اذ قال** اُتی فی امرأۃ تزوجتہا وجعل فکرات
 عنہا ولم یقر من لہا حیضا قال ولم یذ خل بہا فاختلعت الیہ فیہا من شہر لا یلتئم لہم لحد قال
 اُری لہا حیضا فی نساہا لا وکس ولا شطط ولہا المیراث ولہا العید فہی مہملہ معقل بن
 سنان الا شجعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فیہ بزوغ بنت واشق مثل ما قضیت
 ترجمہ عکرمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سو روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جگر ازاد یک عبد اللہ بن مسعود اور وہ جگر
 پہن تھا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ کہتے
 بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرتے تھے کہ قریب ایک مہینہ کے پہرتے رہے عبد اللہ بن مسعود نے ان کو فتویٰ دیا
 آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہو کہ اس عورت کا مہر اس کے کئے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ
 زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت مہینہ اس کو لازم ہے عبد اللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان
 نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزوغ واشق کی بیٹی کا جگر اس طرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم فیصلہ
 کیا **عن عبد اللہ فی رجل تزوج امرأۃ فکرات ولم یذ خل بہا ولم یقر من لہا حیضا قال لہا المیراث**
وعلیہا العید ولہا المیراث فقال معقل بن سنان فقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قضی فیہ بزوغ بنت واشق ترجمہ حکم کیا عبد اللہ بن مسعود نے اس سے کہ میں نے نکاح
 کیا تھا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے صحبت کی اس طرح کا حکم کہ دلا یا جاوے ایسی عورت کو مہر اور
 میراث اور لازم ہے اور پہر عدت یہ سب معقل بن سنان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 فیصلہ کیا جگر میں بزوغ کے جو بیٹی تھی واشق کی **عن عکرمہ عن عبد اللہ مثلاً** ترجمہ عکرمہ عبد اللہ
 بن مسعود اس طرح اور بھی روایت کی ہے **عن عکرمہ عن عبد اللہ اذ قال** اُتی فی امرأۃ تزوجتہا وجعل فکرات
 عنہا ولم یقر من لہا حیضا قال ولم یذ خل بہا فاختلعت الیہ فیہا من شہر لا یلتئم لہم لحد قال
 اُری لہا حیضا فی نساہا لا وکس ولا شطط ولہا المیراث ولہا العید فہی مہملہ معقل بن
 سنان الا شجعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فیہ بزوغ بنت واشق مثل ما قضیت
 ترجمہ عکرمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سو روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جگر ازاد یک عبد اللہ بن مسعود اور وہ جگر
 پہن تھا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ کہتے
 بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرتے تھے کہ قریب ایک مہینہ کے پہرتے رہے عبد اللہ بن مسعود نے ان کو فتویٰ دیا
 آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہو کہ اس عورت کا مہر اس کے کئے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ

آتی میں جبکہ اوس نام لیا اور سور تون کا اپنے فرمایا میں نے پیر انجیل کر دیا اس عورت سے اوس قرآن پر جو حکم
 بادے **بَابُ اِحْلَالِ الْفَرْجِ حلال** کر دینا فرج کا کسی کے لیے عین النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 علیہ وسلم فی النجیل یا فی جادیکہ امرایہ قال انما انت احلتها لہ فجلا لہ مائۃ جلد وان لم یکن
 احلتها لہ فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لیے فرج
 زنا کیا تھا لونڈی سے اپنی جورو کی بیہ فرمایا تھا اگر حلال کر دی تھی اوس عورت یعنی اوسکی جورو خود وہ لونڈی کو
 لئے تو ماروں گا میں اوسکو سو کوڑے اور اگر حلال نہیں کی تھی اوسکے لئے تو رجم کرونگا اوسکو ف کیونکہ جب
 مالک نے لونڈی کے فرج کسی کی حلال کر دی تو وہ حلال نہیں ہوتی مگر شہب کی وجہ سے زنا کی حد نہ پڑی
 اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اوسکو مارے جاویں گے **حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ لَمْ**
عَبْدُ اللَّهِ عَمْرٍو بَنِي حَنِينٍ وَيُنَبِّئُ قَدْ قَرَأَ أَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةٍ أَمْرًا يَهُدًى قَرِيعَ إِلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ
لَا قَضِيَّتْ فِيهَا بَقِصَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَتَّ أَحْلَتْهَا لَكَ جَلْدًا نَفْكَ وَإِنْ كُنْتَ تَكُنُّ
أَحْلَتْهَا لَكَ رَحْمَتُكَ بِالْحِجَابَةِ نَكَاحًا نَتَّ أَحْلَتْهَا لَهْ فَعَلَدَ مَائَةً قَالَ قَتَادَةُ كُنْتُ تَنْتَبِئُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ
مُكْتَسِبٍ إِلَى يَهْدَا تَرْجَمُهُ حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ سَوِيَّةً آیا ایک جبکہ نعمان بن بشیر کے پاس اوس آدمی کا جبکہ نام
 عبد الرحمن تھا اور لوگوں نے اوسکا نام فر قریع دیا تھا وہ جبکہ یہ تھا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جا پڑا تھی
 اوس نے زنا کر لیا نعمان بن بشیر کہنے لگے میں فیصلہ کرونگا اس طرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا او
 کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کر دی تھی لونڈی تیرے لئے تو کوڑے مارونگا میں تمہیں اوس سے رجم کرونگا
 تمہیں تہروں کے ساتھ آخر یہ ہوا سو کوڑے اوسکو کیونکہ اوسکی جورو نے حلال کر دی تھی اوسکو وہ لونڈی تھا وہ
 کہتے ہیں میں نے حبيب بن سالم کو لکھا تھا اوس نے تمہیں بھی لکھ دیا تھا **عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةٍ أَمْرًا يَهُدًى نَكَاحًا نَتَّ أَحْلَتْهَا لَهْ فَأَجْلَدَ مَائَةً وَلَيْكَ كَمْ تَكُنْ أَحْلَتْهَا لَهْ
فَارْجِعْهُ تَرْجَمُهُ وَبِغَدْرٍ بَرٍّ عَمْرٍو سَمِعْتُ بَنِي حَنِينٍ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ
بِجَارِيَةٍ أَمْرًا يَهُدًى إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَا فَهِيَ حُرٌّ عَلَيْهِ لَيْسَتْ بِهَا شَكْلُهَا وَإِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ
لَيْسَتْ بِهَا وَهَذَا تَرْجَمُهُ سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک آدمی کا کہ اوس نے زنا کیا تھا اپنی جورو کی لونڈی سے اس طرح پر اگر اوس
 نے زبردستی زنا کیا اوس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو فہنی آئی ایک لونڈی
 اوسکی مانند بیٹھے مرد اوس لونڈی کے پہلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کر دے کیونکہ یہ لونڈی بیٹھے
 زبردستی کے زنا ہو گئی اور اگر مرد نے زبردستی نہیں کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہ کام ہوا تو وہ

ہاں یہ بھی ہے کہ ان کے بچے بچہ پر فرح کیا ہے جسے میرزا بستی سے یعنی لڑکوارہ لکھنے لکے تھے یہی (اسے)
 عزت میں جو بکری گئی تھیں (دیکھیں) (اسے) چاہی کا (اگر کہنے لگے) رسول اللہ ان بندوں میں سے ایک بندہ ہی جو جو
 ہو کہ بچے فرمایا جیسے انہیں سے کوئی کسی لونڈی اور ہونے لے لیا صفیہ جی کی بیٹی کو اتنے میں ایک آدمی مگر
 کہنے لگا بی بی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے ہی اللہ کے صفیہ نے دیکھ کر دیدی وہ عورت حیر کے لاین نہیں کیونکہ قرینہ اور
 نفیر جو ہائے قبیلہ میں ان قبیلوں کے بیٹی ہے اپنے فرما بلاوا و سکو پہرائی وہ عورت جب اپنے نظروں
 اوپر حیر کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو انہیں سے راوی کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کی صفیہ
 اور اس کو نکاح کر لیا ثابت نے پوچھا ہوں سے یعنی اس سے) اور کہنے لگے اس عترہ کے باپ کیا مہر باندہ تھا اس کا
 اور ہونے جواب دیا اس کا آزاد کر دیا اس کا مہر تھا ابھی حضرت رستے میں ہی تھے ام سلمہ اور سکو اس وقت اور پیرتہ کر کے
 رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ سے اس کے پاس اور فرمایا صبح کو جبکہ پاس جو کچھ ہو
 وہ لے آئے اور پچھایا گیا چہرہ اور لوگوں کا شروع کیا کوئی نہیں لایا اور کوئی کچھ اور کوئی بھی لایا پھر سب ملا دیا
 پس یہ تھا ولیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمن
 عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حِمْيَرٍ أَخْطَبَ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حِينَ عَرَسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ
 ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابَ تَرْجُمَةً لِمَنْ خَفِيَ مِنْهُنَّ. وَايْتِ يَرْثِيهِ بَنِي صُلَيْمٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَمِنُ مِنْ خَيْرِ كَتَمِينَ
 حِينَ دَسِيَ كِي صَفِيَّةَ حِينَ كِي بَنِي ثَوْدَةَ خُطِبَ بَوْتِ سَاسِ وَأُورِثَ شَالِ كِي كِي بِرَدِّ شَيْئُونَ مِمَّنْ يَفِي بِيُورِثُ مِمَّنْ
 عَمَّنْ أَسْبَقَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ الْمَدِينَةِ ثَلَاثَ أَيَّامٍ بِصَفِيَّةَ
 بِنْتِ حِمْيَرٍ مَدَامَتْ لِسُلَيْمٍ إِلَى وَلِيِّهَا كَمَا كَانَ فَمَا لَمْ يَجْزِ لَحْمٌ أَمَّا لَا تَطَاعُ وَالْقِي عَلَيْهِمَا
 مِرَاتِ مَرَّةٍ وَأَكْثَرُ السَّمَنِ فَكَانَتْ وَلِيَّتَهُ فَقَالَ السُّلَيْمَانُ أَحَدُ بَنِي أُمِّهِاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ
 جَمَاعَتِكَ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَّجَهَا فَعَمَّنْ أَسْبَقَ أَمَّا لِسُلَيْمٍ فَإِنْ لَمْ يَجْجَهَا فَعَمَّنْ أَسْبَقَ مَلَكَتْ يَمِينُهُ
 فَلَمَّا أَرْتَحَلَ وَطَأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّكَاسِ تَرْجُمَةً لِمَنْ خَفِيَ مِنْهُنَّ سَاسِ قِيَامُ كِي
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ جی کی بیٹی کے پاس اور
 بلا یا مینے سلمانوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیمہ کے دعوت کے لئے حکم کیا اپنے دسترخوان بچا نیکا اور وٹی
 اور گوشت اور سوخت مان جو وہ تھا پھر پرنے لگیں اس جڑ کے دسترخوان پر کچھو رین اور پیر اور گہی بس ہو گیا
 ولیدہ بچا ادسی سے مینے کسی کچھو رین لاکر ڈالیں اور کسی نے چیر اور کسی گہی اور سکا لیمہ بک کر سب مل کر لایا پھر
 لوگوں نے یہ بات کہنی شروع کی صفیہ جی اور عشا ہی ایک بیوی ہو گئی جیسے اور بیویں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سب لوگوں کی مان ہو گئیں یا اپنی لونڈی رہیں پھر کہنے لگے اگر بڑے میں میگی تو سب جو امیات المؤمنین میں

جب حدیث گذر جائے تو اس سے نکل کر کہے عبدالرحمن نے کہا اللہ برکت کو پہنچا دی جو رون اور سال میں نہ بچے بار بار
دکھلاؤ پھر وہ ہار دے گا اور نہ لوٹے گا تک اگر گئی اور پھر نفع کا کر لائے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے مجھ پر زہری کا نشان دیکھا تو فرمایا یہ زہری کسی سے ہے میں نے کہا میں نے نکل کر کہا ہوا پچ فرمایا تو دیکھ
ایک ہی بکری کا ہی آخر **کتاب النکاح** تمام ہوئی کتاب نکل کر دیکھ بعد اکثر نسخوں میں
نہن بالطلاق ہوا اور بعضی نسخوں میں کتاب عشرۃ النساء زیادہ ہے ہم نے اس کا ہی ترجمہ کر دیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عشرۃ النساء مورتون کے ساتھ گذر کر لکھا بیان یعنی کوئی ذکر اور نہ کے ساتھ
بتا کر **عن** اکبر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **جَبَّتْ لِي مِرَالُ نِسَاءٍ وَالطَّيِّبُ**
وَجُعِلَ قَرْنِي عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سورت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دنیا کی
سب چیزوں میں عورتیں اور خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھوں کی ہندک نماز میں ہے **عن** اکبر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **جَبَّتْ لِي نِسَاءٌ وَالطَّيِّبُ وَجُعِلَتْ قَرْنِي عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ** ترجمہ ابو ہریرہؓ
عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **كُنْتُ أَسْتَبْشِرُ نِسَاءً مِنْ**
الْأَنْحِيلِ ترجمہ انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تھی مورتون سے
رضی عورتیں زیادہ مرغوب تھیں پھر اونٹے بعد گھوڑے **مِثْلُ الرَّجُلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ**
مَوْتِ نِسَاءٍ وَجَبَّتْ لِي عَيْنِي ابی ہریرہؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من كان له امرأ كان
يَمِثُّ لِي أَخَذَ نِسَاءً عَلَى الْأَنْحِيلِ كَمَا يَأْخُذُ الْفَتَا مِتَّاحًا شَقِيبًا مَا عَمِلَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دو عورتیں ہوں پھر وہ ایک کی طرف جھکا جاوے اور دوسری کے حق میں
کرسے تو قیامت کے روز اوکا اور ایک ف کاہن جھکا ہوگا **عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
وَسَلَّمَ لِقِسْمِ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَيَعْدِلُ سَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا لِأَيِّهَا أَمْلِكُ فَلَا تُكْفِرْ فَيَا أَتْلَفُ وَلَا أَمْلِكُ
أَوْ سَلَّمَ لِقِسْمِ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَيَعْدِلُ سَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا لِأَيِّهَا أَمْلِكُ فَلَا تُكْفِرْ فَيَا أَتْلَفُ وَلَا أَمْلِكُ
عورت کے پاس پھر فرماتے یا اللہ میرا کام چھپیں میں اختیار کرتا ہوں مت پر جھکاؤ اس کا میں جھکا تو ایک
ہو اور پھر عینا میں نہیں (یعنی دیکھ) میں میرا نہیں جھکا اگر فابری انصاف کرتا ہوں جبکہ میرا عینا
میں ہے **جَبَّتْ لِي بَعْضُ نِسَائِهِ أَكْثَرُ مِنْ بَعْضٍ** ابی ہریرہؓ عن رسول اللہ
سے زیادہ **عن عائشة قالت أرسل أرواح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یروح النمل**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی طرح

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کوئی بی بی ان انصاف باہمی میں اور تمنا کی بی بی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہیں نہیں
خدا کی اب میں کبھی آپ سے کچھ نہ کہوں گی اس اب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بی بی میں کبھی نہ کہوں گی جس کو یہ حال
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اندر میں وہ عورت تھیں جو میرے برابر کی تھیں اب کی بی بیوں میں آپ کے نزدیک ابھی وہی
اور میری اور میں حال میں اور میں نے کبھی نہیں کی کسی عورت زینب سے بڑھ کر ہنداری اور خدا ترسی اور بچائی اور
ماتے فائز کو ساتھ لیا اور صدقہ اور خیرات میں اور وہ بہت دلیل کرتے تھیں ابو نفیس کو کام کر نیکے لئے یعنی اس کو کام
میں جو صدقہ اور خیرات کے لئے اور ان کو ضرورت پڑتا تو وہ کام بھی تھا کہ چھڑوں کہ صاف کرتی تھیں پہرا و سکی جو بی بی کے چیتے ہیں اور
خدا کی راہ میں صرف کرتی تھیں انھوں نے ایک سو ہی بات کہی کہ مزاج کی تھیں تھیں اور قصہ جلد جاتا تھا مگر طبع جاتا رہتا تھا
خیر انھوں نے اجازت چاہی اندر آئی اور آپ اس طرح چادر میں لپٹے تھے حضرت عائشہ کے ساتھ میری فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آئینے
وقت تھوڑے اور کچھ اجازت دی وہ آئین اور بولین یا رسول اللہ کی بی بیوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے اپنا
کیمے ابو تمنا کی بی بی میں اور مجھ کو بڑا بھلا کہہ کر لگین اور خوب زبان درازی کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ
کو دیکھ ہی نہیں کہ آپ مجھے اجازت دیجئے میں جواب دینے کے بائیں میں اپنے حال میں تھیں کہ میں نے پہچان لیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں کہہ سکتا میرا جواب دینا اب تو میں نے بھی اونکو کہنا شروع کیا اور اونکو بات نہ کرنی دی تھیں
کہ میں غالباً بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا آخر میرا بول کر کی بی بی ہے یعنی ایسی بڑے شخص کی بی بی ہے
کیونکہ قابل اور لایں ہوں گی اور لگتگی میں کس طرح دب جاؤ گی عیسیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قد کذبتم عنی و قالت ارسئل ارسلا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عنی فاستاذنہ فاذن لہا فدخلت فقالت عنی و حرمتہ اور یہ گزریا ہے
عمر عائشہ قالت استمعن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسئلن فاطمۃ ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلن کما ان یشاء لہ و ذکر کلمۃ متعافا یسئد نک العدل فیما بینہ ابی فحافہ قالت قد خلت
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو مع عائشہ فی منزلہا قالت لہ ان یشاء ان یرسلنہ وھن
یسئدن نک العدل فیما بینہ ابی فحافہ فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما تحبینی قالت نعم قال
فارجعینا فاعلم جنت الہن کا خبر تھیں ما قال فقلن لہا انک لم تصنعی شیئا فارجعینا الیہ
قالت واللہ لا ارجع الیہ فیما ابدا و کان انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش قالت
عائشہ وہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش قالت ان ازوجک
ارسلتنی وھن یسئدن نک العدل فارجعینا ابی فحافہ رجعنا فقلت علی ان یرسلنہ فجلست ارقب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانظر لہم کل یاذن لہ من ان انتصرینہا قالت فسمعت فی حلی
فلمنہ ان لا یکرہ ان انتصرینہا فاستقبلنا فکلم البت ان انعمتھا فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے آپ سے کچھ نہ کہوں گی اس اب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بی بی میں کبھی نہ کہوں گی جس کو یہ حال

ترجمہ ام المومنینؑ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب نبیل علیہ السلام نکلو
سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا اور پر ہی سلام اور رحمت کی اور برکتیں اوسکی آپ دیکھتے ہیں اون کو جب کہ نہیں
دیکھتے ہیں عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ہذا خیر منی وھو

بَابُ الْخَيْرِ ۝ رشک اور جلن کا بیان عَنْ اَنَسٍ كَانِ الْمَلِكُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحَدِي الْأَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَارْسَلَتْ حُرْمِي بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَّ
يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتْ الْقِصْعَةُ فَأَنْكَرْتُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ
إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ فَيَقُولُ غَارَتْ أُمَّكُمْ كُلُّوْا فَكُلُّوْا فَأَمْسَكَ
حَتَّى جَاءَتْ بِقِصْعَيْهَا أَلَمِي فِي بَيْتِيهَا فَدَفَعَ الْقِصْعَةَ الصَّغِيرَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْكِسْرَةَ

فِي بَيْتِ ابْنِي كَسْرًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَفْعَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ بِي كَيْتِ
ہے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بیجا کھانے کا اوس بی بی نے جلکھ جو پیالہ لایا تھا اوسکے ہاتھ پر ارا دھپالہ
کر کر ٹوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لیکر ملا کر اُسکا نا اوسمین اکٹھا کرنے لگے اور فرمایا
تمہاری ماں جل گئی (سو کن کے کھانا بھیجی سے) تو کہا وہ پر سب کچھ کھایا اور آپ ٹھہرے سے یہاں تک کہ وہ بی بی اپنے
گہرے ثابت پیالہ لیکر آئیں اپنے وہ پیالہ کھانا لایا نیوالے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اوس بی بی کے گہرین رہن جو دیا سچو
تو رہا عَن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَعْنِي تَتَلَطَّعُ فِي صُحْبَةِ كَهْلًا اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال أبو عبد الله رضي الله عنه هذا الطوبى والذى قبله ما كان هو

५३१५

قَالَ يَا كَاكِبًا وَطَعًا مَحْطَعًا مَرْجَمًا ثُمَّ رَمَى سَوْرَةً بِرِيحٍ كَوْنِي عَوْرَتُهَا
 تَبَاكَرَ نِيَّوَالِي صَفِيهِ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ سَوَّلَ قَدَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْبَرْتَنَ بِيَّجَا كَهَانَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ
 نِيَّ سَكَا مِيَّجَنَ بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْبَرْتَنَ بِيَّجَا كَهَانَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ
 بَرْتَنَ كَا بِلْدَ وِسَا هِيَّ بَرْتَنَ هِيَّ اَوْرَكَهَانِيَّ كَا بِلْدَ وِسَا هِيَّ كَهَانَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ رَيْمَبَ بِنْتِ حَجَّشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَ عَسَلَا فَتَوَاصِيَّتُ اَنَا وَحَفْصَةُ
 اَنَّ اَيَّتِي تَاَدَّ خَلَّ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْنَا اِيَّيْهَا اَحَدًا مِنْكَ يَمُحُّ مَعَا فَيَرَاكَ نَبَتْ
 مَعَا فَيَرَاكَ خَلَّ عَلَى اَحَدِيْهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا يَلْ شَرِيْبَتُ عَسَلَا عِنْدَ رَيْمَبَ بِنْتِ
 حَجَّشٍ وَلَنْ اَعْرِفَا لَهٗ فَلَزَلْتُ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْجِرُنِيَّ مَا اَحَلَّ اَللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتَوَبَّا اِلَى اللّٰهِ لَعَلَّكَ تَنْتَهٰ
 وَحَفْصَةُ وَاِذَا اَسْرَأَ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِيْبَتُ عَسَلَا مَرْجَمًا ثُمَّ رَمَى سَوْرَةً
 رَمَى سَوْرَةً بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ
 مِيَّجَنَ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ
 كِيَّ بُوَاتِيَّ هِيَّ شَايْدَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ
 اِيَكْ نِيَّ فَرَا يَابَنِيْنِ مِيَّجَنَ شَهْدَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ
 بُوَسَّ جَوَارُونَ كُوَا كُوَا رَمَى اَوْسَ وَتَقِيَّوَاتٍ اَوْ تَرَى يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْجِرُنِيَّ مَا اَحَلَّ اَللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتَوَبَّا اِلَى اللّٰهِ لَعَلَّكَ تَنْتَهٰ
 حَرَامُ كَرْتَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ
 مِيَّجَنَ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ
 بَاتُ كَرَمِيْنِ نِيَّ شَهْدَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ
 نِيَّ اَسْرَأَ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِيْبَتُ عَسَلَا مَرْجَمًا ثُمَّ رَمَى سَوْرَةً
 نَزَلَ بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ
 اَحَلَّ اَللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتَوَبَّا اِلَى اللّٰهِ لَعَلَّكَ تَنْتَهٰ وَحَفْصَةُ وَاِذَا اَسْرَأَ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ
 سَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ
 كُوَا بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ بَارَهْنُونِ
 لِمَ تَحْجِرُنِيَّ مَا اَحَلَّ اَللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتَوَبَّا اِلَى اللّٰهُ لَعَلَّكَ تَنْتَهٰ وَحَفْصَةُ وَاِذَا اَسْرَأَ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ
 عَدَّ اَللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتَوَبَّا اِلَى اللّٰهُ لَعَلَّكَ تَنْتَهٰ وَحَفْصَةُ وَاِذَا اَسْرَأَ النَّبِيُّ اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ
 مَرْجَمًا ثُمَّ رَمَى سَوْرَةً بِهَرَكْرِ مِيرَادِ سَوَّلَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَجَّشٍ كَيْسَلٍ نَهْنٍ دَكْبِي اِيَكْ

[illegible]

رسول مصلیٰ علیہ وسلم پاس اور خبر دی تاکہ اس ماجری کے اپنے فرمایا عید امہ کو کہو کہ رجوع کرے اور کسی طرف
پہر جب وہ عورت حیض ہو یا کہ ہو جاوے اور نہ ہالیوے اور کو تیسرے رہنویوے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض
سوی فارغ ہو کر نہ ہالیوے اور نہ صحبت کرے اور سے پر طلاق دیوے اور کو پہر اگر چاہے کہ اس سے صحبت کرے
رہا ہالیوے اور کو اور طلاق نہ دے کیونکہ امہ تعالیٰ نے جس عدت کے موافق طلاق دینا حکم کیا ہے عورتوں کو
میں وہی عدت ہے یعنی اسی طور سے طلاق دینا کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے **عن ابن عمر** انہما طلقا

امرأتہما وھما حائضتان ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر کہ فیکرا جعھا ثم یطلقھا
وھما طاهران وھما امرأتان **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جوہر کو
حیض کی حالت میں کہ ہوا اس بات کا بنی مصلیٰ علیہ وسلم پاس اپنے فرمایا اور کو کہو کہ رجوع کرے پہر جب وہ پاک
بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ غیر عدت میں طلاق تو کیا حکم ہے **عن ابن عمر** انہما طلقا امرأتہ
وھما حائضتان ذلک ما علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صلتھا وھما طاهران **ترجمہ** ابن عمر

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق یا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جوہر کو حیض کی حالت میں رسول مصلیٰ علیہ
وسلم نے پہر دیا اور عورت کو عبد اللہ بن عمر کی طرف یہاں تک کہ طلاق دیا اور کو جب وہ پاک ہو گئی اپنی جوہر
سے **الطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يَحْتَسِبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلَّقِ**
اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے یعنی طہر میں طلاق نہ دیوے بلکہ حیض میں دیوے تو کیا حکم ہے اور

آیا یہ طلاق شمار کیا جاوے گا یا نہیں **عن یونس بن جابر** قال سألنا ابن عمر عن رجل طلق امرأتہ

وھما حائضتان فقال هل تعرف عبد اللہ بن عمر قال نعم طلقا امرأتہ وھما حائضتان فقال عمر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یراجعھا ثم یستقبل عیدھا فقلت لہ فیعدتہا یتلک

التطلیقہ فقال منہ اذ آیت ان عجبک واستحمت **ترجمہ** یونس بن جابر سے روایت ہے یوحنا بن جابر سے

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جوہر کو حیض میں کہو گئے عبد اللہ بن عمر تو پہچانتا ہے

عبد اللہ کے بیٹے کو اس نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں پہر یوحنا بن جابر سے کہ نبی مصلیٰ علیہ وسلم سے

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فرمایا حکم کرو اور کو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پہر انتظار کرے اور کو عدت کا میں نے

کہا کیا جو طلاق دی چکا ہے وہ شمار میں آوے گی انہوں نے کہا کیوں نہیں اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ

طلاق محسوب نہ ہوتے **عن یونس بن جابر** قال قلت لابن عمر ان رجلا طلق امرأتہ وھما حائضتان

فقال اصرف عبد اللہ ابن عمر قال نعم طلقا امرأتہ وھما حائضتان فاف عمر النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رتبہ لہ فامرہ ان یراجعھا ثم یستقبل عیدھا فقلت لہ لود اطلق الرجل امرأتہ

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

وَقَالَ حَالِصٌ اِبْنُ عَبْدِ بَنِيكَ الطَّلِيْقَةُ فَقَالَ مَهْ وَاِنْ عَجَزْتُ اَوْ اسْتَحَقْتُ تَرْجُمُهُ اَوْ يَرْكَبُهُ الشَّارِبُ
الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ تَيْنِ طَلَاَقِ الْكُتَّابِ وَنِيْزِ بَرْخَتِيْ اَوْ عَضْدِ كُرْ كَابِيَانِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ قَالٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَا تَنْ
تَطْلِقُهَا بِشَيْءٍ فَقَامَ غَضْبًا فَاَسْتَمَرَ قَالَ اَلْبَلَبُ دِكْتَابُ اللهِ مَا تَابَنَ اَطْلَعَكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ
وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا قَاتِلُهُ تَرْجُمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَزَاقٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
وَسَلَّمَ كُشِيْ شَخْصًا كِيْ كَرَاوَسَ طَلَاَقِ دِيْ اِبْنِيْ عَمْرٍو كُوْتَيْنِ طَلَاَقِ اِيْكَ وَفَتْ مِيْنِ يِهْ سَمَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُتْلَ يِهْ هُوَ كُوْ اَوْ عَضْدِ مِيْنِ تَهْ فَوَاتِيْ لَكِيْ اَلَا اَتِيْ كِيْ كِتَابُ يِهْ كَيْلِ يِهْ تَابَ يِهْ جَالَانَكِيْ مِيْنِ اِبْنِيْ تَمِ مِيْنِ جَوْدِ
هُوَ يِهْ بَاتِ نَكَرَ اِيْكَ اَدْمِيْ اَوْ تَهْلِكُ اِهْ اَوْ كُنْ يِهْ لَكِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ كُرْ كَابِيَانِ اَوْ كُنْ كِتَابُ
سَمَكَ كِيْ كَرَاوَسَ يِهْ جَوْدِ اَوْ مِيْنِ فَرَايَا اَوْ كُنْ يِهْ اَوْ مَقِيْلِ نَكَرَ **بَابُ الْخُصْمَةِ فِي ذَلِكَ تَيْنِ**
طَلَاَقِ اِيْكَ اِيْكَ رِيْ دِيْنِيْ كِيْ خُصْمَتِيْ بِيَانِ مِيْنِ **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ اَلْكَسَاءِ عَدِيٍّ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ الْخَلَّافِ
جَاءَ اِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ كُوَانِ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ
فَيَقْتُلُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلُّ اِلَى يَا عَاصِمُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسَّائِلُ وَعَابَهَا حَتَّى
كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَجَعَ عَاصِمُ اِلَى اَهْلِهِ جَاءَهُ
عُوَيْمِرُ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ اَعُوَيْمِرُ
لَمْ تَأْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسَّائِلُ اَلَيْسَ سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ
عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتَّى اَسْأَلَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطًا لِّثَاثٍ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ فِيْكَ وَفِيْ مَا جِيْتِكَ فَاذْهَبْ فَاَنْتَ يَهَا قَالَ سَهْلٌ قَتَلَا عَنَّا
وَ اَنَا مَعَ الثَّالِثِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرُ رَجَعْتُ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا
يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا فَلَا تَأْخُذْ اَنْ يَأْمُرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ
سَهْلُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مَدَنِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَا تَنْ
كِيْ بَاسٍ اَوْ كُنْ اَوْ يِهْ اِيْكَ اَبْنِيْ جَوْدِ كُوْ سَا تَهْ غَيْرِ دُكُوْ بَاوَسَ اَوْ مَارُوْ اِلَا اَوْ سَ اَوْ دُكُوْ تَوَاوِسَ اَوْ سَمَكَ
بَدَلِ مِيْنِ كِيْ اَوْ سَمَكَ يِهْ اَوْ دُكُوْ اَلِيْنِ كِيْ شَرْحِ دَالِ اِذَا اِيْكَ نَكَرَ تُوْ كِيْ اَكِيْ يِهْ دِهْ جَوْدِ دَالِ اِيْكَ سَمَكَ تَمِ يُوْجُوْ
اِيْكَ عَامِ مِيْرِيْ طَرَفِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يِهْ يُوْجُوْ عَاصِمُ نَعْنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يِهْ

عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ الْخَلَّافِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ اَلْكَسَاءِ عَدِيٍّ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ الْخَلَّافِ جَاءَ اِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ كُوَانِ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلُّ اِلَى يَا عَاصِمُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسَّائِلُ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَجَعَ عَاصِمُ اِلَى اَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ اَعُوَيْمِرُ لَمْ تَأْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسَّائِلُ اَلَيْسَ سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتَّى اَسْأَلَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطًا لِّثَاثٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ فِيْكَ وَفِيْ مَا جِيْتِكَ فَاذْهَبْ فَاَنْتَ يَهَا قَالَ سَهْلٌ قَتَلَا عَنَّا وَ اَنَا مَعَ الثَّالِثِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرُ رَجَعْتُ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا فَلَا تَأْخُذْ اَنْ يَأْمُرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مَدَنِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَا تَنْ كِيْ بَاسٍ اَوْ كُنْ اَوْ يِهْ اِيْكَ اَبْنِيْ جَوْدِ كُوْ سَا تَهْ غَيْرِ دُكُوْ بَاوَسَ اَوْ مَارُوْ اِلَا اَوْ سَ اَوْ دُكُوْ تَوَاوِسَ اَوْ سَمَكَ بَدَلِ مِيْنِ كِيْ اَوْ سَمَكَ يِهْ اَوْ دُكُوْ اَلِيْنِ كِيْ شَرْحِ دَالِ اِذَا اِيْكَ نَكَرَ تُوْ كِيْ اَكِيْ يِهْ دِهْ جَوْدِ دَالِ اِيْكَ سَمَكَ تَمِ يُوْجُوْ اِيْكَ عَامِ مِيْرِيْ طَرَفِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يِهْ يُوْجُوْ عَاصِمُ نَعْنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يِهْ

مرد کی طرف کے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دے کر کہا بیچا ہے اینو فرمایا
نفعہ یعنی خرج دور رہنے کے لئے جگہ اہل عورت کو ملتی ہے جس عورت سے درجوع کر کے واد تین طلاق
کے بعد درجوع نہیں ہو سکتا تو نفعہ ہی نہ لگا **عن** فاطمة بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
المطلقة ثلاثا لا یس لھا نسکئی ولا نفقة ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس عورت کو تین طلاق دیئے گئے ہوں اوسکے لئے نہ نفعہ اور نہ گھر دیا جاوے گا مرد کی طرف سے **عن**
فاطمہ بنت قیس ان اباعمر بن حفص المخزومی طلقها ثلاثا فانطلق خالد بن الولید فی
نفر من بنی مخزوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اباعمر بن حفص
طلق فاطمة ثلاثا فما فعل لھا نفقة فقال لیس لھا نفقة ولا نسکئی ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت
ہے ابو عمر مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگوں میں مکر رسول اللہ صلی
علیہ وسلم پاس گھوڑا اور کہا یا رسول اللہ ابو عمر بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقیں یہ کیا فاطمہ کو
لئے نفقہ دلایا جاوے گا اینو فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہو گھر **باب طلاق الثلاث**
المترققة تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان **عن** ابی الصهباء جاء الی النبی
عبارین ألم تعلم ان الثلاث کانت علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی بحد
وحدار من خلافة عمر کفنی اللہ عنہما فود الی الواحد قال نعم ترجمہ آئے ابو صہبہ اور
طرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اور کہا اے ابن عباس کیا نہیں جانتے تم یہ کہ تین طلاق زمانے مبارک
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور زمانہ ابو بکر اور شروع خلافت میں عمر رضی اللہ عنہما کو رد کی جاتی تھی
طرف ایک طلاق کے ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں یعنی رد کی جاتی تھیں **ف** رد کئے جانا ایک طلاق کی
یعنی تین طلاق ایک را کہنا دینے سے ایک طلاق سمجھی جاتی تھی **الطلاق للثی تنکح زوجا**
ثم لا یدخل بها کوئی شخص طلاق دید عورت کو جمع کرنے سے پہلے **عن عائشة قالت سئل**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأته فکثر رجعت زوجا غیرہ فدخل بها
ثم طلقها قبل ان یؤاخذ بها آئینہا آئینہ لا یرل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتسب
بذل فی الاخر عسینا لھا وتذون عسینا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا
کہنے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی آدمی نے تین طلاق دی اپنی عورت کو پھر اوسکی عورت کو نے کر یا دہرا
خصلت و عورت مرد و لونن ایک مکان میں بھی جمع ہوئے لیکن مرد نے اوس سے جمع نہیں کیا اور اوس سے
کو طلاق دیکر کیا ایسی عورت پہلی خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہیں آئیے فرمایا نہیں حلال ہوتی جب تک

ابو عمر مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگوں میں مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گھوڑا اور کہا یا رسول اللہ ابو عمر بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقیں یہ کیا فاطمہ کو لئے نفقہ دلایا جاوے گا اینو فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہو گھر

چکی بھی یہ دو برابر دادم کہ شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا **ف** یعنی غلوت کا کچھ اعتبار نہیں اول خاوند کے
 لئے جائز ہو نیکی کے جمل کرنا اس کو سزا دے کا شرط ہے **عن عائشة** قالت جاءني امرأة رفاعة القرظي
 الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني متحيت عبد الرحمن بن ابي بكر فوالله
 ما معه الا مثل هذ **والله** بة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنك كذبتك ان
 ترجعي الى رفاعة لا حتى يد فف عسيتك وكذا وفي عسيتك ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
 عہنا سے روایت ہے کہ انی جو روافعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نکاح کیا عبد الرحمن
 بن ابی بکر کو اور اس کا حال یہ ہے کہ کپڑے کی جہاز کے سوا اور کسی پاس کچھ نہیں اپنے دیا شاید تو چاہتی ہوگی
 رفاعہ کے پاس جانا یہ بات نہیں ہوئی کی جلتک نہ چکے عبد الرحمن تیرا مزا اور نہ چکے تو عبد الرحمان کا مزا **ف**
 یعنی عبد الرحمان جب تیرے سے صحبت کرے اور پھر طلاق دیوے تب تو اپنی پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہو
 یعنی جمل ہو نیکی پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں ہدیہ کہتے ہیں کپڑے کی جہاز کو اور کہیں کے پلوں کو کہیں چپے
 کے کنارے پر تاروں کو بل دیکر چوڑ دیتے ہیں حفاظت کے لئے تاکہ تارین نہ ٹھکیں اور کپڑوں کی جہاز کی
 تاکہ عبد الرحمان کو سبب ڈھیلی اور کم نشوت ہو نیکی **طلاق** قطع کا بیان **عن عائشة**
 قالت جاءني امرأة رفاعة القرظي الى النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر عندك فقال قلت يا
 رسول الله اني كنت تحت رفاعة القرظي فطلقني فقلت فقلت لعنك كذبتك ان ترجعي الى
 رفاعة لا حتى يد فف عسيتك وكذا وفي عسيتك ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انی جو روافعہ قرظی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس اور ابوبکر اور سوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے جو روافعہ قرظی
 کے وہ مجھ کو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل مبرا اور بے لگا کر دیتی ہے یعنی تین طلاق
 اور اس کو چوڑ کر میں نے عبد الرحمان بن زبیر کو کر لیا تھا تم خدا کی یا رسول اللہ عبد الرحمان کے پاس اس چادر
 پہنے میں جہاز کے سوا کچھ نہیں اور اپنی چادر کا پلہ پلہ یہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہیں اور سوت خالد بن
 سعید دروازے پر تھے اپنے او کو اندر آ نکا حکم نہ دیا اور کہا یا ابوبکر متو ہو یہ رسول اللہ کے پاس ہی وہی کہتی
 ہے جو کہتی پہرتی ہے پھر اپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ پاس جایا جاتی ہے ایسا نہیں ہو سکتا جب
 تم عبد الرحمن تیرے سے ہم بستر ہوئے **أمر** **بیک** امر کی بیک کی تحقیق اور اختلاف کے

ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الْحَكِيمِ قَالُوا لَا تَشْعُرْ قَالَ اللَّهُمَّ غَفِرْ لَنَا الْإِمَامَ مُحَمَّدًا بَنِي مُتَادٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

فَصَلَّى بَعْدَهُ ثُمَّ جَعَلَ إِلَى تَأْخُذِهِ فَأَخْبَرَكَ فَقَالَ سَيِّئٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَحَدُ نَبَاتٍ مُنْكَأً تَرْجُمُهُ عَادُوهُ بِدَسِّهِ وَرَأْسِهِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا نَبَاتًا قَدْ كُنِيَ بِكَ كُنْ

سے تین طلاق ہو جاتے ہیں سوا حرج کے وہ کہتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں ایسی بات کے کہنوسے

وہی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھ سے قتادہ نے ان کی روایت سے اور کثیر نے ابوسلمہ سے ابوسلمہ نے ابوبریر

ن کثیر سے۔ پوچھا اس روایت کا حال اوسکو اس حدیث کا کچھ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے ہر

من کیا فتادہ کے پاس درویش یہ حال بیان کیا فتادہ نے کہا وہ بہول گیا ابو عبد الرحمن منصف بن
کتاب کندہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور ترمذی فرماتے ہیں میں نے یوحنا محمد بن اسماعیل بخاری سے

ایک کو ادھونک فرمایا یہ حدیث موقوفہ ابو ہریرہؓ پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
 صحیح سند نہیں پہنچی اور اہل فہد ک کہنے کے یہ معنی ہیں کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے روکنا

کچھ تیر کام تیر سناہتہ میں ہے تو اس میں ملکا کا خلاف ہے جن کہو تہجہ کہ احرار بیدار جب کہ تو سہا سہا کے

سنا جو کہ ابوہریرہ بنی صلی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ہو جائے ہیں اس بات کو کہنے

مختار ہو گئی اور یہ سمجھ رہے تھے کہ امر لکھ بیٹک کہنے سے اختیار عورت کو سہوتا ہے یہ ردہ جو چاہے ایک طلاق

کامح الذی یجہلہا یہ باب بیان میں حلال ہوئے مطلقہ کے جبکہ کوئین ملاق دی گئی مومن

فأشبهت قالت بئس ما فرأيت في قاعة آل
صلى الله عليه وسلم قالت إن رضى ملكي فأبش حلا في قرأني بن رجعت بعداً عند الصن

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ كَانَتْ هَذِهِ حَرْبٌ فَضْحِكَ النَّاسُ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ فَأَلْعَلَكُمُ

عقروا

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

مرد و بیٹہ بھائی جو بد رفاہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے میرے خیمے میں جو کچھ میں ملائین میں تمہیں
اوس کے بعد میں نے نکاح کر لیا عبدالرحمان بنی ہر سے اور عبدالرحمن بن زبیر کے پاس کچھ نہیں ہوا اے کپڑے کی
جہاز کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم بہ بات سن کر کہنے اور فرماتے گئے شاید تیرا اما دو بیٹے رفاہ سے ہیں نکاح کر
یہ بات نہیں ہونیکی مبتک تیرے سے محبت نہ کرے عبدالرحمان اور تم دو ذون ایک دوسرے کا مڑا جبکہ تم رفاہ سے

اَنْ رَجَعَا طَلِقَ امْرَاؤُكَ ثَلَاثًا فَتَرَدَّدَتْ ذُوْجًا فَطَلَقَهَا اَقْبَلَ اَنْ يَسْتَحْضِيَ فَمِنْ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْحَلْلُ يَلْزَقُ لِقَالَ لَاحِظِيْ يَدِيْ عَسَيْتُمْ اَكَاذًا اَلَا اَقُوْلُ مَرَحِمَةُ فَتَرَدَّدَتْ ذُوْجًا فَطَلَقَهَا
طلاق دی کسی دوسری لڑکی جو دو کو تین طلاق اوس عورت کو دوسرے خیمہ کر لیا اس دوسرے خیمہ نے بھی اسکو چھو اسی
نہیں تھا کہ طلاق دیدی یہ پوچھا گیا یہ رسول اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عادی نہ ہو جاتی ہے ایسی عورت پہلے
خاوند کے لئے اپنے فرمایا نہیں جائز ہوتی جب تک کچھ بیوے مزار اس عورت کا دوسرے خیمہ اولیٰ خاوند کی ہاتھ
ہاتھ پھنی نکاح کر کر چوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لئے درست نہیں نکاح کر لینا اس عورت کو کہ تین طلاق
ایسی چیز میں جن سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہو جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا تب معلوم ہوگا
جب دو دوسرے کے قبضے اور تصرف میں پورے طور سے آ جاوے اور پہلے خاوند کی طرح اس سے معاملہ کرے بیوے یعنی
ایک مکان میں اکیلے ہونے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا مساس وغیرہ کہ قبضے سے پورا تصرف نہیں ہوتا اس سے پہلے
فرمایا جب تک دو ذون ایک دوسرے سے نا ذرا لیں جب تک پہلے کو جائز نہیں اوس سے نکاح کرنا اور اس میں
اور بھی اسرار میں خود کرنے سے ظاہر ہوئے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَا كَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ أَنْ يَتَرَكَ أَحَدُهُمَا طَلَقًا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَا كَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ أَنْ يَتَرَكَ أَحَدُهُمَا طَلَقًا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ لَهَا حَتَّى تَلَاوِي عَسَيْتُمْ اَكَاذًا اَلَا اَقُوْلُ مَرَحِمَةُ فَتَرَدَّدَتْ ذُوْجًا فَطَلَقَهَا

عند سے روایا ہے انی غیصا یا ریصا اس میں شک ہے راوی کو یعنی غیصا و نام لیا یا ریصا بنی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور شکایت کی اپنے خاوند کی سہاوت کی وہ اس کے پاس نہیں آیا یہ ہنری سی دیر کے بعد اس کا خیمہ ہی لگیا
اور کہنے لگا جھوٹ بولتی ہے یہ عورت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس جاتا ہوں لیکن مسکا بہ راوہ

ہے کہ مجھے بیوہ نہ کہ یہ پہلے خیمہ کے پاس چلی جاؤں اپنے فرمایا یہ بات اسکو مناسب نہیں مگر اس وقت جب
کچھ بیوے تو اس کا شہد ف یعنی عورت اور مرد میں محبت ہو جاوے اور ایک دوسرے سے پورا پورا معاملہ

بیوہ بن کر ان میں سے کسی ایک سے نکاح کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنْ جُلِيَ بَيْنُكُمَا لَمْ يَزْنِ يَحِلُّ لِمَا كَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ

رَحُلٌ قَدْ ظَلَمَ بَا قِلَ بَانَ يَدُ حُلٍ بَهَا فَتَرَدَّدَتْ ذُوْجًا فَطَلَقَهَا اَقْبَلَ اَنْ يَسْتَحْضِيَ فَمِنْ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے

لَعْنَةُ هَذِهِ الْبَلَاةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ عَلَيْكَ أَخْلَاطُ الْكَفَّارَةِ عَنِّي نَعْبُو
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ہے یا اے نبی! تو نے جس ایک آدمی اور کہنے لگا میں نے اپنی جود کو پیشہ و پرکار کر لیا اب
 عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو ہوتا ہے تو وہ عورت تیرے حق میں حرام نہیں پھر یہ بھی یہ کہتے ہیں **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ**
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ اور کہا تیرے اور پھر وہ ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک مرد سے کا **ف** یعنی حرام
 کہہ لینے سے حلال چیز حرام نہیں ہو جاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ بھی سب کفاروں میں سے سخت یعنی بڑا
 آزاد کرنا چاہئے ایک تاویل تو اس آیت کی یہ ہوئی اور دوسری تاویل آئی ہے **تَكْوِيلُ هَذِهِ**
الآيَةِ عَلَى وَجْهِ آخِرٍ تاویل اور بیان اس آیت کا دوسرے طور پر **عَنْ** **مَا شَرِبْتُ نَزَجَ الْبَيْتِ عَلَى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيُشْرَبُ عَنْهَا هَا عَسَلَا فَعَلَا
هَبْنِيهَا نَا وَحَفْصَةُ أَيْتُنَا دَاخِلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَعَلَ فِي أَحَدٍ مِنْكَ يَنْجُ مَعَاذَ
فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى أَحَدٍ مَعَاذَ فَقَالَ لَهَا فَقَالَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُوذَ لَكَ
فَقُنْ لِي بِحَرِّهِمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ان تَقُولِي لَهَا وَحَفْصَةُ إِذَا اسْتَرَأْتِ الْبَيْتَ إِلَى بَعْضِ أَفْجَاهِ
 حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا هَذَا فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ **ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا** سورہ اہیت ہے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر تیرے زینب کے نزدیک دیر تک او شہدیتے دمان تو صلح کی میں نے اور حفصہ نے
 اس طرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آویٹے تو میں کہو گئی آپ کے ہونہ سے مغایر کی ہوتی ہے اور تمہارے
 یہاں آویٹ تو تم ہی یوں ہی کہنا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی یہاں گئے تو اس نے وہی بات کہی آپ فرمایا
 اور کچھ نہیں کہا لیکن شہد کہا یا ہے زینب کے یہاں اور فرمایا آپ پھر دوبارہ یہی نکالتے اور تری یہ آیت
لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ یعنی اسی نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر اور ان تَقُولِي لَهَا
 عائشہ اور حفصہ کے لئے یعنی اگر تم دونوں کو یہاں ہو جب پڑے ہیں دل تمہارے **ف** چک پڑے ہیں
 دل تمہارے یعنی قہ ضرور ہے عرض **إِنْ تَقُولِي سَ لِيكَ فَتَنْبَكِي كَمَا تَكُنْ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرمایا
 ہے کہ اس بات سے تو برکین اور آئندہ کو ایسی بات نہ کہیں جو نبی کو دل کو سچ اور طلال ہو **وَإِذَا اسْتَرَأْتِ الْبَيْتَ إِلَى**
بَعْضِ أَفْجَاهِ حدیثاً یعنی اور جب چپا کر کہی گئی ہے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہ بات وہی جو اوپر گذر چکی ہے
بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور عطا کی حدیث میں یہ قصہ تمام بیان کیا گیا ہے **ف** یعنی عطا کی حدیث
 میں یوں آیا ہے جب عورتوں نے یہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے شہد سے مغایر کی ہوتی ہے اور مغایر اس کو
 کہتے ہیں جو درخت میں سے شہد کی طرح کا ایک غیرہ نکلتا ہے اور او سمین بد بو اور دہنگ ہوتی ہے جیسے نیم کے
 درخت میں سے اور اس کا شیر و ٹپکتا ہے اور بد بو کی چیز سے آلودہ نفرت بہت ہی آپ نے فرمایا نہیں میں نے

کتاب الفی

مغایر تو نہیں یا لیس کن پنہ بنت جحش کے پاس شہد کہا یا سہے پیر گہی او سکے شہد کو نہ کہا تو گھر سے
ہنسو عہد کیا اور قسم کھائی او سکے کہا سہے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اس بات کی خبر نہ بنا اور عہد بات آپ نے
حورث کے رضامند کر دیکوئے فرمائی تھی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے ہضون کو مختصر طور پر یون بیان
فرمایا حضرت نے ایک ختم خوف کر دی یا ایک بی بی کی میان سے شہد بنانا موقوف کر دیا غار طے اللہ
سیبسون کے اور سہرے گند یہ فرمایا اور قسم کا کہوں انکار دیا ہے اب جو کوئی اپنا مال کہے یہ بھریہ جو اس
تو قسم ہو گئی انکار کر دیا و سکون کام میں لگا دیا ہو یا کپڑا یا نواری موضع القرآن **کَابُ الْحَقِّ هَالِكٌ**
باب بیان میں یون کہوں کے پیٹھور کو جو جلاو اپنے گہروا یون کے ساتھ ملکر **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جَنْ مُخْلَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ فِيهِ إِذَا ارْتَسَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنِي
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
سنا میں نے کعب بن مالک سے وہ ذکر کرتے تھے اپنا حال اور وقت کا جو وقت وہ پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جو جنگ تبوک کو جانیے وقت اور کہا اسی بیان میں کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا قصہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اچھپنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے حضرت
آگے کی حدیث میں اس کا بیان آتا ہے **فَ** چونکہ ہر سنا میں فرق تھا و سکون بیان کیا گیا الحمد للہ کی
اصطلاح میں اہل توحید کہتے ہیں **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ**
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جَنْ مُخْلَفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقِ
قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا ارْتَسَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا مَرْءُكَ أَنْ تَعْتَرِلَ فَرَأَيْتَكَ قُلْتُ أَطْلِقْتُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَرِلْتُهَا فَلَا تَقْرَبُهَا
قُلْتُ لَا فَرَأَيْتَ الْحَقِّي يَا هَالِكٌ لَكُنَا فِي عِنْدَ هَمْ حَتَّى يَقْعِي اللَّهُ عَنْ وَحَلَّ فِي هَذَا الْكَافِرِ
ترجمہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا میں نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تھے
اپنا حال اور وقت کا جو وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چوڑ کر رہ گئے تھے جنگ تبوک کو نام نہ
ایک جگہ کا چلنے وقت ماوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ سب کعب بن مالک نے اور کہو گئے میں
جب اوس حالت میں تھا اور میں قت آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہو لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے یہ حکم دیا جو تو اپنی جو رو سے کنا کر کہنے پوچھا اوس سے کہ نہ کہہ کر کہو
طلاق دینا مراد ہے کہ کیا غرض ہے قاصد کہا طلاق دینا مراد نہیں بلکہ جدا رہنے کے معنی حکم دینا ہے

اور وہ کوفہ سے منع کیا ہے کعب بن ابی لہب نے اپنی عورت کو کہا با تو اپنے گھر و لوگ پاس کر رہے
 اور وہ ان سے میرے نزدیک است اجبت تک اند عزت اور بزرگی والا اس امر میں کعبہ حکم کرے ف کعب بن
 مالک ان میں سے ہوں میں سے ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے جنگ تبوک میں اور
 اون پر عتاب ہوا تھا پچاس دن تک اس پچاس دن میں اون پر وہ حالت گذری کہ موت سے بہتر تھی اور ان میں
 شخص سچ کہنے بگھنے گئے نہیں تو منافقوں میں سے اور تین آدمیوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے سوئے
 کے اخیر میں بیان اس حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی عورت کو نکاحی با نکاح کہا ہے
 با تو اپنے گھر و لوگ میں جا کر مل اس بات کے کہنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک نیت نہ کیا ہے طلاق کی
 عہد عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابنیہ قال سمعت ابی کعب بن مالک قال قال رسول
 اللہ ﷺ ان الذین قریب علیہم یحلفون قال ارسل الی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کہ وہ الی
 صاحبی ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم یا مرکم ان تعزوا ایسا کنہ فعلت للرسول
 اطلق امرائی ام ماخذ افعل قال لا بل تعزوا فلما فترتها فقلت لا امرائی الحقی یا ہلک کونی
 فیہم فلیحقت ترجمہ عبدالرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
 ہیں سنا میں نے اپنے باپ کو کہے اور سادی کہتا ہے کعب بن مالک نے تین آدمیوں میں سے ایک شخص میں نکاحی توہ
 قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے
 اور میرے ساتھی کی پاس اور بیان کیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے تم اپنی عورتوں کو
 کہہ کر اور اون کے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہیں میں نے پوچھا تو صمدو طلاق عید میں میں اپنی عورت
 لایا کروں اس نے کہا طلاق نہ دے اس کو بلکہ کہنا کہ اس سے اور نزدیک بنا اس کے کعب فرماتے ہیں میں
 نے اپنی عورت کو کہا جا اپنے لوگوں میں مل اور میں نے کہا ہر جا ملی اور کئی عورت اپنے لوگوں میں مل
 کعب بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابنیہ قال سمعت ابی کعب بن مالک قال قال رسول
 اللہ ﷺ ان الذین قریب علیہم یحلفون قال ارسل الی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کہ وہ الی
 صاحبی ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم یا مرکم ان تعزوا ایسا کنہ فعلت للرسول
 اطلق امرائی ام ماخذ افعل قال لا بل تعزوا فلما فترتها فقلت لا امرائی الحقی یا ہلک کونی
 فیہم فلیحقت ترجمہ عبدالرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
 ہیں سنا میں نے اپنے باپ کو کہے اور سادی کہتا ہے کعب بن مالک نے تین آدمیوں میں سے ایک شخص میں نکاحی توہ
 قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے
 اور میرے ساتھی کی پاس اور بیان کیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے تم اپنی عورتوں کو
 کہہ کر اور اون کے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہیں میں نے پوچھا تو صمدو طلاق عید میں میں اپنی عورت
 لایا کروں اس نے کہا طلاق نہ دے اس کو بلکہ کہنا کہ اس سے اور نزدیک بنا اس کے کعب فرماتے ہیں میں
 نے اپنی عورت کو کہا جا اپنے لوگوں میں مل اور میں نے کہا ہر جا ملی اور کئی عورت اپنے لوگوں میں مل

تھارے لئے حکم دیا ہے تم کنارا پکڑو اپنی عورتوں سے یعنی مجھ کو اور میرے ساتھ کسی کو یہ حکم دیا میں نے بوجھا تھا کہ
 میں طلاق دیدوں اپنی عورت کو یا کس طرح کروں میں قاصد نے جواب دیا چارہ ہونے کے لئے حکم ہے اور طلاق نزدیک
 حکم نہیں کب کتبہ بن میں نے کہا اپنی عورت سے تو حامل اپنے گہروا لون میں اور قودہ بن رہا کہ جب تک خدا تعالیٰ
 اس امر کا کچھ فیصلہ نہ دے تاہم **خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ** معقل بن عبید اللہ نے خلاف
 کیا ہے اور لوگوں کا یہی نہیں ابن شہاب کے شاگردوں میں معقل بن عبید اللہ بھی ہیں انکی روایت عبید اللہ
 کتبہ ہے جو عبید اللہ کے کی حدیث میں ہے **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ كَعْبٍ يَخْبُرُ عَنْ قَالٍ**
أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَاحِبَتِي إِذَا رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ
أَنْ تَعْتَزُّ لَوْ أَسَاءَ كُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أَطْلُقُ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزُّ لَهَا
وَلَا تَقْرَبُهَا فَقُلْتُ لَأَمْرًا إِلَى الْحَقِّ يَا أَهْلِي كُنْ فِيهِمْ حَتَّى يَفْضِيَ اللَّهُ مَحْرُوجًا فَلَمَجِثَتْ
 بیہوش ہو کر مجھے عبید اللہ بن کعب سے روایت ہے سنا میں نے اپنے بچہ کو کتبہ سے وہ بیان کرتے تھے بوجھا میرے
 پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتھی کے پاس ہی اس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
 نے تم کو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتوں سے کتبہ بن میں نے بوجھا اور اس آدمی سے کیا میں طلاق
 دیدوں میں اپنی عورت کو کیسا کروں میں اس نے کہا طلاق مت کہو بلکہ جدا کر دے اور اپنے پاس سے اور کسی
 نزدیک نہ جا کتبہ بن میں نے اپنی عورت کو کہا تو حامل اپنے لوگوں میں اور رہا وہ نہیں جب تک اللہ عزوجل
 بزرگی والا حکم کرے اس امر میں ہیز و فحش بیوی جلی گئی اپنے لوگوں میں بیٹے اپنا مان بپ کے یہاں جا کر
 رہنے لگی **خَالَفَهُ مَعْمَرُ بْنُ عَمْرٍو** اور معمر نے معقل کا بھی خلاف کیا ہے چنانچہ آگے کی حدیث میں آتا ہو
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ وَنَسَأَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ اعْتَزِلْ أَمْرًا أَتَاكَ فَقُلْتُ أُلَاقُهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا تَقْرَبُهَا وَكُنْ
 یاد کرو فیما الحقیقی یا اہلیک مرحومہ عبدالرحمان بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور بیان
 کیا اپنے حدیث میں اتفاقاً آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اس قاصد نے
 کنارے کر دے تو اپنی عورت کو پہر بوجھا میں نے قاصد سے کیا طلاق دیدوں میں اپنی عورت کو کوس نے کہا
 طلاق مت کہو لیکن اس کے نزدیک تھا اور اس حدیث میں الحقیقی یا اہلیک نہیں ذکر کیا **ف** یعنی یہ نہیں بیان
 کیا کہ کتبہ بن میں نے کہا تو حامل اپنے گہروا لون کے ساتھ رجسٹر اگلی دعائیوں میں بیان کیا ہے **بَابُ**
طَلَاَقِ الْعَبْدِ غلام کے طلاق دینے کا بیان **عَنْ ابْنِ حَسَنِ بْنِ يَحْيَى بْنِ تَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَتَاكَ**
أَمْرًا فِي مَلُوكٍ مِنْ فُلَاقَتِهَا أَطْلُقُ بَيْنَ كُمْ اعْتَزُّنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ عَنْ عِبَائِي فَقَالَ إِنْ

بَابُ طَلَاَقِ الْعَبْدِ

مخلد و طلاق ان اربعه عشر کلمه یحکم به و غیر هذا کلمه یحکم به و غیر هذا کلمه یحکم به و غیر هذا کلمه یحکم به
 ترجمہ ابن عربی اس حدیث سے روایت ہے کہ اگر ایک مرد نے اپنی بیوی سے طلاق کا کلمہ کہہ دیا تو اس کے بعد وہ چاہے
 کتنے ہی سال تک اس کی تعلیم و علم نے قبول کیا اور کچھ دیر بعد واپس کئے گئے خدق کے روئے جب وہ پندرہ برس کے
 پہلے تب قبول کیا اور کوف یعنی مجاہدین میں شریک کیا اور شل مردوں کی اودن کا حصول غنیمت میں شمیرایا
 معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جو ان سے بوجہ تاسیے **باب من لا یقع طلاقہ من لا یراجع** یعنی
 شخص سے نہیں نکاح طلاق دینا معتبر نہیں **عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سرفع**

الکلمہ عن لکائت غیر النکاح حتی یتستقیظ والضرع حقی یحکم به و غیر المجنون حتی یعقل
 اذینتی ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوشا دیگئی ظلم میں مضمون
 سے سوئیوالے سے جاگئے تک اور پھر سے بڑے بڑے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہو تو تک **ف**
 یعنی ان میں مضمون کے جو کچھ بڑا یا بھلا کائے اس کی کچھ سند نہیں اور علشانہ کے مان اس کا کچھ حساب کتاب نہیں
 اس پر اسطر اور نکاح طلاق دینا بھی صحیح نہیں **باب من طلق فی نفسه کوئی شخص اپنے ہی میں طلاق**
 دو بار سے اس کا کیا حکم ہے **عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله تعالی**
تجاز عن کلمتی حدت به انفسها ما کلمکم به لو فعل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا میری امت کے اور باتوں سے جو مجی میں کہہ لیتو

میں جہتک انسان پر نہیں طلاق دیا کہتے نہیں **ف** یعنی باتوں پر کلمہ نہ ہوگی جن باتوں کو مجی میں خیال کر لیتو میں
 یا اپنے آپ دیکھنا لا جی میں آجاتے ہیں **عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله تعالی**
وسکما ان الله یخلفا و لا مری ما و تسو مسد به و حدت به انفسها ما کلمکم به لو فعل
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجا و دیکھا میری امت کو اللہ تعالیٰ اور ان
 خیالات اور باتوں کی بڑے سے جو کہتے ہیں دونوں میں ان کے جہتک اور کو زبان پر نہ لاویں یا کہ میں نہیں **ف**
 دل کے خطرے اور خیال کی طور پر ہیں ایک تو وہ جو جواب ہی اپنے اختیار جی میں آجائے عربی زبان میں اس کو
 ناجس کہتو میں وہ معاف ہے تمام متون سے وہ ملو وہ ہو جو دل میں اور باقی رہے اور جی میں پرتا رہے اور کو
 غما ظہر کہتے ہیں اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے مٹا نہیں ہوا اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس
 امت پر ہے پھر حالت وہ جو خیال کر جی میں ڈرتا پرتا تھا جی میں اس کی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اس کی
 پس اس کے بعد وہ دل کی طرف دل مغرب ہوا اور کو ہم کہتے ہیں اس میں اس کو اور پھر کچھ نہیں جہتک اور کو
 میں لاوے بلکہ اگر قصداً کیا تھا پھر اپنے جی کو اس میں سے روک لیا اور کو تو اس کے بعد اس کی دی جاو گی اور ایک

باب من لا یقع طلاقہ من لا یراجع

باب من طلق فی نفسه

مان باپ کی صلاح اور مشورے سے میری بات کا جواب نہ دیا بیوی عائشہ فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ بہ
 مشورہ دیتا ہوا سچے فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے باپ مجھ کو حضرت سے جدا ہو چکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں پریشان ہوں یہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
وَالدِّينَ وَرَبِّي فَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي كُنْتُ نَذِيرٌ لَّكُمْ یعنی اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم مجھ سے
 دنیا جینا اور یہاں کی رونق تو اور کچھ فائدہ دوں تو اور رخصت کروں یہی طرح سے حضرت عائشہ فرماتی ہیں
 میں نے یہ بات سن کر کہا کیا اسی بات کی واسطے مشورہ کروں اور صلاح یوں میں اپنے مان باپ سے میں نے اختیار
 کیا اور عزت اور بزرگی والے کو اور امہ کے رسول اور آخرت کے گہر کو بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میری سب
 بیویوں نے نبی کی ایسا ہی کہا جیسا میں نے کہا تھا میں نے سب بیویوں نے یہی اور اس کے رسول کو اختیار کیا اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویوں کو پوچھنا اور ان کو اختیار دینا طلاق نہ تھا کیونکہ
 بیویوں نے نبی کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو نہیں اختیار کیا اس حدیث میں جو حدیث ہوا اس کا فائدہ میں اس
 آیت کو اور ترے کی وجہ سے بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع میں گزر چکا ہے لیکن یہاں باپ کی مناسبت
 کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی عائشہ کے اختیار کو ایک وقت تک
 قائم کیا یعنی مان باپ سے مشورہ کرنے تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ إِلَيْنَا كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ
لَا تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ إِلَيْنَا قَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ ذَاكَ لَكِ أَمْرٌ أَفْلَا عَلَيْكَ
إِنْ لَا تَجْعَلِي حَتَّى تَسْتَأْذِنِي أَبُو يَكُ قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ إِنَّ أَبَوَيْي لَمَرَّتْ كُنَّا لِيَا مَرْأَتِي بِفِرَاقِهِ
فَقَرَأَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَرَبِّي فَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي
هَذَا السُّتَامُ أَبُو يَكُ وَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قال أبو عبد الله لَوْ كَانَ هَذَا أخطاءً وَلَا وَلاَ لِي
بِالْعَوَابِ اللَّهُ مُبْتَدِئُهَا وَتَمَّتْ أَعْلَمُكُمْ تَرَجُّمَهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب وہی آیت اُن
 كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجھ کو فرمایا اسے عائشہ میں کہتا ہوں تم مجھ کو
 ایک بات تو بعد ہی نہ کرو اور اپنے مان باپ سے اس بات میں مشورہ کرو بیوی عائشہ فرماتی ہیں اپنے مشورہ لینے کو
 فرمایا اور آپ کو یہ معلوم تھا کہ میرے مان باپ آپ سے عداوت کر چکی صلاح مجھ کو نہ دینگے میری یہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَرَبِّي فَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي كُنْتُ نَذِيرٌ لَّكُمْ یعنی اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم
 چاہتیاں ہو دنیا جینا اور یہاں کی رونق پورا ترجہ اور پر گزر چکا ہے بیوی عائشہ فرماتی ہیں کیا یہی بات ہے
 مشورہ اور صلاح یوں میں اپنے مان باپ کی میری بات میں صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ میں نے مشورہ لینے
 میری بات کہتے ہوں میں نے اختیار کیا اللہ اور اس کے رسول کو ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں میں نے اس کا صحیح جواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَىٰ اٰلِهِٖ وَ صَحْبِهِٗ وَسَلِّمْ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا نَحْنُ فِيْهِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَىٰ اٰلِهِٖ وَ صَحْبِهِٗ وَسَلِّمْ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا نَحْنُ فِيْهِ
 رضی اللہ عنہا سرور ایت ہے تھے بریرہ میں تین سسٹین ایک سنت تو یہ ہے وہ آزاد کی گئی پھر اختیار دیا گیا اور
 غلام کے پاس پہنچے میں یعنی اسکو کہا کیا تیری خوشی ہو تو اپنے غلام کے پاس پہنچا یا اسکو چھوڑ کر دوسرے
 کو کہو اسے اور دوسری بات یہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بریرہ کے قصے میں میراث آنا کو تو
 کے لئے سنا تو تیرے یہ بات ہے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہرین اور اس وقت منڈیا میں گوشت
 ایک چٹا تھا وہ لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو ٹی آواک سالن جو موجود تھا گہر میں آہو فرمایا کیا میں نے
 منڈیا نہیں دیکھی گوشت کی یعنی اس منڈیا میں گوشت کتنا ہے وہ کیوں نہیں لائے گہر والوں نے عرض کیا مان
 پکنا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کہینی بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہیں کھاتے آہو فرمایا اس کے لئے
 صدقہ ہے اور پہلے لے دیا ہے ف بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی اونہوں نے کہا اسی بریرہ تو
 اتنا مال بھگو دے تجھ کو آزاد کر دینگے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدد سے اس کے آزاد ہو نیکی صورت نبوی
 تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو رجوا سے کی تیرے مال کے وارث ہم ہونگے اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے غلبہ فرمایا اور شارد کیا اَلَا مِلْنِ اعْتِقَیْ یعنی میراث آزاد کو کھ گئے کی آزاد کر نیوالے کے لئے ہو بیان اس
 حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مملکت بیان کرنا غرض تھا یعنی لونڈی آزاد ہو جائیے غمار ہو جاتی ہے اپنے نفع
 کے معاملے میں چاہے اپنے نفع کو باقی رکھے یا توڑ ڈالے یہ مسئلہ بریرہ کے آزاد ہونے سے معلوم ہوا تھا اور یہ بھی ہوا
 بریرہ کے سبب معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ جائیے بعد صدقہ نہیں بتا اسکا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہا لیا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے وہ ہمیشہ
 تھے کے طور پر ہے **بَابُ خِيَارِ اَلَا مَةِ لِعَتِقٍ وَ رَوَّحُهَا حُرٌّ** باب بیان میں اختیار دینو اس
 لونڈ کے جواز اد کی گئی ہے اور غلام اور اسکا حریصے خود او عن عائشۃ قالت اشتریت بکرۃ فاشترطت اهلها
 و لا عھا فاذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغتیبھا کا فاما الی لا ثم لیس اعطی الورع
 فاعتقھا فاذکرها کما کانت علیہ و سلم فحیث ما من روجھا قالت کما کانت علی فی کذا و کذا
 ما اقمئت عنک کا فاختارث لنفسھا و کان ذرو جھا حرا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 آخر میں نے بریرہ کو اور اس کے والدین نے یہ شرط لگائی کہ اسکی میراث کے مقدار ہم ہوں گے نبی ہی عائشہ فرماتی
 ہیں ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا اپنے فرمایا تو اسکو آزاد کر دے کیونکہ وہ لونڈی غلام
 کے بتا کر نے والی کا حق ہوتا ہے یعنی وہ مال جو چھوڑ کر مر جائیں یہ وہ مال اور بیٹے والی کا کچھ حصہ نہیں اس کے

باب بیان میں اختیار دینو اس لونڈ کے جواز اد کی گئی ہے اور غلام اور اسکا حریصے خود او عن عائشۃ قالت اشتریت بکرۃ فاشترطت اهلها و لا عھا فاذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغتیبھا کا فاما الی لا ثم لیس اعطی الورع فاعتقھا فاذکرها کما کانت علیہ و سلم فحیث ما من روجھا قالت کما کانت علی فی کذا و کذا ما اقمئت عنک کا فاختارث لنفسھا و کان ذرو جھا حرا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

بَابُ خِيَارِ الْمَوْلَى فِي تَقْضِيهِ وَتَرْكِهَا

مال بین بلا حد و بیعت بین دو ملک ہے جو نقد یعنی مدیعت خرید کرنا ہے یا صلہ مگر بیوی عاشرہ و اسکو آزاد کر دیا
 خصم کے چوڑ دینے میں وہ کہو لگی اگر چہ کو وہ کتنا ہی کچھ دیوے تو ہی اس کے پاس نہیں نہیں کی اور اسکی بعد خود
 مختار ہو گئی اور اس پر یہ کا خاوند آزاد ہوتا کسی کا غلام نہ تھا **بَابُ خِيَارِ الْمَوْلَى فِي تَقْضِيهِ وَتَرْكِهَا** یہی ہے یعنی مولا کو
 حر کی جو رو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہو چکے بعد اسکو اختیار ہے اسکے گھر میں ہے یا اسکو چوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا
 مختار ہونا ہے جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو جائیگی اور بعض علماء کے نزدیک لونڈی کو اس حد تک نہیں تھا
 ہو گا جب اسکا خاوند غلام ہو وہ کہتی ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جیسے لگے آتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا**
أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَاهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ كُنَتْ لِرَافٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ
أَشْتَرِيهَا وَأَعْتَقَهَا فَإِنَّ أَلَاءَ الْمَوْلَى أَنْ يَتَّقِيَ وَأَوْقِي بِحُجْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا إِذَا أُنْصِلَتْ فِي بَيْتِهَا
بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ كَمَا صَدَّقَهُ فَلَنَا هَذِهِ وَخَيْرُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا
حَسَنًا تَرَحُّمِهِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینا کا اسکو
 و ایوں نے شرط لگائی و لاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لین گے بی بی عائشہ فرماتی ہیں ذکر کیا میں نے سب اسکا
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اپنے فرمایا خرید لے اسکو اور آزاد کر دے اسلئے کہ و لاء یعنی میراث غلام لونڈی
 کی جو آزاد ہو چکر حق ہے آزاد کرنے والی کا بیچنے والی کا حق نہیں ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگا یا کرے بیچنے کے
 وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہیں بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لائے
 گھر کے لوگ گوشت آپ کے آگے اور یہی ہی کہہ دیا یہ گوشت کینو مہ نہ دیا تھا بریرہ کو آجئے فرمایا وہ گوشت بریرہ
 صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو اپنے اور اسکا خصلت آزاد ہونا غلام نہ تھا **بَابُ خِيَارِ الْمَوْلَى فِي تَقْضِيهِ وَتَرْكِهَا** اس
 حدیث سے بھی وہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جسکے باب باندہ ہے یعنی لونڈی آزاد ہونیکے بعد مختار ہو جاتی
 ہے پسینے خاوند کے چوڑ دینے میں اگرچہ اسکا خاوند غلام نہ ہو کہ اسکا کیونکہ لونڈی کے مختار ہونیکے لئے اس کے
 خاوند کا غلام ہونا شرط نہیں **بَابُ خِيَارِ الْمَوْلَى فِي تَقْضِيهِ وَتَرْكِهَا** باب ہے
 بیان میں اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ**
كَانَتْ بَرِيرَةَ عَلَى الْفَيْسَمَاءِ بِنْتِ عَدَّى فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأَوْقِيَةٍ فَأَمَّتْ عَائِشَةُ كَسْتَبْعِنَهَا لِقَاتِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ تَشَاءُ إِنَّ أَعْدَاءَ هَآلِهِمْ عَدَاً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْكَمَاءُ لِي فَقَدِ هَبَتْ بَرِيرَةَ فَكَمَمْتُ
فِي ذَلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوَا عَلَيْهِمَا أَنْ يَكُونَ الْكَمَاءُ لَهُمْ فَخَالَتْ إِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالِ أَهْلَهَا فَقَالَتْ لَا هَآلَ لِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ
الْكَأَمُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا أَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَرِيرَةَ

اور درہم چہ دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قراط اور قراط دو طوح کا اور طوح دو قح کا جو سیانہ مہون بہت بڑے اور نہ بہت چوٹے اور کتاب اسکو کہتے ہیں کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپیہ بھیرا دے اور اس سے قرار اور نوشتہ لیو کہ ہر مہینہ میں ہفتہ بیچا یا کرے جب تک اس لکھی میں سے ایک درہم بھی باقی رہے گا وہ آزاد ہو گا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کی کہا کہ تو اپنا مالک سے کہہ کہ ایک شش قیمت لے لیوں اور میں تجھ کو آزاد کروں گی اور وہ کہہ یعنی تیرے مرئیے بعد تیرے مال کی بھی میں وارث ہوگی اس شرط کو بریرہ کے والیوں نے مانا اور کہا وکلاء ہم لینگو جب اوہوں نے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تو شرط کرے یعنی اور سب اس بات میں زیادہ ہر ار کر اور جو کام کرنا ہے اسکو کر اور آپ جو خطبے میں فرما دیا کہ یہ شرط ہے اصل اور قابل ایفا بنیں تو گویا سرے سے شرط ہی نہ تھی اس جگہ حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں لفظ وکلاء علیہ السلام ہے یعنی بریرہ کا خضم غلام تھا اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب لونڈی کا خضم غلام ہو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہو اور اگر آزاد ہو تو نہیں اختیار دیا جائیگا اسکو چنانچہ عروہ نے اس حدیث میں فرمایا ہو اگر وہ آزاد ہو تا تو اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہ روایت ثبوت اور محبت میں پہلی روایت ستر کر ہے یعنی خبر ہون کی روایت ستر چھ گزری اور حنفی نے دونوں روایتوں کے موافق مسلمان کیا ہو دوسری روایت میں زیادہ تصریح کی ہے اول میں فقط روایت بیان کر کے چوڑی ہے

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان زوجہ بریرۃ عبداً ثم حمہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا خضم غلام تھا کہ

فأشترطوا الوکلاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم وكان زوجها عبداً وأهدت لعائشة لهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا الْحِمِّ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا

هَذِهِ يَتَبَاهَوْنَ كَوَافِلَهُمْ وَأَوْقَتْ فَرَايَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْدَاءَ كَاسِ دَارِ الْوَيْلِ نَعْدَتْ هِيَ بَرِيرَةُ

روپیہ خرچ کیا اور بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا اور بیچنے والا حقدار نہیں ہوتا بیوی عائشہ فرماتی ہیں اختیار دیا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تھا بریرہ کا خضم غلام اور یہ دیا بریرہ نے بی بی عائشہ کو گوشت اپنے کہا ہم کو کس

گوشت میں جسے دیتو تو اچھا تھا بیوی نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہی اپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ

کے کو صدقہ تھا ہمارے لئے صدقہ نہیں بلکہ یہ ہے عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن بَرِيرَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَأَشْتَرِيَهَا لَوَكَّاءَ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيَهَا فَإِنَّ الْوَكَّاءَ لَمِنْ أَعْتَقَ مَالِ

مِنْ نَسَائِهِ شَهْرًا فِي مَشْرِيقِهِ فَكَذَّبَتْ بِشَعَائِرِ عِزِّهِ لَيْلَةً كَثُرَتْ فِيهِ قَتِيلٌ يَارَسُوهُ اللَّهُ لَيْسَ لَكُمْ بِهِ
 شَعْرٌ قَالَ الشَّهْرُ شَيْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کہ ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے
 کی بائیسویں کے پاس بجائیںکی یعنی عہد کیا کہ ایک مہینہ تک عورتوں کے نزدیک سجاوٹ لگے اور رہے اپنے باوجود
 میں اذیتیں راتیں پہراؤ ترائے آپ لوگوں کی عرض کیا یا رسول اللہ اپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا وہ
 دن کا مہینہ ہو کر رہا ہے وہ مہینہ شاید اذیتیں دن کا ہوگا یہ بات ہوگی کہ آئیں فقط مہینہ کا لفظ فرمایا تھا چنانچہ
 روایتوں میں ہے لا ادخل علیکم شہرا یعنی نہ آؤنگا میں تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق اذیتیں دن پر
 ہی آئی شہر کا لفظ فرمایا اور شہر فلان نہ کہا تھا تاکہ اگر کو بائیں ہی ہوتی اور مہینہ خاص کی جاب النظم ایسا

ظہار کے بیان میں عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ رَوَى أَنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ظَاهَرَ مِنْ أَمْرٍ آتَاهُ فَوَقَعَ
 عَلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنْ أَمْرٍ آتَى فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكْفِرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ
 يَحْمَلُكَ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْقًا لَهَا فِي مَنَاقِبِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَا تَقْرَبُهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ رَحِمَهُ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا میں نے ظہار کیا تھا نبی عزی
 کے ساتھ مجھ جا پر امین اوسکے اوپر پہلے کفارہ دینے سے اپنے پوچھا کس سبب کیا تو نے یہ کام اوس نے بیان
 کیا میں نے دیکھی پازیب اوسکی چاندنی میں اپنے اوسکو فرمایا اب اوسے پاس نہ جائو جب تک نکمہ نہ تو دکھام
 جسکا حکم کیا اللہ عزت و بزرگی والے نے ظہار حود و کو مشابہت دنیا مان کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتھ
 یعنی پیٹ یا پیٹ وغیرہ کے ساتھ مشابہت کر کرکھنا تو میرے حق میں ایسی ہے جیسی میری مانگی بیٹہ یعنی جیسی
 وہ مجھ پر حرام ہے ویسی تو بھی مجھ پر حرام ہے اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری مان ہے تو ساری
 اور ہر حرام گفتمے شرع نے اسبات کو مقرر کہا لیکن تنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے کفارہ
 جب تک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہدیت کے حرام ہونیکا حکم موقوف کیا اگر کسی نے بغیر کفارہ دینے کھوت
 سے جماع کیا تو اوس نے اچھا کام نہ کیا اوسکو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دیکر اوسکو کفارہ نہ دے اور کفارہ نہ دینے
 تک اوسکو اپنے حق میں حرام ملنے جیسا زبان سے کہا تھا بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہلنے اور نہ کہے کہ اوس نے
 کفارہ دینے کے بعد حلال کر دیا ورنہ تو نے تو عمر بہر اپنا گہرا جاڑ لیا تھا عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ رَوَى أَنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ظَاهَرَ مِنْ أَمْرٍ آتَاهُ فَوَقَعَ

لِيَجْعَلَ مِنْ أَمْرٍ آتَاهُ فَوَقَعَ قَبْلَ أَنْ يُكْفِرَ قَدْ كَفَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلَةُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَارَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ خَلْقًا لَهَا أَقْسَاهَا
 فِي مَنَاقِبِ الْقَوْمِ فَقَالَ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ رَحِمَهُ
 مکرر سے یہ روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے یہ رجعت کی اوس نے کفارہ دینے کے پہلے یہ کرکھا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

یہ حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے فرمایا کوئی چیز تھی جسے یہ کام کرا دیا تجھ سے وہ بلا رحم کرے خدا تعالیٰ آپ پر
 یا رسول اللہ دیکھی میں نے نکال یعنی کڑی اوسکے پاؤں کی یا کہا دیکھی میں نے پندلین اوسکی چاندنی میں
 یہ نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جب تک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجھ کو اللہ عزت اور
 بزرگے والے نے حکم عظیمہ قال اَنْ رَّجُلًا يُّعِيَا اللّٰهَ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي اَبِي اَتَّهَ ظَاهِرٌ
 مِنْ اَمْرَاتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ يَا بَنِي اَبِي اَتَّهَ رَأَيْتَ بَيَاضَ
 مَا قِيَهَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ بَلَى صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزَلَهَا حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَبَنِي
 حَمْدٍ يُّبِيهِ فَاعْتَزَلَهَا حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ كَلَفَ لِحْجًا قَالَ الْبُوَيْعِدُ الْاَحْمَانُ الْمُرْسَلُ اُولَى بِالْمَقَابِ مِنْ
 الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى اَعْلَمُ ثُمَّ رَجَعُ فَرَضِيَ لِعَيْنِهِ مِنْ رِيَاةٍ بَعْدَ مَا يَأْتِيكَ اَدَمِي نَبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور کہنے لگا یا بنی اس شخص نے ظہار کیا تھا اپنی جو رو سے پہر اوس نے صحبت کر لی کفارہ دینے سے پہلے
 اپنے فرمایا اوسکو کاہنے کو کیا تو نے یہ کام کس نے کہا تجھ کو ایسی بات کرنے کے لیے وہ کہنے لگا اے نبی
 کے چھ کو ٹھہریں گوری پندلین اوسکی چاندنی میں اپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جب تک ادا کرے تو
 جو کچھ تیرے ڈمے پیدا کرنا اور کما ضرور ہے اب کتاب مصنف رح فرماتے ہیں اسحاق اپنی حدیث میں فرماتا تھا
 فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے ٹھہر کے ہیں اور مصنف رح فرماتے ہیں اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولو بھی
 سند ہوئی ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ زیادہ دانا ہے **ف** یعنی یہ حدیث سند ابن عباس سے اور مرسل مکرر ہے کسی
 ہے اور مرسل روایت صحیح ہے نسبت سند کے **عمر** عائشہ **اَنَّهَا قَالَتْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسَّعَ سَمْعُهُ**
الْاَصْوَاتِ لَعَدَا جَاءَتْ خَوْلَةُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ رَوْحَهَا فَكَانَ يَبْخُضُ عَلَيْكَ
لَحْجَهَا فَانْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ اَلَيْسَ بِحَادٍ لَّكَ فِي رَوْحِهَا وَتَشْكُرُكَ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ
نَحْوًا وَرَكْمًا اَلَا يَتَذَكَّرُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَّهِيَ كَمَا يَبُوءُ عَائِشَةُ لَشُكْرِ اللّٰهِ فَتُحَدِّثُ
 ہے تمام امانتوں کو آئی خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اوسکے ظہار کرنے سے پہلے
 اور مجھے خراب ورتباہ ہوئے اور چھپاتی تھی وہ اپنی گفتگو مجھ سے تب اتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے بھڑکتے
 قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ اَلَيْسَ بِحَادٍ لَّكَ فِي رَوْحِهَا وَتَشْكُرُكَ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ نَحْوًا وَرَكْمًا اِنَّ اللّٰهُ سَمِيعٌ
 بصیرت یعنی سن لی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جھگرتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر اور جیگرتی ہے اللہ کے ایک
 اور اللہ سننا ہے سوال جواب تم دونوں کا بیشک اللہ سننا ہے دیکھتا ہے لگتا ہے بل شام نے ظہار کا اور کہ
 کفارے کا بیان فرمایا ہے **ف** یہ عورت بہت خوبصورت تھی ایک باغخاں پڑھتی تھی جب سلام پہنچا تو اسکی خاوند
 اوس پر ماست خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہو کر اوس سے ظہار کر لیا **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْعِ**

أُمِّيَّةٌ قَدَفَ مَرَاتَهُ بِشَرِّ بَنِي السَّحَابِ وَكَانَ أَحْوَجَ النَّبِيِّ إِبْنِ مَالِكٍ لِأُمِّيَّةٍ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَعَنَ
 فَلَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَمَا تَكُونُ قَالَ ابْصُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضُ سَبْطًا
 قِضَى الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لَهْلَالُ ابْنِ أُمِّيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَتَحَلَّ جَعْدًا أَحْمَسَ السَّاقِينَ فَهُوَ لَشْرِيكَ
 بَابِ السَّحَابِ قَالَ فَأَنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ أَتَحَلَّ جَعْدًا أَحْمَسَ السَّاقِينَ **ترجمہ** عبد اللہ علی سے روایت
 ہے پوچھا کسی منہام سے سہا ایسے آدمی کے لیے جسے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی جو رو کو تو بیان کیا ہشام
 نے سطح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لگ سمجھتے تھے اس مسئلہ کا علم ان کو ہے پھر بیان کیا انس بن
 نے کہ ہلال بن اُمیہ نے قذف کیا اپنے زانیہ بیہ را اپنی جو رو کو اور جس سے زنا کرتی تھی اس کا نام شریک بن سحار بتایا
 اور یہ شریک بن سحار بہائی تھا براہ بن مالک کا مائلی طرف سے انس بن مالک نے فرماتے ہیں پہلے لعان کیا اور پھر
 یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہیں کیا تھا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اسکے لعان کرنے سے معلوم ہوا پھر لعان کا حکم
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونوں کے اور فرمایا دیکھتے رہو اور سکو اگر اوس نے بوجھ سفید رنگ لٹکے
 ہوئے بال قضی العینین یعنی بگڑی آنکھوں والا جنا تو وہ ہلال بن اُمیہ کا ہے اور اگر تیلی پنڈلیاں سرسئی آنکھیں بگڑ
 والے بال ہوں تو شریک بن سحار کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ کو خبر ہو چکی اوسے جنا بوجھ سرسئی آنکھوں
 اور کہنو کرو بال اور پتے پنڈلیوں کا **ف** اس حدیث اور اوپر کی حدیث سے میرا بات معلوم ہوئی کہ عادلہ عورت سے حمل کے
 زانی میں لعان کرنا منع نہیں بوجھ پیدا ہو سکتا تھا اگر کچھ ضرور نہیں اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف رحمۃ اللہ
 علیہ نے سید سے بیان کیا ہے کہ اس مسئلہ میں ملا کا اختلاف ہے **کَيْفَ اللَّعَانُ** لعان کے طرح کرنے میں **عَنْ**
 النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ لَعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ لَهْلَالَ بْنَ أُمِّيَّةٍ قَدَفَ شَرِيكَ بْنَ السَّحَابِ
 بِأَمْرٍ بِهِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ
 شَهَدَاءُ وَإِلَّا فِدَاؤُكَ فِي ظَهْرِكَ يَوْمَ ذِي الْقَعْدَةِ عَلَيْهِ مَرَاتٌ فَقَالَ لَهْلَالُ هُوَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ
 لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ لَيْزُكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ لَكَ مَا يُبْرِئِي ظَهْرِي مِنَ الْجِدْلِ فَبَيَّنَّاكَ ذَلِكَ إِذْ
 تَزَلَّتْ عَلَيْهِ أَيْةُ اللَّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَرْبَعَهُمْ إِلَى آخِرِ آيَةٍ قَدْ عَاهَلَاكَ شَهَدَاءُ أَرْبَعٍ شَهَدَاءُ
 بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْحَقُّ أَمْسَتْهُ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتْ امْرَأَةٌ
 فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا آتَانِ فِي الرَّابِعَةِ أَوْ الْحَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفْنِي هَذَا فَانْصَبْ فِيَّ مِزْجًا مِزْجًا حَتَّى مَاشَكَلْتُنَا اللَّهُا سَتَعْنِي ثُمَّ قَالَتْ
 لَا أَفْعَلُ بِمَنْ سَأَلَ لِيَوْمَ فُضِّتْ عَلَى الْبَيْتِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ
 بِهِ أَبْيَضُ سَبْطًا قِضَى الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لَهْلَالُ ابْنِ أُمِّيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَتَحَلَّ جَعْدًا أَحْمَسَ السَّاقِينَ

فَهُوَ كَيْسَرٌ لِّبْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ أَدْرَجَةً حَمَلًا لَهَا قَيْنٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَوْ كَمَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِنَا لَيْتَ لَكَ فِي رُكُلَيْهَا شَاكِلَةٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِي الْعَيْنُ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنِ
 لَيْسَ بِمَفْتُوحِ الْعَيْنِ وَلَا حَاطِطِهَا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ تَرْجَمَهُ نَسْ مِنْ شِدْعِنَه سے روایت ہے کہ
 پہلے لعان کی رسم سلام میں ہلال بن امیہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ وہ بنو نضیر کے تھے اور کوثر شریک بن سحام کے شا
 زنی تھی تہمت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کی خبر کی اپنے فرمایا، اسکو چار گواہ لا منتیبے پر ہوا دیگی اور تیری
 پیٹھ پر ٹھیکہ لگی کسی بار فرمایا آپ نے اسکو ہلال نے قسم کہا کہ یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے میں سچا ہوں اور اسد غزوات
 بزرگی والا تیر حکم اور تیرا جیسے سب سے میری پیٹھ بچائی جاوے گی تمہیں سے پہر سیرح رہی یہ بات یکایک اتوری
 یہاں سے لعان کی والدین یومون اذوا جھم و لکن لکم شہداء اء الا انفسہم فشهدا اء احدہم
 اربع شہادات بِاللّٰهِ اِنَّكَ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْكَ اِنْ كَانَ مِنْ اَکْذَابِیْنَ
 وَیَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعًا شَہَدًا وَاتِّ بِاللّٰهِ اِنَّكَ لَمِنَ اَکْذَابِیْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنْ
 غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْكَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ تَرْجَمَ نِسْ بِنِیْ جَو لُکَ مِیْکَ دِیْنِ اپنی جو رو کو اور شاہد بنوں انکو پاس
 اپنی جان کے تو شیخخص کو یوں گواہی دینا چاہئے چار گواہ بنیں اسکا نام لیکر اور کہے مقرر شیخخص سچا ہے اور پانچویں
 بار کہے اللہ کی پہکار ہوا اس شخص پر اگر وہ ہو جو ہوا اور عورت سے ملتی ہے ماریوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے
 نام کی مقرر وہ شخص ہو ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اللہ کا غضب ہو اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہیں
 پھر ہلال کو اس نے گواہ بن دین چار گواہ بنیں تہ کے نام کے ساتھ وہ شخص بیٹے ہلال سچا ہے بات میں اور پانچویں بار کہہ اس
 کی پہکار ہوا اس شخص پر اگر وہ چھوٹا ہے پہر ہلالی گئی عورت اس نے بھی چار گواہ بن دین اللہ کے نام کے ساتھ راوی
 فرماتے ہیں یہ تہی بار پانچویں بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس عورت کو کیونکہ یہ گواہی جب
 خزانہ کا ہوگی اس کے حقیقین یعنی غضب اللہ کا خالی سچا بیٹا حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں توقف کیا اس عورت نے
 ہمسک ہو اگر کچھ عجیبی کہے فرمائے گواہ آپ وہ قرار کر لیگی آخر یہ کہا نہیں فضیحت کرتی میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے
 لئے یہ کہہ کر قسم پوری کر کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہو اس عورت کو اگر سید ہوا اسکو کچھ سفید
 رنگ چھٹی ہوئی بال قضی العینین یعنی بگری ہوئی اکھ لا لا تو وہ ہلال بن امیہ کا اور اگر خبا اس نے بچہ گندم گندم
 یعنی کہلے رنگ کا چھیدہ بالوں لا میا نہ قد کا اور پتلی پنڈلیوں والا تو وہ بچہ شریک بن سحام کا ہے راوی بیان
 جانا اس نے بچہ گندم رنگ کہو کرو با و الا سیانہ قد تلی پنڈلیوں کا اس کے جتنے کے بعد اپنے نے فرمایا اگر نہ ہوتا وہ حکم جو
 اللہ کی کتاب میں ہے تو دیکھتے تم مجھ کو کہ کیا حال کرتا میں اس عورت کا **کاف** امام نسائی نے کہا قضی العین
 یہ کہ گواہوں کے بال لہجہ میں اور کہہ میں کہی اور بڑی بنوں جب اگر شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پگھان لے جا

کہ لیکن بائیں بائیں ہر مرد اپنے پرست کرے اور عورت اپنے اور خدا کا غضب جھوٹ کہنی کی صورت میں کیا ہے
عِظَةُ الْاَمَامِ النَّجْلِ وَالْمَرْءُ عِنْدَ الْاَمَانِ باب بیان میں سہات کی مرد اور عورت
 کو انصاف سے کرے لہذا کہنے کے وقت عن سعید بن جبیر یقول سئل عن الامانة عتین فی اما دین
 الزبیر ایفرق بینہما فما دیت ما اقول فقلت من عتق عنی من عتق عنی عن عتق عنی ما ابا عبد
 الرحمن ایفرق بینہما قال نعم سبحان اللہ ان اول من سأل عن ذلک فلان ابن فلان فقال یا
 رسول اللہ ارایت ولم یقل عمر فما ارایت ان الرجل منایری علی امرأته فاحشہا فاحشہا فامر
 عظیمہ وقال عمر وانی امر عظیمہ وان سکت سکت علی مثل ذلک فلم یحبہ فلما کان بعد
 ذلک تاکہ فقال ان الامر انی سالت ان یلینت بہ فانزل اللہ عز وجل هو لا یموت فی
 سورة النور والذین یرضون اذ واجہتم حتی بلغوا النجاسة ان غضب اللہ علیہا ان کان من
 الصادقین فبدأ بالرجل فوطئہ فودکک واخلبک ان عذاب اللہ لشیء اہون من عذابہ لعلکم تحذرون فقال
 والذین یرضون بالحق ما کذبت شہرتی بالمرأۃ فوطئہا وذلکھا قالت والذین یرضون بالحق
 انہ لکاذب فبدأ بالرجل فشہد أربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین والنجاسة ان کنت
 اللہ علیہ ان کان من الکاذبین شہرتی بالمرأۃ فشہدت أربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین و
 النجاسة ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین ففرق بینہما رحمہ سعید بن جبیر عنی اللہ عنہ ورواہ
 ہے پوچھا مجھے کہیں مسئلہ لعان کرنا اور کیا اور دنوں میں جدائی، و تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا
 نہیں سعید بن جبیر فرماتے ہیں میری سمجھ میں کچھ نہ آیا جو میں جواب دیتا آخرین یہ ہوا اپنی جگہ سے اور گیا ابن عمر
 کے گہرا رکھا میں نے اون سے عبد الرحمن کے باپ کیا تفریق کی جاتی ہے لعان کرنا اور دنوں کے درمیان یعنی ان
 کہیں بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہئے یا نہیں ابن عمر نے جواب دیا تفریق کرانی جاتی ہے اور دنوں
 میں اور جواب دیکر کہا سبحان اللہ یہ سب اول فلا نے شخص کے بیٹے نے پوچھا ہوا ابن عمر نے اس کا نام نہ لیا تو
 وہ شخص عمر عیسیٰ بن ابی بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ
 فرما یہ اگر دیکھتے ہیں یہ سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی عورت کے ساتھ بد کام کرتے ہوئے اگر وہ جو رو والا کچھ بوسے
 تو بڑی آفت کی بات ہوا اگر چہ کیا ہے تو ایسی بد بات پر چکرا رہا اپنے اس کو کچھ جواب نہ دیا شاید اپنے جواب سے سہو
 نہ یا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پھر دوبارہ آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جوابات
 میں آپ سے دریافت کی تھی اوس میں خود ہی مبتلا ہوا ہوں پھر اوتار میں اللہ عزت اور بزرگی والے نے ہم
 آئینہ سورت نور کی معنی والذین یرضون اذ واجہتم سے لیکر ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین تک

الصلوات علیہ

رہی سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچنے والے لگے اوس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت
 آسان اور کم ہے نسبت آخرت کی وہ آدمی آپ کی نصیحت کو شکر کہنے لگا قسم ہے اوسکی جسے مخلوق بات دیکر بھیجا میں میرا
 جھوٹھ نہیں کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلا میں اوسکو بائین خوف کی وہ عورت بھی یوں کہنے لگی قسم
 ہے اوسکی جسے آپ کو حق دین دیکر بھیجا میرا جھوٹا ہے اس نصیحت کرینگے بعد مرد نے گواہی دینا شروع کی اور میں
 اوس نے چار گواہین اللہ کے نام کے ساتھ اور باجوہین بار میں اُنْ لَعَنَتُ اللّٰهُ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ یعنی
 اللہ کی پٹھان جو اس مرد پر اگر اس نے جھوٹ کہی ہو یہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہین دین اللہ کے نام کے ساتھ
 اور باجوہین بار میں کہا اَنْ عَصَبُ اللّٰہِ عَلَیْہِا اِنْ کَانَ مِنَ الْفٰسِقِیْنَ یعنی خدا کا غضب وترے اس عورت پر اگر
 مرد سچا ہو پھر جدائی کرادی در میان اون دونوں کے **ف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ عین
 کریمہ الون کو نصیحت کرے اور اوڑاؤ کو مذاب الہی سے **بَابُ التَّفْرِیقِ بَيْنِ الْمُتَلَاعِنِ** لسان
 کریمہ الون کے در میان تفریق اور جدائی کرینا بیان **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ لَمْ يُفْرِقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِ**
قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِبْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اُخُوَیْ بَنِي
الْعَجْلَانِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب لسان الون کے در میان جدائی نہ کرانی یعنی لعان کرینگے فردا اور عورت
 دونوں ایک ساتھ ہی رہنے سے اون میں جدائی نہ کرانے تو سعید بن جبیر نے ابن عمر سے کہہ کر دیکھا اونہوں
 نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے یہاں بہن میں تفریق نہ کرانی تھی یعنی تفریق کرنا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سے ثابت ہوا **بَابُ سِتْنَابِ الْمُتَلَاعِنِ بَعْدَ اللِّعَانِ** تو لینا لعان کرنا الون کے
 بعد لعان کرینگے **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ جُلُّ قَدْ فَرَّقَتْہُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اُخُوَیْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰہُ . يُعَلِّمُ اَنْ اَحَدُکُمْ کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْکُمْ اَنْثٰی
قَالَ لَهَا تَلَا نَا فَاَبَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَبُو بکر وَعُمَرُ بَنِي دِیَارِہِ فِي هَذَا الْاَحْدَیْثِ شِدَّةَا
اَزَاکَ اَحَدُکَ بِہِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا لَی قَالَ لَا مَا لَکَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ خَلَّتْ بِہَا
وَاِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَہٰی اَبَعْدُ مِنْکَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے کہا ابن عمر سے کسی آدمی نے
 زنا کا کہا اپنی جہر کو ابن عمر نے اوسکو جواب میں کہا جدائی کرانی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین یہاں
 اور بہن بنی عجلان کے اور کہا تھا اللہ جانتا ہے کوئی ایک تو تم میں سے چھوٹا ہے اگر تم میں سے کوئی تو بہرہ کو تو چھوٹا
 ہے تین بار فرمایا مگر دونوں نے انکار کیا تو جدائی کرادی اون دونوں میں اور کہا پوچھا اوس لعان کریمہ الون سے ہوا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میل مال پہلے اس عورت کے نزدیک پہنچا لیگا یا نہیں اپنے فرمایا اگر تو سچا ہے
 تو تو پہنچے پہلے اس عورت کو وہ مال اوسکے بچے میں گیا اور اگر تو چھوٹا ہے پہر وہ مال لینا اور اس

کرنا بعید ہے مجھے معنی اپنے کام میں لایا ہو سکے اور تہمت لگائی پھر بھی مال کی طرح کرتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرنا جائز ہے **اجتماع المتکذبین** لعان کرنے والوں کی ملاقات
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ يَقُولُ سَأَلَ الْعَبَّاسَ عَنْ الْمَتْلَعَيْنِ جَسَاسًا عَلَى اللَّهِ أَحَدٌ كَمَا كَادَ بِسَيِّئِلِ
لَكَ عَلَيْهَا قَالَ اللَّهُ صَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهِيَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَ
إِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ
 عنہما سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا یا رسول اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنے والوں
 کو حساب تہارا خدا کا وہ ہے یعنی وہ ٹکڑے ٹکڑے کیے کوئی ایک تو تم میں سے جو مانا ہے دونوں تو سچے نہیں ہو سکتے اور
 فرمایا مرد کو خنجر اور تہجد اس کی طرف کسی بات میں یعنی تیرا اسپر کچھ خنجر نہیں ملتا اور مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا
 مال ہے اسپر اپنے کہا تیرا کچھ نہیں اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے یا مستحق نہیں کیونکہ اگر تو سچا ہو
 تو شرم کی چیز حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال اس کے بدلے میں گیا اور اگر جو مانا ہو تو مال طلب کرنا تجھ کو لائق نہیں
 اور بعید ہے تیرے شان سے **ف** باب کی مناسبت کا سبیل **لَكَ عَلَيْهَا** کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک
 معنی تو یوں ہوئے کہ تیرا اس پر ابدور نہیں چل سکتا کیونکہ یہ تو قسم کہا کر بھی ہو گئی اس معنی کے اعتبار سے لعان
 کے کرے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہیں نکلتا مان اگر یوں کہیں تیری اسپر اور اہل بیت تیرے قرضے
 سے باہر ہو گئی اور تیرے اوپر حرام ہو گئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہیں باقی جاتی لیکن لفظ عام ہو سکے
 سب سے یہ بات نکلتی تھی اس لئے باب میں ہاتھ ذکر کیا گیا **بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ لِعَاقِبِهِ**
بِأَمِّهِ نَفْسِي اور انکار کرنا لڑکے یا لڑکیاں بطن کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اس کی مائے پاس **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
لَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ وَلَمْ يَرَقْ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْأَمِّ
 ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں اور جدائی دہری
 درمیان ان دونوں کے معنی توڑ ڈالنا نکاح اور بیعت یا بچے کو اس کی مائے ساتھ **بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ لِعَاقِبِهِ**
بِأَمِّهِ نَفْسِي کے پیرایہ میں لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مرد و عورت کا اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکار
 کا اپنے لڑکے کے پیرایہ میں لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مرد و عورت کا اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکار
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتِ
أَمْرًا فِي وَلَدَتِ عِلْمًا مَوْكَةً فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ ابْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا لَوْنُهَا قَالَ خُمْرٌ قَالَ
فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ إِنْ فِيهَا لَوْنٌ فَقَالَ فَاقِي نَوِي أَتَى ذَلِكَ قَالَ عَمِي أَنْ يَكُونَ نَزَعٌ عَرَفَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَنْ يَكُونَ نَزَعٌ عَرَفَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے

۱۴۳
 ۱۴۳
 ۱۴۳

۱۴۳

۱۴۳

لال رنگ کے مین اپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی اون مین ہے کہا
 اوس نے خاکی رنگ کے بھی اونٹ مین اوس مین اپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہا سنو آیا اون مین کہا اوس نے معلوم نہیں کیا
 سے آیا لیکن کسی رنگ نے کہنچا ہوگا اوسکو وادی بیان کرنا ہے اسی واسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
 کہ نہیں جائز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اوسکی جو رو سے مگر اوس وقت کہ کہے مین نے دیکھا ہے اوسکو
 اور مین جانتا ہوں کہ وہ فاحشہ ہے **ف** یعنی تعریض کرنے اور اشارت قذف کا حکم ثابت نہیں ہوتا **باب**
التَّغْلِيظُ فِي الْإِنْفَاقِ مِنَ الْوَلَدِ اولاد سے انکار کرنا اوسے یہ قیظا و سختی کرنا **باب** **عَنْ** ابی ہریرۃ

رضی اللہ عنہ سمیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ حِينَ تَزَلُّ أَيْةُ الْمَلَأَ عَنَتَهُ أَتَمَّا امْرَأَةٌ أَدْخَلَتْ عَلَى

تَوْرٍ كَجَلَا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يَدْخُلُهَا اللَّهُ جَنَّةً وَلَا يُعَارِ جُلُ جَدَّ وَلَا ذَا وَهُوَ يَنْظُرُ

إِلَيْهِ اجْتَنِبْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنَةً وَفَضَحًا عَلَى رُؤُوسِ كَا قَوْلَيْنِ وَالْآخِرِينَ تَرْجُمُهُ الْوَبَرِ يَرْفَعُ رِثَابَهُ فَرَايَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونٹری آیت لعان کی جو عورت ملا کہ ایک قوم اوسکو دوسرے قوم کے لوگوں مین وہ

عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہیں کچھ چیز اور نہ داخل کرنا خدا تعالیٰ اوسکو خست مین اور جس دنے انکا کیا

اپنی اولاد کا دیکھ بہال کر سوا کر گیا اوسکو اسد سب لوگوں کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچھلے زمانے

کے آدمی **ف** ایک قوم مین اوسکو لولہ مانینے زاکرنا اور اپنے خصم کی نسب مین دوسرے کاتب ملا دینا کیونکہ لڑکا

بالرک کی جسکی جو رو کے پیدا ہوگا اوسکا کہلا نا کچھ بہتیبہ عورت کو فرما کی اور یہ طبع اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے

اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکو حق مین ہی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دینا **باب** **لَحَاقُ الْوَلَدِ بِالْفَرْشِ**

إِذَا كَمَيْفُهُ حَبْلُ الْفَرْشِ ملا دینا بچہ کو خاوند کے ساتھ اگر انکار کرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا

عَنْ ابی ہریرۃ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرْشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ تَرْجُمُهُ الْوَبَرِ يَرْفَعُ رِثَابَهُ

عمرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کے نیچے اوس لڑکے کا مان ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ اہلیت

سے اور اگر حرام کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے لطفی سے ہو تو اسکی قیمت مین تیرے یعنی وہ مال نہیں اور اگر حرام کا یہاں ہو

تو اوسکو ننگ کرنا چاہئے **عَنْ** ابی ہریرۃ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرْشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

ترجمہ ان دونوں حدیثوں کا ایک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَحْنُ سَعْدُ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ فِي

غَلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ ابْنِي عَتِيبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِيدُ ابْنِ أَبِي أَنَّهُ ابْنُهُ أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَبْهَرُ فَرَأَى

شَبَّاهَا بَيْنَهُمَا بَعَثَهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدِ لِلْفَرْشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَخَجَّيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ قَالَتْ رَمْعَةُ

فَلَمْ يَرَسْوَدَةَ قَطُّ تَرْجُمُهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جہگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور سعد بن رعمہ نے

ایک بچے کے لئے سعد کہا یا رسول اللہ مجھ میں سے میرے پہلی عتیبہ بن ابی وقاص کا میرے بہائی نے وصیت کی تھی جو ہوگا تو

بجستہ

تقدم النبیاء

یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ملا کہ ایک قوم اوسکو دوسرے قوم کے لوگوں مین وہ عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہیں کچھ چیز اور نہ داخل کرنا خدا تعالیٰ اوسکو خست مین اور جس دنے انکا کیا اپنی اولاد کا دیکھ بہال کر سوا کر گیا اوسکو اسد سب لوگوں کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچھلے زمانے کے آدمی ف ایک قوم مین اوسکو لولہ مانینے زاکرنا اور اپنے خصم کی نسب مین دوسرے کاتب ملا دینا کیونکہ لڑکا بالرک کی جسکی جو رو کے پیدا ہوگا اوسکا کہلا نا کچھ بہتیبہ عورت کو فرما کی اور یہ طبع اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکو حق مین ہی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دینا باب لحاق الولد بالفرش اذا کمیفه حبل الفرش ملا دینا بچہ کو خاوند کے ساتھ اگر انکار کرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا

کہا تھا زعمہ کی لونڈی کا لڑکا میرے لطفی سے جو دیکھے آپ شہادت اوسکی ایک نسخے میں تنا زیادہ ہے **قَالَ عَبْدُ اَبْنِ رَمْعَةَ اَرَحَىٰ وَلَدًا عَلٰی فَرَاشٍ اَبْنِ مَرْثٍ وَلَيْدًا يَتِيْمًا فَظَنَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ شَبَابًا** مینی عبد بن زعمہ نے کہا یہ میرا بہائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پھر دیکھا آپ نے اوسکو شہادت کو تو صاف معلوم ہوئی عقبہ کی صورت اوس سے ملتی تھی آپ نے فرمایا اے عبد بن زعمہ وہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فروش والے کا ہوا ورنہ کار کو پتھر ہے اور فرمایا اپنے بی بی سودہ کو پردہ کر اوس سے اے سودہ زعمہ کی بیٹی پھر بہنیں دیکھا اوس نے سودہ کو کہی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبْنِ اَبْنِ رَمْعَةَ قَالَ كَانَتْ لِرَمْعَةَ بَارِيَةٌ كَلْبَاءُ وَكَانَ لَهَا وَلَدٌ يَتِيْمٌ يَكْفَعُ عَلَيْهَا نَجَاحَاتٌ يُّوَلِّدُ شَبَابًا الَّذِي كَانَ يَكْفَعُ بِہِ رَمْعَةَ وَہُوَ حُبْلٰی فَذَكَرْتُ ذَلِكَ سَوَدَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَارْحَمَیْ مِنْہُ یَا سَوَدَةُ فَلَیْسَ لَكَ بِاَمْرٍ مَّرْحَمَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْرَةَ مَرَضَی لَمَرَضٍ سَے رَوْتِیْہِ سَے زَمْرَةَ کی ایک لونڈی جس کے ساتھ ہم ستر ہوا کرتا تھا اور زعمہ کو بھی یہی ظن تھا کہ اس لڑکے کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسی شخص کی صورت پر جس کا اوسکو ظن تھا اور زعمہ اوس لڑکے کے پیدا ہونے پہلے مر گئی تھی یہ قصہ ذکر کیا موی سودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنے فرمایا بچہ فروش لے اور تو پردہ کر اوس سے سودہ کیونکہ وہ تیرا بہائی بہنیں **ف** زعمہ کے بیٹے نے اوس لڑکی کو اپنا بہا کہا اس واسطے وہ لڑکا زانی کے والی کو نہ دیا اس میں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر نکاح کرے اور چہ نہ کہے کہ بچہ میرا نہیں تو اوس بچے کو اوسکی نانگی تلح کرتے ہیں یعنی جس کے ملک میں اوسکی ماں ہے اوسکی ملک میں بچہ ہی رہے گا اگر یہ شہاد خارجہ سے معلوم ہی ہوتا ہو کہ اسکا لفظ نہیں **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَہُ اللّٰہُ لَا اَحْسِبُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاللّٰہُ نَعَالِیْ اَعْلَمُ** ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فروش والے کے تابع ہونے حرام کار کو پتھر ہے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میرے گمان میں عبد اللہ بن مسعود نہیں ہیں **بَابُ فَرَاشِ الْاَمَةِ** لونڈی کی فراش ہونیکے بیان میں **عَنْ عَائِشَةَ اَخْتِہِ سَعْدِ بْنِ اَبْنِ وَکَاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَمْعَةَ فِي بَنِ رَمْعَةَ قَالَ سَعْدُ اَوْ صَافِیْ اَرَحَىٰ عُتْبَةَ اِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ فَانْظُرْ اِلٰی ابْنِ وَلَیْدَةٍ رَمْعَةَ فَہُوَ ابْنِیْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَمْعَةَ ہُوَ ابْنُ اَمَةٍ اَبْنِیْ وَلَدًا عَلٰی فَرَاشٍ اَبْنِ فَرَای رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ شَبَابًا یَتِيْمًا بَعْتَبَتْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَارْحَمَیْ مِنْہُ یَا سَوَدَةُ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب مگر می سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے میرے چچا عقبہ نے عیت لکھی تھی جبکو جب میں آیا کرتے ہیں اور کہا مجھ کو دیکھ زعمہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا ہے اور عبد بن زعمہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے چنا اوس نے اوسکو میرے باپ کی کھیت اور فراش**

میں پروردگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے سنا ہے مناجاتی اوس میں پروردگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سنا ہے جس کے لئے فراموش ہے آپ اس کو سو دھکا بجائی قرار دیا پر احتیاطا سو دھ کو حکم دیا پر دس کا کیونکر
تَهَذَا الْقُرْعَةُ فِي لَوْلَادَا اَنَا زَعُو فِيهِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى
الشَّيْخَةِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ بَيَانِ قرع یعنی پانسوں کے کا جب تنازع اور جھگڑا
 کر بن لوگ کسی جگہ میں اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے بھی کے شاگردوں نے زید بن ارقم کی روایت میں
عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَتَى عَلِيٌّ بِخَلْعَةٍ مَكْحُولَةٍ بِالْيَمَنِ وَهِيَ اَعْلَى اَمْرًا فِي طَهْرٍ مَحَادٍ فَسَأَلَ اَنْثَيْنِ
اَنْفَرَانِ لِهَذَا اَبَا لَوْلَادَا قَالَا لَا كُنْتُمْ سَأَلْتُمَا اَنْثَيْنِ اَنْفَرَانِ لِهَذَا اَبَا لَوْلَادَا قَالَا كَا قَا فَرَجَ بَيْنَهُمَا وَالتَّحَنُّ
اَلْوَلَدُ بِاللَّيْ اِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا لَدِيَّةٍ فَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَفَضُّلًا حَتَّى بَدَأَتْ لَوَا جِدَّةٌ ترجمہ زید بن ارقم سے پہلے ہے حضرت علی باس تین آدمی تھے میں میں جنہوں
 ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر میں آپ نے دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم تیس کے لئے اس لڑکے کا قرار کرو
 اوہوں نے نہ مانا پر دوسرے دو سے پوچھا اوہوں نے بھی نہ مانا پر قومہ ڈالا اوں تینوں کے نام پر اور جس کے نام پر
 قومہ نکلا اوس کو لڑکا دیا اور ایک ایک ٹکٹ دیتا اوس سے اور دونوں کو دلوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے بیان کیا کہ اگر آپ کی ہل گئیں کہیں لڑکے کو قرعے کا فیصلہ ایک بی احتیاجی
 کا فیصلہ ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَدَاثُ وَرَجُلٌ مِّنَ**
الْيَمَنِ فُجِعَ لِيُجْبِرَهُ وَتَحَدَّثَتْ وَعَلَيْهَا بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَفِي عَلَيْنَا ثَلَاثَةٌ نَهْنِي عَنْ تَفَضُّلٍ فِي وَلَدٍ وَنَحْنُ
عَلَى اَمْرًا فِي طَهْرٍ مَحَادٍ اَلْحَدِيثُ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بنی سلی
 و سلم باہر بیٹھتے تھے میں ایک آدمی ایک خدمت میں سے وہاں کی خبریں بیان کرنے لگا اوہ تین کرتا تھا
 بنی سلی اللہ علیہ وسلم سے اون دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ میں میں تبصہ کر کے رسول اللہ سے تین شخص جھگڑتے ہوئے
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تھا اوہوں نے ایک عورت سے ایک طہر میں پر بیان کیا
 پھر حدیث کو یہی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَهُ الشَّيْخَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ وَعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَ يَوْمٍ مَعِي بِالْيَمَنِ فَاَتَاَنَا رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا اَتَى فِي ثَلَاثَةِ لَعْنٍ اَذْهَبُوا
وَلَدًا اَمْرًا فَقَالَ لَا حُدُودَ تَدْعُهُ لِهَذَا قَا بِي وَقَالَ لِهَذَا اَتَدْعُهُ لِهَذَا
قَا بِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ شَرَكَاءُ مُسْتَكْشَا كَسُوْنَ وَسَا قَرَحَ بَيْنَكُمْ فَاَيْكُمْ صَابَهُ الْقُرْعَةُ
فَعَمَلُهُ وَعَلَيْهِ ثَلَاثًا لَدِيَّةٍ فَتَفَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَتْ لَوَا جِدَّةٌ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے تھا میں نزدیکی بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں میں میں بھی آیا ایک آدمی

اور زید بن ارقم کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو سنا ہے مناجاتی اوس میں پروردگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سنا ہے جس کے لئے فراموش ہے آپ اس کو سو دھکا بجائی قرار دیا پر احتیاطا سو دھ کو حکم دیا پر دس کا کیونکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگا میں ضرر تھا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی تین آدمی وہ تینوں عوی کرتے تھے ایک عورت کے لڑکے کا اور دو عورتوں کے لڑکے کا اور تینوں نے ایک کو اونٹین کے کیلے پہنچا دیا ہے تو اس لڑکے کو اسکے لئے اونٹنی نکھار کیا پھر دوسرے کو فرمایا تو چوڑ دیتا ہے اس بچے کو اپنے ساتھی کے لئے اور تیسرے کو اس کا بھی انکار کیا پھر تیسرے سے دریافت کیا اس نے بھی کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسپین مختلف ہو اور چکر ڈالو اور اب میں قرعہ یعنی بانٹا ڈالوں گا تم میں جسکے حصے میں قرعہ آوے گا اسکو وہ لڑکا ملیگا اور اس پر دو تہا میں دیت کی بڑائی جب یہ قصہ رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ یہاں تک کہ نظر آئے دانت مبارک آپ کے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأَتَى بَغْدَادَ ثُمَّ تَنَازَعَ فِيهِ

ثَلَاثَةٌ وَسِتُّونَ الْحَدِيثُ تَرْجُمَةُ يَدِينِ رَقْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے رَوَاتُ آتِیَہ ہے ۷۱ پیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو طرفِ یمن کی آیا اونکے پاس ایک لڑکی کا مرقہ جس میں ۴۸ آدمی جگر کٹتے تھے اور بیان کی حدیث جو اوپر

سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ أَبِي الْحَدِيدِ وَأَبْنِ الْحَدِيدِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اسْتَرْكُوا فِي طَهْرِ فِئْدِكُمْ خُفَاً وَلَهُ

يَذْكُرُ يَا ابْنَ آدَمَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَوَابُكَ وَاللَّهُ مُبَاهِنُهُ وَالْعَالَى أَعْلَمُ

سید بن کبیل سے روایت ہے سائین نے متبعی کو حدیث بیان کر لے ہوئے ابی خلیل کی روایت سے یا ابن خلیل سے کہا وہ

حدیث یکم است عین آدمی سرایب بنو ایلم هجرین پیر در لیا حدیث لواومی محمد پیر و هجرین در لیا رید بن ارم کاو در

اس حدیث کا مفسر اہل سنت کا مباح کہ سب سے اہم سبب اٹھک بندہ ہے جس سے جلسہ اسلام کے اور راہوں اور نقل کے کام

آلَةُ أَفْئَةٍ ثَمَانٍ عَشْرٍ وَالْوَرْدُ كَأَمَانٍ ۝ عَرَأَشَةُ قَالَ لَيْسَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ

مَسْرُومًا تَبْرُقُ أَسَافِيرُكُمْ فَقَالَ الْمَرْءُ إِنَّ مُحْزَنًا أَنْظَرَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ

بعض ھذا الاقدام میں بعض رحمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اے میری باس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

خوشی کے سبب چمک رہے تھے خطِ پیشانی کے اور زمانے لگے مجھے معلوم ہے مجر ز نے (نام ہے ایک تین: دیوان کا)

دیکھا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پھر کہا ان دونوں آدمیوں کے پائوں کی وضع ایک دوسرے کے پائوں کی وضع بنائی

ہے یعنی ہانوں کی اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہیں سادہ و محکمین یا ایڑہین دونوں کی متابہ معلوم ہو

عَاشَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَالْتَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَامِيَ سِرًّا فَفَعَلَ

عَاشَةِ الْمَرْءِ أَنْ جَاءَ مَدْيَنَ عَلَى سَبْعِ مِائَةِ أَسَاسَةٍ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَمَاءُ ابْنِ دَاوُدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اور خوشی میں تھے فوافز
لگے اے عائشہ کیا تجھ کو معلوم نہیں مجھ زید کی (جو قیافہ شناس تھا) آیا میرے پاس اور اس وقت اسامہ بن زید میرے
نوجو وہ تھے اس قیافہ شناس نے دیکھا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور ابوبکرؓ سے دیکھا ہوا تھا اور ان
کہے ہوئے تھا اس قیافہ شناس نے کہا یہ بانوں ایک دوسرے میں سے پیدا ہوئے ہیں یعنی ایک دوسرے
کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یہاں ہی اور اسامہ و ان کی بیٹے تو بیٹے کے بانوں باپ سے ملتی تھے قیافہ شناس نے
پہچان لیا **إِسْلَامُ رَحِلَ لَزَوْجَيْنِ وَتَحْيِيرُ لَوْ كَلِمَا خَصَمٍ** اور جو دو دونوں میں سے کوئی مسلمان
موجو اسے باپ میں اور سکا بیان ہے اور لڑکی کو اختیار دینا اور سکا ہی بیان ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ**
عَنِ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبِي أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ فُجَاءَةٌ أَنْ تَكُونُوا صَغِيرًا وَلَمْ تَكُنْ بِنْتًا فَاجْلِسْ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَابُ هَهُمَا وَالْكَافُ هَهُمَا ثُمَّ خَيْرُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَإِنَّ هَذَا هَبَّ إِلَى أَبِيهِ رَحِمَهُ عَبْدُ
النَّضَارِ اپنے باپ سے اور انکا باپ ان کے دادا روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوئے عبدالمجید کے دادا اور انکار کیا مسلمان
ہوئے انکی چورنے یعنی عبدالمجید کے دادا نے ان دونوں کا ایک بیٹا تھا جو یہی بالغ نہیں ہوا تھا بیٹا یا و سکو نے
صلی اللہ علیہ وسلم نے آوا سکی مان اور باپ یہی وہاں موجود تھے پہا اختیار دیا اس لڑکے کو اپنے اور دعا کی یا اللہ سکو بدایت
وہ لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا **ف** جب کسی چوٹے لڑکے یا لڑکی کے لئے اختلاف پڑے اس کے مان باپ میں تو بعضی کہتے
ہے قرعہ النسا ثابت ہوتا ہے اور بعضی کہتے کہ کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولیٰ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثوں سے
یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ اس حدیث میں بھی خیرہ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنی اختیار دیا اور ان کے کو اپنے **عَنْ هِلَالِ بْنِ**
أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَامَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ إِنِّي وَارِثِي إِنَّ زَوْجِي مُيْتَدٍ أَنْ يَكْذِبَ بَابِي وَحَدَّثَ لِعَيْنِي وَسَقَانِي مِنْ بَيْتِ أَبِي عُسَيْفَةَ
فَجَاءَ زَوْجِي فَقَالَ مَنَ تِلْكَ صَفِيَّةُ فِي بَابِي فَقَالَ غُلَامٌ هَذَا أَبُوكَ وَهَذَا أُمُّكَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا شَيْءٌ فَخَذَ
بِيَدِ أُمِّهِ فَأَنطَلَقَتْ بِهِ ترجمہ ہلال بن اسامہ ابی ميمونہ سے روایت کرتے ہیں کہا ابی ميمونہ نے ایک دن ہم ابو ہریرہؓ
کے پاس تھے تو بیان کیا ابو ہریرہؓ نے آئے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میرے مان باپ اچھے اور
سے تصدق کئے جاوین میری غرض یہ ہے میرا ماں و ند میرے بچے کو مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچہ سے
مجھ کو نفع ہے اور وہ مجھ کو ابی عتبہ کے کنوین کا باقی پاتا ہے اتنے میں آیا خصلت اس عورت کا اور کہنے لگا کون
جہگڑا کرتا ہے میرے ساتھ میرے بیٹے کے معاملہ میں اپنے کہا اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہر ان
اور دونوں میں جو تیرا چچا ہے اور کا ماتھ بڑے لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ لیگئی اسکو اپنے ساتھ
حقانیت اور بیچائی سکو کہتے ہیں عورت کا غم نہ کہا یا اور یہی حدیث میں جس مرد کا قصہ گزر چکا ہے اس کے اسلام کی طرف

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَالَّذِي يَتَبَسَّصَ مِنْ الْحَيْضِ مِنْ نِسَاءٍ كُفِّرْنَ ۚ وَتَبَسَّصَ قَعْدَتُهُنَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَنَفْسُهُ مِنْ ذَلِكَ فَكَالَ ۚ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عَدَاوَةٍ تَعْتَدُوهَا ۚ وَهِيَ كَرِهَتْكُمْ بِمَا بَيَّنَّ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِنَّ ۚ وَمَنْ تَبَسَّصَ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ تَبَسَّصَ نَائِبَ بِحَيْضِهَا أَوْ تَبَسَّصَ
 کے معنی جو سو قوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا ہلادیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اس سے بہتر یا اسکے برابر اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اِذَا بَدَأْنَا آيَةً مِّنْ كُنْ آيَةٍ عَلَى اللَّهِ عَلَّمُوا بِمَا يَنْزِلُ قَالَ لَوْ أَنَّمَا أَنتَ مُفْقِرٌ بَلْ أَكْثَرُ لَهُمْ كَلَامًا يَعْلَمُونَ یعنی ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری اور اشد بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے تو تو بتاتا ہے
 یون نہیں پر اون بہتوں کو خبر نہیں ف یہ اعتراض ہو دو لوگ کرتے تھے وہی کیسی سکھائی مشرک بھی کہتے تو
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرتی ٹھارتے تھے اور کہتے تھے اگر اللہ کی طرف سے یہ کتاب ہوتی تو منسوخ ہوا کرتی
 کیا حکم پہلی بات میں کیا عجب تھا جو نفوذ کر دیتی ایسی ایسی باتیں کہن کی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ عیب نہ
 پہلی میں یہاں بچہ ملیں لیکن مال کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں میں
 کو نسخ کی ثبوت کے لئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے کہ وہ کہا ہے تَحْيَى اللَّهُ مَا كُنَّا
 وَتَشْتِيتُ وَعِنْدَ آتَمِ الْكِتَابِ یعنی شائبے اللہ جو چاہے اور ثابت کہتا ہے جو چاہے اور اسی کے پاس ہے اصل
 کتاب پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اسکے بعد کہا ابن عباس رضی
 لے وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ یعنی اطلاق والی عورتیں انتظار کریں تین حیض تک اور کہا
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ۚ وَالَّذِي يَتَبَسَّصَ مِنْ الْحَيْضِ مِنْ نِسَاءٍ كُفِّرْنَ ۚ وَتَبَسَّصَ قَعْدَتُهُنَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ یعنی اور جو
 عورتیں عید ہو تین حیض سے تنہا عورتوں میں اگر تم کو شبہہ گیا تو انکی عدۃ ہے تین مہینے یہ دو دن آئین
 پڑھنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر منسوخ ہو گیا اس میں سے ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ طَلَّقْتُمُوهُنَّ
 مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ یعنی اگر طلاق دواؤں کو ہاتھ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عَدَاوَةٍ تَعْتَدُوهَا
 سوا دین پر حق نہیں تمہارا عدت میں بٹانا کہ گنتی پوری کرواؤ ورنہ نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کہو طلاق
 ہوتا ہے ایک تو یہ ہے آیت لکھی جاوے لیکن حکم اس کا منسوخ ہو جیسے اپنے ناطے والوں کو وصیت کر نیکی آیت اور ایک
 برس عدۃ گذارنیک حکم اور دوسرے طرہ یہ ہے آیت لکھی نہ جاوے لیکن حکم اس کا باقی رہے فقط تلاوت باقی رہے جیسے
 رجم کی آیت یعنی سنگسار کر نیکی اور تیسری صورت یہ ہے کہ نہ تلاوت میں باقی رہی اور نہ اس کا حکم باقی رہے اور چوتھی
 صورت اور چھ ایک حکم موقوف کیا دوسرے حکم اسی قسم کا اسکی جگہ مقرر کیا جاوے جیسے حکم قبلہ کا یعنی بیت المقدس کی طرف
 سے موقوف ہوا اور کعبہ کی طرف حکم دیا گیا اور اسکے سوا اور بھی ہے مقام میں یہ غرض ہے کہ پہلے ایک حکم عام تھا باب
 طلاق والیوں کو یعنی وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اور دوسرا ۚ وَالَّذِي يَتَبَسَّصَ مِنْ الْحَيْضِ مِنْ نِسَاءٍ كُفِّرْنَ ۚ

بابر آئی اور زانو ہوتی عنک حنظلہ بنت عمر زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا یجوز لامرأۃ أن تقومن بالله والیوم الآخر یجوز علی میتین قوف ثلاثاً الا علی زوج فاکھا یجوز
 علیہ اربعۃ أشهر وعشراً ترجمہ باب کے شروع میں ہو چکا ہے عنک مرسلاً ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم قال لا یجوز لامرأۃ أن تقومن بالله والیوم الآخر یجوز علی میتین قوف ثلاثاً انما
 یجوز علی زوج فاکھا یجوز علیہ اربعۃ أشهر وعشراً ترجمہ میں یہ روایت کا بھی ہے جو اوپر بیان ہو چکا
 لیکن اس میں لفظ اکثر کا ہے اور اس میں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب میں عنک ام سلمہ عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نحو ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی روایت کی کہ باب
 عدت الحائض المتوکی علیہا زوجہا یہ باب بیان میں ہے اور اس میں عورت کی عدت کو جب تک
 مر گیا ہے عنک المیسورین الخرمۃ ان سبیعۃ الا سبیعۃ نفست لقد وکات زوجہا بیدل فجاءت
 یومول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالتفتا فکانتا کلوا لہما لکھن یومون خبر سے روایت ہے سعید بن جبیر
 اور سکے خصم کو مر کر مئی را تین گذرین تین پر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نکاح کر لیا کسی سے عنک
 المیسورین الخرمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر سبیعۃ ان تنکح اذ اعلنت من نفاہا ترجمہ
 سو بن محمد سے روایت ہے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کر لیا بعد فراغت ہائیکے نفاس سے عنک الشاہد
 قال وضعت سبیعۃ حملها بعد وکات زوجہا بیدل فکانتا کلوا لہما لکھن یومون خبر سے روایت ہے سعید بن جبیر
 تشوقت للارواح فعبب ذلک علیہا فذکر ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یمنعہا
 قدا الفضي اجلہا ترجمہ ابوسناہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ جہا سعید نے اس وقت جب اس کے خصم کو مر کر
 تیس یا پچیس را تین گذرین تین پر جب پوری ہو چکی وہ کسی زچگی کے دن اس سے سامان خصم کر لیا کیا کوئی
 اوپر عیب ہر اس بات کا اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لہر کا اپنے فرمایا اب کیا چیز مانع ہوا اس کو
 کیونکہ اس کے دن پر سے ہو چکا عنک عبد الرحمن بن سعید قال سمعت ابا سلمۃ یقول اختلف ابوہریرۃ
 وابن عباس فی المتوکی علیہا زوجہا اذ وضعت حملها قال ابوہریرۃ تزوج وقال ابن عباس بعد
 الا جلیک فبعثوا الی ام سلمۃ فقالت کوفی زوج سبیعۃ فولدت بعد وکات زوجہا بمسۃ
 عشر نصف ثم قال کت خطبہا رجلا فخطت بنفسہا الی احدہما فلما خشا ان تقتا کت بنفسہا
 قالوا انک لا تجلین کالت فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حلت فانکح
 من شئت ترجمہ عبد بن حمید سے روایت ہے اور انہوں نے روایت کیا ابوسلمہ سے اختلاف کیا اس میں ابوہریرہ
 اور ابن عباس نے اس وقت کہ سعد بن جبیر کا خصم گیا ہوا اور پیدا ہو گیا اس کو چھ دن کے مرنیکے تھوڑے دن اور

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا نکاح کرنے کا حکم **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ
 حَوَّابًا سَمِعَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَنَفَّسَ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا بِلَيْالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ
 أَجْزَأُ الْجَلِينَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا انْفَسَتْ فَقَدْ صُلَّتْ فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي بَيْعَةَ
 أَبَا سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا قَوْلِي ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ
 فَخَبَرَهُمْ أَهْلُهَا قَالَتْ وَلَدْتُ سَبْعَةَ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا بِلَيْالٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلَتْ تَرْجُمَةُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارَ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
 بن عبد الرحمن نے اختلاف کیا عدت میں اس عورت کے جس نے جناح یا جو اند کے مرنے سے چند راتوں کے بعد عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ عنہما کو دونوں مدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اس کو اختیار کرے اور ابو سلمہ کہتے تھے جب بچہ
 پیدا ہوا اسی وقت عدت پوری ہو گئی پھر اسے ابو ہریرہ بن ابی سلمہ نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ مون یعنی ابو سلمہ کی رک
 کے موافق ہے میرے ہی رک ہے آخر وہ انہوں نے کرب کو بھیجا بی بی ام سلمہ کے نزدیک یہ مسئلہ پوچھنے و بیان کیا اُن کے
 نزدیک بی بی ام سلمہ فرماتی ہیں سب سے جناح یا جو اند کے مرنے بعد کئی راتیں پھر ذکر کیا اس نے اس بات کا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کہنے فرمایا تو تو حلال ہو چکی یعنی تیری عدت پوری ہو گئی **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ
 يَسَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا
 وَضَعْتَ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا أَجْزَأُ الْجَلِينَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ
 يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ نَاوِينُ عَنْهَا أَنَّ سَبْعَةَ تَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا بِأَيَّامٍ
 فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ يَسَّارَ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
 کہتے تھے ہا میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بن عباس نے کہا جب بچہ جسے عورت کاوند کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ
 اس عورت کے وقت ہے جو دونوں مدتوں میں دو یعنی زیادہ ہوئے ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھے بھیجا کرب کو
 بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کرب بی بی ام سلمہ کے پاس سے یہ خبر لائے
 کہ سب سے کاناوند کر گیا تھا اس کو بچہ پیدا ہوا تھا اس کے مرنے کے کسی دن بعد حکم دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح
 کرنے کا **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهَا سَبْعَةَ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تَوَفَّى عَنْهَا
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا أَكْرَعَ عِدَّةَ التَّوَفَّى
 عَنْهَا زَوْجَهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ أَجْزَأُ الْجَلِينَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ
 تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي بَيْعَةَ فَادْرُسُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

قال

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ مون یعنی ابو سلمہ کی رک کے موافق ہے میرے ہی رک ہے

ابو سنان بن بلال نامی ایک شخص تھا، اوس نے سبیہ کے پاس نخل کا پیغام پہنچا سبیہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا تجھ کو نخل کرنا جائز نہیں جب تک تو پوری نکرے دو درون میں اوس مدت کو جسے دن گنتی میں زیادہ ہوں اہم سب سے فرماتی ہیں سبیہ کے عاوند کو قریب بیٹیں ان کے گزریں تبیں جب اس کو بچہ پیدا ہوا پر وہ ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے حکم دیا، اوس کو نخل کرنے کا حکن

عند ابن عباس عن ابي عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا بد لي من اربعة اشياء

يؤمر بها فقال ابن عباس اخرها حين قال ابو سلمة اخبركم رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

ان سبيعة الا سبيعة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لوني عنهما زوجهما وهي حامل

فولدت لا بد لي من اربعة اشياء فامرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تنزع حرم قال ابو هريرة وانا اشهد

على ذلك ترجمہ ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے ایک روز میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بن عباسؓ کے پاس تھے

اتنے میں اُسے ایک عورت اور بیان کرنے لگی اپنا حال اوس کا خاوند گویا درپیش تھی وہ اوس وقت اور کہنے لگی چار

مہینے دل دن نہیں گزرے تھے اوس پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا ابن عباسؓ نے فرمایا جو دن زیادہ ہوں وہ دن تیری مشیت کے ہیں

ابو سلمہ نے کہا مجھے خبر کئی صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح کہ سبیہ سلمیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیٹا حال بیان کرنے

لگی مگر عاوند میرا وقت ہی میں طہ پیر پیدا ہوا میری بیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مر کر چار مہینے نہیں ہو گئے تھے

تو اوس کو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کر لینے کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں یا نبی

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ الزَّهْرِيَّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَكْثُرَ خُلُوعًا عَلَى سَبِيْعَةَ بِنْتِ

أُمِّ حَارِثَةَ الْأَسَدِيَّةِ فَيَسْتَلْهَا حَتَّى يَحْدِثَ لَهَا وَعَسَى أَنْ يَكُنَّ نَفْسًا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ

فَحَكَتْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَبِيْعَةَ الْأَسَدِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ

سَعْدِ بْنِ خُوَلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ أَقْبَى فِي عَنَّا زَوْجَهَا فِي حُجَّةِ الْوَلَدِ

وَهُوَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشُبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَقَاتِهِ فَلَمَّا كَلَّمَتْ مِنْ نَفْسِهَا تَحَكُّمَتْ لِلْعُكَّابِ فَذَكَرَ

عَلَيْهَا أَبُو السَّنَانِ بِلِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِذْ كَانَ فِي مَجْلَعٍ لَعَلَّكَ تَرِيدُ مِنَ الْبَحْثِ أَنَّكَ

وَاللَّهُ مَا أَنْتَ بِتَاكِحٍ حَتَّى تُفَرِّقَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا قَالَتْ سَبِيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى بَنِي

حِينَ تَمَسَّنِي فَكَتَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَّا بِي بَا فَيَقْدَحُ كَلَّمْتُ حِينَ

وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمْرِي بِاللَّزْوِجِ أَنْ يَكُونَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ الزَّهْرِيُّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَكْثُرَ خُلُوعًا عَلَى سَبِيْعَةَ بِنْتِ

كُهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زُهَيْرٍ كُهَا سَبِيْعَةُ بِنْتُ حَارِثَةَ بُو حُو قَصْدُ دُحَالِ اُوسْكَ كُهَا قُهَا تَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے اوس کو جب اُس نے بچہ تھا سئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن خطابؓ کو نبی بن عبد اللہ بن عتبہ کو کہہ

سببہ اسکی سے جب دریافت کیا گیا تو سبب نے بیان کیا تھے میں نکاح میں سعد بن رخ لکھا اور وہ سعد بنی عام بن نسی کے قبیلے میں کا تھا اور سبک پر ہی تھا اوسکی وفات ہوئی تھو الوداع میں سببہ بیان کرتی ہے اوسوقت میں اہل ہتھی پر مرنے سے تھوڑے دن کے بعد بچہ جنمے جب پاک ہو گئی سببہ نے غاس سے تو سنا دیا گیا اوس نے پیغام والوں کے لئے بیٹھ کر اودہ کیا نکاح کا ایسے وقت میں ان پوسنچے ابو سابل بن بعلک ابو سابل ایک آدمی تھا عبد الدار کے قبیلے میں سے اپنے سببہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور دنیا و کر نیکی شاید تمہارا ارادہ نکاح کر نیکام ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھ کو کہ میں مجاڑ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ گذر جاویں جاہر پینے اور دوسن سببہ کہتی ہے جب اوس نے یہ بات کہی میں نے شام کی وقت کپڑے پہنے اور گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس پہر پوچھا میں نے پھر مسئلہ ایسے اپنے فتویٰ دیا مجھ کو فرمایا تیری عدت مہی پوری ہو گئی جب تو نے مجھ جنا اور فرمایا مجھ کو نکاح کر لے اگر تیرا جی چاہے عمن ذقن نکاح

ابْنُ الْحَدَّادِ كَانَ الْقَصْرِيُّ إِنَّ أَبَا الشَّيْبَانِ ابْنَ بَعْلَكٍ وَابْنَ الشَّيْبَانِ قَالَ لَسْبَدَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ لَا تَحْلِيْنَ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ
 أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ عَشْرًا أَقْصَى لَا جَلِينَ فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَهُ عَنْ ذَلِكَ وَرَعَتْ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا أَنْ تَنْكِحَهُ إِنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حَبْلًا فِي تِسْعَةِ أَشْهُرٍ حِينَ
 تَمُوتُ فِي زَوْجِهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُرْفِي فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَتُكَلِّمُ
 فَتَقِي مَرُوفَهَا حَتَّى وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَحَمَلَهَا رَحِمَةُ فَرْبِ بْنِ وَاسِ بْنِ حَذَّانٍ نَصِي فِي رَدِّ آيَةِ ابْنِ سَابِلِ بْنِ بَعْلَكِ بْنِ
 سَابِقِ فِي سَبْعَةِ سَمِيعَةٍ كَمَا نَهَى ابْنُ بَرِّ بْنِ تَيْسٍ لَمْ يَكُنْ كَرْبُكَ تَكُنْ لَمْ يَجِدْ وَابْنُ تَحْمُكٍ جَارِ مَعْنِي فِي دُنْ جَارِكَ زِيَادِ
 بَعْدَ وَابْنِ مَدَنُونَ مِينَ يَحْسَبُكَ وَهَآؤُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْسُ وَابْنُ جَارِكَ وَابْنُ سَبْعَةِ سَمِيعَةٍ كَمَا بَانَ فِي
 مَعْلُومِ هَوَاؤِ كُورِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِي يَا تَهَا أَوْ فَمَا يَا تَهَا جِبْ يَحْيَا هُوَاؤُ غُلْ كَرِيْنَا أَوْ خَاؤُ تَكُنْ كَرِيْنَا
 وَقْتُ أَوْ كُورِ نَوْهِيْنِ كَامِلِ تَهَا أَوْ أَوْ كَسْكَ خَاؤُ كَامِلِ مَعْدِنِ خَوْلَةَ تَهَا حُجَّةِ الْوُدَّاعِ مِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْكَ سَامَنَهُ
 تَهَا وَابْنِ وَاسِكِي فَا تَهَا هِيَ سَمِيَّةُ رَاوِي بَيَانِ كَرْنَا فِي بَرِّ سَبْعَةٍ فِي نَفْخِ كَرِيْنَا كَسِي كِي جَوَانِ سَعْدِ هَوَاؤِ كَسْكَ قَوْمِ مَنَ
 تَهَا بَعْنِي وَضَعُ مَلِكِ بَعْدِ عَمْرِو عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَةَ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
 الْأَرْقَمِ الرَّحْمِيُّ أَنَّ دَخَلَ عَلَى سَبْعَةِ سَمِيعَةٍ بَنَاتِ الْخَارِشِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَكَلَّمَهَا نِسَاءً أَسْمَاءُ ابْنِ أَبِي سُلَيْمٍ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمْلِهَا قَالَ فَمَا دَخَلَ عَلَيْهَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَهَا فَخَبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ
 سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْءَ افْتِرَاقِ سَهَابِ الْخَوْلَةِ
 الْوُدَّاعِ قَوْلَاتِ قَبْلَ أَنْ يَفْضَحَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ عَشْرًا مَرُوفَاتِ زَوْجِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ نَفْسِهَا دَخَلَ
 عَلَيْهَا أَبُو الشَّيْبَانِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَمَرَّهَا مَجْمُوعَةً فَقَالَ لَعَلَّكَ تَرِيْنِ الشَّحَاحَ قَبْلَ أَنْ
 تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ عَشْرًا قَالَ كَ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ أَبِي الشَّيْبَانِ حَمَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرَأَةٍ تَحْتَهُ عَلَى مَيْتَةٍ كَذَلِكَ قَالَ كَمَا كُنْتُ زَوْجَهَا تَرْجُمُهُ فَتَمَاتَتْ عَنْهُ نَضَى اللَّهُ عَنْهَا
 سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے
 زیادہ مگر اپنے خاوند پر عَمَّنْ عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّتَ بِاللَّحْمِ
 وَالْعِصَا لِأَخِي أَنْ يُحْدِثَ قَوْلًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى كَفِّهَا تَرْجُمُهُ وَيَكْزُجُكَبْتُ بَابُ سُقُوطِ الْأَخِي
 عَنْ الْكِتَابِ بِمِثَرِ الْمَتَى فِي عَنْهَا زَوْجَهَا جَرَتْ بِهِ كَا خَاوند رجا و او پر سے سوگ کا حکم ساقط ہے
 عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِأَمْرَأَةٍ
 تُوَمِّتُ بِاللَّحْمِ وَتُصَوِّلُهُ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيْتَةٍ قَوْلًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا تَرْجُمُهُ
 اتم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر نہیں حلال کسی عورت کو جو ایمان کو بہتو
 اللہ پر اور اسکے رسول پر سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے مگر اپنے خاوند کے لئے چار مہینے اور اس دن سوگ کرے
 ف تین راتیں مع دیکھے مراد ہیں فقط راتیں مراد نہیں مقام المتوفی عَنْهَا زَوْجَهَا فِي مَيْتَتِهَا
 حتی محل عمرت کا خاوند رجا و او اس عورت کو مدت گزرے مگر پھر گھر میں رہنا چاہیے عَنْ الْفَارِغَةِ
 بِنْتُ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ عِلْمٍ فَقَتَلُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَبْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَتْ فِي ذَلِكَ
 قَامِ صَبِيحَةٍ فِجَاءَتِ وَمَعَهَا أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَوُحِّصَ لَهَا حَتَّى إِذَا
 رَجَعَتْ دَعَا فَقَالَ أَجْلِسِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَرْجُمُهُ فَأَرْوَعُهُ بِنْتُ مَالِكٍ سَ رُوِيَ عَنْهَا
 خاوند اسکا ڈھونڈنے کو اپنے غلام وہ غلام بھی تھے وہاں مارا گیا اور غلاموں نے مار ڈالا کسی اور نے شعلہ اور ابن
 جریج بیان کرتے ہیں اس عورت کا گھر در تھا پھر آجے وہ عورت اپنے بھائی کیس کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ذکر کیا اپنا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے رخصت دی اسکو دوسرے گھر میں چلے آئی جب وہ لوٹنے اپنے
 گھر جانے لگی اپنے بلایا اسکو اور فرمایا بیٹہ تو اپنے گھر میں جتک کہ لکھا پورا ہو جاؤ ف اس عورت نے اگر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اسکا کوئی گھر نہیں اور نہ کہا نے کو کچھ چوڑ کیا ہے
 میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں پہلے اپنے اسکو رخصت دی اس کے تہور دیکر بعد منع کیا اور حکم دیا وہیں مدت گذار
 جمان تیرا خاوند پہنچا کہ لکھا ہوا پورا ہو جاؤ یعنی تیری مدت جتنی خدا تعالیٰ نے لکھ دی ہے اتنی مدت پوری کر لے
 اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو جا پھر بی بی ابوسعید خدری کی جن نبی اور اسکا گھر نبی خدرہ میں تھا عَنْ الْفَرِجَةِ بِنْتُ مَالِكٍ
 أَنَّ زَوْجَهَا تَوَكَّأَ فِي مَلَأَ تَحْتَهُ لِيَعْمَلُوا لَهُ فَنَقَتُهُ فَنَقَتَتْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا لِيَ إِذْ لَسْتُ فِي مَسْكِنِهِ لَا يَخْرِجُنِي عَسَلِي مِنْهُ يَذُقُ أَفَّا تَنْقِلُ إِلَى الْخَيْلِ فِي بَيْتَانِي كَمَا تَقُولُ مَعَكُمْ
 قَالَ لَقَدْ رَفَعَهُ قَالَ كَيْفَ قُلْتُ فَاكْمَدَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا فَقَالَ أَتَعْنِي فِي حَيْثُ بَلَغَكَ الْعَمَلُ تَرْجُمُهُ بَعْدَهُ

نہایت ایک سے روایت ہے میرے فائدہ نے بھی غلاموں کو نوکر کہا کام کر نیچے لیجے اور ہونے اور سکو در ڈالا پھر ذکر کیا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ کے مزید کہا اور کہتا تھا کہ میرے فائدہ کی ملک میں نہ تو کوئی مکان
ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹھکانا ہے میرے لیے میرے فائدہ کی طرف سے میں چاہتی ہوں کہ اپنے لوگوں میں ہوں
جاؤں اور تیسوں میں جا کر رہوں اور ان کی خبر گیری کروں اپنے فرمایا اور سکو چلے جا پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا یہی
بیان کیا تو نے فریغ نے پہرے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تھی اپنے فرمایا وہ میں مدت پوری کر جان تجھ کو خبر
موت کی پہونچی ہے **ف** ایک جماعت سے یہ بات ہی مروی ہے اگر عورت کو کچھ عذر ہو تو دن کو وقت کل کتنی
ہے اور اس جماعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنه اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام ابو حنیفہ **ح** میں **ع** **قُرْبَةُ** **أَنْ** **ذَوْنُهَا** **خَرَجَ** **فِي** **مَطْلَبِ** **عَلَاكِجْ** **لَا**

فَقَتِلَ **بِطَرِيقِ** **الْقُدُومِ** **قَالَتْ** **فَاتَيْتُ** **الْبَيْتَ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **فَلَا** **كُرْسِيَّ** **لَهُ** **الْقَلْعَةُ** **إِلَّا** **أَهْلِي** **وَعَزَّتْ** **وَكَلَّتْ**
حَالَتِ **عَالِيهَا** **قَالَتْ** **فَرُخِصَ** **لِي** **مَكْلًا** **أَقْبَلْتُ** **نَادَانِي** **فَقَالَ** **اْمْكُنِي** **فِي** **أَهْلِي** **حَتَّى** **يَسْلُمَ** **كُنَابُ** **أَجَلَكُ**
ترجمہ فریدہ زہنت مالک سے روایت ہے اور کہا فائدہ اپنے غلاموں کی تلاش میں بار بار گیا قدم کسراہ میں قدم
نام ہے ایک گہر کا مینہ طیبہ کے رستوں میں فریدہ کہتی ہے میں گئی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے سن چاہتی
ہوں اپنے فائدہ کے گہر سے چلی جاؤں اور اپنے کہنے کے لوگوں میں جا رہوں اور بیان کر دیا میں نے اپنا حال گہر
آپنے حضرت ہی جھکو جب میں جانے لگی اپنے فرمایا مدت پوری ہوئے تک اپنے فائدہ کے گہر میں رہ **بَابُ**
الرُّخْصَةِ **لِلنِّسْوَةِ** **فِي** **عَمَّانَ** **وَجُحَا** **أَنْ** **تُعْتَدَا** **حَيْثُ** **شَاءَتْ** **بَابُ** **تَذْكَارِ** **لِ** **حَضْرَتِ**

بیان میں اس مدت کے لیے جسکا فائدہ ہو جہاں چاہے وہاں اپنی مدت گزارے **ع** **وَأَيُّ** **حَتَّى** **تَنْتَحِزَ**
هَذِهِ **الْأَيَّةُ** **جِدَّ** **نَهَا** **فِي** **أَهْلِيهَا** **فَعْتَدَا** **حَيْثُ** **شَاءَتْ** **وَهُوَ** **قَوْلُ** **اللَّهِ** **عَزَّ** **وَجَلَّ** **غَيْرَ** **أَخْرَاجَ** **تَرْجُمَ** **مِنْ** **مِنْ**
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاہے مآعاً الی غیر اخراج حسین یہ مطلب تھا کہ عورت مدت کرے اپنی فائدہ کے گہر میں
منوع ہو گئی اب اسکو اختیار ہی جہاں چاہے مدت کرے (پہلی عورتوں کو میراث نہ تھی لیکن ایک برس تک روٹی کھلاؤ
اور گہر بنے کو ملتا تھا پھر میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منوع ہو گیا اور مدت چار مہینے دس دن قرار پائی۔

جِدَّ **الْمَتَّوِّفِي** **فِي** **عَمَّانَ** **وَجُحَا** **مِنْ** **يَوْمِ** **يَأْتِيهَا** **الْمَحْدَرُ** **مُسْجِدُ** **رَت** **كَ** **خَا** **وَدَ** **رَجَا** **وَاوَكِي**

مدت اس میں سے ہے جس میں سے سکو فرمے **ع** **قُرْبَةُ** **بُنْتُ** **الْأَكْ** **أَخْرَجَتْ** **فِي** **سَعِيدِ** **الْحَدِيدِ** **قَالَتْ**
تَوَفِّي **ذَوْنِي** **وَالْقُدُومِ** **فَاتَيْتُ** **الْبَيْتَ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **فَلَا** **كُرْسِيَّ** **لَهُ** **دَارُ** **كَأَنَّ** **شَايِعَهُ** **فَأَخْرَجَ** **لَهَا**
شَمَّةً **عَلَاقَةً** **لَا** **تَسْكُنِي** **فِي** **بَيْتِي** **أَرْبَعَةَ** **أَشْهُرٍ** **وَخَشَرَا** **حَتَّى** **يَسْلُمَ** **كُنَابُ** **أَجَلَكُ** **تَرْجُمَ** **فَرِيدَ** **زَهْنَتِ** **مَالِكِ** **سے**
روایت ہے فریدہ کہ میں نے ابوسعید خدری کی خدمت میں بیان کرتی ہے کہ فائدہ میرا قدم میں پہنچا میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے جو عورت یقین لائی اور پردہ پہنے دن بھر اس کے لیے درست نہیں کہ سوگ کرے چاہے جیسے اور دس دن تک ہے تیسری حدیث کے بیان میں پیروی زینب فراتین میں جیسے ام سلمہ کو فرمایا سنا آئی ایک عورت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اسکی آنکھیں نہ کھینچیں اگر فرمائی تو سر نہ لگا یا کروں اسکی آنکھوں میں آچے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہ تو چاہے جیسے اور دس دن تک چھین جائے بلایت کے زمانے میں ہر ایک عورت سینگنی پہن گئی تھی سال تمام ہوئے پر جمیدن نافع کہتے ہیں میں نے زینب سے پوچھا سینگنی پہننے سے کیا مسئلہ ہے نہایت بیان کیا جاہلیت کے زمانے میں جس عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ عورت ایک چوٹی سی کو ٹھہری اور نہایت تنگ تھیں گئیں جاگتی تھی اور بڑے بڑے کپڑے پہن لیتی تھیں اور ایک سال گزرتے تک خوشبو وغیرہ نہ چھڑکتی تھی بعد ایک سال کے کوئی جانور لاتے گدا یا بکری یا کوئی پرندہ پر رگرتی اپنی جلا اور بدن کو اس سے جس جانور کو وہ ملتی اور گرتی تھی وہ جانور جا کر مارتا تھا بعد اس کے باہر نکلتی اس نٹے سے اس وقت ایک اسکو ایک اونٹ کی سینگنی دیتی اسکو سینگنی دینی کے بعد حطوف اسکا جی چاہتا میلان کرتی تھی یعنی تباہے خوشبو لگا دے یا اور کوئی کام کرے اسکو اختیار ہو جاتا تھا امام مالک نے کہا اس حدیث میں جو تعفتض کا لفظ ہی اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے بدن کو اس پر اور محمد کی روایت مالک نے کہا کہ خشخص کو کہتی ہیں یعنی نکل کا جو ثیاف اور باب کی نسبت اس حدیث میں یہ ہے کہ تو من باللہ والیوم الاخر

فرمایا ہے اور بعضی روایتوں میں تو من باللہ کہنا سولہ ہی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہودیہ اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں **مَا يَجْتَنِبُ الْجَاذُو مِنَ الشَّيْبِ لَمْ يَصْبَغْ** سوگ کرنا عورت کو رنگین کیڑے سے یہ نیز

کرنا بیان حسن **أُمِّ عَالِيَةَ كَالْتِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا عِرْقًا عَلَى مَيِّتٍ قَوْلًا ثَلَاثًا لَا عَلَى رَجُلٍ فَإِنَّهَا تَجْعَلُ عَلَيْكَ نَجَسًا شَهْرًا عَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُغًا وَلَا تَوْبَعُ عَصْفًا وَلَا تَتَكَلَّمُ وَلَا تَخْتَلِ وَلَا تَخْتَلِطُ**

فَلَا تَمْسُقْ طِينًا إِلَّا عِنْدَ ظَهْرٍ مَا حِينَ تَطْمِئِنُّ بَيْنَهُمَا عِرْقًا قَسِيًّا وَلَا تَخْلُقُوا عِرْقًا مَرَّجًا مَعَهُ عَصْفًا مَعَهُ رَدَّيْهِ فَرَمَا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن سے زیادہ مگر خاوند کے لئے کیونکہ اس کے واسطے سوگ کرنا چار مہینے اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہن کر عصب یعنی جبکا سوت رنگ کر نیچے بعد بنا گیا نہ جیسے سوئی یا جینٹ یا اور ریشمی کیڑے اور نہ سر نہ لگا دے اور نہ کھنگی کرے اور نہ خوشبو لگا دے لیکن جب جیض سے پاک ہو جائے یا کرے تب تھوڑا سا قسط اور اخلاط لگایا کر تو کچھ مضائقہ نہیں کہ کھنگی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر بالوں میں کا ہے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک میں اور عرب میں بھی ہوتی ہے اور اخلاط بھی ایک خوشبو کی چیز ناخون کے

صورت پر جوئی ہے حسن **أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَرَ عَنَّا زَوْجَهَا وَلَا تَلْبَسُ الْعَصْفَ مِنَ الشَّيْبِ وَلَا التَّمَنُّقَةَ وَلَا تَخْتَلِطُ وَلَا تَخْتَلِطُ تَرْتَجِمُنِي بِأَمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ عورت نہ پہن کھم کے رنگ کا کپڑا اور نہ پیر بھولوں سے رنگا ہوا اور نہ خضاب نہ کرے

یہ حدیثیں اس سے زیادہ مروی ہیں

اور نہ سرنگا دے ف ابھی سرخ رنگ کرنا باون کو ہند ی سے یا ہون کو لگا ہند ی ان سب باتوں سے منع کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے **بَابُ الْخُضَابِ لِلْحَادِ** باب سوگ والی کے خضاب جو نیکے بیان میں **عَنْ** عن
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ تَوْنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَجِدَ عَلَى مَتْنِ ثَوْبِهَا
وَلَا عَلَى رَأْسِهَا وَلَا تَتَّبِعِلْ وَلَا تَخْتَصِبْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا مَقْصُوبًا عَا تَرْجِمُهُ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَرَّ وَتَبَخَّرَ بِهَا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلڑے کسی عورت کو اگر ایمان رکھتی ہے اور نہ پچھلے دن پر یہ بات کہ سوگ کے
کسی پر تین دن سے زیادہ گر لینے کا و نہاد نہیں درست سوگ والی کھر مر لگا نا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا
الرَّحْصَةِ لِلْحَادِ أَنْ تَمْتَشِطَ بِالسُّدْرِ باب میں بیان ہے اس بات کا کہ سوگ والے لئے رخصت ہو
سرو ہو یا نہ ہو وی کے ہون سے **عَنْ** عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ زَوْجَهَا ثَوْبِي وَكَانَتْ تَشْفُكُهُ عَلَيْهَا
فَتَكْنِجُ الْجِلَاءَ مَا رَسَلَتْ وَلَا تَكُنَّ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَا كَتَهَا عَنْ كَعْلٍ الْجَلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْنِجُ الْكُلَّ مِنْ
أَمْرٍ لَا يَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ لَوْ فِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلَتْ عَلَى عَيْنَيْهَا
قَالَ مَا عُدَا يَا مَرْقَلْتُ أَمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طَبِيبٌ قَالَ إِنَّهُ لَيَشُبُ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِكِلْبٍ
وَلَا فَرْطِي بِالطَّبِيبِ وَلَا يَأْتِ لِحْنَاءٍ فَإِنَّ الْخُضَابَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ شَيْءٌ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْإِشْدَادِ تَغْلِيظِينَ
یہ کہ اس کے ترجمہ حکیم بنت اسد اپنی انسی رویت کرتی ہے کہ ما و نہاد و نہاد کر گیا تھا اور اون دن اون کی آنکھیں کھلتی تھیں
اور وہ جلا کا سر لینی شہر جو آنکھوں کو زاریا ہے لگا یا کرتی آخر اس نے اپنی آزادگی ہوئی لوٹائی کو ام المؤمنین تم سلمہ کے
باسم ہوا کہ پوچھا ان سے روغنی اور بصارت کے سہ کے لئے نبی بی اسم سلمہ نے فرمایا تم لگا دو کوئی سارہ مگر جس وقت
کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آئے تو مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تھی اون دن جب ابو سلمہ مر گئے
تو پھر باس اور میں نے اپنی اکہ پر اپلو لگا یا تھا آپ نے پوچھا کیا چیز ہے اسی اسم سلمہ میں نے کہا ایلو ہے یا رسول اللہ اور اس میں
خوشبو نہیں آپ نے فرمایا اس سے مہنہ کو چک ہوتی ہے اسم سلمہ پر نہ لگا کیونکہ لگا نا منطوق جو تورات کو نکالنا اور نہ دیکھنا
بل رسول اللہ آپ نے فرمایا پیر کا پٹا لگا کر واپس کر لینی میری بے چہ سے مہر ہو کر لگئی کیا کرو **الْتَّهَى عَنْ الْكُلِّ**
لِلْحَادِ کہ سوگ کرنا لیکو مر لگا نیکے مانع کا بیان **عَنْ** عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَالْتَّجَاءُ لِمَا كَانَ مِنْ قُرْبِهَا قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمَلَتْ فَانْجَلَّهَا وَكَانَتْ مُتَوَفَّى عَنْهَا قَالَ لَا أَرَبْعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ
إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَكَانَتْ لِحْدَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خُذْ عَلَى رُفْجَا
سَنَةِ ثُمَّ تَوَفَّى عَلَى رَأْسِ الشَّعَةِ بِالْعَرَبِ ترجمہ اسم سلمہ سے روایت ہے اسی ایک عورت قریش میں کی کہ وہ بزرگی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کے ہون میں وہ ہے فرمائے تو سر نہاد و نہاد تھی اور عورت کی مٹی خلع نہ
کے کے کہ مدت میں آپ نے فرمایا جا رہیے اس دن پورے ہونیکے بعد لگا نا پر اس عورت نے کہا مجھے وہ مٹی جانی کو مانیکو

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو اپنے سر پر کپڑا نہ لگانا چاہیے اور نہ اس کے سر پر کپڑا نہ لگانا چاہیے اور نہ اس کے سر پر کپڑا نہ لگانا چاہیے

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا نہ سنت نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے
 فاطمہ کے قصے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جو بڑھ چا نا ہے **عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ خَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ رِجْلِي**
حُلَقِي ثَلَاثًا خَالَتُ أَنْ لَيْقَتِي عَمِّي فَأَمَرَهَا فَتَوَلَّى كَتَّ تَرْجُمَ فَاطِمَةَ سے روایہ ہے کہ امین نے یا رسول اللہ
 میرا خاوند طلاق دیوچکا مجھکو تین طلاقیں میں ڈرتی ہوں نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ اپنے حکم دیا تو کو
 وہ وہاں سے چلی آئی **عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ نِصَاءِ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَخَالَتُ طَلَقَهَا زَوْجَهَا أَلْبَسْتُهَا خَاصِمَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَالشُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدِي فِي بَيْتِي بَيْنَ يَدَيْ أُمِّ مَكْتُومٍ
 ترجمہ ہے کہ امین میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا میں نے اسکو وہ فیصلہ جو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اسکے مقدمہ میں پھر بیان کیا اسکو فاطمہ نے جھگڑا کیا میں نے اس مقدمہ میں اپنے خاوند کے کھل
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی میں نے مکان اور نفقہ کے لئے فاطمہ نہ بیان کرتی میں نے دلا گیا
 مجھے مکان اور نفقہ اور حکم کیا مجھکو مدت گزارنے کے لئے ابن اُمّ مکتوم کے گھر میں **عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ**
بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ رَزَّحَنِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَفْقَلَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْصَبِي لِي
بِنْتِ ابْنِ عَمٍّ عَمِّي دِينَ أَمْ عَمِّي مَا عَدَدْتِي فِيهِ فَنَصَبْتُ لَكَ سَوْدَ وَقَالَ وَبِذَاكَ لِمَ تَقْتَنِي بِمِثْلِ هَذَا
قَالَ عُمَرُ ابْنُ حَنْظَلَةَ لَيْسَ بِهَذَا بِنِصَاءٍ أَنْتُمْ سَمِعَا كُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلَا
كَمْ تَذَرُونَ كِتَابَ اللَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا تَحْزَنُ مِنْ بَيِّنَاتِهِمْ وَلَا يَحْزَنُ خَيْرٌ أَكَلَانَ يَا بَنِي بَكَّاحِشَةَ
 لفظہ
 مثبتہ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے میں نے ارادہ کیا اس کے گھر
 چلے جائیگا اور امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے حکم دیا عمرو بن اُمّ مکتوم کے گھر میں مدت گزارنے کے
 لئے یہ ہنسنے لگا اس نے فاطمہ کو کٹروٹے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیوں ایسا سنا بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے اگر لڑائی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیوں وہ دونو کہ مجھے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قبول کرونگا میں تیری بات کو نہیں تو ہم نہ چوڑیں گے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور وہ ایک
 کتاب میں جو حکم ہے وہ **عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ خَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ رِجْلِي حُلَقِي ثَلَاثًا**
 یعنی مدت نکالو انکو اس کے گھر وٹسے اور وہ بھی نہ نکلیں مگر جو کہیں مرج بجائی **ف** یعنی عورت کو گھر سے
 زبردستی کر کے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہاں اگر کوئی کام بجائی کا کہے اسوقت نکال دیا مضائقہ نہیں
 حضرت عمر نے اس آیت کو دلیل بلکہ اگر اس عورت سے کہا تو اپنے دعویٰ پر دو گواہ لائی گی تو ہم مانیں گے ورنہ
 آیت کے موافق جو حکم معلوم ہو جائے اس پر عمل کریں گے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوسین کچھ کلام نہیں مائل یہ ہے طلقة بتو یہی جکو میں طلاق قطعی ہو گئے ہوں اور اسکے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ سکنا اور طلقة رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکنا **بَابُ خُرُوجِ الْمُتْرَجِّ عَنْهَا بِالنَّكَاحِ** کہہ کر نکلتا اور جس سے نکاح کا جوڑا توڑ گیا ہو یہ باب اس بات کے بیان میں ہے **عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ طَلَّقْتُ خَالَتَهُ فَأُتِيَ بِهَا**

أَنْ تَخْرُجَ إِلَى غُلٍّ لَهَا فَلَقِيَتْ دَجْلًا فَهَاجَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِي فَمَدَّتِي خُضْرًا لَعَلَّكَ أَنْ تَصْدَرِي وَتَقْعَلِي مَعْرُوفًا نَرْجِمُكَ بِهِ ہر طلاق ہوئی اور مکی خالہ کو اور اونکی خالہ نے ہاجہ مار کر جاوے اپنے کھجوروں کے باغ کو ملا اور کوئی آدمی منع کیا اور اس نے باغ کے جانے سے ہر اُسے باغ رہنے کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے فرمایا اور سو جا کر توڑ سیو یہی کھجور دیکھا البتہ تو صدقہ اور خیرات کر گئی اور دی گئی اوسین سے لوگوں کو بطور احسان کے **بَابُ نَفَقَةِ الْبَائِسَةِ** ہائیں کے نفقے کا بیان ہے

اس باب میں عَنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقْتَنِي زَوْجِي فَلَمْ يُعْبَلْ لِي سَكْنٌ وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَوَضِعَ لِي عَشْرَةَ أَقْفَرٍ عِنْدَ ابْنِ عَسْمَةَ لَهُ خُمُسَةٌ شَعِيرٌ وَخُمُسَتُهُمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَأَمَرَ أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ فَلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا خَلَاءًا قَابًا مِثْلًا نَرْجِمُكَ بِهِ ابوبکر بن حفص سے روایت کیا میں اور ابوسلمہ خالہ بنت قیس کے پاس میں کیا خالہ نے ہم سے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور فرمایا مجھ کو رہنے کا گھر اور نہ کہا نیکی کے خرچ اور رکھ دیے دس ناپ اچھے چمکے بیٹے کے یہاں پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے پہرئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میں نے یہ حال اپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور حکم کیا مجھے مدت کا فلا نیکی گھر میں اور اسکے خاوند نے اور سو طلاق بائیں دی تھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**

ابْنِ عَتَبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ كُرَيْبٍ وَبُثْمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ ابْنِ مَعْبُودِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا حَمْدَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةُ فَأَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْإِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو وَوَسَّعَ بَنَاتُهَا وَأَمَرَ أَنْ يُرَكَّبَ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ لِيَّةَ تَخْبِرُكَ أَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ قَالَتْهَا بِذَلِكَ وَأَخْبَرَ كُتُبًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَاهَا بِإِسْتِئْذَانِ طَلَّقَهَا أَبُو عَمْرِو ابْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي فَاذْهَبْ إِلَى قَابِطَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَرَأَيْتُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ابْنِي كُرَيْبٍ ثُمَّ أَفْرَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ قَابِطٍ عَلَى ابْنِ خُرَجٍ مَعَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِطَلْقِهِ وَرَحِمِي بَقِيَّةَ طَلْقِهَا فَأَمَرَ كُتُبًا ابْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي رَيْعَةَ بِمَقْعَتِهَا فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْحَارِثِ وَعَبَّاسٍ فَسَأَلَهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِي أَمْرُجَاهَا فَجَاهَا فَأَلَّا وَاللَّهِ مَا لَهَا عَلَيْكَ نَفَقَةٌ أَكَّا أَنْ تَكُونَ حَلَمًا وَمَا لَهَا أَنْ تَسْكُنَ فِي مَسْكَنٍ إِلَّا بِإِذْنِنا فَرَأَيْتُ أَنَّهَا كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ

نہیں آیا تو نظر رکھ جیسا کہ جسے تجھ کو فروغ یعنی حیض اوس وقت نماز مت پڑھا کہ جب گذر جاوے جس کے دن اوس وقت پاک
 ہو جایا کرے تو راوی بیان کرتا ہے اپنے اوس کو فرمایا امین دونوں حیضوں کے نماز پڑھا کہ **ف** یعنی جب حیض کی مدت کے
 دن ویریا دن دونوں میں نماز چھوڑ دینا چاہیے اور باقی دنوں میں نماز پڑھنا چاہیے اور قرآن کے سنے حیض کے بیان
 فرمائے ہیں اس حدیث میں **بَابُ تَسْنِخِ الْمُرْاجَعَةِ بَعْدَ الطَّلَاقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ** یعنی طلاق کے
 بعد رجوع کرنے کے متعلق ہونیکا بیان ہے اسباب میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا تَسْنِخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ تَنْسِيهَا**
نَأَتْ بِحَدِيثِهَا أَوْ تَنَسَّاهَا قَالَ إِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُكَلِّمُ الْوَلَدَ لَا يَأْتِيهِمْ
 اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُنْثِيهِمْ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا تَسْنِخُ مِنْ الْقُرْآنِ الْقَبِيلَةَ وَقَالَ وَالْمُطَلَّعَاتُ
 يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِنَّ
 أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ وَالِ الطَّلَاقِ عَمَّا كَانَ فَمَسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْنِخُ بِإِحْسَانٍ
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر میں اس آیت کے **مَا تَسْنِخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ تَنْسِيهَا** نَأَتْ بِحَدِيثِهَا
 اَوْ تَنَسَّاهَا یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اوس سے بہتر یا اس کے برابر یا ان
 کیا ابن عباس نے اس کے بعد دوسری آیت کو یعنی **وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُكَلِّمُ الْوَلَدَ** قَالَ
أُمُّ الْكِتَابِ أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ كَذَّبْتُمْ بِمَا لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدل تو ہیں ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کو
 اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارنا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لانا ہے یوں نہیں پڑا دن بہتوں کو معلوم نہیں **ف** شاید ابن
 عباس نے اس کی غرض ہے کہ متسخ ہونیکا رخا خدا تعالیٰ کو معلوم ہے اور دوسرے بہت بات ہو کہ اوس کو اپنے حکم میں تبدیل و تفسیر کا
 اختیار ہے جیسا دوسری آیت میں فرمایا ہے **فَتَحْوَالَهُ مَا يَشَاءُ وَيُنْثِيهِمْ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ** یعنی مانتا ہے
 جو چاہے اہم کہتا ہے اور اسی پاس ہے اصل کتاب اوس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے جو حکم قرآن میں
 سے متسخ ہوا وہ قبلہ تھا اور کہا ابن عباس نے **وَالْمُطَلَّعَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ**
لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبَعُو لَهُنَّ أَحَقُّ بِرَجْعِهِنَّ
وَذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کروا دیں اپنے تئیں تین حیض تک اور انکو ملاں
 نہیں کہ چاہا کہہیں جو یہ کیا اللہ نے ان کے بیٹ میں گرایا انہی اند پر پہلے دن پڑا و ان کے خاندن کو پہنچتا ہے
 یہ میر لیا اور انکا اتنی دیر میں اگر چاہیں صلح کرنی اس آیت کو بیان کر فرماتے ہیں یہ معاملہ یوں تھا کہ جو آدمی اپنی
 جو رو کو طلاق دیتا تھا وہی آدمی اوس کو اپنے نکل میں لائیکا زیادہ مستحق تھا اگرچہ تین طلاق میں ہی دیتا تھا پھر اللہ
 جل شانہ نے متسخ کیا اس حکم کو اور فرمایا **بِالطَّلَاقِ عَمَّا كَانَ فَمَسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ وَتَسْنِخُ بِإِحْسَانٍ** یعنی طلاق کا
 دوبارہ تک پھر کہنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے **ف** یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا ناجائز نہیں ہے

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر میں اس آیت کے **مَا تَسْنِخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ تَنْسِيهَا** نَأَتْ بِحَدِيثِهَا
 اَوْ تَنَسَّاهَا یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اوس سے بہتر یا اس کے برابر یا ان
 کیا ابن عباس نے اس کے بعد دوسری آیت کو یعنی **وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُكَلِّمُ الْوَلَدَ** قَالَ
أُمُّ الْكِتَابِ أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ كَذَّبْتُمْ بِمَا لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدل تو ہیں ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کو
 اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارنا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لانا ہے یوں نہیں پڑا دن بہتوں کو معلوم نہیں **ف** شاید ابن
 عباس نے اس کی غرض ہے کہ متسخ ہونیکا رخا خدا تعالیٰ کو معلوم ہے اور دوسرے بہت بات ہو کہ اوس کو اپنے حکم میں تبدیل و تفسیر کا
 اختیار ہے جیسا دوسری آیت میں فرمایا ہے **فَتَحْوَالَهُ مَا يَشَاءُ وَيُنْثِيهِمْ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ** یعنی مانتا ہے
 جو چاہے اہم کہتا ہے اور اسی پاس ہے اصل کتاب اوس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے جو حکم قرآن میں
 سے متسخ ہوا وہ قبلہ تھا اور کہا ابن عباس نے **وَالْمُطَلَّعَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ**
لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبَعُو لَهُنَّ أَحَقُّ بِرَجْعِهِنَّ
وَذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کروا دیں اپنے تئیں تین حیض تک اور انکو ملاں
 نہیں کہ چاہا کہہیں جو یہ کیا اللہ نے ان کے بیٹ میں گرایا انہی اند پر پہلے دن پڑا و ان کے خاندن کو پہنچتا ہے
 یہ میر لیا اور انکا اتنی دیر میں اگر چاہیں صلح کرنی اس آیت کو بیان کر فرماتے ہیں یہ معاملہ یوں تھا کہ جو آدمی اپنی
 جو رو کو طلاق دیتا تھا وہی آدمی اوس کو اپنے نکل میں لائیکا زیادہ مستحق تھا اگرچہ تین طلاق میں ہی دیتا تھا پھر اللہ
 جل شانہ نے متسخ کیا اس حکم کو اور فرمایا **بِالطَّلَاقِ عَمَّا كَانَ فَمَسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ وَتَسْنِخُ بِإِحْسَانٍ** یعنی طلاق کا
 دوبارہ تک پھر کہنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے **ف** یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا ناجائز نہیں ہے

دیرین لیکبار حریف کے ایام میں، اوسنہ بیشک، نافذانی کی اللہ کی اوس امین جسکا اوسکو حکم کیا تھا اللہ نے یعنی عورت کے طلاق
 دینی کا طریقہ اوسکو بتایا تھا اوس نے اوسکے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح
 سے بالکل باہر ہو گئی **عن ابن عمر** کہ **اَنَّه طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَوْهَا تَزْجُرُ اسْمًا اور یہی حدیث سے منع ہے **عن ابن طلحہ** میں **عن أبيه** کہ **اَنَّه سَمِعَ**
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَمِعَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ فَقَالَ لَتَعْرِفَنَّ عَبْدَ اللَّهِ اِنَّ هُمَا قَالَا لَنَعَمَ
قَالَ يَا كَافَّةً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَإِنَّ عُمَرَ لَيَكْفِيَنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَخْبَرُوا فَأَمَرَ أَنْ يَرُاجَعَهَا
عَنْ طَرَفٍ وَكَمْ أَسْقَعَتْ يَزِيدَ عَلَى هَذَا اگرچہ یہاں اوس نے اپنے باپ سے روایا کرتے ہیں اونکے باپ نے سنا عبد اللہ بن عمر
 سے اوس وقت جب پوچھا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 نے پوچھنے والے کو کہا تو عبد اللہ بن عمر کو پوچھا ہے کہ نہیں اوس نے کہا ہاں یہی جانتا ہوں بن عمر نے بیان کیا
 اوس پوچھنے والے سے اس طرح کہ عبد اللہ بن عمر نے یعنی میں نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں یہ بات کی
 خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر سے رجوع کرے پاک ہوتے تک اس
 عورت کو راکھ بیان کرتا ہے اس زیادہ نہیں بیان کیا اوس شخص **محبوب** جیسے پہلی روایتوں میں اور باتیں زیادہ
 ہیں وہ اس روایت میں نہیں تو یہ مختصر ہے **عن ابن عمر** کہ **اَنَّ الْمَرْءَ لَيَكْفِيَنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ وَهِيَ حَائِضَةٌ**
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ طَلَّقَ حَقْفَةً ثُمَّ رَاجَعَهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَرْجُمَةً بِنِ عُمَرَ
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق حیضہ کو پیر رجوع کر لیا تھا **ف** ابن قیثم نے بیان کیا سچو اس
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام میں حجت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے سنے کے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے **فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا** یعنی اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دی تب گناہ
 نہیں ہاں دونوں پر کہ پیر لمجا دیں یعنی اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کر
 تو گناہ نہیں یہ بیان حجت کے معنی نکاح کر نیکے ہوئے اور دوسرے سے یہ ہیں لوٹنا چیز کو طرف اوس مال کے
 جس مال پر پہلے تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعان بن بشیر کو فرمایا تھا رجوع کر بیٹھے پیر لے تو غلام
 جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹوں کا اوس میں تو نے حق نہیں رکھا ابن قیثم فرماتے ہیں یہ
 رو کرنا ایسی چیز کا ہے جس میں یہ یعنی بخشش کرنی جائز نہیں اور تیسرے معنی حجت کے وہ ہیں جو بعد طلاق
 کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثوں میں بیان ہوا **أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** تمام ہوئی کتاب طلاق کے
کے کتاب النکاح کتاب گہوڑوں کے بیان میں **عن ابن عمر** کہ **اَنَّ الْقَبِيلَ لَيَكْفِيَنَّ عَمَّا قَالَا**
كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَالَ النِّكَاحِ لَيَكْفِيَنَّ

وَقَضَىٰ جَوَاسِرَ السَّلَامِ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قُلْنَا وَصَنَعْتَ الْحَرْبَ أَوْ زَارَهَا فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِخَيْرِهِ قَالَ كَذَبُوا لَنَا لَأَن جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا تَزَالُ مِنْهُ أُمَّةٌ يَكْفُرُ عَلَىٰ الْحَقِّ وَدِينِ نِعْمَ اللَّهُ
لَهُمْ وَلَهُنَّ جِزْيَاتٌ وَبِزُرْقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّىٰ تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّىٰ بَاقِي وَعَدَ اللَّهُ وَأَنْخِلَ مَعْقُورٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُؤْتِي عِلْمَ الْغَيْبِ مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُبْتَلٍ وَأَنْتُمْ تَسْتَعِينُونَ أَفَنَادَ الْيَهُودَ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ وَعُمْرُكَ أَرِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ مُرَحِمَةٌ بَيْنَ نَفِيلِ كُنْدِي سِرِّ رُتَبِهِ يَكْرُزُ مِنْ مِثْلِهِ هَذَا رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاسِ وَنُفُتْ كَمَا أَهْلُكَ دَمِي نِي رَسُولُ الْمَدِينِ كَرِي لُوكُونِ لِي كَهْزُونِ كَوَادِرْ كِهْدِ سَهْتِيَارِ
اور کہتی ہیں جہاد نہیں رہا اب اور موقوف ہو گئی لڑائی آپ نے یہ سنا کہ کسی طرف منہ پھرا اور فرمایا جہوئے میں وہ
ابھی ابھی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ لڑتے رہیں گے میرے است کہ لوگ حق بات نہیں دین کیواسطے اور پھر دیکھا
اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کے واسطے اور روزی دیکھا خدا تعالیٰ ان کو اور انہیں سے قیامت تک اور
اللہ کے وعدے کے آتے تک اور غیر کو باز نہ دیا ہے کہ ہزوں کی پیشانی میں قیامت تک اور یہ بات جہک و وحی سے
جتنی گئی ہے اور میری روح قبض کی جاوے گی جلدی اور تم لوگ پیروی کرو گے میری متفرق جماعتیں ہو کر
اور کٹر کر دی گئی ہیں اور مقرر ہو گا گھراؤں والوں کا شام میں ف کہ ہزوں کی پیشانی میں خیر ایک تو اجر میں
ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے قیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے **عَنْ** اَبِيهِمْ رُوِيَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْخِلَ مَعْقُورٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَنْخِلَ نَلَائِقَةٌ
فِي رِجْلِ رَجُلٍ اَخْرَجَتْ رِجْلَ رَجُلٍ سَنَرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وَرَدُّهَا مَا الَّذِي لَهُ اَجْرٌ فَا الَّذِي يَخْتَسِمُهَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ يَخْتَسِمُهَا لَهُ وَلَا تَغْتِيبُ فِي بَطُونِهَا شَيْئًا اَلَا كَتَبَ لِحُلِّ شَيْءٍ عَيْدَتْ فِي بَطُونِهَا
اَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ حَرْجٌ وَسَاقَ اَلَمْ يَأْتِ مُرَحِمَةٌ بَرِّرٌ سِرِّ رُتَبِهِ يَكْرُزُ مِنْ مِثْلِهِ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے کہی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ ہزوں کی پیشانی میں خیر قیامت کنون تک اور کہوڑے تین طور کے ہو تو میں
ایک کہوڑے تو ایسے سچو میں جس کے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے ایک سچا وہوڑے میں غسلی
تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے ہیں ثواب وہ تو میں جو خدا کے راہ میں کے جاوین اور جہاد کے لیے تیار
کئے جاوین اون کے پیٹ میں جو چیز جاوے وہ ایک ثواب ہے اون کے مالک کے لئے اور اگر وہ منی میں چھوڑ
جاوین چرنے کے لئے ہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک **عَنْ** اَبِيهِمْ رُوِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَنْخِلَ رِجْلُ رَجُلٍ اَخْرَجَتْ رِجْلَ رَجُلٍ سَنَرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وَرَدُّهَا مَا الَّذِي لَهُ اَجْرٌ فَا الَّذِي يَخْتَسِمُهَا فِي
اللَّهُ فَا طَالَ لَهَا فِي حَرْجٍ اَوْ رَضَتْ فَمَا اَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْحِ اَوِ الرِّضَةِ كَانَ لَهُ
حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّهُمَا قَطَعَتْ طِيلَهَا ذَلِكَ فَا سَنَدَتْ شَرًّا فَا وَشَرَّ فَيَنْ كَانَتْ اَنَّا رَهْلًا فِي حَدِيثِ

اترازم کرو گیت گھوڑا لینے کا جبکہ پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤں سفید ہوں یا کمرنگ کالجسکی پیشانی سفید اور
 اگلے پچھلے پاؤں بھی سفید ہوں **الشکال فی الخیل** گھوڑوں میں سے شکال گھوڑیکا کہنا کیسا ہے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکنہ الشکال من الخیل ترجمہ ابی ہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے **ف** شکال دوس گھوڑے کو کہتے
 ہیں جسکے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں اور رنگ کا ہو **عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ**
وآلہٖ وسلم **الشکال من الخیل** قال ابو عبد اللہ الخیل من الخیل ان یتکون ثلاث قوائم
مخجلۃ وواحدا مطلقۃ او یتکون الثلاث مطلقۃ ورجل واحد مخجلۃ وکلیس یتکون الشکال الا
فی رجل واحد ولا یتکون فی الیک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال
 گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں شکال دوس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں
 کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو جسے اجل ہی کہتے ہیں شریک
 پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے یا سینہ کی کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہنچیکا اور شکال ان
 پاؤں میں ہوتا جو ماتہ میں نہیں ہوتا **باب شوم الخیل** گھوڑوں کی شوم و نحس ہونیکا بیان ہے
ابن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی ثلاثۃ المراءۃ و
 الفرس و الدار ترجمہ سالم اپنے باپ بن عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحست
 تین چیزوں میں ہوتی ہے عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں **ف** گھوڑے کی شومی اور نحست یہ کہ عیب ہو
 یعنی کاٹے یا لات کرا اور عورت کی شومی یہ کہ زبان دراز یا بدخلق ہوا اور گھر کی شومی یہ کہ اچھی پڑوس میں نہ ہو
 یا دوسرا کو حمار سے اور سیات وغیرہ کا آرام نہ ہو **عن عبد اللہ ابن عمر** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الشوم فی المراءۃ و الفرس و الدار ترجمہ دون حدیثوں کا قریب قریب یہ گویا ایک ہی ہے **عن جابر**
ابن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یتک فی شئی فی المراءۃ و الفرس ترجمہ جابر سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحست کچھ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی (اور جو نہ ہو کسی چیز میں
 نہیں ہے) **باب بركة الخیل** گھوڑے کی بکرت کا بیان ہے **ابن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل ترجمہ ابن ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے **باب قتل ناصیۃ الفرس**
 گھوڑوں کی پیشانی کو گوندنے کا بیان ہے **عن جابر** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل
 ناصیۃ فرس بعینہ صغیرۃ و یقول الخیل معقوفۃ فی نواصیہا الخیر الی یوم القیمۃ الخیر و النعمۃ

در متون

ترجمہ جبریل سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل جیسے تھے گھوڑے کی پیشانی کے بلوں
 لکھنی انگلیوں سے اور فرماتے تھے باندھی گئی ہے خیر گھوڑوں کے ماتے میں قیامت تک وہ خیر اجر اور نصیب سے
عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ الشَّيْبَانِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 ترجمہ جبریل سے روایت ہے کہ **عَنْ عُرْفَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي**
تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ اور گزرتا ہے کہ **عَنْ عُرْفَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَخْرَجُوا الْمَغْمُومَ ترجمہ
 اور گزرتا ہے کہ **عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا**
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَخْرَجُوا الْمَغْمُومَ **عَنْ عُرْفَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَخْرَجُوا الْمَغْمُومَ ترجمہ ان وہ دنوں
 بھی گزرے کہ **تَارِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسُهُ** ادب کا آدمی اپنے گھوڑے کو سات کامیاب ہے **عَنْ**
خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِمَعْمُورٍ يَأْخُذُ الْإِخْرَجَ بِكَاءٍ يَوْمِي كَلَامًا
كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأَتْ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَدَعَالَى أَحَدِكُمْ کہا تھا کہ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَحِيدِ ثَلَاثَةَ نَفَرِينَ
الْجَمَّةِ صَانِعُهُ يَخْتَصِمُ فِي حَبِيبِ الْخَيْرِ وَالْزَّاحِي بِهِ وَمَنْ يَلَهُ وَأَرْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبَّ إِلَيَّ
مَنْ كَانَ تَوَكَّبُوا وَلَيْسَ اللَّهُ وَآلَا فِي ثَلَاثَةِ تَارِيْبِ الرَّجُلِ فَرَسُهُ وَمَا عَقِبَتُهُ أَفْرَاقُهُ وَنَفْسُهُ
يَقُومُ بِهِ وَنَبْلُهُ وَمَنْ تَوَكَّفَ الزَّاحِي بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا لَهْمٌ كَعَفْرَاهَا اَوْ قَالَ كَعَفْرَاهَا
 ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامر نہ گزرتے تھے میرے نزدیک سوا کہتے اسے خالد
 جل ہمارا تہہ تیرا نغزی کر نیگے ایک روز دیر کی میں نے کہا مجھے اے خالد امین سناؤں تجھ کو وہ بات حضور اوی
 تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشد داخل کر گیا ایک تیر کے سب سے تیر میں تیر کو جنت میں باندھا جائے گا اگر
 اوس نے اس کے بنانے میں نیکی کی نیت کی ہوگی اور پسینے والے کو اوس تیر کے اور یہاں لگا نیوالی کو اور فرمایا
 تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیر اندازی محبوب ہے سواری کر نیسے اور تین کہیلوں کے سوائے
 کوئی کہیل نہ کہیلنا چاہیے اول بہتہ کا ادب کا آدمی اپنے گھوڑے کو اور دوسرے کہیلنا اپنی جو رو سے اور تیسرے کہیل
 تیر و مکان کا اور جس سے چھوڑ دی تیر اندازی سیکھنے کے بعد نفرت سے اوس نے ناشکری کی ایک نعمت کی یا تو
 فرمایا اوس نے ناشکری کی اوسکی **بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ** گھوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَفَ فِي الْبُلْدَانِ لَهُ عَيْدٌ

اوس میں کے واسطے اپنے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو اوس میں کو توروک مکہ مہل کو اور جو کچھ اور صحیح ہے
 مہل ہو کو خیرات کر دے تو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوس میں کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 فرمانے کے بموجب لے کر فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ کرادو سکو سطور پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخش
 دی جاوے اور نہ ورثہ میں دیجاوے اور وہ خیرات دیجاوے فقیروں کو اور ناطے والوں کو اور اناؤں کو کہ میں
 بردون کے اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور مہمان کی تواضع میں اور مسافروں کے خرچ میں اور رضا تھا میں
 اگر کہا وے اوس میں سے تولی اوس میں کی دستور اور انصاف کے طور پر اور کہلاوے تیرے دوست کو لیکن والدہ نے اپنا
 آمدنی سے **عمر** ابن عمر قال اصاب عمر ارضاً یحبونہ فانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیسنا عمر فیہا
 فقال انی اصبت ارضاً کثیراً لکن اصابنا قط النفس عندی منہ فماتاً حریفی فیہا قال ان شئت
 حبست اصلها وصدقتها بها فصدقت بها علی ان لا تباع ولا تؤهب فصدقت بها فی الفقراء
 والغریب وفي الزقاة فی سبیل اللہ وابن السبیل والضعیف کما جناح یعنی علی من ولیہا ان یشکل
 او یطعم صدیقاً ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی ہے علی ابی ایک نبی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیر میں تو اسے حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اوس میں کے معاملے میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو ہاتھ
 لگی ایک میں بہت بڑی میں نے نہیں پایا تھا اتنا عمداً کہہی آپ کیا فرماتے ہیں اوس میں کے باب میں اپنی فرمایا
 اگر وقف کرنا چاہتا ہے توروک مکہ مہل کو زمین کے اور نصف کی کر دے تو اسکی ابن عمر فرماتے ہیں صدقہ کر دیا اوس
 زمین کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہی حکم کیا تھا انکو کہ وقف کر اوس میں کو اس
 شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخش کر جاوے اور خیرات کر تو اوس میں کو فقیروں میں اور ناطے والوں میں اور
 بردون کے اناؤں کے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافروں اور مہمان کے خرچ میں اور گناہ ہمیں متولی
 کو اوس میں سے کہا نہ کیا کہلا نا دوست کو لیکن تمہوں نے بے کمال سے **عمر** ابن عمر ان اصاب ارضاً
 یحبونہ فانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیسنا عمر فیہا فقال ان شئت حبست اصلها وصدقتها
 بها فصدقت بها علی الفقراء والغریب وفي الزقاة
 وفي المساکین وابن السبیل والضعیف کما جناح علی من ولیہا ان یشکل منها یا لم یعرف او یطعم
 صدیقاً غیر ممتول فیہ ترجمہ اس حدیث کا یہی ہے جو اوپر گذر چکا لیکن میں ایک لفظ مسکین کا زیادہ ہے او
 مسکین سے غریب مابعد **عمر** ابن عمر قال لما نزلت ہذا الاية کنتم ائمة حتی تنفقوا ائمتھون
 قال ابو طلحة ان ربنا لبسنا لانا في اموالنا فاشهد لك يا رسول الله اني قد جعلت ارضی اللہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا فی قرابتک فی حسان ابن ثابت وابی ابن کعب

لیستامہ

وہی ہے
 حدیث

حَكِيمٌ وَ سَلَّمَ نَظَرَ فِي وَجْهِهِ الْقَوْمَ فَقَالَ مَنْ جَعَلَ هَذَا هَذَا خَفَا لَهُ خَفَا لَهُ يَمْنِي
 جَنَّتِ الْعُتْسُ ثُمَّ قَامَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ تَرْجَمَهُ اخْفِ بْنِ قَيْسَ
 روایت ہے نیکے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہونچے ہم مدینہ
 طیبہ کو ہم لوگ اپنے بھکانوں میں اپنا اسباب اقامہ رہے تھے اتفاقاً ایک
 آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد میں جمع ہو رہے ہیں اور گھبرا گئے ہیں پھر گئے
 ہم تو کیا دیکھتے ہیں چند لوگ بیچ میں ہیں اور انکے پاس آدمی جمع ہیں علی
 اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی وہی میں تھے ہم کو کچھ
 پر نہیں ہوئی تھی سہنے میں حضرت عثمان بن عفان آئے انکے اوپر ایک
 زرد چادر تھی اس سے ڈانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا
 یہاں علیؓ ہیں کیا یہاں طلحہ ہیں اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
 کو بھی آپے ہی پوچھا ادھون نے کھانا ہم موجود ہیں حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس
 کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں تم نہیں جانتے کیا اسباب کو جو فرمایا
 تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدا ہے مرید فلا نے لوگوں کا
 اللہ مغفرت کرے اس کے خریدا میں نے اس جگہ کو بیس ہزار میں
 پھر آپا میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اس
 کے صلہ پر بننے کی آپ نے فرمایا وقف کر دے تو اس کو ہماری مسجد
 کیواسطے تجھ کو لے سکا اجر ہو گا ان مساجدوں نے کہا اللہ کا نام
 پس گردان پھر لکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں قسم
 دیتا ہوں تم کو اس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کیا
 تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے کون خریدا ہے پھر وہ میر کو اللہ مغفرت کرے اس کی
 پھر خبر دیا میں نے اس کو اسنے مال سے خریدا میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کھا میں نے آپ کے مدد پر آکر چرنا

خبر یہ لیا ہے اس کو اتنے دامن سے آپ نے فرمایا وقت کر دے
 اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے اس کا جب شجر کو ہوا
 ان سب صاحبوں نے کھا پچھلے کھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے میں قسم دیتا ہوں تم کو اس کی جس کے سوائے کوئی موجود حق
 نہیں کیا تم کو معلوم نہیں وہ وقت جس وقت لوگوں کا منہ دیکھ کر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کون تیاری کرتا ہے
 ان لوگوں کی بیٹے شکر عسرت کی پھر تیاری کرادی میں نے ان
 کی اور باقی نہ رکھے ان کے لیے حاجت ایک دہی کی جس سے ہاتھوں
 پانہ ہتے ہیں چاند کا اور صبار نہاتے ہیں اونٹوں کے اونٹوں نے کہا
 ان بیشک تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ لِّكَ
 اشْهَدْ يَنْتَ اَيُّ اسد تو گواہ رہ اس پر اَيُّ اسد تو گواہ رہ اس پر عَنْ قُتَيْبَةَ

بْنِ حَنْزَلٍ فِي الْقُتَيْبَةِ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ جَنَّةَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمُ
 عُثْمَانُ فَقَالَ اَشْهَدُكُمْ يَا لِلّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
 اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ
 بِهَا مَاءٌ يَشْتَعْبَذُ عَيْنٌ بَيْنَ رُومَةٍ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي
 بَيْنَ رُومَةٍ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوًا مَّعَهُ كَلَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ يَحْنِزُ
 لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاَشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلَيْبٍ مَّالِيْ فَجَعَلْتُ
 دَلْوِيْ فِيْهَا مَّعَهُ كَلَاءُ قَا اَللّٰهُمَّ الْيَوْمَ قَنَعُوْنِيْ مِنَ الشَّرْبِ
 مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
 قَا اَشْهَدُكُمْ يَا لِلّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اِنِّيْ جَعَلْتُ جَنَّتِيْ
 الْعُسْرَةَ مِنْ مَّاءِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ قَا اَشْهَدُكُمْ يَا لِلّٰهِ وَ
 الْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ السَّيِّدَ صَاقِيَّ اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ بَعْضُ الْاِلِ قُلُوْبٍ فَيَزِيْدُ
 مَا فِي السَّيِّدِ جَنَّتِيْ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاَشْتَرَيْتُهَا مِنْ
 صُلَيْبٍ مَّالِيْ فَرَزْتُهَا فِي السَّيِّدِ قَا اَللّٰهُمَّ قَنَعُوْنِيْ مِنَ الشَّرْبِ

فِيهِ رَمَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَثْبُدْكُمْ يَا اللَّهُ وَاللَّهِ لَأَكْمَلُ
 أَنْ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا عَلَى تَبِيرِ بَنِي
 مَكَّةَ وَمَعَهُ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا فَحَتَّى تَجْعَلَ فِي قَوْمِ
 سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلِهِ وَقَالَ اسْعُرْ بَيْنَ
 قَوْمًا عَلَيْكَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَشَهِدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ
 قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدَانِ إِلَى شَهِدَانِ يَحْيَى وَرَبِّ الْعَقَبَةِ

انے شہید ترجمہ فہامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حاضر
 تھا گھر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوس وقت
 پر جب اوپر سے جانا تھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں
 کو اور کہا میں پوچھتا ہوں تم کو بحق اللہ کے اور اسلام کے کیا تم نہیں
 جانتے یہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کو وہاں
 میں تھا پانی نہ تھا کسی کنوئین میں نہ آئے سیر رومہ کے اپنے فرمایا تھا کون
 خریدتا ہے سیر رومہ کو اس طرح کہ ڈالے ڈال اپنا سلماؤن کے
 ڈول کے ساتھ **ف** اپنے مول یوں اور سلماؤن کے لیے
 وقف کر دے **ت** جو کوئی ایسا کر چکا ہے لگا اوس کو جنت میں اس
 سے بہتر اوس وقت خریدار میں نے اوس کو اپنے ذاتی مال سے پھر
 کر دیا میں نے اپنا ڈول سب سلماؤن کے ڈول کی برابر اپنے اپنا دعوے
 اس پر کچھ نہ کہا آج تم منع کرنے ہو اوس میں کا پانی پینے سے مجھے اللہ
 میرا بہ حال ہے میں پوچھتا ہوں پانی سمندر کا سا کہا سب لوگوں نے
 کہا اللہم نَعَمْ یعنی ان جیسا تم کہتے ہو وہی طرح ہی پھر کھا حضرت
 عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں سوال کرتا ہوں تم سے خدا اور اسلام
 کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے تمہاری کراچی تھے
 تنگی کے زوالے میں شکر کی اپنے مال سے جبے کہا کہ ان کراچی تھے پھر
 کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں دریافت کرتا ہوں تم سے اللہ اور
 اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہیں جب مسجد میں لوگوں کی کثرت گنجائش

نہیں رہی تھی اس وقت فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے جگہ فلائے لوگوں کی اور ملا دیوے اس جگہ کو مسجد میں۔ اس نیکی کے بدلے جگہ ملے گے خریدنے والے کو بہشت میں میں نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا۔ اس زمین کو مسجد میں اب تم منع کرتے ہو مجھ کو دو رکعت نماز پڑھنے سے اس میں سب نے کہا مان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں پوچھتا ہوں تم سے اللہ اور سلام کو درمیان بیکر اس روز کی بات جس روز کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پھاڑ پرچکا نام شبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں اس پھاڑ پر کھڑے تھے اس وقت وہ پھاڑ پٹنے لگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کھکھکراتی اور دوشنبہ سب نے کہا مان پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کپڑے کھکھکا ان لوگوں سے گواہی دو۔

پھر باب میں گواہی دو۔ کہے کے رب کی قسم میں شہید ہوں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ

حَضَرُوهُ فَقَالَ ائْتَدُوا يَا اللَّهُ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ أَهْتَرْتُ قَرْنَهُ بِرَجُلِهِ

وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّهُ كَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ

وَأَنَا مَعَكُمْ فَاسْتَشَدَّ لَهُ رَجَاكَ ثُمَّ قَالَ ائْتَدُوا يَا اللَّهُ رَجُلًا

شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

يَقُولُ هَلِ هَذَا يَدُ اللَّهِ وَهَلِ هَذَا يَدُ عُثْمَانَ فَاسْتَشَدَّ لَهُ رَجَاكَ

ثُمَّ قَالَ ائْتَدُوا يَا اللَّهُ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُولُ مَنْ يَنْطَلِقُ نَفَقَةً مُتَقَبِّلًا

مُحْضَرًا يَضَعُ الْجَنِيحَ مِنْ مَالِهِ فَاسْتَشَدَّ لَهُ رَجَاكَ ثُمَّ قَالَ

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِيعًا مَّرْغُولًا لِّلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ يَنْزِلُ فِي هَذَا الْمَجْدِ يَنْتَبِذُ فِي الْجَنَّةِ مَا شَرَّ نِسَاءٍ
 مِنْ نِّسَاءٍ كَانَتْ شَدَّةُ رَجُلِكَ شَدَّةَ اَنْفَلٍ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ
 رُؤُومَةً نَّبَاغًا كَانَتْ نَبَاغًا مِنْ نَّبَاغٍ فَاَجْعَلْهُمَا لِابْنِ السَّبِيلِ
 كَانَتْ شَدَّةُ رَجُلِكَ تَرْجُمُهُ ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَ رَوَايَتِ
 هُوَ عُمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْنِي جِهَانًا مَكَانَ بَرِّ لَوْ كُنْ
 كَيْلُفَتِ جَسَدِي كُفَّيْتُ لِيَا تَهَا - لَوْ كُنْ نَعْنِي اَوَّلُكَ لَكُمُ اَوَّلُ
 كَمَا مِثْلُ سَوَالِ كَرَاهِيُونِ اَوْسِ اَوَّلِي سَ جَسَدِي سَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَ جَسَدِي كَ رُؤُومَةٍ كَلَامٍ وَهْ كَلَامٍ جَوَّزًا
 تَهَا بَاسْطِ كَ سَ لَ كَ دَقَّتْ اَوَّلُ فَرَايَا تَهَا اَوَّلُ سَ لَ اَتَ مَارَ كَرُفَ
 اَسَ بَاسْطِ كَيْلُفَتِ نَعْنِي بَرِّ نَعْنِي هُوَ كُوِي سَوَا لَ نَعْنِي يَاصَدِيقُ يَ
 وَشَهِيدُ دُنْ كَ اَوَّلِي مِثْلُ اَوْسِ دَقَّتْ سَا تَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَ لَوْ كُنْ نَعْنِي اَوَّلِي كَ بَاتِ كَ كُفَّيْتُ
 بَرِّ كَمَا حَضَرَتْ عُمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلُ دَرِيَا فَتَ كَرَا
 هُونِ اَوْسِ اَوَّلِي سَ جَوَّزًا تَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 كَ بَاسْطِ رَضِيَانِ كَ دُنْ فَرَا تَهَا نَعْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَ بَاسْطِ اَوَّلِي اَوَّلِي عُمَانُ كَ سَ بَرِّ لَوْ كُنْ نَعْنِي
 اَسَ بَاتِ كَ كُفَّيْتُ كَ بَرِّ كَمَا حَضَرَتْ عُمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
 نَعْنِي مِثْلُ اَوْسِ اَوَّلِي سَ جَسَدِي سَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَ مِثْلُ عَمْرٍَا كَ دُنْ فَرَا تَهَا تَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْ هُوَ اَيَا جَوَّزًا كَرَّ مَالِ مَقْبُولِ كُوِي نَعْنِي يَ بَاتِ
 شُكْرُ تَيَارِي كَرَا وِي هُوَ اَوَّلِي اَوَّلِي شُكْرُ كَ اَوَّلِي مَالِ سَ بَرِّ لَوْ كُنْ نَعْنِي
 حَضَرَتْ عُمَانُ كَ بَاتِ كَ اَوَّلِي كَمَا بَرِّ كَمَا حَضَرَتْ عُمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
 نَعْنِي مِثْلُ اَوْسِ اَوَّلِي سَ جَسَدِي سَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُوِي فَرَا تَهَا هُوَ كَ كُونِ اَوَّلِي هُوَ اَيَا جَوَّزًا دَعَا هُوَ

مسجد کو جنت کے گہر کے بدلے میں پھر مول کے لیا میں نے اس میں کو اپنے
 دل سے پھر لوگوں کے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بات کو تصدیق کی
 پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں دریافت کرنا ہوں اس
 آدمی سے جو حاضر تھا بصرہ کے مول لینے کے وقت میں نے حزیدا
 تھا اس کو اپنے مال سے اور مباح کر دیا تھا مسافروں کے لیے
 لوگوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی **عَنْ** یَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِیِّ

قَالَ لَنَا حُصَيْنٌ عُمَانُ فِي دَارِهِ إِجْمَعُ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفَ
 عَلَيْهِمْ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ تَرْجِمَهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَمِیٌّ سَے روایت ہے
 جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں جمع
 ہو گئے لوگ گھر پر اون کے چاروں طرف اس وقت جہانمک کر دیکھا
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو اور بیان کیا ابو عبد الرحمن
 نے ساری حدیث کو جو اوپر گزر چکی ہے **ف** حضرت عثمان
 پر جو بلوہ ہوا وہ شہزادہ ہے اس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت
 نہیں ہے یہاں اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہیں

کتاب الوصایا

الْكَرَاهِيَّةُ فِي تَاخِيرِ الْوَصِيَّةِ

کے بیان میں اور اس بات کے بیان میں کہ دیر
 کرنا وصیت میں کو وہ

عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى الصَّدَقَةَ أَظْهَرُ أَمْ خَفِيَ قَالَ إِنَّ هَذَا حَقٌّ وَكَانَتْ
 حَقًّا فَجِئْتُ خَشِيَ النَّفْسَ وَتَأْمِيلُ الْبَقَاءِ وَلَا مَحْضَ حَقٍّ
 إِذَا بَلَغَ الْخَلْقُ قُلْتُ لِمَ لَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا كَانَ لِعَلَّاهُ

ترجمہ ابو مریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ایک آدمی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا کہ

خیرات میں اجر اور ثواب بڑھ کر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا
صدقہ کہتے تو ایسی وقت پر کہ حاصل ہو مجھ کو صحت اور حرص ہو
جمعہ مال کی اور ڈر ہو ٹھکانی کا اور امید ہو زندگی اور بقا کے
اور دیر نہ کرے تو اس وقت تک جب جان خلق میں اجاڑے تو
کبھی لگی اتنا فلائے کو دنیا وہ تو فلائے ہی تھا رہینے مرتے وقت صدقہ
دینا اتنا ثواب نہیں ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَالٌ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا خَلْقَ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ

مِنْ مَالِهِ مَا قَدَمْتُ وَمَالٌ وَارِثُكَ مَا أَحْبَبْتَ تَرَجِمَ
عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی آدمی تم میں ایسا ہی جس کو وارث کا مال
زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگوں نے عرض کیا ہم میں
سے تو ایسا کوئی نہیں یا رسول اللہ جس کو وارث کا مال دوست اور
پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے اپنے فرمایا تم سب یہود و مسلمان کو بلکہ قوم

میں سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کو پیارا ہے وارث کا مال اس
کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے
رہنہ بیچ دیا اور وارث کا مال وہ ہے جس کو چھوڑ گیا اپنے پیچھے

ف اس سے معلوم ہوا جس کو دلوانا منظور ہو اپنے روبرو
جو ادویہ دوسرے کے ہر دے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے
پوچھتے ہیں تاخیر کرنا چاہتا نہیں۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ

کی طرف غور کرنا چاہیے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ

الْمَقَابِرَةِ قَالَ يَقُولُ ابْنُ أَدَمَ مَا لِي مَالِي وَمَا لِي مَالِي

اَنَّكَ كَأَمَّيْتُ اَنْ لِّسْتُ كَأَبْنَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ كَأَمَّيْتُتَ تَرْجُمَةً
 نے اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ
 اَللّٰهُمَّ اَنْ تَرْجُمَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَرْجُمَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَرْجُمَهُ
 کی حرص نے جب تک جاوے کہین قبرین یہ نہ مار یوں نہ مارا انسان
 کہتا ہے میرا مال میرا مال تو اسی انسان وہ ہے جو تو نے کہا کہ
 خاک کر دیا یا پس کر دیا یا خیرات میں دے دیا اور جو سنت کر رکھ
 چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے **عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ الطَّائِعِي قَالَ اَنَّ**
مَرْجُلًا اَبْدَنَ تَرْجُمَةً سَبَّحَ اللّٰهُ فَسُئِلَ اَبُو الدَّارِ ذَا اَبْنِ حَفَاثَ عَنْ
الْمَرْجُومِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الذِّمَّةِ يَنْفَرُ اَوْ
يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الذِّمَّةِ يَهْدِي بَعْدَ مَا
يُسْتَبْعَى تَرْجُمَةً جب سیدہ عائشہ سے روایت ہے کسی شخص
 سے وصیت کی کچھ اسد کی راہ میں دینے کہ ابو دردار صحابی
 سے پوچھا اس مسئلہ کو اوہوں نے بیان کی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بردہ آذاو کو تا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت
 کے وقت اؤس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے
 پیٹ بھر کر کھالینے کے بعد **ف** یعنی جب پیٹ بھر گیا اوس وقت
 کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بُرائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت
 کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے
 پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے **عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا حَقَّ اِمْرًا
مُّسْلِمًا لَهُ شَيْءٌ لَا يَتِي حَتَّى يَهْدِي اَنْ يَكُنْتَ لِيْلَتَيْنِ
اَوْ حَيَّتَيْنِ مَا كُنْتُ بَكَ عِنْدَكَ تَرْجُمَةً
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

سنن ابی حنیفہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسلمان کو نہیں پوچھنا یہ امر کہ دو راہیں میری
اور وصیت نامہ لکھ کر رکھے اور بیرون کے لیے جن چیزوں میں ابھرو وصیت کرنا ضرور
تھا **ف** جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکھ کر رکھنا تھی اور بعض علماء نے کہا
ہے کہ جس آدمی پر حقوق اور دیون وغیرہ دیا وہ ہون اس کو جب ہے کہ وصیت لکھ کر
رکھے کہ بعد اس کے جھگڑا نہ پڑے **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما حق امر من شئ لہ شیء یؤخر فیہ بیئہ لیکتبن الا ووصیتہ مکتوبہ
عندہ ترجمہ دو کون حدیثوں کا ایک ہے **عن ابن عمر** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابن عمر نے مانع سے اور مانع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا ابن عمر کے قول کو **ف** ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہما لگے کی حدیث میں
مذکور ہے اور دوسرا قول ابن عمر کی روایت میں آیا ہے وہ قول یہ ہے جب
المرت میں پوچھا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ کچھ وصیت نہیں کرتے
اور ہون نے فرمایا اپنے مال میں جو چاہے میں نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے
عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال ما حق امر من شئ**
لہ شیء یؤخر فیہ بیئہ لیکتبن الا ووصیتہ مکتوبہ **قال عبد اللہ بن عمر** ما مررت
حلی من سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک الا ووصیتہ
وحدیثی ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے نہیں لائے جسے مسلمان آدمی کو کہ گزند جاوے اور جسے زمین اور وصیت
اس کی پاس ہو عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں میں نے جہنم سے یہ بات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس میں سے میری وصیت میری پاس موجود ہے
عن سالم بن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال ما حق**
امر من شئ لہ شیء یؤخر فیہ بیئہ لیکتبن الا ووصیتہ مکتوبہ
ترجمہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں لائے کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو
مسلمان زمین یا دیوار اور اس چیز کے لیے وصیت نامہ لکھا ہو اس کے پاس نہ ہو
بعضی روایتوں میں دو راہیں اور بعض میں تین میں غرض اس سے یہ کہ زمانہ قلیل گزند جاوے

اول دن کے میں تہامین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرماؤ میں سارا مال اپنا خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا
 سارا مال مت خیرات کر میں کچھ کہا تہائی خیرات دیتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی ہی
 بھت ہے تو اپنی وارثوں کو نفی اور بے پرواہ چھوڑ جاؤ گے تو بہتر ہے اس سے کہ وہ جاؤں تیرے بعد
 محتاج لوگوں کے ہاتھ دیکھتے ہیں عکرم بن سعد بن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 واسلمہ یغزوہ مکہ وهو یسکۃ وهو یکنز کان یفوت بالانراض النی ہاجن منها قال النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ سعد بن عقرآء وینحہ اللہ سعد بن عقرآء وکنہ یکن لہ الا
 ابنہ واحدہ قال یارسول اللہ اوجی بمالی کلمہ قال لا قلک فیضف قال لا قلت انک قال
 الثلث والثلث کثیر ذلک ان تدع ومرتک اغنیاء حینک من ان تدعہم حالہ یتکفقون
 القاس ما فی یدہم ترجمہ طبرستان سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادن کی
 عیادت کو اس وقت جب وہ مکہ میں تھے اور بری جانتے تھے سب بات کو جس جگہ نسیم ہجرت کرین پھر وہیں نا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکو و حادی اس طرح حکم کر کے اسے سعد بن عقرآء پر اسد رحم کر کے سعد بن
 عقرآء پر اور نہیں تھے اذکو کچھ و لا دوسرے ایک بیٹی کے کہا اور ہوں نے یا رسول اللہ میں نصیت کر کے
 جاتا ہوں پھر ساری مال میں اپنے فرمایا نہ سارا مال میں نصیت کر میں نے کہا آپ میں کون یا رسول
 اللہ آپ نے فرمایا تہائی میں کیونکہ تہائی ہی بہت ہی پھر آپ نے اذکو نصیت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے
 وارثوں کو نفی اور مال دار چھوڑ جاؤ گے تو اچھا ہے اس سے کہ اذکو محتاج اور دوسرے نکاح و دست و پا چڑھ
 جاؤ گے عکرم بن ابیہ اذکو ہیکر قال حکم النبی بغض الی سعد بن عقرآء قال یرض سعد قد خلت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ اوجی بمالی کلمہ قال لا قال لا واسا و فی ذلک
 ترجمہ سعد بن ابیہ کہتے ہیں جان بے مجھ سے یہ حدیث سعد کی آل میں کے شخص نے اس طرح کہہ کر کہا یہ سوائے
 سعد اور قریش لائے ان کے پاس سولی اسد صلی اللہ علیہ وسلم سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول
 اللہ میں سارا مال خیرات کر جاتا ہوں آپ نے فرمایا مت کر سائی مال کو خیرات اور بیان کی روای نے
 تمام حدیث عکرم بن سعد بن ابیہ انہ اشتمکوا من کلمۃ النبی فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کلنا راہ سعد بن ابیہ وکلنا یارسول اللہ اموت بالامراض النی
 حاجرت واما قال لہ ان شاء اللہ وقال یارسول اللہ اوجی بمالی کلمہ فی سبیل
 اللہ قال لا قال یعنی شئتہ قال لا قال فیضفہ قال لا قال فثلثہ قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الثلث والثلث کثیر ذلک ان تدع ومرتک اغنیاء

کہا اور ہجرت کو نفی کر دیا یا رسول اللہ

مذہبی نہیں بہت کر دیا تہائی میں کہا تہائی میں کر دیا یا رسول اللہ

حَیْثُ مِنْ اَنْ تَنْزَعَهُمْ عَالَةً یُکَفِّرُونَ النَّاسَ تَرْجُمَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بِسَبِّهِ رَوَاہُ
 کرتے ہیں بیار ہوئے وہ مکے میں پھر آئے اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جب دیکھا سعد نے اُگور دئیے اور کہا یا رسول اللہ میں تمہارے جیسے جگہ جہان سے ہجرت کر چکا
 ہوا اپنے فرمایا اشارہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہوگا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ میں وصیت کرتا
 ہوں میرا مال اللہ کی راہ میں یا جاوے آپس فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا
 دو تھیں میں اس مال کی پھر اپنے فرمایا نہ دو نہ مانیں ہی نہیں پھر پوچھا آدم اس مال
 میں کا اپنے فرمایا آدم بھی نہیں پھر اس لئے کھاتہ ہی مال اپنے فرمایا تہائی مال میں وصیت
 کر کیونکہ تہائی ہی بہت ہے پھر آپ نے اذکر فرمایا تیرے والد تیرے پیچھے غنی اور اسودہ میں
 یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگوں کے دست نگر میں یہ بات بھلی ہے عکر بن ابی
 قحاص قَالَ کَادَ فِی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی مَوْضِعٍ فَقَالَ اَوْصِیْتُ قُلْتُ نَعَمْ
 قَالَ بِکُمْ قُلْتُ یٰ مَآلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ مَا کَانَ لَکَ قَالَ مِمَّ اَعْنِیَا قَالَ
 اَوْصِیْ بِالْعَشْرِ فَاَنْزَلَ یَقُولُ وَاقُولُ حَقِّ قَالَ اَوْصِیْ بِالْاُثْلِثِ وَالْاُثْلِثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَثِیْرٌ
 ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے پھر پوچھئے کہ آئے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بیار ہی میں میرے اپنے فرمایا کچھ وصیت کی ہے تو نے میں نے کہا مان کی ہے
 اپنے پوچھا کس قدر میں نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ میں صرف کیا جاوے اپنے فرمایا تو نے
 اپنی اولاد کے واسطی نہ رکھا وہ مال میں نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہیں اپنے فرمایا
 دسویں حصہ میں وصیت کر اسی طرح قیل قال یہی یہاں تک کہ فرمایا وصیت کر تھائی
 مال میں اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے شک ہے راوی کو سنی کشیدہ فرمایا یا کبیر فرمایا
 عکر بن سعید النخعی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حَادَہُ فِی مَرَضِہُ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنْیَیْ
 بِمَالِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ لَا
 حَبِیْبٌ تَرْجُمَهُ دُرَّزُجَاہُ عَکْرَ مَا یُفْتَحُ اَنْ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَلِی سَعْدَ الْکَمُوْدَہُ
 فَقَالَ لَہُ سَعْدُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَوْصِیْ بِشَیْءٍ مَا لَیْ اَقَالَ قَالَ لَا قَالَ فَاَوْصِیْ بِالْاُثْلِثِ قَالَ لَا قَالَ
 فَاَوْصِیْ بِالْاُثْلِثِ قَالَ نَعَمْ الْاُثْلِثُ وَالْاُثْلِثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَثِیْرٌ اَوْ کَثِیْرٌ اَوْ کَثِیْرٌ اَوْ کَثِیْرٌ
 اَعْنِیَا حَیْثُ مِنْ اَنْ تَنْزَعَهُمْ عَالَةً یُکَفِّرُونَ النَّاسَ تَرْجُمَهُ اس حدیث کا یہی دُرَّزُجَاہُ ہے
 عکر ابن کبیر کا لکھنا کہ النَّاسُ اِلَی النَّبِیِّ لَا تَرْسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ

بطرت کو یہی کہہ کر وادوں کو کون نے انکار کیا اور وقت آپ نے فرمایا جاتو اسی جابر اور جد کہ ہر قسم کے
 کھجور دن کو یعنی عجمہ کو جدا کر کے قسم ہے کھجور دہلی ر اور حنق بن نے یہ کو علیحدہ کر اسی طرح سب قوم کو جدا کر کے
 اتنا کام کر کے میرے پاس آئی یہ جابر رہ گئے ہیں میں نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آئے سول
 حلی اسد علیہ وسلم اور بیٹھے گئے سب اہلاد میر پر یا بیچے دھیر پر رادی کشاکش ہو یعنی اہلکھایا اوسط اور بیٹھے
 جلسے کے بعد آپ نے فرمایا ناپ کر دے گو لو کہ جابر رہ گئے ہیں میں ناپ ناپ کر دیں گے ان کو یہاں تک کہ
 پور کر دیا اور ناکا قرض جو کچھ تھا اور باقی رہ گئیں گو یا کہ کچھ اون میں گنہا ستھے نہیں مگر جابر بن عبد اللہ
 قَالَ كَانَ يَهُودِيٌّ حَتَّى آتَى تَمْرًا فَجَعَلَ يُوْرُ مَرَّاحِدٍ وَتَرَكَ حَصْرَ نَفْتَنِ وَتَمْرَ الْيَهُودِيِّ يَسْتَوْجِبُ
 مَا فِي الْحَدِيدِ يَقْتَنِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ النَّامِرَ نَضْفَهُ وَ
 تُلْخِضَ نَضْفَهُ فَأَبَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْخِلْدَةَ
 فَادْرِي فَإِنْ تَنَهَّاهَا وَابْنُكَ فَجَعَلَ يَجِدُّ وَيَكَالُ مِنْ أَمْعَلِ الْخَلِّ وَمَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْغُولُ بِالْبُرْكَ كَيْتَ حَقٍّ فَمِنَّا جَمِيعٌ حَقٌّ مِنْ أَصْنَفِ الْخِلْدِ نَفْتَنِ
 وَمِنَّا جَمِيعٌ تَحْمَارٌ ثُمَّ لَيْتَهُمْ بِرُحْبٍ عَلَى مَاءٍ فَأَكَلُوا وَشَرَبُوا ثُمَّ قَالَ هَذَا مِنَ التَّقِيمِ
 الَّذِينَ سَمِعْتُمْ عَنْهُ تَرْجِمُهُ جَابِر بن عبد اسد رہا سے روایت ہے میری باپ نے ایک یہودی سی
 کھجورین قرض لی تھیں اور قرض داہنیں ہوا تھا وہ احد کی لڑائی میں ماری گئی جب وہ مر گئے ان کے باغ باقی
 رہ گئے اور دونو باغوں کی آمدنی جو کچھ کہ تھے وہ یہودی کی کھجوروں سے زیادہ نہ تھی صلی اللہ علیہ وسلم
 یہودی کو فرمایا کیا اتنی مہلت دیکھتا ہے تو کہ وہ اس سال میں لے آؤ اور قرض دوسرے سال میں یہودی نے
 انکار کیا اپنے فرمایا جابر رہا کو کاشنے کے وقت مجھ خبر کر سکتا ہے میں نے آپ کو خبر دی پھر آپ اور ابو بکر رہا
 آئے اور ناپ کر دیا شرح کیا کھجور کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے
 دعا کر رہے تھے یہاں تک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اسکا ہمارے طرف سے چھوٹے باغ میں ہو رہا اور
 ہر باغ سال میں چھ روپیہ برکت تھی جابر رہا کہتے ہیں بہر لایا میں ان کے پاس کھجورین تھیں اور پانی پینے
 کے لیے جب سب کہا جانی چکے آئے فرمایا یہ نعمت ہر جگہ تھیں ہر جگہ مگر جابر بن عبد اللہ قَالَ
 تَوَدَّ أَنْ يَتَّخِذَ دِينَ فَتَرَكْتُ عَلَى غَيْرِ مَا نَدَى أَنْ يَأْخُذَ وَالْمَرْءُ مَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَكُنْتُ فَارِغِيهِ
 وَقَامَ فَأَمَّا كَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَاجْعَلْهُ فَوَضَعْتُهُ
 فِي الْإِنْبِ كَأَوْفِي فَلَمَّا جَدَّتُهُ وَوَضَعْتُهُ فِي الْإِنْبِ نَدَى كَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْمَارَ
 وَمَعَهُ ابْنُ بَكْرٍ وَبُحَيْرٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْبُرْكَ كَيْتُ ثُمَّ قَالَ دَعِ عُمَرَاءَ ذَلِكَ فَأَوْفِيهِمْ قَالَ

قَالَ لَيْسَ أَحَدُكُمْ بِمُؤْمِنٍ حَتَّى يَدِينَهُ لَا قَضِيَّتُهُ وَهَكَذَا لَمْ يَلَاكُ خَيْرٌ مِنْكَ فَكَذَلِكَ لَكَ

فَصَحَابُكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ فَاحْجِدْ لَهَا ذَلِكَ فَكَانَتْ أَبَا بَكْرٍ وَمَنْ فَاحْجِدْ لَهَا ذَلِكَ

قَدْ عَلِمْنَا إِذْ مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ تَرْجَمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

روایت ہے وفات پائی میری باپ نے اور اوپر فرض تھا گوئی کما میں نے اپنے باپ کے قرض خواہ ہو گیا کہ جو

دیکھا میں اور ان سے کہا اس قرض کے لیے یہ کہ جو میں نے لے لیا وہ انہوں نے انکار کیا اس لیے کہ ان کو مقدار

توڑی نظر آئی جابر کہتے ہیں میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا میں نے یہ ماجرا آپ کے دربار پہنچا

فرمایا جب تو کہ جو میں نے لے لیا وہ انہوں نے لے لیا اور عمر بن الخطاب نے اس وقت خبر کر لی جو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں

جب میں نے کہ جو میں نے لے لیا وہ انہوں نے لے لیا اور عمر بن الخطاب نے اس وقت خبر کر لی جو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں

پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر بن عمر بن الخطاب نے اس وقت خبر کر لی جو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں

کے لیے پھر فرمایا بلا اپنے قرض خواہ کو اور دے اس میں سے اور جو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں جس کا قرض میرے

باپ پر تھا سب کا میں نے لے لیا اور کسی کو باقی نہ رہا اور پھر میرے لیے تیرہ دن نام ہے ایک مقدار کا

جس کے ساتھ صلح ہوتے ہیں اس بات کا ذکر کیا میں نے آپ کے دربار یہ بات سن کر آپ نے اسے اور فرمایا جاؤ اور

اور عمر بن الخطاب نے اس بات کی خبر دی جابر کہتے ہیں میں نے لے لیا اور عمر بن الخطاب نے اس وقت خبر کر لی جو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں

اس کی اور دونوں نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تھا جو کچھ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کا

نتیجہ یہ ہی ہونے والا تھا جابر کی خبر میں جو کچھ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے **باب**

الْبَطَالِ الْوَحِيدَةِ الْوَارِثَةِ وَارِثَ كَيْسِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَارِثَ خَارِجَةَ فَالْكَاتِبُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَذَّابٌ غَضِيٌّ كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقُّهُ وَلَا وَجْهَ لَوَارِثَةٍ

ترجمہ عربی خارجہ سے روایت ہے حضرت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے

حق ہر حق کے کا نہیں جائز وصیت دے دارث کے بغیر وارث کا حصہ اس مال میں اس نے

مقرر کر دیا پھر وصیت کر کے اور دلوانا جہاں نہیں کہ نہ دوسروں کو حق میں فساد پڑے عن ابن خلیفہ

اللَّهُ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْكَاسَ عَلَى رَأْسِهِ وَاتَّخَذَ الْقَضِيَّةَ مِصْرًا

وَأَنَّ لَهَا بَنَاتٍ لَيْسَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللَّهَ كَذَّابٌ لِكُلِّ

الْإِنْسَانِ فَمِنْهُ مِنَ الْبَنَاتِ قَالَا يَحْزَنُ لَوَارِثَةٍ وَجَمِئَةً تَرْجَمُهُ ابْنُ خَارِجَةَ سَمِعْتُ رَوَايَةَ

ماہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آپ کو جو خطبہ بنا رہے تھے اپنی سواری کے اوپر

اور وہ بخالی گرد ہی تھے اور صاب منہ سے بہہ رہا تھا پھر فرمایا آپ نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا

حق پر ایک ناسخا کو جو حضرت اسامہ بن زیدؓ میں پس اب جان نہیں کوئی ہے وارث کو وصیت کرے عمن غیری
 حَارِجَةً قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ لَكُمْ ذِي حَرْفٍ وَكَأَنَّ
 وَصِيَّةَ لَوْ كَرِهَتْ ترجمہ پر گزرجا ہے **باب** إِذَا أَوْصَى لِعَشِيرَتِهِ الْأَقْرَبِينَ جِبْ وَصِيَّتِكَ
 لَوْ لِي لَيْسَ نَاسِئَةً وَالْوَكُوفُ قَرِيبٌ هُوَ أَوْسُ كَيْ نَاسِئَةً مِّنْ تَوَكُّفٍ وَصِيَّتِكَ كَرِ

اَوْسُ سَبَابِ مِّنْ اِسْكَابِ اِنْ هُوَ عَنِ اِيْمَانِ قَالَتْ لَمَّا تَرَكْتُ وَكَانَ زَوْجِي بَيْنَ يَدَيْ دَعَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَيْلًا فَاجْتَمَعُوا فَمَنْ وَجَّهَ فَقَالَ يَا بَنِي عَمْرِو بْنِ لَاحِظٍ
 يَا بَنِي مَرْثَدَةَ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَيَا بَنِي هَاشِمٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 أَفْقَدُوا فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الدَّارِ وَيَا قَا حِلْمَةَ أَفْقَدُوا فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الْكَلْبِ إِنْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
 عَمْرُو بْنُ لَاحِظٍ كَرِهَتْ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جب اوسری یہاں آیت نازل ہوئی
 الا وین یعنی دلا تو اسی محمدؐ اپنے نائب الزکوة اوس وقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو آپ کے
 بلائے سے سب کو جمع ہو گئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص تھے والوں کو ڈرایا اور فرمایا اسی
 بن ہاشم کے اولاد کے لوگو اور اسی بن کعب کے اولاد والو اور اسی عبد شمس کے ناسے والو اور عبد مناف کے
 قبیلے والو اور اسی ہاشمی لوگو اور اسی عبد المطلب کے بیٹوں کا تو تم سب اپنی جان کو آگ میں سو پھر خاص اپنی جبار کو
 کو فرمایا اسی طبع بچا اپنے تئیں آگ سے میں مالک نہیں تمہاری بچانے کا اللہ کے غضب سے مگر البتہ تمہارا
 حق ہے برادری اور ناسے کے سبب میں ملاؤ گا اوس کو تو روزگار کے عمن غیری بن حِلْمَةَ قَالَتْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنْ لَا أَمْلِكُ
 لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَكَانَ يَنْتَبِهُ وَأَبْنَيْكُمْ رَجُلًا كَانَا بَاكِيَّيْنِ لَهَا ترجمہ مر سے بن ہاشم سے
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عبد مناف کی اولاد چھرو اپنی جانوں کو اپنے رب سے میں
 مالک نہیں تمہارا چھرو انے کا اللہ کسی طرح اسی عبد المطلب کے بیٹوں کا تو تم اپنی جانوں کو اپنے رب سے میں
 مالک اور قابض نہیں تمہارے بچانے پر اللہ کی بخشش سے ایک فی برابر کیون مجھ میں اور تم میں ایک رحم میں
 ماتے وارے کا واسطہ ہے البتہ میں ملاؤ گا اوس کو تو روزگار کے عمن غیری بن حِلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ تَرَكْتُ عَلَيْكُمَا وَكَانَ زَوْجِي بَيْنَ يَدَيْ دَعَا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ
 لَا أَفْقَدُ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الدَّارِ وَلَا أَفْقَدُ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الْكَلْبِ إِنْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
 مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا حَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَفْقَدُوا فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الدَّارِ وَيَا حَصِيدَةُ عَمْرُو بْنُ لَاحِظٍ
 لَا أَفْقَدُ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الدَّارِ وَلَا أَفْقَدُ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الْكَلْبِ إِنْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

یہاں آیت نازل ہوئی کہ میں نے تم کو اپنے رب سے مالک نہیں ہے اور تم میں ایک رحم میں ہے

سے روایت ہو آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے میری ان نے وصیت کی تھی ایک
 برودہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک نوٹھی جو حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر میں آزاد کروں اور وہی
 کو اس کی طرف سے اپنے فرمایا اور سکومیرے پاس بیکر پیر لے گیا میں نے چکے پاس اس کو آپ نے اس سے
 کہا تیرا رب کون ہے اس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اس سے میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ
 کے رسول میں آپ نے فرمایا آزاد کر دے اس کو کوئی نیک بہ بیان الی ہے ثب اس سے معلوم ہوا کہ جو
 کوئی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی جو شخص میں ہے
 بشرطے کہ اودار کا ان اہلام کا انکار کرے اور مومن کے ساتھ رعایت کرنا چاہیے جہاں تک بے بن سے
 عن ابن عباس ان سعدا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اخرج مائت و لکم ثواب
 اکا تصدق عنہما قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ میری ماں مگنی اور کچھ وصیت نہیں کر گئی میں اس کی طرف سے خیرات کروں یا نہ کروں یا مان کر عن
 ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امی توفیت ایتھما ان تصدقت عنہما
 قال نعم قال فانی عقرقا فاشھدک انی قد تصدقت عنہما ترجمہ ابن عباس سے
 روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مگنی ہے اگر اس کو یا اس کی کچھ
 صدقہ دیا جاو تو فائدہ ہوگا اس کو اس خیرات کا اپنی فرمایا مان ہوگا اس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے
 وہ باغ میں نے صدقہ کیا اس کی طرف سے اور اس پر گواہ رہیے یا رسول اللہ عن ابن عباس
 عن سعد بن عبادہ انہ اکتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخرج مائت و
 علیکما نذر اکجبر ذی عنہما ان اعتری عنہما قال اعتری عن اربع
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میری ماں مگنی اور سپر ایک نذر ہے کیا مجھ کو جائز ہے اس
 کی طرف سے ان کو کرنا اپنے فرمایا آزاد کر اس کی طرف سے **ف** یعنی ان کی ماں نے ایک
 برودہ آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس واسطے نے فرمایا کہ آزاد کر اس کی طرف سے برودہ عن
 ابن عباس عن سعد بن عبادہ انہ استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر
 کے اربع امیہ فتوحیت قبل ان تقضیکہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم افضہ عنہما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو قسمی ان کی ان کے ذمے برادر وہ مر گئے تھے اور ان کے

پہلے اپنے فرمایا ادا کر تو اسی سعد اپنی ماں کی طرف سے اوس نذر کو **عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ** اَنَّهُ
 اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذَرٍ كَانَ عَلَى امِّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِيهِ عَنْهَا تَرْجِمُهُ دُونَ حَدِيثِهَا أَيْكَيْ؟
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ سُلَيْمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 نَذَرٍ كَانَ عَلَى امِّهِ فَمُتَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِيهِ عَنْهَا تَرْجِمُهُ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثوں سے ظاہر ہے

ذِكْرُ اخْتِلَافِ عَمَلِ سَفِيَّانَ

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
 اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذَرٍ كَانَ عَلَى امِّهِ فَمُتَتْ
 قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ أَقْضِيهِ عَنْهَا تَرْجِمُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت
 ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب میں
 تھی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئیں تھیں اوس نذر کے
 ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
 ذکر کیا اپنے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی ماں کی طرف سے **ف** اس
 حدیث کے لفظوں میں اور اوپر کی حدیثوں کے لفظوں میں ذرا سا فرق ہے
 چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ
 مَا نَتَّ ارْتَقَى وَعَلَيْهَا نَذَرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ نِي
 أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا تَرْجِمُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ سعد
 بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری ماں اوس پر نذر تھی میں نے پوچھا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھ کو کہ ادا کر تو اوس کی طرف
 سے وہ نذر **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذَرٍ كَانَ عَلَى امِّهِ فَمُتَتْ
 قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِيهِ عَنْهَا
 تَرْجِمُهُ اوپر گزرنیہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ارْتَقَى مَا نَتَّ وَعَلَيْهَا نَذَرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ

قَالَ اَللّٰهُمَّ عَنَّا تَرْجِمَہٗ اَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَے روایت ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
محدثی سعد بن عبادہ سلم پانچے اور عرض کیا کہ میری ماں مر گئی تھی اور اس کے آٹھ ہزار
گھنٹے سے اور اگر اسے نہیں لگتی آپ نے فرمایا کہ تو ادا کر دے اور اس طرف سے عقیق

سَعْدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ بِهَا قَالَ

نَعَمْ لَكَ بِهَا أَثَرُ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ تَرْجِمَہٗ سَعْدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

عنه کہتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مر گئی ہے

کیا میں کچھ خیرات کروں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا پانی پلانے کا ثواب

بڑھ کر ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الصَّدَقَةَ أَفْضَلُ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ تَرْجِمَہٗ سَعْدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ

کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا یعنی جہان پانی کی حسیماج

ہو دھان تالاب بنانا یا غنہ لانا یا کنواں کھودنا اور صدقہ فون سے ثواب

میں بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کے عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ

أَجَبْتُ مَا نَفَعْتُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ بِهَا قَالَ

نَعَمْ قَالَ قَامِيَ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ قُلْتُ قُلْتُ سَعْدِ بْنِ

بِالْمَدِينَةِ تَرْجِمَہٗ سَعْدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ

رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہے میں کچھ خیرات کروں

اس کی طرف سے آپ نے فرمایا مان کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے

پوچھا کون سا صدقہ ثواب میں بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا تو سعد نے

کی سبیل ہے اب تک مدینہ میں اَلنَّهْیُ عَنِ الْاِیْمَةِ عَلٰی مَالِ

الْیَسْتِیْمِ قِیَمِ کے مال کا دالی ہونے کے ممانعت کے بیان میں عَنْ

اَبْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ

ضَعِيفٌ عَزِيزٌ أَجِبْ بِمَالِكَ مَا أَحْبَبْتَ لِغَنِيِّكَ لَا تَأْخُذْ بِحُلِيِّ مَتْنِ وَلَا

تَوَلَّيْنِ عَلَى مَالِ يَسْتِیْمِ تَرْجِمَہٗ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر میں دیکھتا ہوں تجھ کو ضعیف اور میں

چاہتا ہوں تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہوں اپنے نفس کے لیے سرداری کر دو

ابن ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دو آدمیوں کی اور والی نہو حوال پر تیم کے ف اس پر معلوم ہوا کہ سر درمی اور ولایت
 سے ان تیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً جو شخصر الحاق نہ رہے اس کام کے نبھانے کے
 مال الوجہ من مال الیتیم اذا قام علیہ کیا و سہی
 کچھ پوچھ سکتا ہے یتیم کے مال میں سے جب کہ وہ مقرر ہو وہ اس مال پر عین
 عن و بن شعیب عن ابنہ عن جدہ اَن سجدہ اَن الشیء علی
 اللہ علیکم و سلمہ فقال لیت فتنک لیت لے شے و لیت یتیم قال کل
 من مال یتیمک غیر منوف و لا مبادر و لا متاویل ترجمہ جس سے
 عمرو بن اعاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی صلی علیہ وسلم پاس اور
 کہنے لگا میں فقیر ہوں نہیں میرے پاس کچھ پسند اور میرے پاس یتیم ہی
 ہے آپ نے فرمایا اس کو کہا بیا کر مال میں سے یتیم کے لیکن اس بات نہ کرنا اور بے
 جا کہنا اور اپنے لیے مال نہ جوڑنا عن ابن عباس قال لما نزلت ہذہ الایۃ و لا
 تقرضوا مال الیتیم الا بالحق و احسن واری الذین یأکلون اموال الیتامی
 ظلماً قال اجتب الناس مال الیتیم ولعائہ فتوفی الیک علی النیلین فتکفما
 ذلک الی الیق حکمی اللہ علیہ و سلمہ فامر ل اللہ و یسئلونک عن الیتامی
 قل ارضاءکم ثم حدی الی قولہ لا یأخذکم ترجمہ ابن عباس سے اس سے
 سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اتری و لا تقرضوا مال الیتیم الا بالحق ہی
 احسن واری الذین یأکلون اموال الیتامی ظلماً اور پاس نجا یتیم کے مال
 کے اگر جس طرح بہتر ہو ف مگر بطرح بہتر ہو یعنی اس کے دل کو سنوارنے سے تو مضائقہ نہیں
 ست اور جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیم کے ناحق وہ نہیں کھاتے میں نے بیٹ میں
 گرا لیا ان انہوں کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے
 یتیم کے اور کہانے سے تیم کے لیکن یہ پرہیز شکل اور کھن ہو گیا مسلمانوں پر فقر و کمالات
 بیان کی لوگوں نے اس خلیف کی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے روبرو بیزار تاری
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت و یسئلونک عن الیتامی قل ارضاءکم ثم حدی الی قولہ لا یأخذکم
 کہہ دینے اور پوچھتے ہیں مجھ سے سبب نجا حکم تو کھسنوارنا اور نکا بہتر ہے اور اگر خرچ
 ملا کہہ اور نکا تو تھارے بھائی میں اور اس کو معہ ہر قسم خرابی کرنے والا اللہ سنوارنے

والا اگر چاہتا اسد شہر شکل لواتا اسد در دست ہے تبسیر والا ف تیمون کے
 حق میں پہلے تعقید اترتا کہ جو کوئی اونکا مال کھا دے اس نے اپنے پیٹ میں اتفر
 بھر لے پھر جو کوئی تیمون کے رکھنے والے تھے اونکے مال اور خرچ کھانے پینے
 کا جدار کہنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آوے پھر سخت شکل پڑی کہ ایک چیز تیمیم
 کے واسطے لمبار کی اس کے کام میں نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اترتا کہ خرچ اپنا
 اونکا ملار کہو تو مضائقہ نہیں۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے
 وقت اپنی چیز اون کے کام لگائے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اسد نیت
 دیکھتا ہے (وضع القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح
 ہو گیا ہے اور کچھ کہنے کی حاجت نہیں **عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ فِي قَوْلِهِ لَا تَكُنْ**
الَّذِينَ يَكُونُونَ أَمْوَالُ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالُوا كَيْفَ يَكُونُونَ
فِي جَنَسِ الرَّجُلِ الْيَتِيمِ وَيُقْزَلُ لَهُ لَمَسًا وَشَرَابًا وَابْنَتُهُ
كُنْتُ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا جَلًّا وَلَئِنْ تَحَايَلْتُمْ
فَإِخْرَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحْلَلْهُمُ خُلُقَهُمْ ترجمہ ابن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیان میں اور شان نزول میں
 اس آیت کے **إِنَّ الَّذِينَ يَكُونُونَ أَمْوَالُ الْيَتَامَى ظُلْمًا** یعنی
 جو لوگ کہہاتے ہیں مال یتیموں کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہیں اس
 آیت شریف کے اترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش میں یتیم تھا اس نے
 ہوس یتیم کا کھانا اور پہنا اور برتن سب جدے کر دیے ۱ خریہ بات
 شکل ہو گئے مسلمانوں پر اس وقت یہ آیت اتر دی اس عزت اور بزرگی والے
 نے **وَلَئِنْ تَحَايَلْتُمْ فَإِخْرَانُكُمْ فِي الدِّينِ** یعنی اگر خرچ ملار کہو
 اونکا تو تمہارے بہائی میں دین کے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 پھر اسد تعالیٰ نے اجازت دی اون کو کہ یتیموں کو شامل کر میں اپنے کھانے
 پینے میں **اجْتَنَابُ كُلِّ مَالِ الْيَتِيمِ** تیم کا مال کھانے
 سے پرہیز کرنا چاہیے **عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ اللَّهُ حَكَمَ اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفِيقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَا هِيَ قَالَتْ اِنَّكَ بِاللّٰهِ وَالتَّحَرُّ وَ قَتَلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ
اِلَّا بِالنَّحْيِ وَ اَكْعَلُ مَالِ الزَّانِبَا وَ اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ التَّوَلَّى يَقَامُ
الزَّخْفِ وَ قَدْ ذُكِرَ الْخَصَنَاتِ الْغَاظِلَاتِ الْمُنَايَاتِ الْاِخْو
الْوَصِيَّةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزیں آدمی کو ہلاک کرتے ہیں
اذن سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزیں ہیں۔ یا رسول اللہ اپنے
فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے اللہ الناجان
کا وہ جان جسکا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی
جادو سے وہ جان تو مضائقہ نہیں۔ اور چوتھا سود کھانا۔ اور پانچواں یتیم کا
مال کھانا اور چھٹوین پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین دنیا کی ہمت گھانا
پاک دامن عورتوں کو جو بے خبر ہیں بری باتوں سے اور ایمان و ایمان ہیں

تمام سوا وصیت کا بیان

کتاب النخل

ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْغَاظِلَيْنِ كَبْرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

فِي النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ترجمہ کتاب علیہ اور بخشش کے بیان میں اور ناعلمین نے نعمان بن بشیر
کی خبر لفظوں میں جو اختلاف کیا ہے اسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب میں عن

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ اَبَا جَهْلَةَ عُلَاةً مَّا كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَشْهَدُ لَهُ فَقَالَ اَكْعَلُ وَلَكِنَّكَ لَهَكَ قَالَ لَا قَالَ فَاَرَدُوهُ وَالْفِظُ لِحَمْدٍ

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے علیہ اور بخشش کے طور پر دیا

اؤ کو ایک غلام نے پھر آئے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کریں آپ کو اس علیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب

بیٹوں کو بخشش کے ہے اوس نے جواب دیا کہ نہیں سب کے لیے تو بخشش میں

نے نہیں کے اپنے نوکر ام یا اور بخشش کے اس حدیث میں دو استاد میں اسی سے

بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ محمد کے ہیں قتیبہ کے نہیں عن

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ اَبَا جَهْلَةَ اَنَّى يَلْمُ تَرْسُلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَلِكُهُ فَقَالَ إِنِّي خَلَقْتُ ابْنَ عِلَاقَةَ كَانَ لِي فَمَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بَاقِي دَلِيلُكَ خَلْقَكَ قَالَ لَا تَقَالَ رُسُلُونَ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا بَاقِي دَلِيلُكَ

تکازیف ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لے گماون کا باب

اور، کوئٹہ، اصلہ، اسد علی و سہیل، باجوہ، اور کھٹاک کے روبرو منہ نہی اٹھا غلام اسے

میں نے کوئی غلطی نہ کی تھی۔

اس لیے کہ جب کہ وہ اپنے لیے ایک نیا لباس زیب تن کرے گا۔

ایک ہی گواہی کے عرصے میں جو لوگوں نے جہاد کیا ہے وہاں سے دیکھا جاسکتا ہے کہ

اوس کے لئے ہے کہ **عَنْ** الثَّمَانِ بْنِ بَشِيرٍ + عَنْ ابْنِ أَبِي بَشِيرٍ

فَقَالَ جَاءَ بَيْنَهُ السَّمَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ خَلْقَ أَبِي

هَذَا خَلْقُ مَا كُنَّا فِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَسْأَلُ بِبَيْتِكَ خَلِّكَ قَالَ لَا قَالَ فَاذْجِبْهُ مُتَرْجِمُهُ نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ

رسول سے روایت ہے لایا باپ اون کا اپنے لڑکے شنان کو اور کہا یا رسول

۱۔ میں نے بخش دیا اپنا ایک غلام اس بیٹے کو اپنے فرمایا اور دوسرے

بیٹوں کو بھی کچھ دیا اور انہوں نے سکھا نہیں اپنے فرمایا ہر لے اوسکو عنق

بَشِيرٌ سَعِيدٌ أَتَى جَاءَهُ إِلَى الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ

الْحَمْدُ لَكَ يَا بَنِي حَمْدٍ اَعْلَى كَمَا رَأَيْتُ اَنْ تَعْبُدَ اَنْتَ وَمَا

سَمِعْنَاكَ يَا اللَّهُ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَارِكْ - أَكْبَرُ شَيْئًا فَهَلَمْ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْزَلُوهُ

ترجمہ: وہ سب سے زیادہ سے لائے وہ نبی صلوات اللہ علیہ وسلم ماسر نماز،

مرتبہ جیورنل کے راجہ کے لئے ہے۔

بن چسیر کو اور کہا میں نے مجتہد یا ایک عمامہ پہنے اس لیے کہ اگر آپ دوائے

لوہین کہنِ حش کو جاری کر دینا آپے درمایا کیا سب بیون کو جس کے ہے

تو میرے کہا بہن! آپ کے فرمایا پیہر کے اوس علام کو دوس کے

عن الثَّعَالِيِّ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ خَلَّاهُ فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَشْهَدُ النَّبِيَّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا جَاءَتْ أَنبِيَائِي مَا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُذِّبَتْ لَهُ فُلَانٌ

الْبَيْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ كُنْهَهُ كَمَا تَرَجَمَهُ نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فِي سِيَرِهِ بِرُوَايَةِ هِرَاكَةَ الْأَوْجِي

ہائے دہانہ کو گنج بخش کے طور پر نعمان بن بشیر کی ماں نے نعمان کے باپ کو کہا اس نے علی

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گمراہ سمجھا اور ہر گواہ
 ہوئے کہ عن بَشِيرٍ أَنَّهُ خَلَّ بَنِيكَ عَمَلًا مَا كَانَتْ الشَّيْءُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمُ قَارَادَ أَنْ يَشْهَدَ الشَّيْءُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ وَلَدَكَ
 خَلَّتْهُ وَمَعْلُومٌ لَكَ قَالَ لَا قَالَ قَارَادَ مَا تَرْجُوهُ بِشِيرٍ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجَعَهُ
 ہے اور انہوں نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام غنیمت میں پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اس ارادے سے کہ گواہ کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ
 نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو اسے طرح دیا ہے تو نے اور انہوں نے کہا
 نہیں آپ نے فرمایا رو کر لے اوس کو بیٹے سے وہ غلام اوس کو عن
 عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَشِيرًا أَمَّا الشَّيْءُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيَّ
 اللَّهُ خَلَّتْ السَّمَانُ خَلَّتْ قَالَ أَعْطَيْتَ لِأَخِيهِ قَالَ لَا قَالَ قَارَادَ مَا
 ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں آئے بشیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اور کہا یا نبی اللہ میں نے دیا ہے نعمان کو کچھ بخشش کے طور پر
 آپ نے فرمایا اوس کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے اوس نے کہا
 نہیں آپ نے فرمایا پھر لے اوس کو عن السَّمَانِ قَالَ أَنْطَلَقَ بِهِ أَبَوَاهُ بِحِمْلَةٍ
 إِلَى الشَّيْءِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْهَدُ إِنَّ خَلَّتِ السَّمَانُ مِنْ مَائِي
 عَدَاكَ كَذَا قَالَ خَلَّتْ بَنِيكَ خَلَّتْ مِثْلَ الْوَلَدِ خَلَّتِ السَّمَانُ ترجمہ نعمان نے
 سے روایت ہے لگے باپ اونکے اور انکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا
 اونکے باپ نے میں بچل دیا ہوں نعمان کو اپنے مال میں سے غلام غلام
 چیز اور آپ کو اوس پر گواہ مگر ماہون کو نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو اسی قدر دیا
 ہر جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تو نے عن السَّمَانِ أَنَّ أَبَاهُ آتَى بِهِ الشَّيْءَ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُ عَلَى خَلَّتْ خَلَّتْ رِثَاءً فَقَالَ أَسْأَلُكَ وَلَدَكَ
 خَلَّتْ مِثْلَ الْوَلَدِ خَلَّتْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى شَيْءٍ الْكَيْسُ يُمْنُكَ
 أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا تَرْجُوهُ نَعْمَانُ سے روایت
 ہے لا با باپ اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کر لے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اوس سے جو ہے پر جو نعمان کو دیا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اپنے اور انکو

اسی قدر دیا ہے اور انھوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا اس پر آپ فی نعمان کے باپ کو کہا تجھ کو خوش نہیں آتا کہ سب میری ساتھ احسان برابر کریں اور انہوں نے کہا کیونکر پر آپ نے فرمایا تو پھر مت کر ایسا کام عن الثمان قال سمعت ابنته رواحۃ سالت اباہ بقض النواحبۃ من قالوا لایہا قالتوا یمہاسکۃ ثم بدالہ فوہبہا لہ فقالت لا ارضی حتی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امة هذا ابنتہ رواحۃ ثانیۃ علی الذین وحبنت لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بشریم الک وکذا سوئے هذا قال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکم وحبنت لکم مثل الذین وحبنت لابنیک هذا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تشہد فی اذا لا تشہد علی جود ترجمہ نعمان رضی عنہ روایت ہے نعمان کی ماں رواحہ کی بیٹی نے سوال کیا نعمان کے باپ سے کہ کچھ دیوے اپنے مال میں سے اوس کے بیٹے نعمان کو نعمان کے باپ نے ملوثی اور ڈھیل میں رکھا برس روز اسکو پھر کچھ جی میں آیا اوس کے تو دینے لگا نعمان کو وہ بخشش کی شے نعمان کی ماں نے کہا میں نہیں ہانتی جب تک کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نعمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کچھ یا رسول اللہ اس بڑے کی ان یعنی رواحہ کی بیٹی لڑتے ہے مجھ سے سب بات پر اور بخشش کرنا چاہتی ہے مجھ سے اس بڑے کے لیے اپنے فرمایا ای بشیر تیری اور لڑکا ہی ہے کیا اس کے سوا انہوں نے کہا ان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کو یہی اسی طرح دیا ہے جیسا اس نے اپنے گھر کو جبہ کرتا ہے انہوں نے کہا نہیں اپنے بہن کو فرمایا تو جگہ گواہ نہ کر اس پر کہ نہ میں مسلم ہے گواہ نہیں ہر عن الثمان قال سالت ابنی بقض النواحبۃ فوہبہا لہ فقالت لا ارضی حتی اشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فاحمد ابنی بیدے وانا حاکم فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امة هذا ابنتہ رواحۃ طلبت بقض النواحبۃ وقد احببہا ان اشہدک علی ذلک قال یا بشریم الک ان عینہ هذا قال نعم قال فوہبنت لہ مثل هذا قال لا قال فلا تشہد فی اذا فانی لا تشہد علی جود ترجمہ نعمان رضی عنہ سے روایت ہے مانگا میری ماں نے میری باپ سے کہ بخشش اور منہ کے طور پر اوس نے یہ کیا

اور دیکھا جا اچھو کہ اس وقت میری آنکھیں کہا میں یعنی نہ ہوں گی جہنگ گواہ نہ ہوں اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ
کہتے ہیں میرا آپ اٹھ کر گڑھ لایا چھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں ابھن دنوں کا تھا اور اگر کہہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ڈکے کی ان روح کی بیٹی کچھ سب اور بخشش کے طور پر لگتی ہے اس واسطے کہ خوشی اس میں
ہو کہ میرے بچے پر آپ گواہ ہو جاویں اپنے فرمایا اسی بشیر کیا تجھ کو اور یثیابہن میں کہ سو ابشیر نے کہا ان جو اپنے
فرمایا تو نے اس کو بھی اس طرح دیا ہے کہ نہیں بشیر نے کہا انہیں آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی سننے
کیونکہ میں گواہ نہیں ہوتا ظلم کی بات پر حق عامر قال ان یبشیر بن سعید اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ أَمَرَتْنِي أَنْ نَصَدَّقَ كُلَّ ابْنَيْهَا ثَمَانِ بَصْدَقَةٍ وَأَمَرَتْنِي أَنْ

أَشْهَدُكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَخْضَيْتَهُمْ

مِنْ مَّا أُعْطِيَتْ لِهَذَا أَقَالَ لَا قَالَ فَلَا تَهْتَدِي فِي عَلَى جَوْزِ تَرْجِمِهِ عَامِرٌ مِنْ سَيِّرِ رَوَايَتِ مَشْرِيقِ سَعْدِ بْنِ رَسُولِ

اسلامی افسدہ و مسلم باس نے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صبریٰ حورو و عجمہ نامی روجہ کی مٹی کہتی ہے منہ کھڑی ہے

میں نے ان کو دے اور کہتے ہی اسے فیسے ہوئے ایگرگوارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کراہنے

شہر سے اچھا کہ تھری اور مہی من اس کے سوا مانہنہ اور نے کہا مانہنہ اُس نے فرمایا اوس کو کھجک گواہ مت سنا ظاہر

عن عبد الله بن مسعود عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: محمدٌ أكي السُّيِّئِ

مَرْحُومًا عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَدَقْتَ عَلَى ابْنِي بِصَدَقَةٍ فَأَشْهَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَكَذَلِكَ قَالَ لَمْ

قَالَ اَعْطَيْتُهُمْ كَمَا اَعْلَيْتُهُ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ عَلَى خَوْذِ رَحْمَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُسْتَمِرٍّ بِمُسْتَمِرٍّ

انہاں کے آؤ بی بی! صلہ اللہ علیہ وسلم ماس اور صبح استہارہ میں ہر صنف کے ان کی برداشت میں عار کا لحاظ نہیں بلکہ

آئی کہ غلامی اور مستی دونوں کے ایک موزوں اور آسان کلمہ نکال کر کہا۔ مہن نے وہاں اسے، جسے کچھ آگاہ اور سید

اسی کا حکم ہوا کہ وہ لوگوں کے پاس ہوں گی کہ وہاں میں سے ایک ہر پی جیسے کوچہ پہنچا کر وہاں پہنچیں۔

اس پر کہ گویا چہو دراز و دبی ہے جس کو اوس نے کہا میں ہر اب سے گویا اوس پر سے اور تو بھی جی
طرح نہ اندیشہ دار۔ سننے کے مانند : کہیں فرمانا محکم اگر کہتا ہے طے ہوئے اللہ کان فی

الْمُتَّبِعِينَ ۚ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُتَّبِعُونَ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأُنثَىٰ الْوَاسِيَةُ ۚ إِنَّهَا لَا تَعْلَمُ مَا يُكْفَرُ بِهِ إِلَّا الْمَوْلَا ۚ فَاذْكُرْ مَا أَنْتَ مَكْرُومٌ ۚ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى رَأْسِهِ بِعَظَمِيَّةٍ قَالَتِ الْغُبَرَاءُ قَالُوهَا مَسْجِدٌ وَصَفَّ يَدَيْهِ

بِجَعْلِهِ أَجْمَعُ لَكَ الْإِسْلَامُ بِبَيْتِهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ بَنَى بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى رِجْلَيْهِ

اسلم پس مالہ لودہ کے آپ لودہ پیر جو جھکودیا رہا تھا اپنی بوجھا اس کے سوا اور کوئی لڑکا ہی نہیں تھا اور اس کے کہاں ہے

آپ سے ملے کر شاد و کمرے ہٹایا اور سب لوگوں کو برابر کہنا چاہیے (ایک کو دنیا ایک کو نہ دنیا علم ہے) (حسن)

الْعَمَانِ يَقُولُ وَهُوَ حُطْبُ ابْنِ أَبِي الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُ عَلَى حُطْبِيَةِ الْخَطِّابِ

فَقَالَ هَلْ لَكَ بَعْدَ سِوَاكَ قَالَ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ قَالَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُكَ يَا هَاشِمِيُّ قَالَ فَمَنْ لِي بَعْدَ سِوَاكَ قَالَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُكَ يَا هَاشِمِيُّ قَالَ فَمَنْ لِي بَعْدَ سِوَاكَ قَالَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُكَ يَا هَاشِمِيُّ

— ماں بہن آہیں غلام اسکو تہے انکو بی اسٹا ہی دیا ہے کہ نہیں آئی کہا

وَلَكِنْ

ہذیہ کلام کتب فیہا المذکور قال یا ایہا الناس اذولہما و لہما و لہما فان التلکول یحکون
 علی اہلہ عاذا فشداد الحق و ترجمہ عربی شیعہ بنی احمد عنہ سے روایت ہوا انہوں نے سنا
 باپ سوا انہوں نے دادا سے کہا دادی نے اون کے ہم قہرزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آؤ تھے
 ایلچی ہوازن کے نام ہر ایک قبیلے کا اور کہتے تھے اسی محمد ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلہ کے ہیں اور جو
 کچھ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے آپ حسان کرو ہم پر استعالیٰ احسان کسی آپ پر آپ نے فرمایا وہ
 چیزوں میں سے ایک چیز کو کسی سے اختیار کر لو یا مال لے لو یا اپنی عورتیں چھڑا دو انہوں نے کہا اختیار دیا اپنی ہم کو
 ہماری حسب منہج عورتوں میں اور مال میں ہم دونوں میں سے اختیار کرتے ہیں اپنی عورتوں اور بچوں کو یعنی خیر
 مال بے تونہ لے ہماری عورتیں بچہ بچاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر میرا اور عبد اللہ
 کی اولاد کا حصہ ہر رخصت کے مال میں سے جو مشاع تھا وہ میں تم کو دی چکا لیکن جب میں ظہر کی نماز پڑھوں
 تو تم سب کھڑے ہو اور یوں کہو ہم لوگ مرد چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سب مومنوں
 سے واپس لافون سے اپنی عورتوں اور مالوں میں راوی بیان کرتا ہے جب لوگ نماز فارغ ہوئے کھڑے
 ہوئے وہ ایلچی اور کہی انہوں نے وہی بات پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرا اور عبد اللہ
 کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے یہ بات سن کر صحابہ و ان کے بیٹے کہا جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پھر انصار نے یہی بھی کہا انقرع بن حابس نے کہا ہم اور بنی قریظہ دونوں اس
 بات میں نہیں شامل ہوتے اور عیینہ بن حصین نے کہا ہم اور بنو قریظہ دونوں نہیں سمجھتے میں اقرار کرتے اور
 عباس بن مرداس نے یوں ہی کہا اور شامل کیا اپنی ساتھ بنی سلیم کے قبیلے کو جب اس نے جدائی کی بات کہی
 بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کیا اور کہا کہ جھوٹے بولا تو ہمارا جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 لیے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو گواہی دو ان کی عورتوں اور بچوں کو اور جو کوئی دنیا
 چاہے محنت تو اس کے لیے میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو جہانٹ دیے جا دیں گے اس مال میں سے جو پہلے
 اللہ جل جلالہ عطا فرماوے (یعنی ان عورتوں اور بچوں میں جو اس کا حصہ ہے اس کے بدلے) یہ نوکر اس پر
 ہو گئے اونٹ پر لیکن لوگ آپ کے پیچھے لگے اور کہنے لگے وہ وہ ہمارا رخصت کا مال ہم کو بانٹ دیجیے اور آپ
 کو گھیر کر ایک درخت کی طرف لے گئے وہاں چادر آپ کی درخت سے آٹک کر جدا ہو گئے اپنی فرمایا اسی کو گواہ
 مجھ پر وہاں دو قسم خدائی اگر تمہارے کے درختوں کے برابر یہی جانو رہوں تو بانٹ دوں ان کو تمہارے اوپر
 ہر نہ کہو گے مجھے کو خلیل یزید اور نہ خلاف گو پھر آئے آپ اونٹ کے نزدیک اور لے لیے اس کی پیٹھ پر
 بال اپنی شکی بن پھر فرما نے لگے سو تم نہیں بتایا میں اس نے میں سے کچھ اور ذیہ مگر جنس بیٹے پانچواں حصہ

اور وہ جس ہی پھر کر قہد سے ہی پھر میں تھا ہے یہ بات سن کر ایک آدمی بچے نزدیک آگہا ہوا اور اس کے پاس
ایک گھما تھا بانو نکا اور کہا اوس نے یا رسول اللہ میں نے لی ہی یہ چیز اس لیے کہ دست کروں اس سے کلمے
اپنے دنٹ کی اپنے فرمایا اوسکو جو چاہے ذکر میری ہی اور عبد الملک کی اولاد کے لیے ہے بس وہ تیرا ہے ہر
شخص نے کہا جب یہ معاملہ اس حد کو پہنچا اب مجھ حاجت نہیں اس کی اور پھینک دیا وہ بانو کا گھما۔ راوی علی بن
کرتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے داخل کر دوسوی اور تا کا ہی دگر کسی نے لیا ہو دے اگر کو
مال میں غنیمت کی چوری شرم اور ننگ اور عیب ہو گا چوری کے لئے کے لیے دن قیامت کے ف ہر شیع
اوسکو تیرہ میں کہ ایک خیر شتر کہ کسی آدمیوں میں اور کوئی آدمی تقسیم ہونے سے پہلے اپنا حصہ کسی کو بخش چو
تو بیان اپنے اپنا اور عبد الملک کی اولاد کا حصہ ہوا دن کے لوگوں کو بخش دیا یہی ہر شیع ہی **رُجُوعُ**
الْوَالِدِ قِيَمًا يُعْطَى وَلَدُهُ بَابُ ابْنِ جَبْرِ کو دیکر پھر پیر لیسے تو کیا ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ**
سَعْدِ بْنِ كَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هَبْتِهِ إِلَّا وَالِدًا تَمَنَّى وَلَدَهُ وَالْهَادِي
هَبْتَهُ كَالْعَائِدِ فِي هَبْتِهِ ترجمہ عمر بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ اپنی دادا سے روایت کی ہے میں فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص کسی کو دیکر پھر پیر لیسے مگر باپ اپنی بیٹے کو اگر دیکر پیر لیسے تو
مضائق نہیں کہو کہ دے دے ہوئے چیز پھر لینے والا تھے کہ کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے **عَنْ ابْنِ عَسَا**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ الرَّجُلُ يَنْفَعُ عَظِيَّتَهُ شَيْئًا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ وَنِيَمًا
يُعْطَى وَلَدُهُ وَمَنْ لِيَ الْيَوْمَ يَنْفَعُ عَظِيَّتَهُ شَيْئًا يَرْجِعُ فِيهَا سَكَمًا إِلَّا الْكَلْبَ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ
ثُمَّ عَادَ فِي هَبْتِهِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز کسی
آدمی کو جو بخش دے کسی کو کوئی چیز کہ بھر لے لیسے اوس سے وہ دی ہوئی چیز کو مگر باپ اپنی بیٹے کو
کوئی چیز دیکر پیر لیسے اوس سے تو جائز ہے اوس کے لیے یہ بات اور فرمایا اپنے دیکر پیر لیسے بچے کی مثال
اس طرح جیسے گنا کہاں چلا جاتا ہے جب اوس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر دیتا ہو پھر کہہ لیتا ہے وہ اپنی ہی کو
عَنْ حُطَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ كَيْفَ هَبْتِهِ شَيْئًا يَرْجِعُ فِيهَا
إِلَّا مِنْ وَلَدِهِ قَالَ حُطَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ وَأَنَا صَغِيرًا جَاءَنِي فِي هَبْتِهِ فَلَمْ تَدْرِ أَنَّهُ ضَرَبَ لَهُ مَثَلًا
قَالَ فَمَنْ مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُهُ سَكَمًا إِلَّا الْكَلْبَ يَأْكُلُ ثُمَّ يَقَعُ ثُمَّ يَقَعُ فِي هَبْتِهِ ترجمہ حطوئس رضی اللہ عنہ
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز کسی کو کہ بات کہ بخش دے اوس کو پیر لیسے اوس کو پیر لیسے
کہ وہ اپنی بیٹے سے پیر لیسے اوس کا بیان کی ہیں میں نے سنا تھا اور میں بانو دنون چہو تھا اور نون
جرم نے سنا تھا عام فی قیہ تھا نہیں معلوم آپ نے مجھ بیان کی ہی اوس شخص کے لیے یا نہیں اور وہ یہ

نہر جو کوئی گرسے یہ کام میں مثل اوس کے مثال کی ہے کہ نہاں ہے پھر فرے کر دنیا ہے پھر کھالیتا ہے اوس کے

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ فِي حَيْثُ عُبِدَ اللّٰهُ بِرَبِّهِ عُمَيْرٌ

جواسان مین ہے اوس کے اخلاف ابابیان ہر عروق ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سَلَامٌ مِّثْلَ الْكُوْنِ يُزَجُّ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَنْجُبُ فِي قَمِيَّتِهِ فَيَأْكُلُهُ تَرْجَمَانِ ابْنِ عَبَّاسٍ ط

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر بھی لینے والا پکتے کی مانند ہے کیونکہ کتنا اگل دیتا ہے

اپنے کہا ہے ہوئے کو پھر کہا لیتا ہے اس کو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الذَّيْفِ مَثَلُ

بِالصَّدَقَةِ لَمْ يَرْجِعْ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ فَإِنَّهُ تَمَرَّعَ فِي قَيْتِهِ فَأَكَلَهُ تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

روایت ہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر چہرہ پاتا ہے اوس کی مثل ایسی جلیبی کتے کی مثل ہے قے

کرتا ہے اور آپ اپنی قے کو کہا لیتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**

مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقْبِضُ ثُمَّ يَعْوِذُ فِي قَيْتِهِ ثُمَّ يَعْبُدُ بَرَحِمَةَ عَبْدٍ مِثْلًا

یہ روایت حضرت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھر لینے والا کتنے کی اتند ہے کتنے کا کام ہے

نے کرنا اور اس کو کہا ایںنا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَافِرُ إِذَا فِي حَبْسِهِ كَانَتْ بَايَدُ

فی حقیقت ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہی ہی سوزی چسپنا کو لو ماما

لینے والا نے چائے والے کی مانند ہے **عمر بن عبد العزیز** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **الْعَالِدُ**

وَفِيهِ كَالْعَلَدِ فِيهِ تَرْجِمَةٌ وَبِرْزُوحَا هِيَ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِمِثْلِ السَّوْبِ الْغَائِدُ فِي حَبِّهِ كَالْغَائِدِ فِي قَيْثِهِ تَرْجِمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبری مثال ہمارے لیے یہاں دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی نے کو کہا

لینے والے کی مانند ہے۔ فچر سلمان لوچا ہے کہ بری سی سے اسی مشابہت نہ پیدا کرے۔

ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس لنا مثل الشجر الرايح في هبته كالطيب

فی حقیقۃ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے میں جاہلیہ کا

یہی وہی مسابہت پہر تھے والا دیر اسی خبر کو لے لی مانند ہے مے کے کہا ہے میں یہی جیسا کہ اسی مے

بجیر لو کہا جاتا ہے ایسی ہی دلیل ہے کہ وہ لایہی ہو۔ دگر احوال میں ہے

حاجو سے راجعہ ہبیلہ در اوس اہل کفر اور اہل یون سے حاجو سے راجعہ ہبیلہ

کتاب کے لئے یہودی قیدیوں کے ترجمان بن کر اس کے روایت پر درباروں اور مسیحی

علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ ہو گا مال کو کتنے کی خصلت کا ہے جیسے تمنا فتح کرتا ہے اور پھر کھالیتا ہے
 عَنْ أَنَسٍ مَّا رَأَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِشَيْءٍ أَنْ يُمْطَرَّ
 النُّطْقُ بِكَ فَيَرْجِعَ فِيهِمَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُمْطَرُ وَاللَّكَّةَ وَمِثْلُ الْكَافِي يُمْطَرُ الْعَطِيَّةُ فَيَنْجِعُ فِيهَا كَمَا
 لَكَلِبَ بِمَا كَلَّ حَتَّى إِذَا مَشِيَ فَأَنَّ لَحْدَ عَادَ فَرَجَّ فِي قَيْثِهِ تَرْجِمُهُ ابْنُ عُمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال کسی کے لیے دیکر پہرہ بیگانہ گراب اپنی بیٹی کو کسی
 چیز دیکر پہرہ بیوے تو مضائقہ نہیں بلکہ درست ہی اس کے لیے اور مثل اس شخص کی جو دیکر پہرہ بیوے
 کسی کی سی ہے کتنے کی خصلت ہو کہا جاتا ہے جب بیٹ بھرتا ہی تو اولاد دیتا ہے اس کو کہا ہوئی
 کو اور پھر کھالیتا ہے اس کے کو **عَنْ** کھاؤں اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْعَلُ
 بِكَ شَيْءٌ يَهْبُ هَبَةً تَعْبُدُ فِيهَا إِلَّا وَالِدًا قَالَ كَاؤُكَ كَنْزُ الْمُتَعَبِّينَ أَنْ يَقُولُوا يَا
 عَالِدًا فِي قَيْثِهِ وَكَمْ أَشْعُرُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذَلِكَ مَثَلًا حَقَّقَ
 بَلَدًا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي يَهْبُ الْهَبَةُ تَعْبُدُ فِيهَا وَكَرَّ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَكْمٌ
 الْكَلِبُ كَلَّ تَرْجِمُهُ طَاؤُسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی کے
 لئی یہ بات کہ بخش دے کسی کو کوئی چیز اور پہرہ بیوے اس کو گراب کو جائز ہے کہ پہرہ بیوے اپنی بیٹی سے وہ
 چیز دے ہی تھی اس کو طھاؤس بیان کرتے ہیں میں سنتا تھا کہ لوگوں کو یہ بات یا عائدانی قیہ یعنی اس وقت چاہئے
 والے لیکن مجھ کو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میں بیان فرمایا تھا اس مسئلہ کو آخر مجھے
 معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے دیکر پہرہ بیوے والے کے لیے ایک مثال ہے جس کے معنی یہ
 ہے میں نے وہ دیکر پہرہ بیوے والا کتنے کی مانند ہو کہا تھا اپنی بیٹی کو **كُفَّ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
 ایک ضرب اشل ہو گیا تھا یہاں تک کہ لڑکے کسی کو برا کہتے وقت یوں کہہ بجاتے تھے طھاؤس کو اس کلمہ کی حقیقت
 معلوم نہ تھی آخر معلوم ہوا کہ دل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا لفظ ہے یعنی حریص اور لالچی کی اور کہتے
 کی ایک خصلت ہے اپنی چیز تب بھی صبر نہیں اور نہ ملے تب بھی صبر نہیں پہلے کڑا ہی کر کے بخش دیتا ہے
 پھر بھٹاتا ہے اور حرص و تشنگی ہوتی ہے پھر کھاگتا ہے اللہ تعالیٰ سلمان کو ایسی میں خصلتوں سے بچاؤ
 عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ سَمِعَ كَاؤُسًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مِثْلُ
 الَّذِي يَهْبُ الْهَبَةُ تَعْبُدُ فِيهِ رَجُلٌ فِي هَيْبَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ كُلِّ يَفْقَهُ قَوْلَ كُلِّ قَيْثِهِ تَرْجِمُهُ
 خُذْلَمَ سے روایت ہر اس نے یہ ہمیشہ طھاؤس سوسنی اور طھاؤس کہتے ہیں میں نے خبر پائی ایسی ہی
 سوجھ بوجھ ہوئی تھی صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ خبر اور حدیث یہ ہے فرمایا نبی صلی اللہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاؤُكَ كَنْزُ الْمُتَعَبِّينَ أَنْ يَقُولُوا يَا عَالِدًا فِي قَيْثِهِ وَكَمْ أَشْعُرُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذَلِكَ مَثَلًا حَقَّقَ بَلَدًا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي يَهْبُ الْهَبَةُ تَعْبُدُ فِيهَا وَكَرَّ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَكْمٌ

تو وہ اس دوسری کے ملک ہو جاوے گا اور جو لینے والا پہلے مر جاوے تو فیروز والا اس کو پہر لگا رہے اس کو
 اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر ہوتا ہے) اسی طرح جائز نہیں عمری ہی ف
 عمرے اس کو کہتے ہیں کسی شخص دوسرے سے کہے میں نے تجھ کو اپنا گھر بھر کے واسطے دیات پہر
 فرمایا جو کوئی کسی شے کو عمرے کے طور پر دے پس وہ اس کی ہر جگہ عمری دیا گیا اور جس شخص
 نے رقبے میں دی کوئی شے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئی اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ رقبے
 اور عمرے کرنا مخالفت کے ہے لیکن جب کر دیا ہو واپس لینا جائز نہیں کہ چونکہ دینے کے بعد اس کا گویا
 جسکو وہ یا عمریٰ قال لا تقبلوا منہ ولا الرقبۃ من عمر شئنا اذ اذقہ فانہ لئن
 اعمر کا واذقہ محوۃ وموتہ ارسلہ حنظلہ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے مصلحت کی بنا
 نہیں عمرے کرنا اور رقبے کرنا جہر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے میں وہ چیز اوس کی ہو گئی حیات
 میں اور موت میں حنظلہ نے اسکو مرسل کیا ہے ف آخر سند میں سے حدیث کے بعد ہی کے اگر کوئی
 راوی گم ہو جاوے اس حدیث کو مرسل کہتے ہیں **عن حنظلہ** اذقہ سمعنا قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الرقبۃ من اذقہ برقبۃ فھو سبیل المیراث ترجمہ منطلقہ سے
 روایت ہے کہ طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے
 اگرناہر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اوس کا رستہ ہی میراث کا ف یعنی دینے والا
 اوس میں کچھ حق نہیں بلکہ لینے والے کے وارثوں کو دیا جاوے گا **عن زید بن ثابت** قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ میراث ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے سے دینے زمین یا گھر لینے والے کے وارثوں کی میراث ہوتا ہے
عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ میراث ترجمہ زید بن ثابت سے روایت
 ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثوں کی **عن زید بن ثابت** عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ میراث ہے ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے **عن زید بن ثابت** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ
 میراث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے **عن زید بن ثابت** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 العمرۃ میراث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے **باب العمرۃ** باب عمری کے نیچے بیان میں **عن زید**
بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ میراث ہے ترجمہ زید بن ثابت سے
 روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے سے حق وارث کا ہر **عن زید بن ثابت** ان رسول

میری زندگی تک میرا مسلح ہے اور تو ہی مالک ہے اسکا اس طرح دیکھو کہ فرمایا ہر اگر کسی نے کسی کو اس طرح
کہا کہ دیدار تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے جسکو اس طرح کہا **عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَعْطَى شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ تَرْجُمُهُ عَطَاءٌ سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس آدمی نے دی کوئی چیز کسی کو زندہ رہے تک برت لینے کو وہ چیز اسی کی ہوگی زندگی میں اور مرنے
کے بعد بھی **وَف** یعنی مرنے کے بعد لینے والے کے داروں کی ہو جاوے گے وہ شے لوٹا کر دینے
والے کو دی ہو جائی جائے گے **عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ لَا تَرْفِقُوا**
وَلَا تَغْمِرُوا اَنْتُمْ اَوْ اَعْمَرُ شَيْئًا فَهُوَ لَكُمْ تَرْجُمُهُ عَطَاءٌ نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبے مت کیا کہ واد عمرے کرنا اچھا نہیں پھر جس کو رقبہ دیا
جاوے گا یا عمرے کسی چیز میں تو وہ چیز اس کے داروں کی ہو جاوے گی **وَف** یعنی پہلے اس
چیز کا مالک و بخش ہو جاتا ہے جسکو دی جاتی ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس چیز کے مالک اس کے
داروں میں الغرض وہ عمرے یا رقبہ میں ہی ہوئی چیز لٹ نہیں سکتی اسکو لینے والے کی ملک ہو جاتی ہو
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرَى وَلَا رُقْيَى فَمَنْ اَغْمَرَ شَيْئًا اَوْ
اَرْقَاهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ عمرے کرنا چاہیے اور نہ رقبہ کرنا چاہتا ہے پھر جس کسی نے عمرے یا رقبہ کیا تو پھر وہ شے اس کی ہو گئی ہو
کو مرے وہ آدمی جس کو دی ہے وہ چیز یا اختیار ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَلَمْ يَلَا عُمْرَةَ وَلَا رُقْيَا لِي اَوْ اَعْمَرُ شَيْئًا اَوْ اَرْقَاهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ سے
روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبہ ہے اور نہ عمرے پھر جس نے کیا عمرے کسی چیز میں
رقبہ پھر وہ آدمی کا ہو گیا جیتے اور مرنے جسکے لیے کیا گیا وہ عمرے اور قبہ **عَنْ ابْنِ عُمَرَ**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْتُمْ اَوْ اَعْمَرُ شَيْئًا اَوْ اَرْقَاهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی کو کوئی چیز اس کی ہو جاتی ہے جسکو دی **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ اَعْطَى شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اَمِنَ كَوْنُكُمْ اَوْ لَا اَمِنَ كَوْنُكُمْ اَوْ لَا اَمِنَ كَوْنُكُمْ
اَعْمَرُ شَيْئًا اَوْ اَرْقَاهُ لِي اَوْ اَعْمَرُ شَيْئًا اَوْ اَرْقَاهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہو جاتا ہے وہ نیز والا شخص لوٹ سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اس نے ایسی بخشش کی ہے کہ اس میں میراث ہو گئی ہے لینے والے کے وارثوں کے لئے بخشا جائے اَنْ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّهُ مِمَّنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرُ بْنُ الْكَاهِلِ وَعَقِيْبُهُ فَاَوْفَعَا اِلَّا اَنْ اَعْمَرَ هَا بَرِيْرَةَ صَاحِبَةً اَللّٰهِ اَعْطَاهَا مَا دَفَعَتْ مِنْ مَّوَارِثِ اَبِيْهِ وَحَقَّقَهُ تَرْجَمَةُ جَابِرِ بْنِ رُوَيْتٍ ہر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیا کسی کو کچھ عمرے کے طور پر اور مالک کر دیا اس کو اور پہلے وارثوں کو اس عمرے کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اس کو خیر کا اب اس کے وارث بوجہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس عمرے کو لین گئے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا عَنْ جَابِرِ بْنِ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِيْ مَنْ اَعْطِيَ عَمَلًا لَّهِ وَلَوْ بِهٖ قِيْلَ لَهٗ بَشَلَةٌ لَا يَخُوْذُ لِّلْعَمَلِ مِنْهَا شَرْكٌ وَلَا نِسْبَةٌ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لَا اَنَّهُ اَعْطَاهَا عَمَلًا وَكَهَتْ فِيْهِ الْمَوَارِثُ فَفُطِمَتِ الْمَوَارِثُ شَرْطُهُ تَرْجَمَةُ جَابِرِ بْنِ رُوَيْتٍ ہر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے خدے میں جس نے عمرے میں ہی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثان کو بوجہ پیچھے رہ جاوین اس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے آپ نے فرمایا وہ بتلہ ہے یعنی وہ ایسی بخشش اور عطیہ جو دینے والے کو نہیں مل سکتی اور دینے والے کو جائز نہیں کوئی شرط لگانا اس میں اور نہ استثنائ کرنا ابوسلمہ فرماتے ہیں وہ عطیہ اس واسطے نہیں پھر سکتا کہ اس دینے والے نے ایسی طرح بخشا اور دیا ہو کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ثابت ہو گئی ہے پھر قطع کر دیا وارثوں نے اس کی شرط کو ف بجز اگرچہ وہ شرط لگا دے کہ پھر یہ چیز میں لے سکتا ہوں مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اس نے خود کہہ دیا کہ یہ عمرے ہے تیرے لیے اور تیری وارثوں کے لیے عَنْ جَابِرِ بْنِ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا رَجُلٌ اَعْمَرَ رَجُلًا لَّهِ وَلَوْ بِهٖ قَالَا قَدْ اَعْطَيْتُمَا وَمِنْكُمْ مَنْ كَفَرَ اَحَدًا فَاِنْ كَفَرَا لَمْ يَنْ اَعْطِيْهُمَا وَانْكَرَا لَا تَرْجِعْ صَاحِبَهُمَا مِنْ اَنَّهُ اَعْطَاهَا عَطَاؤُهُ وَكَهَتْ فِيْهِ الْمَوَارِثُ تَرْجَمَةُ جَابِرِ بْنِ رُوَيْتٍ ہر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے اور کہا اس دینے والے نے دوسرے کو بخشا میں نے تم کو وہ گہرا یاد رکھو اور کچھ چیز اور بخشا تیرے چھلون کے لیے جبکہ ان میں سے کوئی نبی رہی تو وہ گہرا اس کے لیے ہو گیا جس کو دیا اس دینے والے نے اب وہ نہیں پٹ سکتا ہے دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اس دینے والے نے اس طرح بخشش کی کہ واقع ہو گئیں اس میں میراث میں لینے والے کے میں وارثوں کو آگیا اب اس کا پٹنا دینے والے کی طرف ممکن نہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْمَرْءِ اَنْ يَّهْبَ الرَّجُلَ لِلرَّجُلِ الْهَبَةَ وَلَوْ بِهٖ وَمِمَّنْ اَعْمَرَ

کرنے کے اور ان سے اور وہ لوگ سوال کرنے لگے آپ سے یہاں تک کہ پڑھنے اور عصر کی نماز ملا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ اور حدیث میں یہ فرق ہے جو کچھ آپ نے فرمایا یعنی ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی کارروائی کے لیے ہوتا ہے اور صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے دیا جاتا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ**

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ كَأَقْبَلَ حَدِيثَ ثَيْبَةَ الْأَمِيرِ فَكُشِيتُ أَوْ أَنْصَارِي أَوْ نَفْعِي أَوْ ذُو بَيْتٍ تَرْجِمُهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَمِيَّ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں چاہتا ہوں کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول نہ کروں مگر قریش کا یا انصاری کا یا نفعی کا یا دوسی کا **ف** کیونکہ یہ لوگ عالمیت ہوتے ہیں ایک گنوار نے ایک کو ایک اونٹ تحفہ دیا آپ نے اس کو چھ اونٹ دیے جب بھی وہ ناخوش رہا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی **عَنْ أَبِي**

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَلَغْتُ فَقَالَ مَا هَذَا أَهْبِلْ نَصْدَقَ بِي عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَكِنَّهَا هَدِيَّةٌ - **اخْرُجْ كِتَابَ الرَّقْبَى الْعُمَرَى** ترجمہ انس رم سے روایت ہے دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روڈ وشت آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت لوگوں نے بیٹے گھر والوں نے عرض کیا کہ ہریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تھا یہ سن کر آپ نے فرمایا صدقہ ہریرہ کیوں سہلی تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے - تمام ہوئی کتاب جو رقبی اور عمر سے کے بیان میں تھی +

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنَّذْرِ کتاب قسموں اور نذرانوں کے بیان میں **عَنْ أَبِي**

عَمْرٍو قَالَ كَانَتْ يَمِينٌ يَخْلَفُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُغْلِبُ الْقُلُوبِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **لَا وَمُغْلِبُ الْقُلُوبِ** کہہ کر قسم کہا کرتے تھے یعنی قسم ہے تمہیں کہ اس کی جودوں کا پھیرنے والا ہے **لَا وَمُغْلِبُ الْقُلُوبِ** **مُضَرَّفُ الْقُلُوبِ** مصرن القلب کے لفظ کی قسم کہا نے کا بیان **عَنْ سَالِحِ عَزْرَائِيَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينٌ**

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلَفُ بِهَا لَا وَمُضَرَّفُ الْقُلُوبِ ترجمہ سالم اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں تھی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **لَا وَمُضَرَّفُ الْقُلُوبِ** کے کلمے کے ساتھ یعنی **لَا وَمُضَرَّفُ الْقُلُوبِ** کہہ کر قسم دینے والے کی **ف** دون کا پھیرنے والا **لَا وَمُضَرَّفُ الْقُلُوبِ** **لَا وَمُضَرَّفُ الْقُلُوبِ** **بِعِزَّةِ اللَّهِ تَعَالَى** اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کہا نے کا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَرَزَلَ جِبَبَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيْهَا مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ بَيْتٍ فَظُرُّوا إِلَيْهَا فَرَجَعُوا فَقَالَ وَحِزَّتْ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ وَلَا دَخَلَهَا قَامَرٌ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْكَارِهِ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهَا فَانْظُرُوا إِلَيْهَا مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ بَيْتٍ فَظُرُّوا إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْكَارِهِ فَقَالَ وَحِزَّتْ لَقَدْ حَسِبْتُ**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَرَزَلَ جِبَبَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيْهَا مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ بَيْتٍ فَظُرُّوا إِلَيْهَا فَرَجَعُوا فَقَالَ وَحِزَّتْ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ وَلَا دَخَلَهَا قَامَرٌ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْكَارِهِ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهَا فَانْظُرُوا إِلَيْهَا مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ بَيْتٍ فَظُرُّوا إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْكَارِهِ فَقَالَ وَحِزَّتْ لَقَدْ حَسِبْتُ

اِنَّ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ قَالِ اذْهَبْ فَاَنْظُرْ اِلَى الْبَارِ وَالْ مَا اَعَدَّ ذَاتُ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ قَالِ اذْهَبْ فَاَنْظُرْ اِلَى الْبَارِ
 اِلَيْهَا كَاذًا هِيَ يَرْكِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ قَامَ مِنْهَا فَاِذَا
 هِيَ مِنْ حُكْمَتِ الشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ كُنَيْتُ اَنْ لَا يَخْتَرُ مِنْهَا اَحَدٌ لَّا
 دَخَلَهَا تَرْجَمَهُ ابُو بَرِيهٍ عَنْهُ سَے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے
 جنت کو اور آگ کو پہنچا جبریل علیہ السلام کو بہشت کی طرف اور فرمایا کہ دیکھ اوسکو اور دیکھ کیا کیا تیار کیا
 ہے ہم نے جنت والوں کے لیے اوس میں جبریل علیہ السلام لے کر دیکھا اوسکو پھر جا کر جناب باری میں
 عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی وہ ایسی چیز ہے جو کوئی نہ سزا دے گا اوسکا حال داخل ہوئے بغیر نہ رہے گا۔
 یعنی نہ کوئی اوس میں داخل ہوگا پھر حکم ہوا اوس کی واسطے وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے
 پھر حکم کیا جبریل علیہ السلام کو اب پھر جا کر دیکھ جنت کو اور اوس چیز کو جو جنت میں تیار کی گئی ہے اختیار
 کے لیے اوس میں پھر جا کر دیکھا جب جبریل علیہ السلام نے بہشت کو تو ڈھانپ ہی ہوئے پایا اوسکو مگر وہ اور ناپسند
 چیزوں سے فکرمند اور ناپسند چیزوں سے مراد وہ نیک کام میں جن کا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور
 مشکل ہوتا ہے جب تک نفس کو نہ مارے جنت فنا و شوار ہے دنیا داروں کو جنتیوں کے کام نہ بے معلوم ہوتے
 ہیں اور بہشتی لوگوں کی وضع اور معیشت سے یہ لوگ چڑھتے ہیں خصوصاً اس تیرہویں صدی میں کس قدر مسلمان
 پر فاسقوں اور کافروں کا زور ہے خدا پناہ میں کہے ہر مومن علم والے کافروں کی چال پسند کرتی ہے
 ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ پلٹی لپی جاتے ہیں ت پر اگر جناب باری میں عرض کی کہ قسم ہے
 تیری عزت کی اب تو اوسکا یہ حال ہے کہ مجھے خوف ہوا اس بات کا شاید کوئی بھی نہ جادے گا اوس میں اور
 کے بعد حکم ہوا جادیکہ آگ لینے دو ذرہ کو اور اوس تیار کی جو دوزخیوں کے لیے کی گئی ہے وہاں اگر دیکھا
 جبریل علیہ السلام نے چڑھتی ہے ایک ہر ایک فاعل اور متعلق نہایت شدت اور حدت ہر ماری زور اور
 حدت کے ایک ہر ایک غالب ہوتی جاتی ہے اوس میں جانا مشکل ہے ت جبریل علیہ السلام نے اگر عرض کے
 قسم ہے تیری عزت کی اوس میں کوئی نہ جادے گا پھر جناب باری کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی دل لگی
 چیزوں سے پھر جا کر جبریل علیہ السلام نے اوسکو دیکھا اور عرض کیا جناب باری میں قسم ہے تیری عزت
 کی اب اوسکا حال کو دیکھ کر یہ غضب ہوا مجھ کو اوس میں جائے بغیر ایک ہی باقی نہ رہے گا فکرمند دوزخ
 میں جانے کے کام نفس کو نہایت پہلی اور لذت دار معلوم ہوتی ہیں پھر ہر شخص ادن کا مومن میں پھین جاتا ہے
 مگر وہی شخص جبکہ اللہ کا دے اس حدیث کے یہاں لائے سے مقصود یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے
 قسم کہانی اللہ جل جلالہ کے عزت کی تو معلوم ہوا کہ بد قسم جائز ہے التَّشْدِيدُ فِيهِ لَيْسَ بِغَيْرِ اللَّهِ

اسد کے نام کے سوا کسی قسم کہا نہ پڑتا کہ بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَالَفَ مَا خَلَفَ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ خَلَفَتْ بِآبَائِهِمْ فَقَالَ لَا تَخْلُفُوا إِلَّا بِآبَائِهِمْ
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا یا کرے تو اس کے
 نام کے سوا کسی قسم نہ کہا یا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپوں کے نام پر قسم کہانے کے آپ نے
 منع کیا کہ باپوں کی قسم مت کہا یا کر **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ عَنْ أَنْ تَخْلُفُوا إِلَّا بِآبَائِكُمْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کرتا ہے تم کو اسد تعالیٰ باپوں کی قسم کہانے سے **ف** بیو قسم کہانے
 میں غیر کے نام کی ہندگی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی ہندگی کہنا کفر ہے اسی واسطے علما نے کہا ہے
 غیر کی قسم کہانا کفر ہے **الْخَلْفُ بِالْأَبَاءِ** باپوں کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ يَقُولُ وَابْنِي وَابْنِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ
أَنْ تَخْلُفُوا إِلَّا بِآبَائِكُمْ **مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَا حَسْبٍ** اسو کا اثر ترجمہ سالم اپنے باپ سے
 روایت کرتے ہیں وہ حضرت عمر سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بار **وَابْنِي** کا کلمہ پڑھا
 باپ کی قسم جھکوا باپ کی قسم جھکوا آپ نے اون کو فرمایا اسد منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کہانے سے
 حضرت عمر کہتے ہیں اسد کی قسم پھر مسند سننے کے بعد میں نے پھر کہیں باپ کی قسم نہیں کہا سنی نہ آپ نے
 کسی اور سے نقل کہ **عَنْ** عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ عَنْ
أَنْ تَخْلُفُوا إِلَّا بِآبَائِكُمْ **فَالْعُمَرُ** **مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَا حَسْبٍ** **لَا أَشْرَ** ترجمہ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسد منع کرتا ہے تم کو اپنی باپوں
 کی قسم کہانے سے حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی جیسے میں نے یہ سنا تو پھر میں نے قسم نہیں کہا سنی باپوں
 کی نہ اپنی طرف سے نہ اور کسی کی بات نقل کہ **عَنْ** عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ عَنْ أَنْ تَخْلُفُوا إِلَّا بِآبَائِكُمْ **فَالْعُمَرُ** **مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَا حَسْبٍ** **لَا أَشْرَ**
لَا أَشْرَ ترجمہ ابھر گزرا **الْخَلْفُ بِالْأُمَمَاتِ** باپوں کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ**
أَبْنِ حُرَيْرَةَ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **لَا تَخْلُفُوا إِلَّا بِآبَائِكُمْ** **وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ**
وَلَا بِأَقْدَادٍ **وَلَا تَخْلُفُوا إِلَّا بِاللَّهِ** **وَلَا تَخْلُفُوا إِلَّا وَانْتَهَ صَادِقُونَ** ترجمہ ابو ہریرہ سے
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کہا یا کر دو باپوں کی اور ماؤں کی اور بھائیوں
 کی یعنی بتوں کی اور اسد کے سوا کسی کی قسم نہ کہا یا کر اور اسد کی قسم ہی کہا تو سچی کہا یا کر **الْخَلْفُ**

مِلَّةِ سَوَاءٍ اَلْاِسْلَامِ اِسْلَامُ كَسِي مَلِكُ اَوْر دِيْن كِي قِسْم كِهَانِي كِي بَيَان مِيْن -

عَنْ نَابِغَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ مِلَّةَ سَوَاءٍ اَلْاِسْلَامِ

كَأَدْبَابُهُمْ كَمَا قَالَ فَتَنِيَّةٌ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ نَابِغَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ خَلَفَ نَفْسَهُ يَكْفِيهِ حَدَّثَنَا اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ تَرْجُمُهُ نَابِغَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ رِوَايَتِهِ هُوَ زَيْدُ ابْنُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي جَوَكُوِي قِسْم كِهَاد سِي كَسِي مَلِكُ اَوْر دِيْن كِي سَوَائِي دِيْن اِسْلَام كِي جَوَكُوِي قِسْم دِيْن اَدَمِي

وَيَسَا هِي هُوَ كَا حِيَسِي قِسْم كِهَائِي اَوْس نِي فَا سَلَامُ كَسِي نِي كِهَا اَكْرَمِيْن يَحْ كَام نَكْرُون تَوِي هُوِي هُون يَا

نَصْرَانِي هُون يَابِيْزِر هُون دِيْن اِسْلَام سِي پَانِيْمِي سِي يَا قُرْآن سِي نَعُوْز اِسْمَاوَر جِهَوْ شَا هِي كَا اِسْمِيْن اِسْمِيْن قِسْم مِيْن مِيْزِر

جِس كَام پَر اَوْس نِي قِسْم كِهَائِي تَهِي دِيْن كَام مَهِي نَكِيَا تَوِي اِسْمِيْن كِهِي كِي مَوَاقِي هُو كِيَا دِيْنِي جَو اَوْس نِي

كِهَاتِهَات اَوْر جِهَوْ رَاوْ دَالِي اِسْمِيْن كَسِي جِهَر سِي عَذَاب كَر كِيَا اَسْمَاوَر لِي اَوْس كَوَا دِيْنِي جِهَر سِي جِسِي اَوْس

نِي اِسْمِيْن تَنِيْن مَارُوْ لَاتِهَاد وَزَمِيْن مَلِكُ اَكْرَم جِيَا كَسِي نِي اِسْمِيْن تَنِيْن مَلِكُ كِيَا جِهَر سِي تَوِي عَذَاب

كِيَا جَو اَوْر كِيَا اَوْس كَوِي قِيَامَت كِي دِيْن مَهِي جِهَر سِي اِسْمُو پَر كِي دِيْن جَو سِي كِي اَوْس كِي مَاتِه مِيْن دِيْن جِهَر

اَوْر كَالِي كَا اِسْمِيْن تَنِيْن مَهِيْدِيْ جِيَك خَدَائِي تَعَالِي جَا هِي فَا اَوْر بَيَان كِيَا قِسْمِيْن نِي جَو اَوْر تَاوِيْزِر

مُصَنَّف كِي اِسْمِيْن حَدِيْث مِيْن لَفْظ مَتَعَدَّ اَكَا يَحِيْ كَا ذَبَا كِي كَلِمَة اَوْر مَعْنِي مَتَعَدَّ كِي قَصْد اَوْر جَان كَر مَلِكُ

كِيَا اِسْمِيْن قِسْم كَا اَوْر يَزِيْد جَو دِيْن مَسْرِي اَوْر تَاوِيْزِر مَصْنَف كِي اِسْمِيْن حَدِيْث كِي سَمِيْن اَوْر جِي رَوَايَت مِيْن كَا ذَبَا

كَالَفْظ هِي يَحِيْ اِسْلَام كِي سَوَا كِي قِسْم كِهَائِي اَوْر جِهَر جِهَوْ شَا هِي اِسْمِيْن قِسْم مِيْن تَوِي هِي هُو جَا سِي كَا جَو اَوْس

نِي نِي كِي كُوْ شَرِيَا تِهَاد عِلْمَا نِي كِهَا هِي كِي كِي بِطَرِيق تَهْدِيْد كِي هِي كَا زِيْد هُو كَا بَلَكِي جِهَوْ ثُوْلِيْن كَا كَفَارَة

دِيْنِي كِي عَنْ نَابِغَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ مِلَّةَ سَوَاءٍ

اَلْاِسْلَامِ كَا ذَبَابُهُمْ كَمَا قَالَ تَرْجُمُهُ نَابِغَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ رِوَايَتِهِ هُوَ زَيْدُ ابْنُ

نِي جَوَكُوِي قِسْم كِهَاد سِي كَسِي مَلِكُ اَوْر دِيْن كِي سَوَائِي اِسْلَام كِي اَوْر جِهَر جِهَوْ شَا هِي قِسْم مِيْن جِهَر دِيْن دِيْن هِي

جَو اَوْس نِي اِسْمِيْن تَنِيْن مَهِيْدِيْ جِيَك خَدَائِي تَعَالِي جَا هِي فَا اَوْر بَيَان كِيَا قِسْمِيْن نِي جَو اَوْر تَاوِيْزِر

مُصَنَّف كِي اِسْمِيْن حَدِيْث مِيْن لَفْظ مَتَعَدَّ اَكَا يَحِيْ كَا ذَبَا كِي كَلِمَة اَوْر مَعْنِي مَتَعَدَّ كِي قَصْد اَوْر جَان كَر مَلِكُ

كِيَا اِسْمِيْن قِسْم كَا اَوْر يَزِيْد جَو دِيْن مَسْرِي اَوْر تَاوِيْزِر مَصْنَف كِي اِسْمِيْن حَدِيْث كِي سَمِيْن اَوْر جِي رَوَايَت مِيْن كَا ذَبَا

كَالَفْظ هِي يَحِيْ اِسْلَام كِي سَوَا كِي قِسْم كِهَائِي اَوْر جِهَر جِهَوْ شَا هِي اِسْمِيْن قِسْم مِيْن تَوِي هِي هُو جَا سِي كَا جَو اَوْس

نِي نِي كِي كُوْ شَرِيَا تِهَاد عِلْمَا نِي كِهَا هِي كِي كِي بِطَرِيق تَهْدِيْد كِي هِي كَا زِيْد هُو كَا بَلَكِي جِهَوْ ثُوْلِيْن كَا كَفَارَة

دِيْنِي كِي عَنْ نَابِغَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ مِلَّةَ سَوَاءٍ

اَلْاِسْلَامِ كَا ذَبَابُهُمْ كَمَا قَالَ تَرْجُمُهُ نَابِغَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ رِوَايَتِهِ هُوَ زَيْدُ ابْنُ

نِي جَوَكُوِي قِسْم كِهَاد سِي كَسِي مَلِكُ اَوْر دِيْن كِي سَوَائِي اِسْلَام كِي اَوْر جِهَر جِهَوْ شَا هِي قِسْم مِيْن جِهَر دِيْن دِيْن هِي

جَو اَوْس نِي اِسْمِيْن تَنِيْن مَهِيْدِيْ جِيَك خَدَائِي تَعَالِي جَا هِي فَا اَوْر بَيَان كِيَا قِسْمِيْن نِي جَو اَوْر تَاوِيْزِر

مُصَنَّف كِي اِسْمِيْن حَدِيْث مِيْن لَفْظ مَتَعَدَّ اَكَا يَحِيْ كَا ذَبَا كِي كَلِمَة اَوْر مَعْنِي مَتَعَدَّ كِي قَصْد اَوْر جَان كَر مَلِكُ

كِيَا اِسْمِيْن قِسْم كَا اَوْر يَزِيْد جَو دِيْن مَسْرِي اَوْر تَاوِيْزِر مَصْنَف كِي اِسْمِيْن حَدِيْث كِي سَمِيْن اَوْر جِي رَوَايَت مِيْن كَا ذَبَا

بیزر ہونا اسلام سے اپنے زبان سے قبول کیا **أَلْكَهْتُ بِالْكَعْبَةِ** کہے کے قسم کھانے کا بیان **عَنْ** امرأَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانِي الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ وَإِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَنُشِتْ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةُ كَأَمْرٍ مِمَّا سِوَا صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَخْلُقُوا أَنْ يَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُولُوا أَحَدًا مَا شَاءَ اللَّهُ فَكُنْتُ تَرْجِمُهُ أَيْكَ عَوْرَتِ جُهَيْنَةَ كَيْ قَبِيلِهِ كِي رَدِيت كَرْتِي هِي أَيْ أَيْكِي يَهُودِي نَبِي صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پَس اور کہنے کا تم اس کے لیے شریک بٹراتے ہو اور تم شرک کرتے ہو اور کہتے ہو تم ماشاء اللہ وشت یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور کہتے ہو تم لوگ والکعبۃ یعنی قسم ہے کہجے کی بھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جو سقوت تم ارادہ کرو قسم کھانے کا تو درت الکعبۃ کہا کرو یعنی قسم ہے کہجے کے رب کی اور اگر کوئی کہنا چاہے ماشاء اللہ تو اس کے بعد تم شت کہا کرے وشت نہ کہا کرے ف کوئی شخص ہو نجی بات کہے تو قبول کرنا چاہیے اس یودی کا کہا سنا ہے اور لوگوں کو حکم دیا والکعبۃ کہجے کے رب الکعبۃ کہا کریں اسکو معنی یوں ہوتے یعنی قسم ہے کہجے کے خدا کی اب وہ نغیر مستہ ہو گیا اور ماشاء اللہ وشت کہا کرتے تھے اسکے معنی وہ بات کہ اللہ چاہے اور تم چاہو اس کلمہ میں فراسور ادب تھا آپنے اتنا سورا د ب بھی گوارا نہ کیا اور فرمایا کہ ماشاء اللہ تم شت کہا کر وہ بات چاہے اللہ یا لے اور اس کے بعد ترجیحا ہا ہی ہو **أَلْكَهْتُ بِالْطَّوَاعِيَّتِ** ہر گون چنے جو بٹی ہو دون کے قسم کھانے کے بیان میں **عَنْ عَيْدِ بْنِ الْحُلَيْنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلُقُوا بِالْأَلَاءِ كَقَدْرَ سَلَا بِالطَّوَاعِيَّتِ** ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرت قسمیں کہنا یا کر با یوں کی اپنے اور جو ہے سبوروں کی **أَلْكَهْتُ بِالْأَلَاءِ** لات کی قسم کھانے کا بیان **عَنْ** ابْنِ مُهْرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفْتُ مِنْكُمْ فَهَذَا كَقَدْرَ سَلَا بِالْأَلَاءِ فَلَيْلَ سَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ إِصَاحِبِهِ نَعَالَ أَقَامَ رُكْبَةً فَلَيْتَ صَدَقَ تَرْجِمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي جَو كُوسِي قِسْم كِهَادِي لَات كِي نَام تِهَا اِي كِت كَا اوسكو چا چي كِي كِي لَاله الا الله اور جو كُوسِي كِي اِي سِهَاتِه والے كو اوجوا كِهِيلِي كِي اوسكو چا چي كِي كِي كِي صَدَق كِي سَلَا **أَلْكَهْتُ بِالْأَلَاءِ وَالْعَزَائِ** لات اور عزے کی قسم کھانے کا بیان **عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَكُنْ نُبَعْضُ الْأَمْرَ وَأَنَا حَدِيثُ عَفْدٍ بِالنَّجَاحِ لِيْلِي خَلَفْتُ بِالْأَلَاءِ وَالْعَزَائِ فَقَالَ لِي أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبِرْتُ فَإِنَّمَا فَخَبَرْتُ فَخَبَرْتُ فَقَالَ فُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ**

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّدَ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتَّكَلَ عَلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكَانَ تَعَدُّ لَهُ
 ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے بیان کیا اون کے باپ نے ہم بائین کہہ رہے تھے لوگوں میں اور
 اون دنوں میں نیا نیا مسلمان ہوا تھا میرے منہ سے نکلیا بالآت والفرسی یعنی قسم ہے لات اور غری کی مجھ کو
 ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے کہا بری بات کہی تو نے اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 جا کر کہیں یہ بات اور کہا اس نے ہمارے نزدیک تو تو نے کفر کی بات کہی مصعب کے باپ کہتے ہیں ہم کفر
 اچھے پاس اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال آپ نے فرمایا تو لا الہ الا اللہ وحدہ تین
 بار کہ لے اور اعوذ باللہ پڑھ لیکن اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور ہونے کر منہ سے نکلا و سے تو اور
 سے آدمی کا تو نہیں ہوتا لیکن بڑا کلمہ ہے ت اور فرمایا کہ تین بار اعوذ باللہ سے شیطان جب پڑھ چکے
 تو تین بار بائین طرف تو رک دی اور پھر بھی ایسے قسم کیا ابو معن مضعب بن سعد عن ابنہ قال اختلفت
 بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لِي اخْتَلَا بِي بِمَنْ تَسْتَعِينُ قُلْتُ جَعَلْتُ قَاتِلَتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَكَ قُلْتُ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَلِمَةُ الثَّلَاثِ وَكَلِمَةُ الْحَمْدِ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاقْتَضَى عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا تَعَوَّدَ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ
 لَات اور غری کے میرے ساتھ والے نے شکر کہا بڑی بات کہی تو نے اور غش کلام ہے پھر آیا میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا میں نے یہ حال آپ کے روبرو آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ للہ شریک
 لا الہ الا اللہ والحمد للہ وہو علی کل شیء قدیر پڑھ کر تھوک اپنے بائین طرف تین بار اور اعوذ باللہ سے شیطان پڑھ
 اور پھر امیسا کر یو یعنی ایسے قسم کھانا اور لا الہ الا اللہ کے معنی یہ ہیں بغیر نہیں کوئی معبود برحق سوائے اللہ
 کے جو جیسا ہے اور اس کی جوڑ کا کوئی نہیں اسی کی بادشاہت ہے سب جگہ اور اسی کو تعریف اور خوبی
 ہے ہمیشہ اور وہ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکھتا ہے **الرَّاسُ الْقَسِيمُ** فسون کے پورا کرنے
 کے بیان میں عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يستمع امرنا
 بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَبِحَيَاةِ الْمَرْيُومِ وَتَشْيِيبِ الْعَاطِلِينَ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَتَضَرُّعِ الْمَطْلُومِ
 وَالْإِلَارِ الْقَسِيمِ وَرَدِّ السَّلَامِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم نے سات چیزوں کا۔ اول تو اون میں سے پیچھے جانا خاندان کے اور بیمار کو پوچھنے کو جانا۔
 اور چہنیک کا جواب دینا جیسے چہنیک نے والا الحمد مد کہے اور سوت پر حکم اللہ کہنا بغیر ہم کرے اللہ لے
 تیرے پر اور دعوت اگر کوئی قبول کرنا اور جس پر ظلم ہوا ہو اس کے مدد کرنا جس طرح سے برائی سے اور

قسموں کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا من حلف علی مین قرای خیراً منھا
کسی نے قسم کہا کسی چیز کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ آدمی عن
ابن مؤسے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی الا رض عین احلف علیھا فاری غیرھا خیراً
منھا الا انیت ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قسم روئی
زمین پر یا ہی نہیں ہے اگر میں قسم کہاؤں اس پر پھر بہتر جانوں میں اس کے سوا کو تو وہی کام کروں میں جو
بہتر ہے ف یعنی قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کروں تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے التکفارة
قبل الحنث قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان عن ابن مؤسے الا شعر یہ قال انیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعضی رھط من الا شعرین لیستغفرہ فقال واللہ لا
اخذکم وما عندی ما اخذکم فکفنا ما شاء اللہ فاری بابل فامرنا بثلثة زود
فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض یرک اللہ لکنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر
حنث لا یحکمنا قال ابو موسیٰ فاکتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کنا ذلک کہ
فقال ما انا حاکمکم بل اللہ حاکمکم انی واللہ لا احلف علی مین فاری غیرھا
خیراً منھا الا کفرت عن مینی واکت الذی ہو خیر ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے
روایت ہو آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے اکیس لاکھ تیس سو سو کی جماعت میں مگر
ایا تھا اور آئے تھے ہم سب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگیں آپ نے
ہم لوگوں کو فرمایا داسد میں تم کو سواری نہ دوں گا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہیں
ابو موسیٰ سے فرماتے ہیں ہم ٹھہرے تھے جتنی دیر اللہ نے چاہا اتنی میں آئے کچھ اونٹ پھر حکم ہوا ہمارے
لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو لوگ آپس میں ذکرہ کرنے لگے کہ یہ سوا میں ہم
کو مبارک نہ ہوں گے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس آکر سواری مانگی آپ نے قسم کہا ہی اور فرمایا کہ تم کو سواری
نہ دوں گے ابو موسیٰ سے فرماتے ہیں ہم آئے آپ کے پاس اور ذکرہ کیا آپ سے اوس بات کا جو ہم نے آپس
میں کہی تھی آپ نے فرمایا میں تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور فرمایا یہ بات اللہ کی
قسم میں جو قسم کہا ناہوں اور بہتر دیکھتا ہوں اوس کے غیر کو اوس سے تو کفارہ دیدیتا ہوں جو قسم کا
کہتا ہوں وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اوس قسم سے ف پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا میں
کفارہ دیدیتا ہوں اور پھر اوس کام کی طرف آتا ہوں جسکو بہتر جانتا ہوں عن ابن شعیب عن ایت
عن جلد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی مین قرای خیراً منھا

ترجمہ ابن عربی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم کو کہا کہ تم اس کے لیے سے اگر
 پور کئی یاد کرے کہ وہ ہو گا ف لیکن انشا اللہ کہنا اس طرح کہ قسم کے ساتھ سمجھا دے اور اگر بہت دیر ہو
 تو تمیز بین النبی فی الیومین قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے عن عمر بن الخطاب عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الخصال بالشیات والما لا من لہ ما لا ھو لکن ھنا ان
 ھجرۃ الی اللہ ودسولہ فھجرۃ الی اللہ ودسولہ ومن ھنا ان ھجرۃ الی دنیا یموئیلھا
 اواضاً اے یٰ ذوق ھھا فھجرۃ الی ما ھاجھ الیک ترجمہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام ہو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور آدمی کو ہے چیز ملے گے جو اس نے
 نیت کی ہوگی جب یہ بات معلوم ہوئی تو جو کوئی ہجرت کرے اللہ اور اس کے رسول کی طرف تو وہ ہجرت
 یعنی گھر و تعلق کو چھوڑنا اللہ کیو اسطے ہو گا اور جو کوئی ہجرت کرے دنیا کے لیے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت
 کر دھکا تو مال ہاتھ تو سے گلا یا عورت کے لیے کہ اس کو نکاح کر دھکا تو اس کی ہجرت بھی چیز دن کی طرف
 ہوگی یعنی عورت اور دنیا کے ثواب اور سکون کو مٹنے والا نہیں رہے کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضرور ہے
 ایسا ہی قسم میں ہی نیت مقبر ہے کیونکہ قسم ہی ایک عمل ہے فخریم ما احل اللہ غرض
 حرام کو لینا اپنے اور اس چیز کو جبکہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے عن عائشہ انک النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کان یحکم عتد ریتب بنت جحش فیشرب وندھا عسلہ فواصیت انا وحفصہ
 لانک انت ادخل علیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلنقل رقی اجد منک ریح معافیر احکلت
 معافیر فدخل علیہما ففالت ذلک کہ فقال لا یل شرب عسلہ عند ذینک بنت
 جحش وکن اعود لک فزلت یا ایھا النبی لیم ھجر ما احل اللہ لک الی لان تنوبا الی اللہ
 عائشہ وحفصہ ولذا سن النبی الی بعض اذ واجہہ حدیثاً لقولہ یل شرب عسلہ
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس اور ان کے
 گھر ٹھہرتے تھے کچھ دیر ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد پیا میں نے اور حفصہ نے آپ میں صلا کی کہ
 جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس آئیں تو یوں کہنا چاہیے کہ آپ سہنا فی بنی گھر
 کی بوائی ہے کیا آپ نے متاقر کہا یا ہے اس صلا کرنے کے بعد آئی بنی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں بی بیوں
 میں سے کسی کے پاس ہی بات کہی اس بے بے نے آپ کے روزہ آپ نے ان کو جواب دیا میں نے متاقر تو
 نہیں کہا یا البتہ شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور فرمایا پھر دوبارہ نہ پئیں گا اس شہد کو پھر فری
 یت یا ایھا النبی لیم ھجر ما احل اللہ لک لان تنوبا ایک بی بی تو کیوں حرام کرتا ہے جو ملال

کیا اسد نے تجھ پر چاہتا ہے رضا سندی اپنی عورتوں کی اور اسد بخشنی والا ہے محرمان ٹھراو یا اسد سے محکم
 کہول ڈالنا اپنی قسموں کا اور اسد صاحب ہو تمہارا وہی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چہا کر کے نبی نے
 اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اسے خبر کر دی اسکی اسد نے جتا دیا نبی کو جہا نبی نے اور
 سے کچھ اور ملا دے کچھ نہ خب وہ جتا یا عورت کو بولے تجھ کو کس نے بتایا کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے
 واقف نے اگر تم دونوں کو نہ بنیں تو جھک پڑے میں بل تمہارے وف حضرت نے ایک حرم اپنی ہو تو
 کر دی یا ایک بی بی کے ہاں ہو محمد بنیا موقوف کر دیا خاطر سے اور بی بی کی اس پر اسد تعالیٰ نے یہ فرمایا ر
 یعنی وہی نبی کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اسد نے تجھ پر آخر تک آیت کے (اور قسم کا کہونا کفارہ دیوے)
 یعنی یہ جو اسد تعالیٰ نے فرمایا تم کو کھسک دیا اسد نے کہونا اپنی قسموں کا (تو کہونا قسم کا کھسک کفارہ دی
 اپنی قسم کا۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کھسک دیا مجھ پر حرام ہے تو قسم کوئی کفارہ دیوے تو اسکو کام میں لا دے
 کہانا ہم یا کھسک یا نوڈی) یعنی کفارہ میں کہانا یا کھسک یا نوڈی کوئی سے چیز دیوے تو جائز ہے (یہ فائدہ شاہ
 عید القادس کا ہے لیکن اس میں کچھ زیادتی ہے کی گئی ہے اور جہاں جہاں زیادتی کی ہے وہاں یہ
 نشان کر دیا ہے اور جن فائدے سے آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہ ہے وف بعض کہتی ہیں
 اس حرام کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی تھا پھر
 دو ہونے سے حضرت عائشہ کو خبر کر دی کہ دونوں باتوں میں مطلب تھا دونوں کا) یعنی جہاں جہاں بات کہی تھی
 جہاں اسے اپنی کسی عورت کو یہی بات تھی جو خاند سے میں جان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر
 دی حضرت عائشہ کے پاس رہی وحی سے معلوم کر کہ حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کھانہ
 دو سہری بات ذکر میں لائے) جب اس نے اپنے حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اس بات کی خبر
 عائشہ تک پہنچا دی اسد نے جتا دیا نبی کو کہ حفصہ نے ذکر دیا اس بات کا جس سے اسکو منع کیا تھا تم
 فی اند دونوں فائدوں سے آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اس واسطی اتنی طوالت کی ہوتی تو اسے جان کرنا
 ہوتا آیت میں دونوں کے فائدہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے اور اسے مراد عائشہ رحمہ اور حفصہ رحمہ میں اس بات میں
 یہ جو فرمایا کہ جب چہا کر گئے نبی نے اپنی کسی عورت کی ایک بات اس چہا بات سے بل فی ثبوت عسکرا
 کہا مراد ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پایا اسکا شبہ کہ وہاں حدیث میں ایک چیز کا ذکر کیا ہے
 اور فائدے میں دونوں باتیں جان کے گئے ہیں نبی شہید اور حرم حرام کرنا دونوں میں سے ایک بات
 بیوی سے فرمائی تھی اپنے **لَا اَحْلَفُ لَا يَاتِيكُمْ كَاكُلْ خَبْرًا جَلَّ** اگر کسی
 قسم کہاں کہ میں سال کے ساتھ نہ بیٹھا دے گا اور کہاں نہ بیٹھا دے گا کہ وہاں حکم ہے اسکا حکم

علیہ السلام ایک روز اور نام لیا ہمارا ایسا نام کے ساتھ جو بہترین اس نام سے جو ہم نے اپنے لیے کہا تھا اور بہترین
 اس سے جو لوگ ہم کو کہہ کر لاتے تھے اور فرمایا یا معشر التجار کہس کر بیجو اسی سوداگری کر نیا لے لوگو تمہارے
 سوداگری اور تجارت میں بہوٹھ اور تمہیں ہی بہوٹھے ہیں تمہاری سی ضرور ہے صدقے کا لاؤ کہنا اس تجارت
 میں ف بیجو جو نفع حاصل بہا اس میں سے صدقہ دیتی رہنا تاکہ بہوٹھ اور نفع کا کفار بہو جاؤ **الْبَيْتُ**
عَنِ النَّذْرِ وَ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْفِي بِحَيْثُ وَ اِنْكَا يَسْتُخْرِجُ رِبَهٗ مِنَ الْبَيْتِ تَرْجُمَةُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 رُوَيْتُ هُوَ مَنِعُ كِيَارِ سُلَاسِدٍ عَلَيْهِ سَلَّمَ نَزَرَ وَرَسَتْ مَانِي سَے اور فرمایا نذر سے انسان کی کچھ
 بہلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکلے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ
كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْفِي وَ اِنْكَا يَسْتُخْرِجُ رِبَهٗ مِنَ الْبَيْتِ
 ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر مانتی اور فرمایا وہ نذر نہیں
 رد کرتے کسی چیز کو نہ فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال میں سے کچھ خرچ کر لیا جاوے **و نذر مانتی شائد اس**
و اس طرح منع کیا ہے کہ نذر مانتے والا خدا سے گویا ایک شرط کرتا ہے اور کہتا ہے اگر خدا اسی تعالیٰ میری بیماری اچھی
کر دیکھا تو میں اتنا صدقہ کروں گا اس کے نام سے اور اگر وہ میرا کمرے کا تو نہیں اور یہاں عقیدہ بخیل کا بھی ہو سکتا ہے
تو گویا نہ بخیل کے حق میں اس کے مال کے خرچ کرنے کے لیے ہوئے ہے اور یہی صدقہ دینے والے کو نذر مانتے
کی کہل حاجت ہے وہ تو بے نذر کے ہی خرچ کرتا ہے نذر مانا گویا اپنے بخیل کہلانا ہے حق کے عقین نذر کرنا مکروہ ہے
اور بخیل کے لیے خدا کی طرف سے جہانے کے طور پر ہی نذر مانتی والے کو چاہیے جس چیز کے دینے کا خدا سے
افزار کیا ہے اس چیز کو اپنی اور جب جانے کام ہو یا نہ تو تاکہ بخیل کے صفت ہو یا کہ ہر جاوے اور صدقہ اعلیٰ
کی رضا کے لیے ہر جاوے بعضوں نے کہا کہ اس حدیث سے نذر کی ممانعت منظر نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے
کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کریں نہ اپنی غرض کے واسطے جیسے بخیل لوگوں کی عادت ہوئی **عَنِ النَّذْرِ**
لَا يَقْدَامُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ نَذْرُ اَگ کی چیز کو بھیجے نہیں کرتی اور بھیجے کی چیز کو اگے نہیں
کرتی **عَنِ النَّذْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَذْرُ لَا يَقْدَامُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ اِنْكَا**
یَسْتُخْرِجُ رِبَهٗ مِنَ الْبَيْتِ ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو اگے
 اور بھیجے نہیں کر سکتی نہ بخیل کا مال خرچ کرنے کے لیے ہی ہے **عَنِ النَّذْرِ** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَ قَالَ لَا يَنْفِي النَّذْرُ عَنِ اَدَمَ شَيْئًا اَلْكَذْرُ لَا يَقْدَامُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ اِنْكَا یَسْتُخْرِجُ رِبَهٗ
 مِنَ الْبَيْتِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں مانتی نہیں کے

لیے کوئی چیز اور نہیں مالک کرتی آدمی کو کسی شے کا جو اس کے تقدیر میں نہیں لیکن نذر ایک چیز ہے جو شرع کرانی
ہو ان نذر کا **النذر یستخرج به من الجحیل** نذر اس لیے ہے کہ جحیم کرایا جاوے اس سے

ماں جحیل کا عن ابن عباس **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُشْفِي**

مِنَ الْقَذَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْجَحِيلِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے سنت سنت مانا کر دیکھو کہ نذر اور سنت تقدیر کے کچھ میں کچھ کام نہیں بی جو ہونے والے ہا

ہو اسکو نہیں دیکھتی وہ تو اس لیے ہے کہ جحیل سے کچھ خیر کرانے **النذر في الطاعة** کسی عبادت

کے لیے نذر ماننے کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَفْعَلَ**

اللَّهُ فليطعه وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَنْفَعِيَ اللَّهَ فَلَا يَقْضِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ فرمانبرداری کرونگا اللہ تعالیٰ کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری

کرے اسکی اور جو کوئی نذر مانے کہ میں نافرمانی کرونگا اللہ تعالیٰ کی تو چاہیے اسکو کہ نافرمانی

نہ کرے اسکی **ف** اللہ کی فرمانبرداری کرے یعنی پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنی

نافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو توڑ ڈالے اور کفارہ دیدیوے **النذر في المعصية**

گناہ کے کام میں نذر کرنا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَطِيعَ اللَّهَ فليطعه وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَقْضِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی

تو چاہیے اسکو اطاعت کرے خدا تعالیٰ کے اور جو شخص نذر مانے عبادت کی گناہ کرے اللہ تعالیٰ کا

اور نافرمانی کرے اسکی اسکو یہ بات ضروری کہ باز اسے نافرمانی کے کام ہی اور نہ کرے نذر مانے ہوئی کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَطِيعَ اللَّهَ فليطعه

وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَقْضِهِ ترجمہ ابورکبہ **الوفاء بالنذر** نذر کے پورا کرنے کا بیان

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ كُنْتُمْ قُلُوبُ

كُفَرَاءَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ فَلَا أَدْرِي أَكُنْتُ مِنْ تِلْكَ

أَمْ لَا أَدْرِي أَكُنْتُ مِنْ تِلْكَ أَمْ لَا أَدْرِي أَكُنْتُ مِنْ تِلْكَ أَمْ لَا أَدْرِي أَكُنْتُ مِنْ تِلْكَ أَمْ لَا أَدْرِي أَكُنْتُ مِنْ تِلْكَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے دانے میں ہیں پھر اس کے بعد وہ لوگ

ہیں جو قریب ہیں میرے زانے کے اور پھر جو قریب ہونگے اس دانے کے پتے تیسری دانے کے لوگ

حُصَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا تَذْكُرُنِي مَعْقُوبَةَ اللَّهِ وَلَا فِيمَا كَانَتْ ابْنُ
 أَدَمَ تَرْجَمَهُ عِرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ضَرَبَ اسْمَهُ عَنْهُ سَے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
 جائز نہ کرنا اس کی نافرمانی اور گناہ کے چیز میں اور نہیں جائز اس چیز میں جس کا مالک نہیں ہی
 مَعْقُوبَةُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ بِرَأْسِي
 وَلَمْ يَلْمِزْ لِي سَلَامًا كَذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَكَشَى عَلَى بَعْضِ النَّاسِ كَذِبًا فِيمَا كَانَتْ تَرْجَمُهُ ثَابِتُ بْنُ ضُحَّاكٍ رَضِيَ سَے روایت ہے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا دے کسی ملت کی سوائے ملت اسلام کے اور جہاں ہو وہ
 اپنی قسم میں تو ہو جاوے گا وہ آدمی ایسا ہے جیسا اوس نے اپنے تئیں کہا اور جس نے قتل کیا اپنے
 تئیں دنیا میں کسے چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اسی چیز کے ساتھ جس چیز سے اوس نے
 اپنے تئیں ہلاک کیا تھا قیامت کے روز اور نہیں ہوتی نذر اس چیز میں جس کا مالک نہیں آدمی
 سوائے ملت اسلام کے قسم کہا یا اس طرح پر کہ اگر میں فلاں کام نہ کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی وغیرہ
 نفوذ بائیسہ اور جس چیز کا آدمی مالک نہیں اوس کی نذر کرنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے اگر میری بیوی
 اچھی ہو جاوے تو فلاں عذاب آزاد کروں گا اور حالانکہ وہ عذاب اسلام اوس کی ملک میں نہیں **مَنْ تَذَكَّرَ**
أَنْ يَمُوتَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى جو کوئی نذر کرے کہ میں بیت اللہ کو پیدل چکر جاؤں گا
 تو اوس کے لیے کیا حکم ہے **عَنْ عَفِيفِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَذَكَّرْتُ أَخِي أَنْ يَمُوتَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى**
أَنْ يَمُوتَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لِيَمُوتَ وَلَئِنْ كُنْتُ تَرْجَمُهُ عَفِيفُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ سَے روایت ہے نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چکر جاؤں گے
 بیت اللہ کو اور حکم کیا مجھ کو کہ بچھا اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے پوچھا اوس
 کے لیے یہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہر جا یا کرے **فَإِنْ يَمُوتَ بِرَأْسِي**
حَافِيَةً غَيْرَ حُفْمَةٍ اگر قسم کہا دے کوئی جو زنتنگے پائوں اور ننگے سر چکر جانے
 کے کہے جو کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے **عَنْ عَفِيفِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحْيٍ لَهُ تَذَكَّرْتُ أَنْ يَمُوتَ حَافِيَةً حَتَّى يَحْتَمِرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ هَذَا لِحْيَتُكَ لَمْ تَكُنْ كَلَامًا تَرْجَمُهُ عَفِيفُ بْنُ عَامِرٍ**
 رَضِيَ سَے روایت ہے اور نہیں نے پوچھا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر فرمائی ہے ننگے پاؤں اور ننگے

سرکلے جانے کی اپنے فرمایا کہ کہنا نہیں کہ کوادر ہے اس نے اور سنی اور سوار ہو کر جاوے اور کمر تین روزوں
تین دن تک منکران تصوم شہ مات قبل ان تصوم بیان میں
اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روئی کہنے کے پہر وہ مر گیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا عین

ابن عباس قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ان تصومتم قبل ان تصومتم فماتت

الشيء صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فامرها ان تصوم عنها

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت سوار ہوئی تھی دریا میں اور نذر مانی تھی اوس نے ایک مہینہ کے

روزے رکھنے کی پھر مر گئی وہ عورت روزہ رکھنے سے پہلے اے اوسکی بہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم

باس اور ذکر کیا اے کہ رو برویہ حال اوسکا اپنے حکم کیا اوسکو روزے رکھنے کا اوسکی طرف سے منکر

مات و علیہ نذر کا بیان اس شخص کا جو مر جاوے اور اوس کے ذمے پرنذر ہو عین ابن

عباس ابن سعد بن عبادہ استغنى رسول الله صلى الله عليه وسلم في نذر كان

على امه فوفيت قبل ان تقضيه فقال اخذها عنها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس نذر کے باب میں جو تھی اوس کے

مان لگی اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا آپ نے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی مان

کی طرف سے عین ابن عباس قال استغنى سعد بن عبادہ عن نذر كان على امه فوفيت قبل ان تقضيه فقال اخذها عنها

واستغنى في نذر كان على امه فوفيت قبل ان تقضيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه وسلم اخذها عنها ترجمہ ابن عباس قال جاء سعد بن عبادہ عن نذر كان على امه فوفيت قبل ان تقضيه فقال اخذها عنها

الشيء صلى الله عليه وسلم فقال ان اخي مات وعليها نذر فقلت تقضيه قال

اخذها عنها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس

بیان کیا کہ میری مان لگئی اوس نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر ادا نہیں ہوئی اوسکو ذمے ہے

اپنے فرمایا اون کو ادا کر تو اوسکو اپنی ان کی طرف سے عرف معلوم ہوا۔ ان حدیثوں سے جو نذر

کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وراثت ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزہ کہنا اور

برہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر ہے فایده ہو جیسا کہ پاؤں اور دست کو سیدیل چلنے کی نذر ماننا اس نذر

کو پورا کرنا واجب نہیں ہے کہ عی اور ذکر سے تو خیر کیونکہ مکے کو پہنچنا شرط ہے کسی طرح بھی ہو جیسا اور

کی حدیث میں عقبہ بن عامر کی بہن کو حکم کیا پیدل ہی بل اور سوار ہی ہو جایا کر ادا نذر شہ اسلم

قبل ان تصوم بیان اس شخص کا جس نے نذر مانی تھی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہو گیا

ابن عمر عن عمر کہ کان علیہ نیکہ تذکر فی الجاہلیۃ و یستکفما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فامس ان یسئ لک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے حضرت
عمرؓ نے مذہبی تہی جاہلیت کے زمانے میں بیت الشریف میں اعتکاف کرنے کے فرمایا اپنے
اؤلو کو اعتکاف کریں تاکہ نذر پوری ہو جاوے عن ابن عمر قال کان علی عمر تذکرۃ
اعتکاف نیکہ فی المسجد الحرام فسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامس ان یسئ لک
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے نذر مانی تہی حضرت عمرؓ نے رات بھر اعتکاف کرنے کے مسجد الحرام
میں تو یہ جہاں گیارہ سال بعد صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھلا اپنے حکم دیا اؤلو کو اعتکاف کریں عن ابن عمر
ان یسئ لک کان علی علیہ نیکہ ما یفکک فی الجاہلیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسئلہ عن علی قال فامس ان یسئ لک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے نیت کی تہی
جاہلیت کے زمانے میں ایک دن کے اعتکاف کی پھر جو چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھلا
حکم کیا اپنے اؤلو کو اعتکاف کرنے کا اس جگہ عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ کہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یسئ علیہ یار رسول اللہ ان یسئ لک
ما کان صدقۃ الی اللہ ورسولہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک
حکیمک بعض مالک فہو حین لک ترجمہ عبد اللہ بن مسعود بن ابی بکر سے روایت ہے
ہیں جب تو یہ قبول ہوئے اؤلو کہا اوہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رسول اللہ میں
اؤلو جو جاہلون و سنیہ مال سے اور گردیا ہوں اؤلو صدقہ دیا ہوں اؤلو اور اس کے رسول
کی طرف اپنے فرمایا اؤلو کو کچھ رکھ لے اپنے مال میں سے تاکہ اس سے تیرا کام چلے اور اگر کام ہو چکے اور
اؤلو مالہ علی علی جبر اللہ اگر دیکھ سے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے
اؤلو عن عبد اللہ بن مسعود قال سئل عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ کہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوہ تبوک قال فلما جاکم شفت یکن یدینہ حاکم
یار رسول اللہ ان من کما یقی ان یسئ لک صدقۃ الی اللہ ورسولہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک حکیمک بعض مالک فہو حین لک فقال فی امسک
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب اؤلو نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال اؤلو نے لاجر لے لے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ لڑائی کو شریف لیگوں تہی کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میں ٹہرا

آپؐ کہہ چکے ہیں یا رسول اللہ میری توبہ میں سے یہ بات بھی ہو کہ جہاں ہواؤں اپنے مال سے اور گردنوں اور
 صدقہ اور بیچوں اور سکھوں اور اسکے رسولؐ کیواستے اپنے فرمایا اور سکھ کہہ لے اپنے نزدیک تہو اس سال
 یہ بات اچھی ہو تیرے لیے وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ کیا ہے میں نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیر میں ہو
 یہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے ف یہ صدقہ تھا اور ہر ذرہ میں ہی ایسے گن گن بن لگ رہے
 اور سکھ نذر کے طور پر اپنے دل میں نہان لیا تھا یہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اسد و اس کے رسولؐ
 کی رضا مندی میں صرف کر ڈنگا اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس میں سے
 کچھ مال رکھ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس کی وہی معلوم ہوا وہ
 تھا نذر نہ تھی کہ اوہوں نے کہا میں گردن اور سکھ صدقہ اقتداء اس کے رسولؐ کی طرح کر کے نذر
 سوائے اسد تعالیٰ کے اور کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثوں سے صاف
 ظاہر ہے اور اسی واسطے امام نسائی ابو عبد الرحمن نے فرمایا ہے ہر ذرہ نیا بطور نذر کے اور اس کا
 باب باندھا ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ زُرَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
 حِينَ تَخْلَعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَقَةِ نَبِيِّكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ عَلَى سَنِي
 الَّذِي فِي خَيْبَتِهِ تَرْجِيهِ بَيْنَ هَجْرِكَ هِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ كَعْبَ بْنَ
 مَرْثَدَةَ يَقُولُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا ابْجَأَنِي بِالْإِصْطِقِ وَأَنْ
 مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ قَالَتْ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
 مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَنِي الَّذِي فِي خَيْبَتِهِ تَرْجِيهِ بَيْنَ هَجْرِكَ هِيَ
 روایت ہر سن میں اپنے باپ کعب بن مالک سے وہ بیان کیا کرتے تھے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ
 اسد عزت اور بزرگی والے نے نجات دی مجھ کو سچ کے سبب سے اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہو کہ جدا
 گردن میں اپنے مال میں صدقہ اسد اور اسکے رسولؐ کے لیے اپنے فرمایا رکھ لے اس میں سے کچھ مال
 اپنی لیے یہ بات بہتر تیرے خیر میں کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ کیا ہے اپنی لیے وہ حضور میں نے
 جو خیر میں ہے **هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُونَ فِي الْمَالِ ذَانْدَرُ** مال کو نذر کرنے سے
 زمینیں بھی اس میں داخل ہو جاتی ہیں انہیں **عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ قَالُوا كَيْفَ نَدْرِكُ الْأَمْوَالَ وَالْأَنْبِيَاءَ فَأَخَذَ دِرْهَمًا مِنْ رِجْلِ النَّبِيِّ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمَیْنٍ فَقَالَ اِنشَاءُ اللہِ فَمَنْ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ امْضٰی فِی
 اِنْ شَاءَ مَوْلٰیكَ تَرْجِمَہُ ابْنُ مَرْزُوقٍ سَمِعَ رَوٰی تَہْیٰی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کوئی قسم کہا تو
 کسی خیر پر اور بعدہ انشاء اللہ کہ لیتے ہیں اور اسکو اختیار ہی چاہیے وہ فارسی چاہیے نہ ہر اگر سے اس
 بات کو اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنشَاءُ اللہِ هَلْ اِسْتَشْنَاۃُ اَلْکُرُوۡی اَدٰی
 قسم کہا تو اور دوسرا آدمی اس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرے کا انشاء اللہ کہنا اس کے لیے
 مَقْبَرِہٖ یَا نَبِیْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَکْبَرِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَحْذَرُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ قَالَ سَلَمَاتُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْفَیْنَ الْاِیْمَۃَ عَلٰی یَمَیْنِیْنِ اِمَّا اَنَّہُ کَلَمَتْ
 نَارَیْنِ یَقْدُوۡنَ بِحَیْثُ اَہْدٰی فِی سَبِیْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَہٗ حَمَاحِبُہٗ اِنشَاءُ اللہِ فَمَنْ یَقُوْلُ اِنشَاءُ اللہِ
 فَاَوَّلَ حَمَاحِبِہٖا کَلَمَتْ لَحْلَ اِذَا اَمْرًا اَوْ اَحَدًا یَجْعَلُہٗ یَسْبِقُ لِحْلَ وَاٰیۡہُ اللہِ الَّذِیْ لَفَسَ
 عَحْدَیْہِ یَبْدِیۡہُ لَوْ قَالَ اِنشَاءُ اللہِ یَحْاھِدُ فِی سَبِیْلِ اللہِ فَرَسَاۡمًا اَجْمَعِیۡنِ تَرْجِمَہُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
 بن اعراب ابو ہریرہ رض سے منکر روایت کرتے ہیں کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے
 کہا تھا ایک روز سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے حال لکھا میں ایک رات میں اپنے نو سے بیٹھ رہا تھا
 ہر ایک جنے گئے ایک سوا کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کے ساتھ والے نے کہا
 ان کے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیویوں
 کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت ہی حاملہ ہوئی سوائے ایک کے اور وہ ایک ہی ایسی حاملہ
 ہوئی کہ ازہور ابچ پیدا ہوا اسکو چھپہ فرمایا؟ اپنے قسم ہے اس لاک کی جسکو ہاتھ میں محمد کی جانب ہے
 اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو اللہ جہاد کرتے اور مجھے خیر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس سے
 معلوم ہوا کہ غیر کے انشاء اللہ کہنے سے انشاء نہیں ہو سکتا **کَقَارَةِ الذَّکَّارِ** نذر کے کفارہ
 کا بیان عَنْ عَقْبَۃَ بْنِ حَامِرٍ اَنَّہٗ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ کَقَارَةِ الذَّکَّارِ کَقَارَةِ
 الذَّکَّارِ تَرْجِمَہُ عَقْبَۃُ بنِ حَامِرٍ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نذر کا کفارہ ہے
 کفارہ ہے قسم کا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَذَّارُ فِی مَعْصِیَۃِ
 تَرْجِمَہُ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گناہ کی بات میں نذر نہیں
 ہوا کرتی عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہٗ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَذَّارُ فِی مَعْصِیَۃِہِی کَقَارَةِ
 کَقَارَةِ الذَّکَّارِ تَرْجِمَہُ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں
 ہوا کرتی نذر گناہ کے کام میں اور کفارہ اور کفارہ قسم کا ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ

لہذا اس نذر مافی ہے کہ شریف پہل جاسکے ۱۰ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کے عذاب اور عذاباں ہانے سے کچھ نہیں کرتا چہرہ حکم کیا اور اسکو وارہوسنے کا ف یعنی اتنا عذاب اوہانے سے اسکو کچھ تقرب اور ثواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ ثواب جو کا پیادہ پار موقوف نہیں اور ان حدیثوں میں کچھ نہیں بیان کیا کہ جو شخص اپنے ذر پوری کرنے سے عاجز ہو سکے اسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمادی ہے جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پہل چلنا ضرور نہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھ دینا نہیں آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہی اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مختار کو کہلانا یعنی ہر ایک کو نام دینا دوسیر گھوڑوں یا چار سیر اناج جو یا انکو کپٹا دینا جس میں جن کم کھلا ہو یا پرہیز آزاد کرے اور ان تین چیزوں میں سے کسی کا مقدور نہ ہو تو تین نذر سے رکھے تمام سو کتاب جو تین تین اور نذر کے بیان میں ہے

کتاب الشریط فی المزارعة والوثائق

کتاب شرطون کے بیان میں اور اس میں بیان ہے زمین کو مزارعت میں بنائی پر دینے کا اور عیسیٰ بنیاق بانہنے کا حکم اس میں ہے کہ اذ استأجرت اخیلاً فاعلم انکما ترجمہ ابوسیدہ سے روایت ہے جو بوقت تو مزدوری کرنا چاہے کسی مزدوری جاد سے مزدوری اسکی اسکو عین الکسیر انک کسیر ان کسیرا بحسب الرجل حتی یغنیہ اخیلاً ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ وہ جانتے وہ بہتات کو کہ مزدوری کرادین کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے ف میں مزدوری کہتے تھے کہ جبکہ اتنی مزدوری دنگا جب وہ قبول کر لیتا تب اس سے کام لیتے تھے وحق ابن ابی سلیمان انہ سئل عن رجل استأجر اخیلاً علی طعامہ قال لا یحق فیہ ترجمہ حادین ابی سلیمان سے روایت ہے اور ان سے پوچھا کسی نے سئل کسی آدمی نے مزدور رکھا اس طرح کہ کہا کہا یا گریہ تو کیا حکم ہے اسکا اور انہوں نے جواب دیا اسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ کہنا چاہیے ف کیونکہ بغیر عت معلوم ہوئے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جب گریے اور فساد کا باعث ہوتا ہے عین الحاد و قنادۃ فی رجل قال لیجل استأجر فی منک الی منک بکذا وکذا فان ینت شہراً او کذا او کذا استأجرنا منک فلک زیادۃ کذا او کذا فکلم ینا یہ یا ساق عین ہا ان یقول استأجر فی منک بکذا او کذا فان ینت استأجرنا منک شہراً فقضت منک الی منک کذا ترجمہ حاد اور قنادہ سے روایت ہے بیان میں ادن وادین کے کہا ایک نے دوسری کو کہ یہ کرتا ہوں تیری سے کہے کہ کاتن کچھ دہان پر اگر چلا میں معنی بھر پاس سے

میں ہوا کہ یہ توبہ تو دوسری توبہ سے اور توبہ توبہ کی توبہ

اتر دن یا استخیر بکرم غرض ہمیں کیا دونوں کو ادب کہا اوس سے کہ تم کو اتنا گرا یہ زیادہ دیرین کے ساد اور قنادہ
 کہتے تھے اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور بکروہ جانتے تھے بہر بات اگر کہے کوئی شخص کسی کو میں کرنا کہتا ہوں
 میرے سے اتنا دامن ہا اگر میں نے نہیں ہے زیادہ عت لگائی چلنے میں تو اس قدر کمی کیا جاوے گا نیز جو گرائے میں
 سے فائدہ نہ کرے اور بدیت دونوں کو ہمیں کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور اگر دونوں چہرہ زمین ہو ایک سے
 زمین میں کیا اور عورت اور رضا پر چہرہ رو یا تو رسبات کو ساد اور قنادہ دونوں صاحب بکروہ جانتے تھے
 عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءِ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا جُرَّكَ سَنَةً بِطَعَامٍ وَمَنَةً أَخْرَجَكَ رُكْنَ
 قَالَ لَكَ بَأْسٌ بِهِ وَيُجْرِيكَ أَشَقُّ رُكْنًا حَتَّى تَوَاجِرَهُ أَوْ أَجْرَكَ وَكَانَ يَضَعُ بَعْضُ
 السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تَجْعَلُ سَنَةً لِمَا مَضَى تَرْجُمُهُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَطَاءُ سَ بُو جَاهَا أَرَأَيْكَ غَلَامٌ مِنْ
 نَوَافِرِ رُكْنٍ أَلَيْكَ سَالٍ تَكْ كَمَا بَنَى كَيْ بَدَى أَوْ بَعْرَ أَلَيْكَ سَالٍ تَكْ كَمَا بَنَى تَتَّى مَالِ كَيْ بَدَى أَلَيْكَ
 نَے کہا کچھ مضائقہ نہیں اور کمانی ہے غیر شرط کر لینا کہ استخیر دنوں تک نوکر رکھوں گا اگر سال میں جو
 کچھ دن گزر گئے ہیں باورن کہد پورے کہ جو دن گئے انکا حساب نہیں ذکر الْحَادِثِ الْمُحْتَكِفَةِ
 فِي النَّبِيِّ كَرِيهِ الْأَرْضِ بِاللَّشْبِ وَالرُّجْعِ وَالاخْتِلَافِ الْفَاطِ الْمَاقِلِينَ الْخَبَرِ ذَكَرَ حَدِيثُونَ مُخْتَلَفٌ
 كَلَامُهُ سَادَ هُوَ لِي كُنْ كَوْتَهَائِي بِأَجْرَتَهَا لِي بِسَادَ أَوْ بِرُكْنٍ دِينَ كِي مَانَعَتْ مِنْ عَنِ السُّبْدَانِ
 خَبَرُ اللَّهِ خَبَرُ لِي قَوْلُهُ لِي خَبَرُ اللَّهِ لَقَدْ خَلَّتْ عَلَيْكَ مِنْهُ مَيْهَنَةٌ قَالَ الْفَرَسُ
 رَحَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَرَى الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِذَا نَكَّرَ بِهَا يَنْتَبِهُ مِنْ أَجْلِ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نَكْرِهَا بِالنَّيْنِ فَقَالَ لَا كُنَّا نَكْرِهَا
 بِمَا عَلَى الرَّبْعِ السَّائِي قَالَ لَا أَرَوْعَهَا أَوْ أَمْتَهَا أَحَاكَ تَرْجُمُهُ سِيدُ بْنُ ظَهْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے روایت ہر وہ آئے انجو قوم والون کہ طرف اور اگر کہا اسی بنے حارثہ کے نوکر مہار سے اوپر
 مصیبت پہنچی لوگوں نے کہا کیا ہو وہ مصیبت بیان کیا اسید بن ظہر بنی کنعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زمین کو
 گرا یہ بڑی بڑی جو ص کیا ہم نے یا رسول اللہ گرا یہ بڑی بڑی ہم زمین دانوں کے بدلے اپنے فرمایا نہیں پھر کہا ہم دیتو تھی اسکو
 بخیروں کو بدلے اپنے فرمایا نہیں پھر کہا کہ ہم دیتو تھی اسکو گرا یہ میں اس سپدا وار کو جو مینڈون پر ہوا اپنے فرمایا نہیں اور
 فرمایا کہتے کہ لے تو اوس میں ایسہ باقی کر اپنے بہائی پر اور بخشش کے طور پر دی اسکو ف بھنے
 کہتے ہیں مزارعت سے منع فرمایا تھا ابتدائی اسلام میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ
 کو تشریف لے گئے تھے وہاں انصاری لوگوں کے پاس میں دسہند تھی گرا یہ بڑی تھی وہ لوگوں کو کہتے تھے
 کی بٹائی ہر ہر گسیکو چہ بٹائی کی بٹائی پر اوسوقت اپنے فرمایا تھا لوگوں کو یا تو حوزہ رحمت کیا کرو یا ہٹا

مسلمان کو بخش کر دیا کہ وہ اپنا گزارا کر لیا کرے اور میں عن انس بن مالک قال جاءنا
 رافع بن خدیج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهاكم عن الخجل و
 الخجل الخجل و الرابع و عن المروان بن الحنفی عن أبيه عن جده عن
 و شقمان عن ترجمہ سید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آخر ہمارے پاس رافع بن خدیج
 رضی اللہ عنہ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ جو خجل سے اور خجل کہتے ہیں
 جہائی یا چوتہائی پیداوار پر ہنسی کرنے کو اور منع کیا ہے مزاحمت سے اور مزاحمت کہتے ہیں غریب سے
 کو اوس میں سے کہ جو دشت پر موجود ہے و سق معین کے ساتھ و خجل کے تفسیر کئی طور پر آتی ہے
 ایک اوس میں سے ہے جو بد کو رہتے ہیں کریمہ دینا زمین کہ کہ جو چھ بڑا ہوگا اوس میں سے جہائی یا
 چوتہائی لیلیو کے اور مزاحمت کے معنی یہ ہیں کسی آدمی کے کہیتی یا باغ ہے ہاں چھوڑ وغیرہ کا دوسرا
 اگر اُس کو تخمینہ کر کے اوس کو مال سے جا کر کہے کہ اسمین اتنا باغ یا خرما ہوگا اُس کو مجھ دیدے میں تجھ کو
 اس کے بے اس قدر باغ یا خرما خشک دو گادہ دو نو اس پر راضی ہو جانی میں اس طرح
 کہ جو حرام فرمایا ہے کیونکہ دشت کا میوہ شاید زیادہ یا کم ہو تو رہنمویہ جادے گا عن انس بن
 ظہیر قال اتانا رافع بن خدیج فقال نهاكم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخجل
 كان انما يعاق طاعة رسول الله صلى الله عليه وسلم خجل انكم نهكم عن الخجل
 وقال من كانت له ارض فليمنها اوليك عها ونهى عن المروان بن الحنفی و المروان بن الحنفی
 يكره انما العظم من الخجل فيجئ الرجل فيأخذها يركبها او كذا و شقمان
 ترجمہ سید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آخر ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور
 کہنے کو منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی امر سے کہ تھا وہ امر ہماری نفی کا اور فرما ہوا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہتر ہے تمہارے یہ منع کیا کہ جو خجل سے اور فرمایا جس کو کہے کہ پھر
 زمین ہے جیسے کہ بچھے اُس کو یا چھوڑ دی اور منع کیا مزاحمت سے اور وی بیان کرتا ہے مزاحمت
 اُس کو کہتے ہیں کہ آدمی کے پاس مال ہو بڑا مال کہ جو ہون کے باغ کے قسم سے آدمی اُس کے نزدیک
 کوئی شخص اور لیلیو سے اوس باغ کو کہہ کہ کہ اتنے و سق کہ جو ر و خشک کر دے گا میں تجھ کو
 و خجل مال سے کہتا ہے کہ جو زمین تر اس دشت پر اتنی زمین میں تجھ کو خشک کہ جو زمین اتنے میں یا تو
 صلح ہو دے گا اکثر باغوں و اسے راضی ہو جائے میں محنت سے نہ کہے کہ اور نقصان سے ڈر کر یعنی اگر
 ہوا غریب آفات سے نقصان ہوگا تو لینے والی کا ہوگا اگر کچھ واسطہ نہیں اوس سے چونکہ اسمین

حضرت عباسؓ فرمایا کہ اس کو بڑھاپہ میں لایا گیا اور اس کو ایک ناپسندیدہ شے کا درمیان میں رکھا گیا
 اور اس نے بڑھاپہ میں لایا گیا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيْبٍ قَالَ أَتَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ وَكَلَامُهُمْ**
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرِ كَانَ يَنْفَعُكُمْ وَكَاهَاكُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كُنْتُمْ تَنْفَعُونَ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
التَّحُلِّ وَالتَّحُلُّ الزَّرْعَةُ بِالْفُلِّ وَالْأُتُوعُ مَنَاسِكُ كَلَامُهُمْ عَنْ أَمْرِ كَانَ يَنْفَعُكُمْ وَكَاهَاكُمْ رَسُولُ
الْأَخَاءِ أَوْلَيْكُمْ وَنَهَاكُمْ عَنْ الزَّائِنَةِ وَالزَّائِنَةُ الزَّجْلُ بَحْنِي إِلَى الْفُلِّ الْكَلْبُ
 بِالْمَالِ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ خُذْهُ بِكَذَا وَكَذَا وَاسْقَا مِنْ يَمِيْنِ ذَلِكَ الْعَامَ تَرْجُمُهُ سِيد
 بن ظہیرؒ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کھنوی لگے کچھ میرے فہم میں نہیں
 آیا پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تھا وہ امر تمہارے نفع کا۔
 لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری حقین اس نفع سے اور منع کیا تم کو حُلّ
 سے اور حُلّ کہتے ہیں کہ کہیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھی شہر اگر دوسرے کو دیدیا راوی بیان کرتا ہے
 اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اس اتنی زمین ہو کہ اس کو کچھ پرواہ نہیں یعنی زمین کو مسلمان
 بہائی کو بخش دینا چاہیے یا پھر دینا بہتر ہے بھائی پر دینے سے اور کہا راوی نے منع کیا تم کو نہایت
 سے اور راوی بیان کرتا ہے نہایت وہ ہے کسی مال دار آدمی کے پاس نہایت سے دھت کہو کہے ہو
 وہ کہے دوسرے آدمی کو پس اس باغ کو اتنی کھجوریں دیدیا مجھ کو اس پس میں **عَنْ زَيْدِ بْنِ خُبَيْبٍ**
قَالَ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَكَاهَاكُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزِدْهَا فَإِنْ بَحْنَهَا
فَلْيَزِدْ رَغْوَاهَا اس کا ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایسے امر سے تھا وہ امر فائدہ کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فائدہ مند
 ہمارے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس زمین ہو زحمت کی وہ اپ زحمت کرے اس
 میں اگر اس سے ہو سکے تو اپنے بھائی مسلمان کو دیدیوے تاکہ وہ زحمت کر لے اس میں بھائی کا فائدہ
 بن خدیج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **أَنَّكَ لَوْ عَزَّكَ رَبُّكَ لَأَدْرَأْتَ قَائِلَ طَاوُسَ**
هَذَاكَ مِمَّنْ عَصَى عَنْكَ كَيْسَ لَا يَأْتِي بِذَلِكَ بَأْسًا ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کر دیدیوے سے طائوس نے تمہارا کیا اور کہا میں نے سنا ہے اس میں
 سیدہ اس میں کچھ مضائقہ جانتے تھے **فَ** مجاہد کہتی ہیں میں طائوس کا ہاتھ پکڑ کر رافع بن

[illegible]

بن خدیج کانتم منہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای قالہ کو احکم انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لعلہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکن حدیث من لعلہ کو احکم انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واسلہ انما قال بان یمنع احدکم انما کو حدیث کثیر کثیر ان یا حدیث علیہا احسن
معلوم ترجمہ عربی و دینار سے روایت ہو طائوس براجا نتر شہ سبات کو کہ دیوین اپنی زمین کو راہ پر
یا چاندی کے بدلے لیکن تنہائی یا چوتھائی اناج کی بیائی پر دینے کو مضائقہ نہیں سمجھتے تھے مجاہد نے
کہا طائوس کو جبل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اس سے حدیث طائوس نے کہا قسم اس کی اگر میں جانتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سبات سے تو نہ کرتا میں اسلام کو اور سنی ہے میں نے حدیث
عبداللہ بن عباس سے اودہ بڑی عالم تھے وہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن
فرمایا تہا یون ہی بے اجرت دیدار کو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بہائی کو ذرعت کرنے کے لیے کو کیونکر
ات تمہارے عقیدے میں اچھی ہے اجرت معین کر دینوسی ف یمنز جسکو اللہ تعالیٰ نے مقدور دیا ہے
وہ اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ احسان کرتی تو چھاپے سبات کو سنی یمنین کہ اجرت پر دنیا حرام ہے تو اب
مطلب یہ ہوا منہ بنو نجش کرنا اولی ہے اور اجرت پر دنیا جائز ہے طائوس سید سٹے اجرت پر بیو بیائی پر
دینو کو جائز رکھتے تھے اور عبداللہ عباس کے قول سند پڑتے تھے اور جسکو نزدیک نہیں ثابت ہو اور زمین
کراہ پر دنیا بھی جائز رکھتے ہیں وہ یون جواب دیتے ہیں کہ رضی است اسلام میں سبب تنگی کے کی گئی تھی
جب تنگی رفع ہو گئی یہ حکم بھی مرقع ہو گیا حکم جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من کان لہ ارض فلینذر عھا فان یزدر عھا فلیمنعھا انما السیم ولا یزدر عھا ایما
ترجمہ ادر کے بیان ہو ظاہر ہے حکم حکم جابر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان لہ ارض فلینذر عھا او لیسمنعھا انما کو ولا یمنعھا ترجمہ علما جابر نے سورت
کرتی ہیں جابر کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زحمت کر سواں
میں اپنے بھائی کو دینے اور کراہ پر دینے کیونکہ حکم جابر عن جابر قال کان للناس فضول
ارضین یمنعونہا بالرضین والثلث والربع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
کان لہ ارض فلینذر عھا او لیسمنعھا ترجمہ علما جابر نے روایت کی ہیں کہ جسے لوگوں کے
پاس زمین فضول یعنی زیادہ حاجت سے اسکو کراہ دیا کرتے تھے اسی یا تہائی یا چوتھائی کے بیائی پر
اپنے فرمایا جسکو پاس زمین ہو وہ آپ زحمت کرے یا کہ لبو سے بے زحمت کے اپنے کسی کو کراہ دینے
کن منکر عن جابر عن عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کان لہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الْبَيْتِ اَرْضَ طُحَيْرٍ قَالُوا بَلَىٰ فَاذْعَبْ اَزْدَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ اَزْدٍ وَارْدَعَهَا
وَمَهْدُ اَزْدٍ لَعْنَتُهُ قَالَ فَاَحْذَنْ نَاذَرَعْنَا وَرَدَّ ذَا اِلَيْهِ كَقَوْلِكَ تَرْجَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي
خطمی کہ نام اوسکا عمیر بن زید ہر وہ کہتے تھے ہجرا محکومیرے چچا نے اور ایک غلام بنو لڑکے کو میرے
ساتھ کیا تاکہ سعید بن سب سے نزاعت کا مسئلہ پوچھ کر آوین ہم گئے سعید بن سب نے فرمایا ابن عمر عزرت
کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھو تھے پھر ہونچے اذکو حدیث رافع بن خدیج کی اوس کے بعد ملاقات کے
اونہوں نے رافع بن خدیج سے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آئے نبی صلو اسہ علیہ وسلم بنی حارثہ کی طرف
دیکھا ایک کہیت کو اور فرمایا کہ کیا جہا کہیت ہر ظہیر کا لوگوں نے عرض کیا یہ کہیت ظہیر کا نہیں اپنے
فرمایا کیا ظہیر کا نہیں یہ کہیت لوگوں نے پھر عرض کیا ہاں ظہیر کا نہیں لیکن اوس نے نزاعت کی تہ
کسی کو اپنے فرمایا لیلو اپنی کہیتی کو اور دیدو اوسکا جو کچھ خرچ ہوا ہے راوی کہتا ہے لیلیا ہم نے اپنی
نزاعت کو اور دیدیا اوسکا جو کچھ کہتے ہو تھا عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ السَّيِّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَاكِمِ وَالْمُزَابَعَةِ وَقَالَ رَمَاهُ يَزْدَعُ نَكَاحًا
لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْدَعُهَا اَوْ ذَجُلٌ مُنْجٍ اَرْضًا فَهُوَ يَزْدَعُهَا مَا مَنَحَ اَوْ رَجُلٌ اِسْنَكُ لِي اَرْضًا
بِذَنْبٍ اَوْ فَضْلٍ مِثْلَهُ اِسْنًا اَيْتِلَ عَنْ طَارِقٍ فَارْسَلُ اِلَيْكَ اَلْاَوَّلَ وَجَعَلَ الْاَمْسِيَّةَ
من قول سعید ترجمہ طاریق نے سعید بن سب سے اونہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے
منع کیا رسول اللہ صلو اسہ علیہ وسلم نے محافلہ سے اور مزابعہ سے اور کہا کہ کہیتی میں آدمی کر سکتے ہیں اول
تو وہ آدمی جسکو زمین ہو اور دوسرا وہ آدمی جسکو کہیتی کرنے کو احسان کے طور پر دیا ہو زمین و قریب
وہ آدمی جس نے گرایہ پر لیا ہو زمین کو سونے یا چاندے کے بدلے مصنف فرماتے ہیں جدا کیا اسرائیل
نے اس روایت کو طاریق سے سنکر مرسل کہا پہلی کلام کو اور خیر والی کلام کو کہا کہ قول سعید بن سب
ہر حدیث نہیں عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ السَّيِّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَاكِمِ وَالْمُزَابَعَةِ وَقَالَ رَمَاهُ يَزْدَعُ نَكَاحًا
قَالَ سَعِيدٌ فَذَنْكَ وَخَوَّاهُ تَرْجَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي سَمِيحِي
کہ منع کیا رسول اللہ صلو اسہ علیہ وسلم نے محافلہ سے کہا سعید ذکر کیا اوس نے یغیر سعید نے اسی طرح
محافلہ کے معنی اوپر گزری اور بعضوں نے کہا محافلہ زمین کو گرایہ پر دنیا گیرہوں کے بدلے یا بیچا کہہ کر
کہیت کا ناجہ کے بدلے عَنْ سَفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ السَّيِّبِ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ
الزَّوْعُ خَلْفَ نَكَاحٍ اَرْضٌ يَمْلِكُ رَجُلًا اَوْ مَخْرَجًا اَوْ اَرْضًا يَمْلِكُ اَيُّهَا يَسْتَأْجِرُهَا بِذَنْبٍ فَضْلٍ
ترجمہ سفیان ثوری طاریق سے روایت کرتے ہیں کہ طاریق کہتے تھے میں نے سنا سعید بن سب سے وہ کہتا

تھے مناسب نہیں نہایت کرنا سوائے زمین آدمیوں کے اول مالک کو دوسرے آدمی کو جسکو نہایت
 کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین مفت نہیں حسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسری آدمی کو جس نے
 لیا میدان اجارہ پر مذکور کے بدلے نہ ہری نے کلام اول کو سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ رسول
 کیا اور اس ایت کو احد حادث کہتے ہیں میں سنا قاسم سے اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن
 شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن مسیب کہتے ہیں منہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی سبع محافلہ سے اور بیع مرانہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن سبیب نے سعید بن مسیب
 سے اور سعید بن مسیب نے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہ روایت چون کہ یہ عبارت حدیث کی
 نہ تھی بلکہ حدیث کی تحقیق تھی اس واسطے اصل عبارت کو نہیں کہا فقط ترجمہ لکھ دیا حاصل اس ترجمہ کا یہ
 ہے کہ نہ ہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتا دیا ہے تو
 اب مرسل نہ رہی یہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ
 قَالَ كَانَ أَهْلُ بَارِعٍ يَكْرَهُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَادَ كَحُمٍ
 بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِ مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَصْصُوا فِي
 بَعْضِ ذَلِكَ فَكَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْرَهُوا بِذَلِكَ وَقَالَ كَرُّوا
 بِالذَّهَبِ وَالْفِطْرَةِ وَقَدَرُوا مِنْ هَذِهِ الشَّيْءِ سَلِيمَانُ عَنْ كَرِّهِ فَقَالَ كَرُّوا بِمِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 تَرْجُمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہتی کرنے والے لوگ کر لیا دیا کرتے تھے پھر
 کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ناجر کے بدلے جو میدان اور نالیوں کے کنارے پر
 ٹھکانا پھر آئے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمع ہو کر آیا تھا انہوں نے اس میں سے بعض
 مقدمات میں پھر منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کر لیا پر دینے سے نہایت گے اور
 فرمایا کر لیا کر نقدی کے بدلے روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور
 انہوں نے کسی شخص سے جو تھا اس کے حجاج بن میں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا حَاقِلًا
 بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَقْرَأُ لَنَا ثَلَاثَ وَارْبَعًا وَالطَّعَامُ
 السَّمْنِيُّ لِحَاةِ ذَاتِ يَوْمٍ رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ أَنْ يَكُونَ لَنَا نَافِعًا وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ أَلْفَعُ لَنَا نَافِعًا أَنْ نَحَاقِلَ بِالْمَدِينِ
 أَنْ نَكْرَهُ بِأَثَلِثَ وَارْبَعًا وَالطَّعَامُ السَّمْنِيُّ وَأَمَّا رَبُّ الْأَرْضِ أَنْ يَنْدَعَهَا أَقَى
 بِرَأْسِهَا وَحَدَرَةً حَدَرَاتِهَا وَمَا يَسُوهُ ذَلِكَ تَرْجُمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

کہتے ہیں کہ پیچیدہ کرتے تھے ہم زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کرایہ پر دیا کرے تھے تہا ہی
یا چوتہائی کے بدلے یا کہا نے معین پر آیا ایک روز ایک آدمی میرے چچاؤن میں سے اور کہنی لگا
کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تھا وہ امر ہمارے فائدے کا
اور فرمانبرداری اللہ کی اور اس کے رسول کی زیادہ نافع ہے ہمارے لیے منع کیا قتل کرے سے
ہم کو اور تہائی یا چوتہائی تہائی پر کرایہ دینے کو بھی منع کیا اور کہا نے معین پر کرایہ کرنے سے
بازر کہا ہم کو اور زمین والے کو حکم کیا کہ خود نہ اہت کیا کرے یا دوسرے سے کراوے اور بٹائی
کرنے کو بڑا جانا اور جو اس کے سوا صدقین ہوں عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا حَافِلًا مَّا ذُكِرَ
نَكْرِيهَا بِالنِّثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَاوُ السُّعَى تَرْجُمَةً لِّرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
بَنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا حَافِلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمَ أَنْ يَبْعُثَ
عُمُومَتِهِ أَنَا هُمْ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا
نَافِعًا وَكَوَاعِبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعَنَا خُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا لَكَاهُ وَلَا
يُكَارِ بِهَا بَيْتٌ وَلَا رُبُعٌ وَلَا طَعَامٌ مُسَكِّي تَرْجُمَةً لِّسَلِيَانِ بْنِ سِيَارٍ سَعِيٍّ رَوَيْتُ عَنْهُ
خَدِيجُ بْنُ سَعِيدٍ يَكْرَهُ تَهْنِئَةً بِمِثْلِ كَرَاهِيَةِ كَرَاهِيَةِ كَرَاهِيَةِ كَرَاهِيَةِ كَرَاهِيَةِ كَرَاهِيَةِ
چچاؤن میں سے ایک چچا اور کہنے لگا منع کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر نافع سے اور
الحاحت اللہ کی اور اس کے رسول کی بھت نافع ہے ہمارے لیے رافع بن خدیج کہتے ہیں ہم نے کہا کوئی
چیز ہے وہ اس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس زمین ہو وہ خود زرع اہت کیا کرے
اپنی زمین میں یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور تہائی اور چوتہائی کے کرایہ پر نہ دیا کرے اور منع کیا اناج
لیکر کرایہ پر دینے سے تہائی یا چوتہائی کی قید سے بے غرض نہیں کہ اتنی مقدار پر کرایہ کرنا منع
ہے اس کے سوا میں جائز ہے بلکہ اکثر لوگ یہ قدر پر معاملہ کیا کرتے ہیں اس واسطے اتنا کا نام لیا اور مقرر
کر لیا یہ کہ پہلے اس سے گھوٹن یا اور کوئی اناج تئوں یا بیج تئوں میں لے لیا اور اسکو وہ کھڑا کھیت چالے
کر دینا عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يُزْرِعُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغُ عَلَى الْبُعَاءِ وَشَوَاهِ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَتُونَ صَاحِبَ الْأَرْضِ فَيَهَانُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قُلْتُ لِرَافِعٍ كَيْفَ كَرَاهِيَا بِالْبَيْتِ
وَالَّذِي هُوَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَيْتٌ بِالْبَيْتِ وَالَّذِي هُوَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَيْتٌ سَعِدُ رَوَيْتُ

حدیث بیان کی مجھ سے میرے چاٹے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہو اور کچھ انام کے بدلے جو زمین نالی کا ہونا پھر منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اور ان کے شاگردی نقدی پر کرایہ کرنا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہیں دینا اور وہ ہون سے کرایہ کرنے میں عمن

حُظْلَةُ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَكْثَنِ بِاللَّيْثِيَّةِ

وَالْوَرَقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُؤْاجِرُونَ عَلَى الْإِثَارَةِ وَأَقْبَالَ الْحَدَّادِ قَيْسُ بْنُ هَذَا وَيُفْلِكُ هَذَا وَيُسَلِّمُ هَذَا

وَيُفْلِكُ هَذَا أَفَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ عَمَلٌ إِلَّا هَذَا فَذَلِكَ رَجَحْتُ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءُ مَعْلُومٍ

مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ تَرْجُمَةُ حُظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ نِسَارِي سَمِعْتُ هُوَ يُوْجِهُ مِينَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ

زَمِينَ كُورَايَہِ پَر دینے کا مسئلہ دینا دن یا چاندی کے ساتھ بیخے نقدی کے بدلے کرایہ پر دینا زراعت کے

زمین کا جائز ہے یا نہیں۔ رافع بن خدیج نے فرمایا جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اور کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو لوگ زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو بانی بہنی کے جگہوں

پر اور مینڈوں کے سروں پر ہوتی پھر کبھی دھان پیداوار ہوتی اور کچھ ہوتی اور کبھی اور جگہ ہوتے

دھان نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس لیے اسکی مانگت ہوتی اور اگر کرایے کے بدلے کوئی

شے معین اور مقرر ہو جبکہ کوئی ضامن ہو تو قباحت نہیں عمن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَكْثَنِ قُلْتُ بِاللَّيْثِيَّةِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ لَا إِثْمَ لَهَا

بِمَا لَمْ يَجُزْ الْأَرْضُ مِنْهَا فَأَمَّا اللَّيْثِيَّةُ وَالْوَرَقُ فَلَا بَأْسَ تَرْجُمَةُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَمَہ سے روایت ہے

منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے شاگرد نے پوچھا وہ

سے سونے یا چاندی کے ساتھ کیا حکم ہے۔ رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دنیا اور چیزوں کے بدلے جو پیدا

ہوتی ہیں زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ کیا کچھ مضائقہ نہیں عمن حُظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ

قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَكْثَنِ بِاللَّيْثِيَّةِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا

بَأْسَ بِذَلِكَ قَرْضُ الْأَرْضِ تَرْجُمَةُ حُظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے

سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دینا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے انہوں نے کہا حلال ہے

سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ صدا و رحق جو زمین کا عمن حُظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

قَالَ تَهَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَكْثَنِ وَلَكِنْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَلَا ضَرْبَ فَكَانَ التَّجْبِلُ يُكْسِنُ فِي أَصْحَابِهِ بِمَا عَلَى التَّرْبِيعِ وَلَا قَبَالَ وَاشْتِيَاءَ مَغْلُوقَةٍ
 وَتَأْكَفُ تَرْجُمَةُ ظَلَمَ بَنِي قَيْسٍ سَ رَوَايَاتُ كَرَاهِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَعْنِي مَنْعَ كَيْسَ هَمَّ كُرْسُولِ اسْمِ صَلَّيْ
 وَسَلَّمَ نَعْنِي مَنْ كَرَاهِي بِرَدِّ يَنْ سَ اَوْزَاهِي تَهَا اَوْنُ نُونِ سَوَا اَوْرَ چَانْدِي لَو گُونِ كَسَ پَسِ اَوْسُ مَانِي مَزِ
 كَرَاهِي بِرَدِّ تَهَا اَوْمِي اِبْنِي زَمِيْنِ كُو جَسِ مِيْنِ كَهِيْتِي بُو سِي جَانِجِي مَحْرُوْنِ اَوْرَ نَالِيُوْنِ پَرِ جَوَانِجِ پِيْدَا هُو اُس
 كَسَ بَدَلِ اَوْرَ اَوْسِ كَسَ سَوَا اَوْرَ خِيْرِيْنِ مِيْ اِهِيْنِ پَسِ رَسِيَانِ كِيَا حَدِيْثُ كُو نِيْرَتِكِ رِيْنِيْ جِيْسِي اَوْبَرِ كَزِيْ عَن
 سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَرْفَعُ بَلْعَةً اَنْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
 كَانَ يَنْهَى عَنْ كَرَمِ الْاَكْمَرِضِ فَلَعِبَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَا ذَا مَعْنَاكَ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرَمِ الْاَكْمَرِضِ فَقَالَ لَيْسَ بِنَبِيٍّ لَّهِ سَمِعْتُ عُمِّي وَكَأَنَّا
 شَهِدَا بَنِيَّ اَبِيْ جَدِّ نَائِي اَهْلُ الدَّارِ اَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ عَمْرِي الْاَكْمَرِضِ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِي عَمْرِو رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ الْاَكْمَرِضِ
 تُكْرَمُ فِي شَرِّ خَشْيَةِ عَبْدِ اللَّهِ اَنْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا فِي ذَلِكَ
 اَشْيَا لَمْ يَكُنْ يَكْمَلُ فَتَكْرَمُ الْاَكْمَرِضِ تَرْجُمَةُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اسْمَ سَ رَوَايَاتُ هَرِ عَبْدِ اسْمِ
 عَمْرُ كَرَاهِي بِرَدِّ اَكْرَتِي تَهِي اِبْنِي مِيْنِ تُو پُو پُو اَوْنُ كُو يَحْ خَبَرُ كَرَاهِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَنْعَ كَرَتِي مِيْنِ كَرَاهِي بِرَدِّ مَزِي
 زَمِيْنِ كُو عَبْدُ اسْمِ بِنِ عَمْرُ مَلِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ كُو اَوْرُ كَرَاهِي اَوْ كُو اِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ كُونِ سَ حَدِيْثُ سَ خَبَرُ
 كُو تَرْ رَوَايَاتُ كَرَتِي هُو رَسُوْلُ اسْمِ صَلَّيْ اسْمِ عَلَيْهِ سَلَامُ زَمِيْنِ كَسَ كَرَاهِي كَرْنِي كَسَ بَابِ مِيْنِ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَعْنِي كَرَاهِي
 عَبْدُ اسْمِ بِنِ عَمْرُ سَ سَنَامِيْنِ نَسَا پَنِيْ چَاوُنِ سَ اَوْرُو دُو صَا حَبِ بَدْرِي مِيْنِ وَهِيَاْنِ كَرْتِي تَهِي
 حَدِيْثُ كَبَرِ وَاَلُوْنِ كَسَ دُورِ دُو مَنْعَ كِيَا رَسُوْلُ اسْمِ صَلَّيْ اسْمِ عَلَيْهِ سَلَامُ بَنِيْ زَمِيْنِ كُو كَرَاهِي بِرَدِّ يَنْ سَ عَبْدُ اسْمِ
 عَمْرُ كَرَاهِي سَنَّا كَرْنِي لَكِي مِيْنِ خُوْبِ جَانِجِي اِهِيْنِ كَرَاهِي پَرِ دِيْ جَانِجِي تَهِي زَمِيْنِ سُوْلِ اسْمِ صَلَّيْ اسْمِ عَلَيْهِ سَلَامُ كَسَ
 وَقْتُ مِيْنِ پُورِ رِيْ عَبْدُ اسْمِ بِنِ عَمْرُ اسْمُ كُو كَرَاهِي اِيَا هُو رَسُوْلُ اسْمِ صَلَّيْ اسْمِ عَلَيْهِ سَلَامُ نَعْنِي اَسْمَا بِنِ
 كُجْ اَوْرَ نَعْنِي مَعْلُوْمُ هُو اِيَا اَوْنُ كُو اَسْمَا خِيَالِ سَ تَرْكُ كِيَا زَمِيْنِ كُو كَرَاهِي بِرَدِّ دُنْيَا فَيَعْنِي عَبْدُ اسْمِ بِنِ عَمْرُ زِيَادِ
 تَرْكُ شَرِّ كَرْتِي تَهِي سَدَّتْ كِي پِيْرِي مِيْنِ اَسْمَا اِهِيْنِ نَعْنِي اَهِيْنِ تَرْكُ كِيَا اَسْمَا كُو عَمْرُ
 اَلْزُهْرِيْ قَالَ بَلَعْنَا اَنْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ كَانَ يَحْدِثُ اَنْ عَمِّي وَكَأَنَّا يَنْعَمُ شَهِدَا اَبَدًا مَرَا
 اَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ عَمْرِي الْاَكْمَرِضِ تَرْجُمَةُ دَهْرِي سَ رَوَايَاتُ هَرِ كَرَاهِي بِرَدِّ مَزِي
 هَمَّ كُو رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ سَ بَدَايَاتُ جَمُوكِيَاْنِ كِيَا اِهِيْنِ نَسَا پَنِيْ چَاوُنِ سَ اَوْرَ اِهِيْنِ كَقَوْلِ
 كُو دُو دُو چَاوُنِ كَسَ بَدْرِي تَهِي اَوْنُ دُو لُوْنِ نَعْنِي كَرَاهِي رَسُوْلُ اسْمِ صَلَّيْ اسْمِ عَلَيْهِ سَلَامُ نَعْنِي مَنْعَ كِيَا كَرَاهِي بِرَدِّ

بن خدیجہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابر سے منع کیا ہے یہ تعلقات روایت میں عمر د
بن دینار کی طرف سے ہے اور مخابر یہ کہ زمین کو چوتھائی یا تہائی چھوٹا کر دینا اور مخابر ت اور فراغت
میں انسا ہی ذوق ہے کہ مخابر میں تخم حاصل کی طرف سے ہوتا ہے اور فراغت میں ٹاک کی طرف سے عین

حُجَّاجُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ خُدَيْجٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ أَشْهَدُ لَكُمُ عُمَرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ يُسْتَلْزَمُ

الْحَبْرُ يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى احْبَرْنَا عَامَ الْاَوَّلِ ابْنُ خَدِيجٍ اِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

حکماء علیہ وسلم نے بھی عن الخبز ترجمہ حج سے روایت ہے اس حدیث کہتے ہیں سنائیں نے عمرو

بن دینار سے وہ کہتے تھے میں گواہ ہوں البتہ میں نے سنا ابن عمر سے جب ان سے پوچھا تھا کہ کونسی

مسئلہ مجاہدہ کا وہ کہتے تھے میرے نزدیک تو مجاہدہ کرنے میں کچھ قباحت نہیں لیکن خبر باجی ہم نے

اول سال میں رافعہ ابن خدیج سے وہ کہتے تھے کہنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے

مخارہ کرنے سے یعنی بائیں ہردن سے زمین کو **ف** اس حدیث میں اس کا غلط فہم ہے اور منہ سے

دسی مہن جو مخارے کے مہن عجم: عجم و بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول کہ کتنا لا نہیں ہے

ما تَحْمِلُنَا سَاحَتَهُ كَانَ عَالِمُ الْاَوَّلِ فَزَعَمَهُ رَافِعٌ اَنْ خَلَقَ اِنَّ الشَّمَّ صَالِحٌ لَكَ وَسَلَّمَ

[illegible]

سیدہ فاطمہؓ کے انٹرنیٹ ترجمہ اس حدیث کا سہارا اور گزرا ہے عَزَّوَجَلَّ

قَالَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَافِئَةِ وَالْخَافِئَةُ تَحْزِينُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ اَللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ عِن مَحَبَّرِهِ وَنَحْوِهَا فَهَلْ وَابْنِ اَبِیْهِ مَرْمُوحٌ

عن عبد بن رباح عن ابن عمر وجابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

سَلَامَةً عَنْ بَيْعِ الْمَرْحُومَةِ وَبَدَأَ بِصَلَاةِهَا وَهِيَ غَيْرُهَا بِسَبْعَةِ وَفِيهِ الْأَرْحُومُ بِالثَّلَاثِ وَالْزَيْبِ

ترجمہ عمرو بن عمار بن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیچنے سے پہلو نکلے جب تک کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہنچ جائے اور کہا نے کے قبل نہو جاوین اور منہ کیا باسی

بروینے سے اور کرایہ کرنے سے زمین کا تہائی یا چوتھائی پر

خَدِيعُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَأْفِعِ الْأَوَّاحِدُونَ عَاقِلَكُمْ فَلْتُمْ بِرَسُولِ

اللَّهُ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى الْأَعْمَى إِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ الدُّعَاءَ وَيُخْرِجُ الرُّجُومَ

لَا تَقُولُوا اِذَا رَعَوْهَا اَوْ اَعْيَرُوْهَا اَوْ اَمْسَكُوْهَا تَرْجِمَةُ الْبُخَارِیِّ سَے روایت ہر بیان کی مجھ سے

رافع بن خدیج نے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی رافع تم اجرت پر دیا کرتے ہو

اپنی کہیتوں کو رافضی بن خدیج نے عرض کیا کہ ان یا رسول اللہ جو تہائی ہر دینے ہیں یا کسی رستخوار لے

لیا کرتے ہیں ہم اپنے فرمایا است کرو ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور اگلی دید یا کرو یا کسی کو
 اور کہ لو اپنی زمین کو ویسا ہی بی زراعت کے **عَنْ رَافِعِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ أَتَانَا ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ تَهَارَتْ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَتَمَّكَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُهَا وَلَمَّا ذَاكَ قَالَ أَمْرٌ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَتَّى سَأَلْنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي كَحَا فَلَمَّا كُنْتُمْ فَلَمَّا
لَمَّا جَرُّهَا عَلَى الرَّبْعِ وَأَنَا فِي سَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا أَرْدَعُوا هَا أَوْ
أَرْدَعُوا هَا أَوْ أَتَمَّكَاتٍ كَفَى هَا تَرَجَمَهُ رَافِعُ بْنُ رَافِعٍ سے روایت ہوا ہے یہاں ظہیر بن رافع اور
 کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فائدہ مند سے ہنسنے پوچھا کیا بات
 ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپ کا فرمانا حق ہے
 پوچھا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کہیتوں کے معاملے میں ظہیر بن رافع کہتے ہیں میں نے
 عرض کیا جو تہائی کے حصہ پر دیدیتے ہیں اور کبھی کبھی وسق کچھ روون اور جوون پر بھی اجرت ہٹا
 کو معاملہ کیا کرتے ہیں ہم اپنے فرمایا ایسا است کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسری کو کرنے دو۔ یا
 خالی رکھو **عَنْ أَسِيدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ يَقُومِيهِ قَدْ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَأَنَّكَ كُنْتُمْ كَأَنَّكُمْ كَأَنَّكُمْ كَأَنَّكُمْ كَأَنَّكُمْ كَأَنَّكُمْ
هَذَا عَنْ الْحَقْلِ تَرَجَمَهُ أَسِيدُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سے روایت ہے کہ رافع کے بھائی نے کہا اپنی قوم
 سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شے سے کہتی وہ چیز تمہارے فائدہ کی جو حکم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فائدوں سے اور جس سے منع کیا وہ حق ہے
وَنَحْلُ کے منہ لغت میں کہیتی کے ہیں اور کبھی محافلہ زراعت کے لیے خاص کہ بولتے ہیں
 اور غرابانہ کا پہلوں کے لیے استعمال کرتے ہیں اور یہاں حقل سے مراد کہیت کو بیجا گھیرنے کے ساتھ
 یا بائی پر دینے سے مراد ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسِيدَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ**
بَنِي تَصَارِيحًا يَذْكُرُ أَنَّكُمْ مِثْلُ الْحَاكِلَةِ وَحَى أَرْضُكُمْ عَلَى بَعْضِ مَا فِيهَا تَرَجَمَهُ
 عبد الرحمن بن ہریر سے روایت ہے میں نے سنا اسید بن رافع بن خدیج نصاری سے وہ بیان کرتی تھے
 کہ اون لوگوں کو منافعت ہوئی محافلہ سے اور محافلہ اسکو کہتے ہیں کہ زمین یوں کہیتی کرنے کے لیے
 اور اسکی پیداوار میں سے ایک حصہ پھر البین میں کے بدلے **عَنْ عِيسَى بْنِ سَهْلٍ بْنِ رَافِعِ بْنِ**
خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَأُبَيِّنُ فِي جَوْجِدِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَبَلَدُ رَجُلًا وَجِئْتُ مَعَهُ حَتَّى كُنْتُ
رَعْمَانُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

[illegible]

سنہ کے تمام ہوتی ہے ہوگا اس شرط پر کہ میں مذکورہ بالا زمین میں جسکو حدود
 اور مقام اور بیان ہوئی
 اس تمام سال میں جب چاہوں جو زرعہ کروں گیتھوں یا جو یا تل یا دھان یا کنپاس یا باغات یا باقلا یا
 چنایا تو بیا یا سوریا کہیر سے یا کلمسی یا خرپوزہ یا گا جریا سلجم یا مولی یا پیاز یا ہسن یا ساگ یا سیل پھول وغیرہ
 کی جو قلعہ ہو جاوے یا گرمی میں مگر تیری تخم سے ترکاری کا ہو یا غلے کا۔ سب تخم وغیرہ تیرے اوپر ہر میرا
 کام صرف محنت ہر اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا مزدور دن سی اور پیل اور پل میرے
 طرف ہی میں زرعہ کروں گا اور آباد کروں گا جسطرح سے نشوونما ہو اور دست کروں گا زمین کو اور پیل جو تون کا
 اور گہائیں صاف کروں گا اور جو کہیتی سینچنے کی محتاج ہو اسکو سینچوں گا اور جو کھاد کی محتاج ہو اسکو کھادوں گا
 اور نہرین اور نالیں جو ضرور ہین انکو کھودوں گا اور جو میوہ چنے کا ہی اسکو چنوں گا اور جو کاٹنے کا ہی
 اسکو کاٹوں گا اور اوڑا کر صاف کروں گا مگر ان سب باتوں پر جو خرچ ہووے تیرا ہی البتہ کام اور محنت میری طرف ہے اور
 میری لوگوں کی طرف تیری نہیں ہے اس شرط پر کہ جو اسد جل جلالہ ان سب کاموں کے بعد اس مدت میں جسکا ذکر
 اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلو اوے اس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور پچ اور خرچی کے بلے
 تیری ہی۔ اور ایک چوتھائی میری میری زراعت اور کام اور محنت کی بلے جو میں اپنی ہاتھ سے کروں گا اور
 لوگ کرینگے یہ سب زمین جی جی حدین اس کتاب میں موجود ہین مع تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے دی
 میں نے اس سب پر قبضہ کیا فلان فلان مچھیر فلان سال سے اب یہ سب میں مع منافع اور حقوق میرے
 قبضہ میں آئے مگر میری ملک نہیں ہے اس میں سے کوئی چیز اور نہ مجھ اور اس میں سے کسی کا دعویٰ یا طلبہ
 اگر صرف نہ کہیتی کرینگا جسکا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پھر اس مدت گزرنے
 کے بعد تیری زمین سب تجھ کو ملے گی اور تیری قبضہ میں جاوے گی اور تجھ اختیار ہو کہ مدت گزرنے کے
 بعد مجھے اس میں سے بیدل کر دے یا اس شخص کو جو میری وجہ سے دخل رکھتا ہوا قراو کیا اس سب مضبوطی فلان
 اور فلان نے یہاں پر دونو کے دستخط یا مھر چاہیے اور اس کی دو نقلیں بھی جاوین گی ایک تو زمین کے

مالک یاں رہو گی اور دوسری میں لینے والیکے پاس ذکر اختلاف الفاظ

الْمَأْثُورَةُ فِي الزَّرْعَةِ بَيَانُ اَوْنِ مُخْتَلَفِ سَبَارَتُونِ كَا جَوْزِ زَرْعَتِ كَيْ بَابِ مِثْلِ مَقُولِ هِیْنَ
 عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ مَحْمُودٌ يَقُولُ اَلْأَرْضُ عِنْدَ مِثْلِ مَالِ الْمُضَارَبَةِ قَاصِلٌ فِي
 مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَاحٌ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلَحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلَحْ فِي الْأَرْضِ قَالَ
 وَمَكَانُ الْكَرْمِ بَأْسَانٌ يَنْدَحُ أََرْضُهُ كُلُّهَا إِلَى الْأَكْثَرِ عَلَى أَنْ يَجْعَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ
 وَأَهْلُ بَيْتِهِ وَبَقَرَهُ وَكَأَيُّنَ شَيْئًا يَكُونُ النِّقْفَةُ كَقُلُوبِ الْأَرْضِ تَرْجُمَةُ ابْنِ عُثْمَانَ

۲۷۹

روایت ہر محمد کہتے تھے زمین کا حال ایسا ہی جیسی مضارب کا مال تو جو مضارب کے مال میں جائز ہو وہ میر
میں بھی جائز ہے اور جو مضارب کے مال میں درست نہیں نہ زمین میں ہی درست نہیں اور کبھی میرے
مزویک کوئی قباحت نہیں اگر کوئی شخص اپنی سب زمین کا نیکار کے حوالے کرے اس شرط پر کہ وہ خود اور اوس کے
بچی بالے اور لوگ محنت کریں بل بھی اسی کی لیکن خرچہ اوپر نہیں وہ سب زمین لے گا ہے عمن ابن عمر ان
النبي صلى الله عليه وسلم دفع الى يهود خيبر غنما وارضها على ان يعملوها باموالهم
وان رسول الله صلى الله عليه وسلم شطر ما يخرج منها ترجمه عبد بن عمر سے روایت ہر رسول
صلو اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں کے درخت سپرد کردیے اور زمین بھی دیدی کہ تم محنت کرو اپنے
خروج سے اور جو کچھ پیدا ہو اوس میں سے آدھا ہمارا ہے عمن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم دفع الى يهود
خيبر غنما وارضها على ان يعملوها باموالهم وانك لرسل الله صلى الله عليه وسلم شطر من ثمرتها
ترجمہ یہی جو ادھر گزرا عمن ناظر ان عبد الله بن عمر كان يقول كانت الارض مكدى على عهدنا
الله صلى الله عليه وسلم على ان لزيت الا دخن ما على بيع الساقين من الزرع وكذا ثمة من التبن لا
اذرى حكمه هو ترجمہ نفع سے روایت ہر عبد بن عمر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کپت
بنائی پر دیجاتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار مینڈون پر ہوا اور کچھ گھاس کی مقدار جو معلوم نہیں زمین کے
مالک کو ملے عمن عند ابن عمر بن الاسود قال كان عثمان يزرعان بالثلث والربع والي شريكهما
وعقبة ولا سود يعلمان فلا يعتذران ترجمہ عبدالرحمن بن اسود سے روایت ہر میری دو دن چھ ما رعیت
کرتی تھے تہائی اور چوتھائی پر اور میں دن دونوں کا شریک تھا اور عقلمند اسود کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ کچھ کہتے
عمن سعید بن جبیر قال ابن عباس ان حمير ما انتم صابغون ان يكون احدكم كذا هذا
بالذهب والورق ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہر ابن عباس نے کہا بہتر ہے جو نرم کرتی ہو انہی میں کو
سوئے یا چاندی گردے کر لئے دیتی ہو عمن ابن ابراہیم وسعيد بن جبير اقصاك انا لا يران
باسانا استيجار الارض البيضاء ترجمہ ابراہیم اور سعید بن جبیر بخیر دین کو گرایہ پر دنیا برا نہیں سمجھتے
تھے عمن محمد قال لما علم دش حجاج ان يعطى في المضارب الا بقضائين كان ذمما قال
للمضارب سيئت على مصيبة تعد بها فرجا قال لصاحب المال سيئتك ان اميتك مخارتك
فقد لا فميته يا لله ما خالك ترجمہ محمد کے شریح زوج قاضی تھی کو فی میں مضارب کے باب میں دو
طور سی حکم دیتے تھے کہ کسی نو مضارب کو کہتے تو گواہ لا اوس مصیبت پر جسکو وجہ سی تو معذور رہی را اور تاوان
دنیا شرے) اور کبھی صاحب مال کو کہتے تو گواہ لا اس بات پر کہ مضارب نے خیانت کی نہیں تو اوس سے حلف لے لیں

کی کہ اس نے خیانت نہیں کی سخن سے محمد بن النیب قال لا بأس بإجلدته الأثر البیضاء بالذکر
 وَالْفِطْرَةِ وَقَالَ وَإِذَا دَعُمَ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ بِمَا لَفَرَا حَتَّى قَارَا دَا أَرَبْتَ كُتِبَ عَلَيْكَ بِذَلِكَ كِتَابًا كُتِبَ
هَذَا كِتَابُ كُتِبَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوَّعًا مِنْهُ فِي حَقِّهِ مِنْهُ وَجَوَّازِ أَمْرِهِ لِفُلَانٍ
 ابْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَعَمْتَ الْإِنْسَانَ بِشَقِّهِ كَمَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَشْرَةَ الْأَوَّلِ وَدَرَاهِمٍ وَحُجَّاجِيَا كَذَا
 وَتُرْبُ سَبْعَةً قِرَاصًا عَلَى تَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَإِذَا الْإِمَانَةُ عَلَى أَنْ أَشْتَرِيَ
 بِهَا مَا شِئْتُ مِنْهَا أَكُلُ مَا أَرَى أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَأَنْ أَهْرُقَهَا وَمَا شِئْتُ مِنْهَا فِيمَا أَرَى أَنْ
 أَصْرِفَهَا فِيهِ مِنْ صُنُوفِ التَّجَارَاتِ وَأَخْرُجُ بِمَا شِئْتُ مِنْهَا حَتَّى تَشْتُرَ وَأَبْنِعُ مَا أَرَى أَنْ
 أَبْنِعَهُ مِمَّا أَشْتَرِيهِ بِقَدَرِ كَيْفِ أَمْ يَنْسِيَهُ وَيَبْعِي رَأَيْتُ أَمْ يَبْعِي عَلَى أَنْ أَكُلُ فِي جَمِيعِ
 ذَلِكَ كُلِّهِ بِرَأْيِي وَأَوْ كَلَّ فِي ذَلِكَ مَزْنَانِي وَكُلُّ رَزَقِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ قُرْبِي
 بَعْدَ رَأْسِ الْمَالِ لَكِنْ دَعَمْتَكَ الْمَذْكُورَ إِلَى الْمَلِكِ مُبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَمُؤَيَّنِي وَبَيْنَكَ
 نِصْفَيْنِ لَكَ مِنْهُ النِّصْفُ حِطَّ رَأْسُ مَالِكَ وَلِي مِنْهُ النِّصْفُ تَامًا بِعَسَلِي فِيهِ وَمَا كَانَ
 فِيهِ مِنْ مَوْضِعَةٍ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ فَحَبَضْتُ مِنْكَ هَذِهِ الْعَشْرَةَ الْأَوَّلِ دَرَاهِمٍ أَوْ كَلَّ الْجَمَادِ
 مُسْتَهْلٍ تَهْمًا كَذَا فِي سَنَةِ كَذَا وَجَارَتْ لَكَ فِي يَدِي عِدَّةُ قِرَاصٍ عَلَى الشَّرْطِ الْمَشْرُوحِ فِي
 هَذَا الْكِتَابِ أَقْرَ فُلَانُ وَفُلَانُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ لَا يَطْلُوعَ أَنْ تَشْتَرِيَ وَأَبْنِعَ بِالْغَيْبَةِ
 كُتِبَ وَقَدْ تَعَيَّنَ أَنْ أَشْتَرِيَ وَأَبْنِعَ بِالْغَيْبَةِ تَرْجُمُودُ بْنُ سَيْبٍ كَمَا خَالِي زَمِينُ كَوْرِي
 پر دنیا کچھ بڑا نہیں سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کہے کہ کچھ مال مضاربیت کے طور پر دے
 ف جسکو قرض ہے کہتے ہیں وہ یہ کہ روپیہ ایک لاکھ اور محنت دوسری کی اور نفع میں دونوں شریک
 ہوں ف پھر چاہیے کہ نوشتہ کر لے اور پھر اس طور سے لکھی یہ وہ کتاب ہے جسکو فُلَان نے فُلَان
 کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جو نام کجالت میں فُلَان کے لیے جو فُلَان کا بیٹا ہے تو نے
 مجھکو دیے فُلَان مہینو فُلَان سہ کے شروع ہوتی ہی دستخار درم جو کھرے اور جو کھوتی ہر دینم سات
 شتقال وزن کے بطور مضابیت کے اس شرط پر کہ میں اسد تعالیٰ سے ڈرنا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت اور اگر
 اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہموں سے خرید کر دے گا اور صرف کرو گا یعنی اور درہموں میں بیاروں
 سو بدلوں گا اور ہر کمزورنگا جہان مناسب دیکھوں گا جس تجارت میں چاہوں گا اور جہان مناسب ہو گا وہاں بیجاؤں گا
 اور جو مال میں خرید کر دے گا اسکو نقد یا او دار جیسا مجھ مناسب معلوم ہو گا بیچوں گا اور مال کے قیمت میں نقد یا بدلوں لے گا
 دوسرا مال لوں گا ان سب باتوں میں میں اپنے رائے کے مطابق عمل کروں گا اور جسکو چاہوں گا اپنی طرف سے قبول

کتاب الحدیث

غلام شریک بن

الکیرف

کتاب کعبہ

من الحجاب

بیننا معاملا

من العمارات

و دیون

مما کان

العمارة

نعم

حکم

تعیین

کل واحد

معمرا

فلان

میں اس

اور خرید

اور ہند

تین

اب تک

کو اور

کسی کو

اور

اور

ماکان اذا کان متفقاً و متیناً یخفی لحدیثا عن ابی خیر

وضد کے طور پر پھر ایک کتابت کرے اور ہون کے کہا جائے

الشکاء عن شریک بن حصہ دارون کی شرکت چھوٹے کا بیان

فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ

معا فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ فی کلاہ

و متاجرات و اشریہ و بیوع و خلطہ و نیرک فی اقوال

و فروض و مضارفات و ذیاع و امانات و سقاہ و مضاربات

و اجرات و مزارعات و مواکات و ماکات و ماکات و ماکات

ماکان بیننا من کل شریکہ عن کل خالطہ کانت جرت

و المعاملات و مکتنا ذلک کلاہ فی جمیع الاموال و مکتنا ذلک کلاہ

نعم و مکتنا مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

حکم و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

تعیین و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

کل واحد و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

معمرا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

فلان و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

میں اس و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

اور خرید و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

اور ہند و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

تین و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

اب تک و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

کو اور و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

کسی کو و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

اور و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

اور و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا و مکتنا

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَجْعَلْ لَكَ كُفْرًا تَكْذِبًا وَلَا يَجْعَلْ لَكَ كُفْرًا تَكْذِبًا
 حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خَشِيتُمْ اللَّهَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا افْتَدَيْتُمْ بِهِ فَمَا يَسَدُّ
 تَمَّ كُودِ رَسْتِ هَبِينَ عَمْدَتُونَ سِهْرِي لِنِيَا دِيَا هُوَا كَرَجِبِ دُونُونَ ذَرِينَ كِهْ اَسَدِ كِهْ قَا صَدْرُ هَبِيكِ نَزْ كِهْ كِلِيكِ
 بِهْرَجِبِ اِيَا دُرُو عَوْرَتِ بِرُكْنَاهُ هَبِينَ كِهْ كِهْرِي بِكَرْ اَسَرِي كُوْجُورِ اِيُوْ سِهْ هَذَا الْكِتَابُ كِتَابُهُ فَلَا نَدِي
 بِنْتُ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ فِي صِحِّهِ مِنْهَا وَجَوَازُ امْرِىَ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ اَنْ يَكُنْتُ
 رَوْجَهُ اَلَكِ وَكُنْتُ دَخَلْتُ فِي ذَا فَضِيَّتِ اَلَى شَعْرَتِي كَرِهْتُ هَضْبَتَكَ وَكُصِبْتُ مُفَارَقَتَكَ
 عَنْ غَيْرِ اِضْرَارٍ مِّنْكَ لِي وَلَا مَنَعَتْنِي لِحَقِّي وَاجِبٌ لِّي عَلَيْكَ وَاِنْ سَأَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا اَنْ
 لَا نَقِيمَ حُدُودَ اللَّهِ اَنْ تَخْلَعَنِي فَنُبَيِّنَ لَكَ بِطَلِيقَةٍ جَمِيعَ مَا لِي عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ
 لَكَ اَوْ كَانِ اِدْنِيَا اَحْيَاءُ اَمْثَلُ اَوْ كَانِ اِدْنِيَا اَحْيَاءُ اَمْثَلُ اَوْ كَانِ اِدْنِيَا اَحْيَاءُ اَمْثَلُ اَوْ كَانِ اِدْنِيَا اَحْيَاءُ اَمْثَلُ
 سِوَا مَا فِي صَدَاقٍ فَفَعَلْتُ اَللَّهُ سَأَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلِيقَتِي بِأَيْتَةٍ جَمِيعَ مَا كَانَ
 بِي عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ اَللَّهُ مَبْلُغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَبِالَّذَيْنِ السُّمَاءُ فِيهِ سِوَى ذَلِكَ
 قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ حَاطَبَتِكَ اَيَايَ بِي وَحُجَا وَبَبَّ عَلَى قَوْلِكَ مِنْ
 قَبْلِ اَنْصَادٍ رَاعِيًا مَنْطِقِيًا ذَلِكَ وَدَفَعْتُ اَيْتَكَ جَمِيعَ هَذِهِ الدَّائِنِينَ السُّمَى مِمَّا مَضَى
 هَذَا الْكِتَابَ الَّذِي خَالَفْتَنِي عَلَيْهَا وَفِيهِ سِوَى مَا فِي صَدَاقٍ قَصُرْتُ بِأَيْتَةٍ مِّنْكَ
 مَا اَلَيْكَ اَلَا مَرَى بِهَذَا الْحُلُمِ الْمُوصُوفِ اَمْرُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مَلَاكَةَ
 وَلَا رَجْعَةَ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِيعَ مَا يَحِبُّ لِيْنِي مَا دُمْتُ فِي عِلْدِيَّةٍ مِّنْكَ وَجَمِيعَ مَا احْتَاجُ اِلَيْهِ بِمَا
 مَا يَحِبُّ لِيْلَطْفَةِ اَلَّتِي تَكُونُ فِي مِثْلِ خَالِي عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي يَكُونُ فِي مِثْلِ خَالِهَا فَلَمْ يَتَّقِ كُلَّ اَحَدٍ
 مِمَّا قَبِلَ صَاحِبِهِ حَقًّا وَلَا دَعَاوَى وَلَا طَلَبَ فَعَلَى مَا دَعَى وَاحِدًا مِمَّا قَبِلَ صَاحِبِهِ مِنْ حَقِّهِ
 دَعَاوَى وَمِنْ طَلَبِهِ يَوْجُزُ لِيُجِزَّ فَهُوَ فِي جَمِيعِ دَعَاوَاهُ مَبْطُلٌ وَصَاحِبُهُ مِنْ ذَلِكَ اَجْمَعُ
 بِرِيْنِي كَيْ قَدْ قَبِلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِمَّا كُلُّ مَا اَقْرَأَهُ بِي صَاحِبُهُ وَكُلُّ مَا اَبْرَأَهُ مِنْهُ يَمْنًا وَصِفَ فِي
 هَذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ حَاطَبَتِكَ اَيَايَا قَبْلِ اَنْصَادٍ رَاعِيًا مَنْطِقِيًا وَافْتَرَا فَاَنْعَزَ فُجْلِسَا
 الَّذِي جَرَى بَيْنَهُمَا اَقْرَبَتْ فَلَانَةُ وَفَلَانٌ تَرَجَمَ بِهِ رُوْهُ كِتَابُ هِرْ جَسُوْ كَلْهَا فُلَانِي عَمْرَتِ نِيْ جُورِي
 فُلَانِي نَحْضُ كِيْ اَوْرُوْهُ بِمَا هِرْ فُلَانِي نَحْضُ كَا اِنْسِيْ حَالَتِ صَحْتِ اَوْرُوْهُ نَحْضُ مِيْنِ فُلَانِي نَحْضُ كِيْ لِيْهِ جُوْ فُلَانِي
 كَا بِنَا هِيْ كِيَا مِيْنِ نِيْ رِيْ بِيْ اَبِيْ هِيْ اَوْرُوْهُ نَحْضُ سِيْ جَمْعِيْ صَحْتِ كِيْ هِيْ اَوْرُوْهُ نَحْضُ سِيْ جَمْعِيْ صَحْتِ كِيْ هِيْ اَوْرُوْهُ نَحْضُ سِيْ جَمْعِيْ صَحْتِ
 هِرْ رِيْ اَوْرُوْهُ نَحْضُ سِيْ جَمْعِيْ صَحْتِ كِيْ هِيْ اَوْرُوْهُ نَحْضُ سِيْ جَمْعِيْ صَحْتِ كِيْ هِيْ اَوْرُوْهُ نَحْضُ سِيْ جَمْعِيْ صَحْتِ

مُنْعِي
 فَنَبِي

٧

تو نے روکا اور میں تجھ ہی درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اسد کے دستور ٹھیک نہ رکھیں گے کہ جو یہی
 خلع کر لے اور بھی ایک طلاق بائن دیدے اوس سب بھر کے بدلے میں جو میرا تیری ذمہ ہو رہا ہے اور وہ اتنی نفی
 دینا رہیں کہ ہر اتنے شغال کے اور اتنی دینا کہ ہر اتنے شغال کے اور جو میں نے جھگڑا کیا ہے سو میری جھک
 پہر تو نے میری درخواست قبول کی اور بھی ایک طلاق بائن دیا اوس سب بھر کے بدلے جو میرا تجھ پر باقی تھا
 اور جسکی تعداد اس کتاب میں بھی ہے اور اودن دینا روں کے بدلے جسکی تعداد اور بیان ہوئی سو میرے بھر
 میں نے یہ قبول کیا تیرے سامنی جب تو میری طرف مخاطب تھا اور میں تیری بات کا جواب دیتی تھی قبل اسبات
 کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں اور میں نے دیدی تجھ وہ سب دینا جسکی تعداد اور مذکور ہوئی ہیں کتاب پر
 جنکے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری میرے سوا اب میں تجھ سے بائن (جدا) ہو گئی اور اپنی مرضی کی آپ
 مالک ہوئی بوجہ اس ظلم کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا میرے لئے چھتیا رہا نہیں کچھ مطالبہ میری نہ بھی رجوع کا اختیار ہے
 اور میرا طلاق جی نہیں ہے کہ پھر اگر چاہے تو مجھ کی بی بی بنالے بلکہ بائن ہے اور میں نے تجھ ہی کی یہ سب وہ
 حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہیں جنکے میں تیری مدت میں ہوں) یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور میری
 وہ چیزیں میں نے بھر پائیں جو مانند میری طلاق والی عورت کے یہی درکار ہوتی ہیں اور دنیا ہوتی ہیں خاوند
 کو مانند تیرے اب کسی کو ہم میں سے دوسری کی طرف کوئی حق یا دعویٰ یا مطالبہ باقی نہیں اگر کوئی ہم میں سے
 دوسری پر کی طرح کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اسکا سب عوی باطل ہو اور یہ دعویٰ کیا
 وہ باطل ہی ہے ہم میں سے ہر ایک نے اپنی ساتھی کا آزار اور اسکا ابرا دینی ہی کرنا قبول کیا جسکا ذکر اوس
 کتاب میں ہوا وہ بد و مول جواب کی وقت قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے بٹھ کر
 جہاں یہ افراد ہوئے ہیں غا و د اور جو رو کے طرف سے یعنی ہمارے دونوں کی پیمین **الکتاب**
 غلام یا لونڈی کو کتاب کرنا جسکی تفسیر آگے آتی ہے فرمایا اسد تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الْكِتَابَ بِمِثْلِ
 مِثْلِكُمْ اَيُّهَا لَكُمْ فَاَتَوْهُمُ اِنْ يَخْلَعُوْهُمْ فَيُعْطُوْهُمُ حَتٰى اَعُوْا فَاُولٰٓئِكَ اُولُوْا بِنَانِ الْكِتَابِ هُنَا جَابِئِيْ مِنْ تُو
 مِثْلِكُمْ فَلَا تَنْبِذْنِ فُلَانٍ فِيْ حَتْمٍ مِنْهُ وَجَوَازُ اَكْرَهَتِنَا الْتَوَلَّيْتُ الَّذِيْ يُسَمِّيْ فُلَانًا وَهُوَ يَوْمِئِذٍ
 فِيْ مَنَاصِبٍ وَبَيِّنَةٍ اِنَّ كَاتِبَتَكَ عَلَى ثَلَاثِ اَافٍ وَزَيْمٍ مِّنْ حُجْرٍ جَاوِدٌ وَكَذٰلِكَ سَبْعَةٌ مِّنْجَمٍ حَبْلَتِكَ سَبْعٌ
 سَبْعِينَ مِّثْلَ كِيَاةٍ اَوْ لَهَا مِثْلُهَا كُلُّهَا اَمِنْ سَبْعَةٍ كَذٰ اَعْلٰى اَنْ تَدْفَعِ لِيْ هٰذَا الدَّالُّ الْمُسَمَّى
 مِثْلَكَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ حُجْرٍ مِّمَّا فَانَتْ حَرْفٌ مِّمَّا لَكَ مَا لَاحِظٌ لَّكَ وَحَبْلَتِكَ مَا حَبْلَتِكَ فَانْ اَخْلَعْتَ
 شَيْئًا مِنْهُ عَنْ نَّحْبِهِ بِكَلِمَةٍ اَوْ سَبْعَةٍ وَكَذٰلِكَ رَفَعْنَا لَكَ الْكِتَابَ لَكَ وَقَدْ عَلِمْتَ مِثْلَكَ بِسَبْعَةٍ

یابا دیسی نے اپنی صحت عقل اور بدن کی حالت میں کہ جو کچھ اس کتاب میں کہا ہے وہ سب حق و حقیقت کا ہے اور بیان کیا گیا **عشق** اور ذکرنا۔ جب غلام مالویدی کو آزاد کرے تو یوں لکھ دے **وہذا کتاب**

کتابہ فلان بن فلان کوعا فی صحیحہ منہ و جواز لہ فی شہرہ کذا من سندہ کذا

لہذا الزعمی الذی یسمی فلان کوعا منہ منہ فی ملک ویکوہ الحق اعتقناک تقراراً الی

اللہ عزوجل واتباعاً یحییٰ لہ عتقا بکا لا مستثنویہ فیہ ولا رجعت لہ علیک فانت حق

لوجہ اللہ والدار الاخری لا یسئل لہ ولا یأخذ علیک الا الحق کما قالہ لہ ولعصی منہ منہ

ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس کو کہا فلان اور فلان نے اپنے خوشی سی حالت اور جواز تصرف میں فلان معین اور فلانی

سال میں اپنی رومی غلام کے لیے جس کا نام بھی ہے اور وہ ۱۲۷۱ تک اس کے ملک اور تصرف میں ہے کہ میں نے

جہم کو آزاد کیا اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اس کا بڑا ثواب چاہنے کی لیے آزادی قطعی جس میں کوئی

شرط نہیں مروجہ لاحق ہے اب تو آزاد ہو اس کی سطر اور آخرت کی ثواب کی لیے میرا بھروسہ ہے خیر نہیں اور

نہ اور کسی کا مگر ولا کے لیے وہ میری ہی اور میری طرفوں کی سیر و بعد تمام ہوئی وہ روایت جو شیخ کی اس تھی

کتاب الخاریۃ کتاب لڑائی کی خبر اللہ تم خون کر نیکی رحمت عوہ

اکیں بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ائیرت ان افاضل الذکر کین حتی یشہدوا

ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدا ورسوله فاذا شہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمد

رسول اللہ وصلوا صلاتنا واستقبلوا قیلتنا واکلوا ذباحننا فقد حرمت علینا ماؤم

واموالہم الا بحقہا ترجمہ اس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی حکم ہوا

مشرکوں سے زمین کا جب تک وہ گواہی میں سب بات کی کہ کوئی بھی معبود نہیں ہوا اس کے اور بیشک حضرت

محمد رسول اللہ کو بندہ میں اور اس کے پیچھے ہوئے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے

قبلے کی طرف منہ کریں نماز میں اور ہماری نیکوئی ہوے جانور کہا دیں جب یہ سب باتیں کہنے لگیں تو مجھے

ہو گئی اون کے خون و مال مگر کسی شک و شبہ کے یعنی حیا قصاص میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کا کسی

ملک کے ایمان قبول نہ کریں و سبقت تک اعلان کی جان اور مال محفوظ نہیں ہر ایک مسلمان اون کو قتل کر سکتا ہے

کمال لوٹ کر لاسکتا ہے عن اکیں بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ائیرت ان

افاضل الناس یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ فاذا شہدوا ان لا الہ

الا اللہ وان محمد رسول اللہ واستقبلوا قیلتنا واکلوا ذباحننا فقد حرمت علینا ماؤم

وعلیہم ما علیہم وعلیہم ما علیہم ترجمہ میری

نہ

گزر آنا زیادہ ہو کہ اون کے لیے ہر جو مسلمانوں کی بی اور اون پر ہر جو مسلمانوں پر ہے **عَنْ مَيْمُونِ بْنِ**
زَيْدٍ كَمَا أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا خَمْرَةَ مَا يُجِبُ مَذْمُورَ الْفِيلِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ يَشْهَدُ أَنَّ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ وَاسْتَقْبَلَ قَبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَوَاتَنَا وَآكَلَ ذَبْحَتَنَا فَهُوَ
مُسْلِمٌ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْكَ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ مبین بن سیاہ نے انس بن مالک سے پوچھا اسی خمرہ
مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے اور انہوں نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجی ہوئے ہیں اور ہمارے قبیلہ کھیر
منہ کری اور ہمارے طرح نماز پڑھے اور ہمارا دیر کیا ہوا جانور کہا دے تو وہ مسلمان ہے اور اس کے لیے ہیں وہ
سب حق جو مسلمان کر لے ہیں اور اسپر ہیں وہ سب حق جو مسلمانوں پر ہیں **عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلَ**
النَّبِيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُفَاعِلُ
الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرُتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ وَتَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُعْطُوا الزَّكَاةَ وَانَّهُ لَوْ
مَنْعُوْنِ عَنْهَا قَاتِمًا كَانُوا يُعْطَوْنَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا اَللَّهُمَّ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَاَلَا
تَرَ اَيْتَ رَأَى اَبِي بَكْرٍ كَذَلِكَ شَرَحَ عَلَيَّ اَنَّكَ لَتَقُوْا رَجُلًا انس بن مالک سے روایت ہے جب رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو بعضی عرب اسلام سے بکھر گئی حضرت عمرؓ نے کہا اسی ابو بکرؓ تم عربوں سے
کیونکر لڑو گے (حالانکہ وہ لالہ الا اللہ کے قائل ہیں) ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا جب تک وہ گواہی دین اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ
اور میں اللہ کا ہیجا ہوا ہوں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تم خدا کی اگر وہ ایک بکر کی بچہ نہ دیں گے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا حضرت عمرؓ نے کہا جب میں نے ابو بکرؓ کی اسے
کھلی کھلی دیکھی تو میں نے جانا کیجے حق ہے **ف** احمدیہ سے باطل ہو گیا خیال ان جاہلون کا جو کہتے ہیں فقط
لا الہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیے کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبر دن کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے
ورشتون کو نہ مانے جس حدیث میں یہ بات آئی ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت میں جاوے گا اوس سے مراد
یہی ہے کہ وہ عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکھے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ**
النَّبِيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَفَ اَبُو بَكْرٍ وَكَفَرُ مِنْ كُفْرٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ
اَلَا يَكْفِيكَ كَيْفَ تُفَاعِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرُتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يُعْطُوْا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَنَقَلَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ عَنْهُمْ مَقِيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِبَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ

اگر کسی حق کے لئے اور اس کا حساب اس پر ہی اس **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرْتُ مَعَهُ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ قَدْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنْ قَالَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مَنِيَّ مَالَهُ وَكَفَسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ
 مَن قَرَأَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزُّكُوفِ قَرَأَ الزُّكُوفَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَلَمْزْهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَالُوا لَا يُؤْذِنُونَنَا
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِمَا قَالَ عُمَرُ قَالُوا مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهَ
 تَسْبِيحَ صَدِّيقِ ابْنِ بَكْرٍ لَقَاتِلَ هَرَقْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ تَرْجِمُهُ هِيَ جَوَابُ رِزْرِ السِّمِينِ عَفَا كَيْسَى عَمَّا قَالَهُ
 يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ بِهِيَ **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ
 حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مَنِيَّ كُفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ
 تَرْجِمُهُ أَبُو رِزْرِ **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** قَالَ فَاجْمَعِ أَبُو بَكْرٍ لِقَاتِلَهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ
 النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 فَإِذَا قَالُوا هَا عَصَمَ مَنِيَّ دِمَاءُ نَفْسٍ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ مَن قَرَأَ بَيْنَ
 الصَّلَاةِ وَالزُّكُوفِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَالُوا لَا يُؤْذِنُونَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِمَا قَالَ عُمَرُ قَالُوا مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهَ قَدْ تَسْبِيحَ صَدِّيقِ ابْنِ بَكْرٍ لِقَاتِلَهُمْ
 هَرَقْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ تَرْجِمُهُ أَبُو رِزْرِ رَمَى نَفْسَهُ بِهَا أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ كَمَا لَوْ كُنَ كَوَيْسُ سَعْدٍ يَهْرُؤِي أَوْ نَفْسِي لَمْ يَكُنْ
 لِي لَوْ عَمَى نَفْسَهُ كَمَا هِيَ ابْنِ بَكْرٍ كَيْسَى مَكْرُورٌ تَسْبِيحَ صَدِّيقِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَا مَنَعُونَا
 مَنِيَّ دِمَاءُ نَفْسٍ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَا مَنَعُونَا
 مَنِيَّ دِمَاءُ نَفْسٍ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَحْرُومٌ
 عَلَيْهِمَا دِمَاءُ نَفْسٍ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَرْجِمُهُ ابْنُ رَوَابِيتِ كَاوِ رِزْرِ كَاوِ خَيْرِ كِي رَدِيتِ
 مِينَ بَحْثِي كَمَا أَنَّهُ فَرِيَا بَحْثِي رِينَ كِي لَوْ كُنَ سَبِيْنَا نَكْ كَمَا وَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَاهِينَ غَيْرِ تَكْ **عَنْ النَّبَاكِزِيِّ**
 قَالَ لَكَامِعِ النَّبَاكِزِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَاةَ رَجُلٍ فَسَارَهُ فَقَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ قَالَ نَعَمْ وَكَيْفَ يَقُولُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُوهُ حَتَّى

اَنْ اَمْرًا اَنْ اَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَاِذَا قَالُوْهُمَا خَضَعُوْا لِيْ وَمَا نَمُرُّكُمْ
 بِمَا نَحْبُوْهُمَا وَنَمُرُّكُمْ عَلَى اَمْرٍ رَّحِمَةً لِّمَنْ اَنْتُمْ رَّحِمَةٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اَسَدٍ صَليُّ اَسَدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَأَلَهُ
 اَنْتُمْ مِنْ اِيْكَ فَنَصَّ اَيَّ شَيْءٍ كُوْنِيْ اَبَسَ كَبِهْ كَبِهْ اَبَسَ فَرَايَا قَتْلَ كَرُوْا وَسُكُوْ بَحْرَ اَبَسَ فَرَايَا كَبِهْ كَبِهْ تِيَا هُوَس
 بَاتِ كِي كَبِهْ سَوَا اَسَدَ كِي كُوْنِيْ عِبَادَتِ كِي لَا تِيْ نَبِيْنِ وَهْ شَخْصُ بُولَا اَنْ مَكْرَا سَبِيْ بَحْرَانِيْ كِي لِيْ كَبِهْ تِيَا هُوَس دُوْرُوْ
 مِيْنِ اَوَسُ كُوْنِيْ نَبِيْنِ اَبَسَ فَرَايَا مَتِ قَتْلَ كَبِهْ اَوَسُ كُوْنِيْ كِي مَكْرَا سَبِيْ كَبِهْ تِيَا هُوَس لُوْ كُوْنِ كِي رُشِيْ كِيَا يَهَاتُكْ كِي وَهْ لَا اِلَهَ اِلَّا
 كَبِهْ مِيْنِ اَبَسَ رَجَبِ وَهْ يَهْ كَبِهْ مِيْنِ لُوْ اَوَسُوْنِ شِيْ بَحْرَا يَهْ اَبَسَ رَجَبُوْنِ اَوَسُوْنِ كُوْنِيْ مَكْرَا سَبِيْ كَبِهْ تِيَا هُوَس رَجَبِ
 اَوَسُوْنِ اَسَدِ رَجَبِ رَجَبِ قَالِ دَخَلْ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفْنُ فِيْ قُبَّتِيْ فِيْ
 مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ فَيَذَرُكَ اَوْ حِيْ اِيْ اَنْ اَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مَضُوْا تَرَحُّمَةً
 اِيْكَ شَخْصِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اَسَدِ صَليُّ اَسَدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْ سَبَسَ اَسَدِ مَدِيْنَتِيْ كِي سَبَسَ مِيْنِ اِيْكَ قُبْرِيْ اَسَدِ
 هَمَّ اَبَسَ فَرَايَا مَكْرَا سَبَسَ مَدِيْنَتِيْ هَمَّ اَبَسَ فَرَايَا مَكْرَا سَبَسَ مَدِيْنَتِيْ هَمَّ اَبَسَ فَرَايَا مَكْرَا سَبَسَ مَدِيْنَتِيْ
 اَوَسُوْنِ يَقُوْلُ دَخَلْ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفْنُ فِيْ قُبَّتِيْ وَنَسَافَ لَنُكْرِيْ تَرَحُّمَةً
 اَوَسُوْنِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اَسَدِ صَليُّ اَسَدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْ سَبَسَ اَسَدِ مَدِيْنَتِيْ كِي سَبَسَ مِيْنِ اِيْكَ قُبْرِيْ اَسَدِ
 حَدِيْثِ كُوْنِيْ اَلْعَمَلُ فِيْ سَلَامٍ قَالِ مَعْتُ اَوْ شَا يَقُوْلُ اَيُّ تِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفَدِ لَيَقِيْفُ كُنْتُ مَعَهُ فِيْ قُبَّتِيْ هَمَّ اَبَسَ فَرَايَا مَكْرَا سَبَسَ مَدِيْنَتِيْ هَمَّ اَبَسَ فَرَايَا مَكْرَا سَبَسَ مَدِيْنَتِيْ
 فَقَالَ اِذَا هَبْتَ فَاَقْتُلْهُ قَالِ اَيْسَرُ لِيْ هَبْتُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاقِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ قَالِ يَهْ تِيْ هَبْتُ فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِيْظُ ذَرَّةً حَتَّى قَالِ اَمْرًا اَنْ اَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا
 اِلَّا اللَّهُ فَاِذَا قَالُوْهُمَا خَضَعُوْا لِيْ وَمَا نَمُرُّكُمْ بِمَا نَحْبُوْهُمَا وَنَمُرُّكُمْ عَلَى اَمْرٍ رَّحِمَةً لِّمَنْ اَنْتُمْ رَّحِمَةٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اَسَدِ
 لَنُكْرِيْ تَرَحُّمَةً اَلَيْسَ يَهْ تِيْ هَبْتُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاقِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ قَالِ اَيُّ تِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِنِ سَلَامٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اَسَدِ صَليُّ اَسَدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْ سَبَسَ اَسَدِ مَدِيْنَتِيْ كِي سَبَسَ مِيْنِ اِيْكَ قُبْرِيْ اَسَدِ
 پھروں کے ساتھ تھا ایک فرمیں سب لوگ سو گئی فقط میں اور آپ جانتی تھی تھے میں ایک شخص آیا اور چپکی
 سی کچھ مین کین آپ سے اپنے فرمایا جتا قتل کرو اسکو پھر آپ فرمایا کیا وہ گواہی نہیں دیتا اس بات کی کہ
 کوئی برحق مہو وہ نہیں سوا اللہ کے اور میں اسکا رسول ہوں وہ بولا کیون نہیں گواہی دیتا اس بات کے
 آپ فرمایا چوڑی اوسکو پھر فرمایا مجھ حکم ہوا لوگوں کو اٹھنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ پہنچا
 نے یہ کہہ کر اٹھ کر بائیں اور بال منظر ہو گئے مگر کسی شخص نے بے - محمد نے کہا میںو شعبہ سے پوچھا کیا یہ حدیث
 میں نہیں ہے بلکہ شیخہ ان لا الہ الا اللہ والی رسول اسکا وہ نہوں نے کہا میں سمجھا ہوں کہ ہر اور میں نہیں جانتا

عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا بِالْإِسْلَامِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ تَحْرُومًا وَمَا دُونَ ذَلِكَ يَحْفَظُ تَرْجَمَهُ دَسْ سَوَابِيتِ هِرْ رَسُولِ اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ فِي تَرْيَا
 بَحْرٍ حَكَمَ هِرْ لَوِ كُونِ سِي لَوِي كِيَا يَهَاتُكُمُ كِهْ دِهْ كُوَا هِي مِينَ اسْمَاتِ لَوِي بُو جَنِّ كِهْ لَاتِي نَهِيْنِ سَوَا اسْمِ كِهْ يَهِي
 حَرَامُ هُوَا جَوَابِيْنِ كِهْ اَدْنِ كُوْنِ دِرْمَالِ مَكْرُ كَسِي حَكْمُ بَدَلِ عَنِ ابْنِ اِذْرِيشَ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ كَهْ خَطْبُ وَ
 كَانَ كَلِمَةً لِحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الْإِسْلَامَ
 يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُنْعِدًا أَوْ الْإِسْلَامَ قَبْلَ أَنْ يَكْفُرَ تَرْجَمَهُ ابُو اِدْرِيسَ سِي رَوَايَتِ هِي مِينَ نِي مَعَاوِيَةَ سَوَا وَ خَطْبُ بُو
 تَقْوَا دِرْمَالِ نَهِيْنِ نِي بِيْتِ كِهْ حَدِيثِيْنِ سَوَا اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ سِي رَوَايَتِ كِيْنِ مِينَ وَ كِهْ تَوِي مِينَ نِي سَوَا رَسُولِ
 اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ سِي اَبْ خَطْبُ مِينَ فَرَا تِي هِي رَايِكُ كِنَاهُ اسْمِ خَشْبِدِ لِيَا رِيْعِيْ اسْمِ يَخْشِي بَا نِي كِي اَكْرِي سَوَا
 كَوْصَدِ اَقْتُلْ كَسُو بَا جَنْحُ كَا فَرِ كَرْمِي رَفْعُو دَا اسْمِ اُسْكِ مَغْفَرَتِ كِي اَسْمِ نَهِيْنِ هِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلْ نَفْسَ ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْإِسْلَامُ اَقْتُلْ مَوْتًا كَرِهًا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ
 أَقْبَلُ مَنْ سَقَى الْقَتْلَ تَرْجَمَهُ عِدَا سِي رَوَايَتِ هِرْ رَسُولِ اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ نِي فَرَايَا كُوِي خُونِ نَهِيْنِ هُوَا ظِلْمُ سِي
 مَكْرُومِ كِهْ پِلِي بِيْتِ (تَقْبِيلِ) بِرَا دَسْ خُونِ كِهْ كِنَاهُ كَا اِيَكُ حَصَّةُ دَلَا جَاتَا هِي كِي كِهْ دَسِي نِي پِلِي خُونِ كِهْ نَا كَلَا
 اَوَا سِي بَحَا سِي رَا بِلِ كُو ظِلْمُ سِي مَارَا سِي طَرَحِ جَنْحُ مِينَ سِي بَاتِ نَكَالِي تَوْ قِيَا مَتِ تَكُ اَوَا كَا دَالِ اَوَا سِي مَوَا سِي كَا
 تَعْظِيمُ الدَّمِ خُونِ كِهْ نَا كَتَا بَرَا كِنَاهُ هِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيْدَا اَقْتُلْ مُؤْمِنًا اَعْظَمَ مَعْنَا اللَّهُ مِنْ ذَوَالِ الدُّنْيَا تَرْجَمَهُ
 عِدَا اسْمِ بِنِ عُمَرُ بِنِ مَاصِ سِي رَوَايَتِ هِرْ رَسُولِ اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ نِي فَرَايَا قَتْلِ اَوَا سِي كِي جَمِي مَاتِي مِينَ مِيرِ يَحَا هِي
 مُسْلِمَانِ كَا قَتْلُ كِرْنَا اسْمِ كِهْ زَرِيكَ رَا سِي دُنْيَا كِهْ تَبَاهُ هِي سِي زِيَادِي هِي مَامِ سَارِي نِي كِهَا سِي حَدِيثِ كَوَا سَنِيْنِ
 اَبْرَاهِيْمِ بِنِ مَحَا جِي هِي جَوْدِي نَهِيْنِ هِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرُوَا الدُّنْيَا
 اَكْثَرُونَ حَسْبُكَ اللَّهُ مِنْ قَتْلِ جَلِ مُسْلِمٍ تَرْجَمَهُ عِدَا اسْمِ بِنِ عُمَرُ سِي رَوَايَتِ هِرْ رَسُولِ اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ
 نِي فَرَايَا اَلْبَتَّةُ دُنْيَا كَا تَبَاهُ هُوَا مَانَا اسْمِ كِهْ زَرِيكَ حَقِيْرُ مُسْلِمَانِ كَقَتْلُ كِرْسِي رَا حَقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ مَعْنَا اللَّهُ مِنْ ذَوَالِ الدُّنْيَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ
 اَعْظَمُ مَعْنَا اللَّهُ مِنْ ذَوَالِ الدُّنْيَا تَرْجَمَهُ دُونِ رَوَايَتِ مَوَا عِدَا اسْمِ بِنِ عُمَرُ نِي كِهَا مُسْلِمَانِ كَا قَتْلُ كِرْنَا
 اسْمِ كِهْ زَرِيكَ بَرَا سِي دُنْيَا كِهْ تَبَاهُ هِي سِي عَنْ بَرِيْدَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ مَعْنَا اللَّهُ مِنْ ذَوَالِ الدُّنْيَا تَرْجَمَهُ بَرِيْدِي سِي رَوَايَتِ هِرْ رَسُولِ اسْمِ صِلِ اسْمِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْ
 نِي فَرَايَا مَوْتِ كَا قَتْلُ كِرْنَا اسْمِ زَرِيكَ بَرَا هِي دُنْيَا كَا تَبَاهُ هِي سِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

وقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما من رجل قتل مؤمنا حتى يذبح نفسه

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوَّلُ مَا یُحَاسِبُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ وَاقَالَ مَا یَقْضٰ بَیْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ
 ترجمہ عبد اسد سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندہ کی ہر نماز کا حساب ہوگا اور
 سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائیگا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
قَالَ اَوَّلُ مَا یُحَاسِبُکُمْ بِیْذِ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبد اسد سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائیگا تو خون کے مقدونہ کا رقیامت کی روز **عَنْ ابْنِ قَائِلٍ قَالَ**
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَوَّلُ مَا یَقْضٰ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اَوَّلُ مَا
یَقْضٰ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبد اسد سی یہاں کہا **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَحْبِلٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوَّلُ مَا یَقْضٰ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي
الدِّمَاءِ ترجمہ وہی جواب پر گزر **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اَوَّلُ مَا یَقْضٰ بَیْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ** ترجمہ عبد اسد
 فی یہاں کہا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یَحْیٰی الرَّجُلُ اخِذًا**
بِیَدِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ هَذَا قَتَلْتَنِي فَيَقُولُ اللہُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ لَنَكُونُ الْعَرَّةَ
لَكَ فَيَقُولُ فَارْتَحِلْ وَيَحْیٰی الرَّجُلُ اخِذًا بِیَدِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ اِنَّ هَذَا قَتَلْتَنِي فَيَقُولُ اللہُ لِمَ
قَتَلْتَهُ فَيَقُولُ لَنَكُونُ الْعَرَّةَ لَیْلًا لَیْلًا فَيَقُولُ اِنَّهَا لَیْسَتْ لَیْلًا لَیْلًا فَيَقُولُ مَا یَقِیہُ ترجمہ عبد اسد
 بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسری کا ہاتھ پکڑ
 کر لاویگا اور کہیگا اسی پر درد گار اس نے مجھے قتل کیا تھا تیرے لیے تاکہ تجھ عزت ہو یعنی کا فر تھا اور تیری سوا
 اور بتوں اور جہوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کر لیا کیسی اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں
 تب اللہ تعالیٰ فرماویگا بیشک عزت میری کی ہی اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا
 اس نے مجھے قتل کیا تھا پر درد گار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلاں شخص کو عزت دینے کی یہی
 یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جانے کی یہی تب پر درد گار فرماویگا فلاں شخص کو عزت نہیں ہے چہرہ
 اور گناہ سمیٹ لیگا **ف** یعنی قاتل پر مقتول کے سب گناہ واپس جا دیں گے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل
 پکڑ جا دیں گے مگر وہ جنہو شخص خدا کا نام پکڑنے کے لیے اور اسکا دین بچانے کے لیے قتل کیا **عَنْ جُنْدُبٍ**
عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یَحْیٰی الْقَتْلُ بِمَا یَلِیْہُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ
سَلْ هَذَا فَنَمُوتُ فَيَقُولُ قَتَلْتَهُ عَلٰی مَلَاکٍ فَلَا یَقُولُ جُنْدُبٌ مَا یَقِیہُ ترجمہ عبد اسد سی روایت
 ہے کہ جیسی فلاں شخص نے جان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنی قتل کر
 لیکر لاویگا اور کہیگا اسی پر درد گار پوچھ اس سے مجھ کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلاں شخص

۲۰۰
 عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسری کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا اسی پر درد گار اس نے مجھے قتل کیا تھا تیرے لیے تاکہ تجھ عزت ہو یعنی کا فر تھا اور تیری سوا اور بتوں اور جہوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کر لیا کیسی اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں تب اللہ تعالیٰ فرماویگا بیشک عزت میری کی ہی اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا اس نے مجھے قتل کیا تھا پر درد گار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلاں شخص کو عزت دینے کی یہی یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جانے کی یہی تب پر درد گار فرماویگا فلاں شخص کو عزت نہیں ہے چہرہ اور گناہ سمیٹ لیگا ف یعنی قاتل پر مقتول کے سب گناہ واپس جا دیں گے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل پکڑ جا دیں گے مگر وہ جنہو شخص خدا کا نام پکڑنے کے لیے اور اسکا دین بچانے کے لیے قتل کیا عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یَحْیٰی الْقَتْلُ بِمَا یَلِیْہُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ سَلْ هَذَا فَنَمُوتُ فَيَقُولُ قَتَلْتَهُ عَلٰی مَلَاکٍ فَلَا یَقُولُ جُنْدُبٌ مَا یَقِیہُ ترجمہ عبد اسد سی روایت ہے کہ جیسی فلاں شخص نے جان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنی قتل کر لیکر لاویگا اور کہیگا اسی پر درد گار پوچھ اس سے مجھ کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلاں شخص

گو ایمان ہی اور اوروں کی دنیا کو پاکی سے اور یہ آیت اور ہی یا صادی الذین استسرفوا علی انفسہم اخیر تک یعنی ابو
سیری نہہ وجہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے یعنی گناہ کیسے میں امت ناسید ہو اس کی صحت سے
عن ابن عباس ان ناسا من اهل النزل اکتوا محمد افکار الذی نقول وتدعو الیہ
لحسن الخیر انک لما اھلنا کھارہ فکرت والذین لا یدعون مع اللہ الھما اخر وکل فل
یا عباد الذین استغوا علی انفسہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ لوگ شرکین میں سے رسول ام
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ جو ذاتی ہیں اور جبروت دعوت کرتی ہیں وہ چہا اخیر تک
جیسی اور گزر **عن ابن عباس** النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی القتل بالقاتل یوم القیامہ
ناصیۃ وراسۃ فی یدہ وکذا جہۃ کعجب کما یقول یارب قتلی حتی یدنیر من العرش قال
فذكر فی ابن عباس التوبة فکذا هذه الاية ومن یقتل مؤمرا متعیدا قال ما سحت منذ
تکلت وانی لہ التوبة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی
دن مقتل قاتل کولا دیگا او اسکی پشانی اور اسکا سر اسکی ہاتھ میں ہوگا یعنی مقتول کے اور اس کی گون
سرخون ہتا ہوگا وہ کہیگا یارب اس نے مجھ کو قتل کیا ہاتھ تک کہ عرش کے پاس لجا دیگا جسکی اوپر پروردگار ہی
راوی نے کہا چہ لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا اور ہوں فی یہ آیت ہے ہی من قتل مؤمرا متعیدا اور کہا جیسا
یہ آیت اور ہی منہ نہیں ہوئی اور اسکی توبہ کہاں قبل ہے **عن ابن عباس** قال تکت هذه الاية
ومن یقتل مؤمرا متعیدا جحما او کجھم مکالدا ایضا الاية کتھا بعد الاية الی تکت والعرفان
یستلزم انہ ترجمہ یہ بن ثابت فی کہا یہ آیت من قتل مؤمرا متعیدا اخیر تک چہ مبین بعد اوری ہے اس آیت
کے جو سورہ فرقان میں اوری **عن ابن عباس** قال تکت هذه الاية کجھم مکالدا ایضا جحما او کجھم مکالدا
هذه الاية بعد الی فی تبارک الفرقان بمائۃ اشہم الذین لا یدعون مع اللہ الھما اخر ولا
یقتلون النفس الی حرم اللہ الی الخ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو اور گزر اگر اس میں چہ مبین کے مجھے اشہم مبین
عن ابن عباس قال تکت هذه الاية کجھم مکالدا ایضا جحما او کجھم مکالدا ایضا اشہم مبین
فکلت الاية الی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الھما اخر ولا یقتلون النفس الی
حرم اللہ الی الخ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو اور گزر اگر اس میں چہ مبین کے مجھے اشہم مبین
یہا تو ہم ذکر کر کہ مسلمان کو قاتل کے لیے چہ مبین ہے (پھر یہ آیت اور ہی والدین یعونہم اللہ اکہا اخر ولا
یقتلون النفس الی حرم اللہ الی الخ یعنی سورہ فرقان کی آیت تو ہمارا ذکر ہو کہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبل
ہو یا معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت مخالف ہر گلی وودایتوں کے جن کو یہ ثابت ہوتا ہے کہ من قتل مؤمرا متعیدا

بعد اوروں کی روایت سے روایت کیا گیا ہے کہ اس کا ذکر پروردگار نے اس آیت میں کیا ان تعجبوا کبار ما تہون عنہ کفر عنکم سائتم
 ودرکلمہ مضاعف کیا ہے اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچو گے تو باقی برائیاں ہم معاف کر دیں گے اور تم کو عزت کیلئے
 لیجائیں گے **عَنْ أَبِي الْكَوْثَرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ يَجِدْ لِقَاءَ اللَّهِ**
وَلَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُعِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَحْتَذِرُ الْكِبَارِثَ كَانَ لَهُ لِبَحْقَةِ قَسَائِدِهِ
عَنِ الْكِبَارِثِ فَقَالَ الْإِشْرَاقُ يَا لَوُ قَتَلَ النَّفْسِ السُّلَمِيَّةَ وَبُعْدًا يَوْمَ الزَّكَاةِ تَرْجَمُهُ أَبُو الْيُثُوبِ
 انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہو اس کے ساتھ شریک نہیں
 کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت ہے لوگوں نے پوچھا
 کبیرہ گناہ کیا ہیں آپ نے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور قتل کرنا مسلمان یا عورت کو اور بھگنا کافروں کے
 ساتھ بلے سے **عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارِثُ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَحَقُّ**
الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ تَرْجَمُهُ أَنَسٌ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کبیرہ گناہ یہ ہیں شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھ یہ تو بنات ہو شہنشاہ کی ساتھ اور ایسا قصہ ہے
 کہ معاف نہیں ہو سکتا دوسری نافرمانی کرنا والدین کی رجائے کاموں میں اتیسری مسلمان کو ناحق قتل کرنا
 چوتھی جھوٹ بولنا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَارِثُ الْإِشْرَاقُ**
بِاللَّهِ وَحَقُّ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ تَرْجَمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں شرک کرنا نافرمانی کرنا باپ کی ناحق خون کرنا چوتھی
 قسم کرنا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ**
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَارِثُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ اعْظَمُهُنَّ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بَعْدَ
حَقِّ وَفَرَادِيَوْمِ الزَّكَاةِ تَرْجَمُهُ تَرْجَمُهُ عَمْرٍو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ سب میں
 بڑی یہ ہیں شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کافروں کے سامنے سے بھگنا یہ حدیث
مُخْتَصَرٌ ذِكْرُ عَظِيمِ الذَّنْبِ بزرگناہ کو سب سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ**
اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا أَوْ تُوْحَلَ خَلْقَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تُقْتَلَ وَلَكِنْ
حَقِيْقَةً أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تُكَافِيَ بِحِلْيَةٍ جَارِكَ تَرْجَمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو برابر کرے یا اللہ کے

طرح رسول اللہ ﷺ کے اور سب کی عبادت کہی اور سب کو زور اور علم والا سمجھی اور سب کو مشکل کے وقت پکار کر اور سب کو مدد دے اور
 اور ان کا دل میں جو خاص اسد بھی اختیار میں (مین) میں نے کہا پھر کوئی گناہ اپنی فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
 دے کہ وہ تیری کہانے میں نہ کہیں ہوں گے میں نے کہا پھر کوئی گناہ اپنے فرمایا تو اپنی بیوی کے عورت سنی تا
 کرے **عمر بن عبد اللہ** قال قلت یا رسول اللہ ائ الذنب اعظم قال ان تجعل لله نداً وهو منكك
 قلت ثم ائ قال ان تجعل ولدك مني فجعل ان يطعم معك قلت ثم ائ قال فخر ان تران
 بحالہ لہ جوارک ترجمہ وہی جوار پرگزرا **عمر بن عبد اللہ** قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ائ الذنب اعظم قال الشنك ان تجعل لله نداً وان تران عیلتہ جوارک وان کفعل وکذا
 عفاة الفقرا ان یاکل معک ثم قرأ **عبد اللہ** والذین لا یدعون مع اللہ الہا الا حمیم
 عبد اسدی روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ گناہ بڑا ہے اپنی فرمایا شکر کہ اپنی اسد
 کے بارے میں کہنا اور دانا کہنا اپنی بیوی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مخلصی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کہنا
 کی پھر پڑا عبد اسد نے اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الہا الا حمیم - امام نسائی نے کہا یہ روایت
 غلط ہے اور صحیح پہلی روایت ہے اور نیز پڑنے اس میں بجائے اصل کے ماصم کا نام غلطی سے لیا ہے **ذکر**
 ما یجوز لہ فی الشیخ کن ابون کہو جسی سلمان کا خون درست جاتا ہے **عمر بن عبد اللہ** قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **والذین لا یدعون مع اللہ عینہ لا یجوز لہ امری** ثم یفسد ان
 لا یدعون مع اللہ **والذین لا یدعون مع اللہ عینہ لا یجوز لہ امری** ثم یفسد ان
 الذانی والذین لا یفسد ان **عمر بن عبد اللہ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم جو اسکی
 جسکی سو کوئی عبادت کہے لائق نہیں مسلمان کا خون کہنا درست نہیں جو گوشت دینا ہو سہا کی کہ
 سو اسد کے کوئی بھرتی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں مگر میں شخصہ نکا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ
 کہ مسلمانوں کی حمایت سے جدا ہو جاوے (جسکو ترک کہتے ہیں یعنی اسلام سے پھر جانو الا اب خواہ کوئی اور
 دوسرا میں اختیار کرے جیسی یہودی یا نصرانی یا یسے پرست ہو جائی یا سب دین کو چھوڑ کر محمد بنی بن بنجادی
 دوسرے نکل ہو جانے کے بعد دنا کرنے والا (اسکو پیروں سے مار ڈالنا چاہیے) غیرے
 جان کی جیسے جان دینے قضا میں (عمر بن عبد اللہ) اس حدیث کا ردی ہے کہ میں نے
 یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسودی اور عیسیٰ سے روایا ہی بہت کیا **عمر بن عبد اللہ**
 غالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لہ امری ثم یفسد ان

رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوِ اتَّقَسَّ بِالنَّفْسِ بِالنَّفْسِ تَرْجِمَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَيْتُ عَنْ هِرْ حَضْرَتِ
 عَالِشَةَ نَعْنِي كَيْسِيَّةً كَتَبَتْ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا كُنَّا بِبَيْتِ الْمَرْيَمَ قَالَتْ لَمَّا كُنَّا بِبَيْتِ الْمَرْيَمَ قَالَتْ لَمَّا كُنَّا بِبَيْتِ الْمَرْيَمَ
 أَدْمَى كَأَمْرٍ أَوْ شَخْصٍ كَأَجْمَعٍ هُوَ كَرِهُنَا كَرِهَ يَأْسُلَانِ هُوَ كَرِهُنَا كَرِهَ يَأْسُلَانِ هُوَ كَرِهُنَا كَرِهَ يَأْسُلَانِ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَتْ عَالِشَةُ يَا عُمَرُ أَمَا أَلَا تَعْلَمُ أَنَّكَ تَقْتُلُ دَمًا مَرِيًّا وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ
 النَّفْسَ بِالنَّفْسِ أَوْ رَجُلًا زَنَى بَعْدَ مَا أَحْصَى وَشَاقَ الْحَدِيثَ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَالِشَةَ نَعْنِي كَيْسِيَّةً كَتَبَتْ لِعُمَرَ
 اِی عمار توجہ نہ کر کسی آدمی کا خون کرنا درست نہیں مگر تین شخصوں کا یا جان کے بدلے جان یا جو شخص نہ کرنا
 کر ہی محض ہو کر اور بیان کیا حدیث کو عَنْ اُمِّ امِّ مَدَنٍ بِنِ سَفِيلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ
 قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْضَرٌ وَكُنَّا إِذَا دَخَلْنَا مَكْرَ خَلَاءَ نَسْتَمِعُ كَلَامَهُ مِنْ بَابِ الْبَاطِلِ
 فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمَئِذٍ مَّا شَرَحَ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَّعِدُونَ بِي الْقَتْلَ قُلْنَا يَا كَيْفَ كَهُمُ اللَّهُ قَالَ
 فَلَمْ يَقْتُلُونِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ إِلَّا
 بِإِحْدٍ مِنْ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بَعِيْنًا نَفْسًا فَوَقَّعَ اللَّهُ
 مَا رَزَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَمْنَيْتُ أَنْ يَدِينَنِي بَدَلًا مِمَّنْ هَدَانِي اللَّهُ وَلَا قَتَلْتُ
 نَفْسًا أَكَلَمْتُ نَفْسًا لَوْ تَرَجِمَهُ بُوَائِمَةُ بِنْتُ سَهْلٍ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بِنْتُ سَهْلٍ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بِنْتُ سَهْلٍ
 کے ساتھ تھے جب وہ گھڑی ہوئے پھر باغیوں نے انکو گھیر لیا اور ہم جب کسی جگہ اندر گھستی تو بلاط
 والوں کی باتیں سنتی رہا ایک جگہ کا نام ہمدانیہ منورہ میں ان مفسد جمع تھے ایک روز حضرت
 عثمان اندر گئے پھر باہر نکلے اور کہا وہ لوگ مجھ کو قتل کرنا کہتے ہیں ہم نے کہا اسدا ان کے لیے کافی ہو
 یعنی انکو سزا دیں گی یہی حضرت عثمان نے کھا وہ مجھ کو قتل کرتے ہیں میں نے رسول اللہ
 اسد علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھو مسلمان نہ د کا خون کرنا درست نہیں مگر تین سبب سے ایک تو جو اسلام
 لا کر پھر کافر ہو جاوے یا احسان کو بعد زنا کرے یا احسان کہتے ہیں نکاح ہو کر وطی کرنے کو یا کسی کے
 جان ناحق لیوے تو قسم اسد کی مینو زنا نہیں کی نہ جاہلیت کو زمانہ میں نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ
 نے آدمی کو کہ میں نے کو بدلوں سے اسد نے مجھے ہدایت کی اور نہ میں نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے
 وہ مجھ کو قتل کرتے ہیں قتل من قادی الجماعة جو مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو جی او
 قتل کرنا عَنْ عُرْفَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ
 يَخُطُّ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُمْ سَيَكُونُونَ بَعْدَكُمْ هُنَا وَهُنَا فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَأَرُوا الْجَمَاعَةَ أَوْ يَرِيدُوا
 فَرَّقُوا أَمْرًا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَرْكَاتٌ فَأَقْلَبُوهُ فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

فَاَلَا تَرَ كَيْفَ جَعَلَ لَكُمُ الْيَوْمَ الْفَتْخَانِ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُمْ نَسُفَتْ لُكُمُ الْيَوْمَ الْفَتْخَانِ
 دیکھا آپ ہنر چلبہ پڑھ رہی تھی آپ کو فرمایا میری بعد نئی نئی باتیں ہوں گی (یا شرار و فساد ہوں گے) تو جو کہ تم دیکھو
 اوسنی جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کو گروہ سے الگ ہو گیا یا اوس نے محمد کی امت میں ہوٹ ڈالنا چاہا
 تو جو کوئی ہوا و سکو قتل کروا لیا کہ اس کا ہاتھ جماعت پر ہی رہتی جماعت اتفاق پر ہو وہ اس کی مخالفت میں ہو
 اور اوسکی بجائے میں اور شیطان اوس کے ساتھ ہی جماعت سے جدا ہوا و سکوالات مار کر نہ لگاتا ہر جماعت کو
 اور ایک امت کو اتفاق کو تفریق کے ساتھ بدلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہیں ہے
 اسی ہوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہو گئے اور کئی حکومت جاتی رہی کا فردن کے محکوم ہو گئے مگر اب تک غور نہیں کرتے
 اور اپنی حالت کو درست کرنی میں اور اتفاق پھیلانے میں کوشش نہیں کرتی اور کافر مسلمان کی نا اتفاقی دیکھ کر ہنسی
 میں اندویش ہوتے ہیں بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جس میں کافر اور اس میں والوں پر ایسا پڑتا ہو
 کہ آپس میں ات دن لڑتی جھگڑتے ہیں دو شخص ملکر نہیں ہستی وہ دین کیا ہوگا حالانکہ اسلام سیادین تھا جس نے
 بڑی بیوٹی بیوٹی قوم کو جو کھڑے کھڑے ہو گئے تھے اور ایک دوسری کا دشمن تھا مگر ایک کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے
 وَكَذَلِكَ نَوَاعِظُكَ اللَّهُ عَلَيْكَ كُنْ أَذْكُكُمْ أَفْكَاءَ فَالْتَفِ بَيْنَ فُلُوْرِكُمْ كَمَا جَعَلْتُمْ بَيْنَهُمْ اِنْخِرَاكًا لِيُزَادَ
 کہ وہ اس کی احسان کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر تم بھون کر دل میں اُفت ڈالی اور ایک دوسری کو بہاوی
 ہو گئی اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں میں فریق بہتے ہیں عیسوی شیعہ عجمی خارجی دہابی عرشی زشی وغیرہ اس سے
 نا اتفاقی ہو تو ہم یہ کہیں گے کہ نصاری میں بھی بہت سی فرقی ہیں مگر وہ عیسو قوم کو مقابل کی وقت یکدل تھے وہیں
 اور یہودیوں کے ذرتے کو گودہ کتھار مخالف ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتی ہیں ایسا ہی مسلمان کو بھی چاہیے
 کہ جو کوئی ہماری پیغمبر کا قاتل ہو اور قرآن کو اس کا کلام برحق سمجھتا ہے وہ کتھار مخالف ہو اس کو مسلمان سمجھیں
 جب کسی غیر قوم سے جھگڑا پڑے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس میں سب مسلمانوں کا فائدہ ہو جیسی مسجد کا بنانا مدرسہ
 تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر تنفقانہ کوشش کریں اگر آپس میں لڑیں گے تو اور چند روز تک اور کمال دین کا مذہب
 قائم ہو گا ورنہ کافران کا نام تک سیٹ دینو کہ مستعد اور تیار میں اور رات دن اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں یا اس
 تو مسلمانوں کو چھوڑ دی کہ وہ اپنی عقل سے کلام میں سخن نہ کرے بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّشْرِقِينَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِي هُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ وَهُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ وَهُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ وَهُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ وَهُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ وَهُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ وَهُنَا بَنِي كَنْدَاةٍ
 و سلم و ہم جمع کا فاعل ہے ان میں سے کسی ایک نے ترجمہ عربی میں شریح سی روایت ہے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد فساد ہوں گے اور اپنی اپنی تہذیب کو ادھار لیا تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت میں ہوٹ
 ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہوں تو قتل کروا دے گا چاہی کوئی ہو تو لوگوں میں سے سخن نہ کرے بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّشْرِقِينَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَكُنُوا هَذَا وَهَذَا مِنْ أَكَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرًا لَكُمْ وَلَكُمْ
 جَمِيعٌ فَأَخَذَ لِقَاءَ الشَّيْءِ تَرْجُمَةً وَسَيَمِينُ بِهِ كَمَا رَوَى الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ جُلُوسٌ يَقْرِئُ بَيْنَ أَقْبَمَةٍ فَأَصْرَبُوا عَنْقَهُ
 تَرْجُمَةً سَامَةً شَرِيكٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 كُنْتُمْ أَوَّلِي رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ جُلُوسٌ يَقْرِئُ بَيْنَ أَقْبَمَةٍ فَأَصْرَبُوا عَنْقَهُ
 وَكُنْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يَكُنْ لَكُمْ أَنْ يَصْلَحُوا أَنْ تَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَنْ تَجْلِسُوا مِنْ خِلَافِ
 أَكُنْ لَكُمْ مِنْ الْأَرْضِ وَفِيمَنْ تَكُنْ تَرْجُمَةً سَامَةً شَرِيكٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 يَنْزِلُونَ لَوْ كُنْ لَكُمْ مِنْ الْأَرْضِ وَفِيمَنْ تَكُنْ تَرْجُمَةً سَامَةً شَرِيكٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 كَمَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 أَنْ تَقْرَأُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَعَا إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعُوا لَهُمْ الْمَدِينَةَ وَاسْتَمَعُوا لَهُمْ
 لِحَسَامَتِهِمْ فَسَكُنُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكُمْ جَمِيعٌ تَمَعَ رَأَيْتُمْ أَيْدِيَهُمْ
 فَتَضَيَّبُوا مِنْ الْأَرْضِ وَأَبْنَوْا لَهَا قَالُوا بَلَى فَتَضَيَّبُوا مِنْ الْأَرْضِ وَأَبْنَوْا لَهَا فَتَضَيَّبُوا
 مَرَّحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَضَيَّبُوا مِنْ الْأَرْضِ وَأَبْنَوْا لَهَا قَالُوا بَلَى فَتَضَيَّبُوا مِنْ الْأَرْضِ وَأَبْنَوْا لَهَا فَتَضَيَّبُوا
 وَسَمِعُوا عَنْهُمْ وَتَضَيَّبُوا مِنْ الْأَرْضِ وَأَبْنَوْا لَهَا قَالُوا بَلَى فَتَضَيَّبُوا مِنْ الْأَرْضِ وَأَبْنَوْا لَهَا فَتَضَيَّبُوا
 جَوَاكِبُ قَبِيلِهِمْ عَرَبِيَّةً أَسَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 هُوَ الْوَحِيدُ سَكَنَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 أَتَوْهُ مِنْ رَأْيِهِ هُوَ الْوَحِيدُ سَكَنَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 بَعْدَهُ لَمْ يَكُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 بَرَوَاهِي كَوَقْلُ كَيْلَا رَوَاهِي لِي هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 تَحْدِثُ رَوَاهِي لِي هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 دَهْ مَرَّتِي لَمْ يَكُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 نَرَأَى أَنْ تَقْرَأُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَعَا إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعُوا لَهُمْ الْمَدِينَةَ وَاسْتَمَعُوا لَهُمْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا بِأَيْدِيهِمْ لَمْ يَكُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ
 لَمْ يَكُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَوَّلِيُّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جُمِعَ سِيرَتِي مِنْ بَيْتٍ وَالنَّاسِ

وَمَنْ غَنِمْتُمْ مِنْهُمْ وَكُنْتُمْ لَهُمْ حَقًّا مَّا نَقَا فَآتُوهُ لَئِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ غَنِيمَةٌ مِنْهُ لِيُطَاعُوا بِمَا بَدَّلُوا مِنْهُ لِيُطَاعُوا بِمَا بَدَّلُوا مِنْهُ
 فِي بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ مِنْ حَيْثُ كَانَ أُولَئِكَ يَلْتَمِسُونَ (بوجہ ناموافقیت آپؐ کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکو حکم کیا صدیقی کے
 اونٹوں میں جانیکا اورادن کا دودھ اور موت پینے کا اونٹوں نے ایسا ہی کیا پھر چڑا ہے کوفتہ کیا اور اونٹوں کو
 ہانکے گئے اپنے اون کی پکڑ نیکے لپی لوگوں کو بھیجا وہ لائے گئے اون کے ہاتھ اور اونٹوں کا پیٹ پھرا
 اکی انھیں گرم مسلائی سے اندھیری کین اور اون کے زخم کو تھانہ بن لہون بند کرنے کے لیے) بلکہ جو رو یا بیان تک
 کہ وہ مگر تب استغالیٰ فی یہ آیت اور تاری انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ خیر من کل شیء قال قرۃ
 عَلَی سُبُلِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَکَّیْتُ نَفَرًا مِنْ عَسَکْرِیْ فَذَكَرْتُ حَرْجًا إِلَى فَوَکِلَ لَمْ یَحْضِرْهُمْ وَ
 قَالَ قُلُوبُ الرَّاحِیِّ تَرْجَمَہِ ہِیَ جَوَادِیْرُ رَا عِیْنُ اَنْتَ قَالَ اَلَا اَلَا لَیْسَ بِہِمْ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرًا مِنْ عَسَکْرِیْ
 اَوْ عَرَبِیَّةً فَاَمَرْتُهُمْ وَاجْتَوُوا الْمَدِیْنَةَ بِذَوْدِ اَوْ لِقَاحٍ یَشْرَبُونَ الْبَنَاتُهَا وَابْنُهَا فَتَمَلَّوْا
 الرَّاحِیِّ وَاسْتَأْذَنُوا الْاَزَابِلَ فَبَعَثَ فِیْ طَلَبِہُمْ فَفَقَّعَ اَیْدِیْہُمْ وَارْجُلَہُمْ وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجَمَہِ
 انس سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائے کل یا عربیہ کے چند لوگ انھوں کو مدینہ کی باہر ہونا انھوں
 ہوئی اپنے اون کی حکم کیا کسی اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کا تاکہ کہیں دودھ اور موت اسکا پھرن
 فی قتل کیا چڑا ہی کو اور ہانکے گئے اون کو تھانہ اپنے اون کو لانے کے لیے لوگوں کو بھیجا پھر اون کی ہاتھ
 پاؤں کٹوئے اور اونکی انھیں اندھیری کین **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عَرَبِیَّةٍ قَدِمُوا عَلَی**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِیْنَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحْذَرِ
لَهُ فَرَسًا مِنْ اَبْنَائِہَا وَابْنًا لَهَا فَلَمَّا حَصَرُوا الرَّحْلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْمَدِیْنَةِ وَهَلُّوا رَا عِیْنُ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْنًا وَاسْتَأْذَنُوا الْاَزَابِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَنْتَارِہُمْ
فَاَخَذُوا فَفَقَّعَ اَیْدِیْہُمْ وَارْجُلَہُمْ وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ وَتَرْجَمَہِ ہِیَ جَوَادِیْرُ رَا عِیْنُ اَنْتَ
یہ ہے کہ وہ عربیہ کے لوگ تھے جب آچھے ہوئے تو اسلام سی پھر گئی اور چڑا ہی کو جو سلمان تھامار ڈالا اتنا
و یا دہی کہ اپنے ہاتھ پاؤں کا ٹکڑا انھیں پھونکرا اذکو سوا لی سی **عَنْ اَنَسِ قَالَ قَدِمَ عَلَی رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّی**
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَاسٌ مِنْ عَرَبِیَّةٍ فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلَی
ذَوْدِ نَافِثَتُمْ فَمَہَا فَرَسٌ نَحْمُ مِنَ الْبَنَاتِہَا وَابْنُهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا حَصَرُوا قَامُوا اِلَی رَا عِیْنِ رَسُوْلِ
اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَقَّوْا وَرَجَعُوا کَمَا رَا عِیْنُ اَنْتَ اَوْ اَذُوْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَرْسَلَ فِیْ طَلَبِہُمْ فَاَتَیْہُمْ فَفَقَّعَ اَیْدِیْہُمْ وَارْجُلَہُمْ وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجَمَہِ ہِیَ جَوَادِیْرُ رَا

کہ اس میں ہوں گا اور میں نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاجتہوا
 المدینۃ فقال لهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذودنا فہم ربکم من البانیہا قال وہاں
 قتادہ و ابوالہیاء صحابہ الی ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حصل کفر و ابغداد اسلامہم
 و قتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنی امتاھوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و اخطلوا الحاربین فارسل فی طلبہم فاحذوا فقطع ایدیہم و ارجلہم و سمر اعینہم ترجمہ یہ
 اوپر گزرا۔ میں نے ان زیادہ ہو کہ گھر لڑتے ہوئے **عن انس** قال انس یعنی انس بن عذینہ فاجتہوا
 المدینۃ فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذودنا فہم ربکم من البانیہا
 قال حبیبک و قال قتادہ عن انس و ابوالہیاء ففعلوا فلما حصل کفر و ابغداد اسلامہم و قتلوا
 راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنی امتاھوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حاربوا
 الحاربین فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آتے بہم فاحذوا فقطع ایدیہم و ارجلہم
 و سمر اعینہم و ترکوا فی الحرقہ حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پھر اوکو چھوڑ دیا ترجمہ
 جو ایک زمین پتھر ٹی ہے مدینہ کے پاس میں یہاں تک کہ وہ مری **عن انس** بن مالک انک اناسا ابی
 رجاء کان من کل او عذینہ قد مل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ اننا اھل
 صخر و کدھن اھل ریف فاستوحوا المدینۃ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید فودقی
 سراج و امرہم ان یخرجوا فیہا فیشربوا من لبنہا و ابوالہیاء فلما حصل کفر و ابغداد اسلامہم و
 کفر و ابغداد اسلامہم و قتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و استاھوا الذود فبعث الطلب
 فی انارہم فآتی بہم فمکل اعینہم و قطع ایدیہم و ارجلہم ثم ترک کھنہ فی الحرقہ علی حارہم
 حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ کچھ لوگ عکلیا عینیہ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پس اور بولے یا رسول اللہ ہم تہن الی تھے دینہ جانور کہ تھیں اور انکا دودھ پیتے تھے اور زمین والی
 یعنی کہیتی والے نہ تھے تو انکو ناموفق ہوئی ہوا مدینہ کی اخیر تک **عن انس** انک انک عذینہ بن لویا یا
 الحرقۃ فآتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتہوا المدینۃ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم ان یتکونوا فی ایل الصدقہ و ان یشربو من البانیہا و ابوالہیاء ففعلوا الراعی و ارتدوا
 عن الاسلام و استاھوا الیل فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی انارہم فحرقہم و قطع
 ایدیہم و ارجلہم و مکل اعینہم و القاحنہ فی الحرقہ قال انس فلقد رأیت احدہم یتکدہم
 الاکرض بفرہ عطا حتی ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا میں نے زمین

میں سے ایک کو دیکھا جو اپنی زمین سے گزر رہا تھا پس اس کے ار سے یہاں تک کہ کوئی شخص اس سے نہ ملے قال
 قَدِمَ أَهْرَابُ بْنُ عَزِينَةَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُوهُ فَاخْتَوَاهُ وَالْمَدِينَةُ حَتَّى أَصْفَرَتْ الْعُلُومُ
 وَغَضَمَتْ بَطْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِجَالِهِ لَهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَرَبَّعُوا مِنْ
 الْبَنَانِهَا وَأَكْفُوا إِلَيْهَا حَتَّى يَخْرُجُوا فَفَعَلُوا وَارْتَحَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي طَلَبِهِمْ فَأَتَى بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهِمْ وَارْتَحَلَهُمْ وَبِئْسَ أَهْلُهُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ اللَّهِ
 الْكَائِنُ وَهُوَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَدِيثُ بِكَفَرٍ أَوْ يَدْنِي قَالَ بِكَفَرٍ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوَابُ رُكْبَةٍ - اس میں
 یہ ہے کہ عربیہ کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر مدینہ کی ہوا اون کو
 ناموافق ہوئی یہاں تک کہ اون کی رنگ زد ہو گئی اور پیش ہو گئے اپنے دودھ والی اونٹنی کے پاس اون کو بچا
 اختیار کیا۔ عبد الملک نے اس سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر اون کو
 قصور کے بلے میں دیا کفر کے اوہونوں کی کہا کفر کے بلے عن سعید بن النسيب قال قَدِمَ نَاسٌ
 مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُوهُ مَرَّضُوا فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِجَالِهِ لِيَتَرَبَّعُوا مِنْ الْبَنَانِهَا وَكَانُوا فِيهَا فَخَذُوا إِلَى الرَّاحِ عِلَامُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَمْ
 عَطَسَ مِنْ عَطَسِ آلِ مُحَمَّدٍ الْبَيْتِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأَخْرَجُوا فَطَقَّعَ
 أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَلَّ أَحْبَبَهُمْ - وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ أَنْ مَعَاوِيَةَ قَالَ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ
 اسْتَأْذَنُوا إِلَى الْأَرْضِ الرَّاحِ تَرْجُمَهُ سَعِيدُ بْنُ النَّبِيِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر بیمار ہو گئے تو اپنے او کو بچا دودھ والی اونٹنیوں میں سلی کر اون کا
 دودھ پینے دو میں ہی یہاں تک کہ اون کی نیت خروا ہوئی پائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا او کو
 قتل کیا اور اونٹنیوں کو ہانکے گئے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سن کر فرمایا یا
 ہاں یا سارکہ اوس شخص کو جس نے محمد کی آل کو در غلام ہی آل میں داخل ہے رات بھر ہاں سارکہ بچا رہے اون کے
 ڈھونڈنے کے لیے لوگوں کو بچا وہ پکڑے گئے اپنی اون کے ہاتھ دھاتوں لٹے اور اون کی اکھوں کو گرم
 سلائی سے اندھا کیا اس لیے کہ اونہونوں میں بھی چروا ہے کو سبط را تھا بعضی بادی دوسروں سے کچھ
 زیادہ بیان کرتی ہیں مگر معاویہ نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے ملک میں ہانک
 لیکے عن عائشة قال أَخَارَهُمْ عَلَى رِجَالِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمْ فَطَقَّعَ أَيْدِيَهُمْ
 وَأَرْجُلَهُمْ وَسَلَّ أَحْبَبَهُمْ تَرْجُمَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَمْ

اوسٹینوں کو تو ایسے اون کو بچھا اور انوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹی اور انکی آنکھیں اندر ہی کین عمن عاصیہ ان
 قوماً اَعَادُوا عَلٰی لِقَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی یُوحَیُّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَعَّ
 النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْدِیْہُمْ وَارْجُلَہُمْ وَسَقَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجِمَہُ وہی جو اوپر گر کر مرنے لگا
 عَنِیْنِہُ اَنْ قَوْمًا اَعَادُوا عَلٰی اِیْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَعَّ اَیْدِیْہُمْ وَارْجُلَہُمْ
 وَسَقَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجِمَہُ شام سے روایت ہوا اوس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لی اسنادوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندر ہی کین عمن عاصیہ
 عَرَفَہُ بِنَ الرَّبِیْرَ اَنَّهُ قَالَ اَعَادَ نَاسٌ مِّنْ عَرَبِیَّةٍ عَلٰی لِقَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاوَعُوْا
 وَفَعَلُوْا عِلْمًا لَّہُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَنْہَارِہُمْ فَاحْضَدُوْا فِیْ طَعْنِہُمْ اَیْدِیْہُمْ
 وَارْجُلَہُمْ وَسَقَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجِمَہُ عروہ بن الربیر سے روایت ہوا عربیہ کے کچھ لوگوں نے لومار رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو اور ان کو ہانکے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپ نے لوگوں کو
 ان کے پیچھے بھیجا وہ پکڑی گئی اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور انکی آنکھیں اندر ہی کین عمن عاصیہ
 عَمْرُو بْنُ الرَّبِیْرِ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَرَكْتُ فِہُمْ اَیْدِیْہُمْ لِحَادِیْہِ تَرْجِمَہُ عبد
 بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا اور کہا انھی لوگوں کے حق میں مجاہد کی آیت اور ذکر
 یعنی انا جبراً والذین یجربون عبد رسولہ الخیر تک (عمن عاصیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لَمَّا فَطَعَّ الَّذِیْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَہُ وَسَقَلَ اَعْنَیْہُمْ بِالْفَارِ حَاتِبَہُ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَاجَزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی
 اِنَّمَا جَزَلَ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ اَلَا یَذٰہُ کُلُّہَا تَرْجِمَہُ ابو الزناد سے روایت ہوا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتھ پاؤں کاٹے اون لوگوں کے جنہو نے آپ کی اونٹنیاں چرائیں تہیں اور ان
 آنکھیں اندر ہی کین عمن عاصیہ سے تو اسے جل جلالہ نے عقاب کیا آپ پر کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تھی اور آیت
 اور ای لا انا جبراً والذین یجربون عبد رسولہ الخیر تک (عمن عاصیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وَسَقَلَ اَعْنَیْہُمْ اُولٰٓئِکَ لَا تَنْہٰہُمْ سَمَلُوْا اَعْنَیْہُمْ الرَّحْمَہُ تَرْجِمَہُ انس سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے ان لوگوں کی آنکھیں اندر ہی کین عمن عاصیہ کہ انہوں نے بھی جبراً انہوں کی آنکھیں اندر ہی کین تہیں تو
 قصاصاً اپنی سیسا کیا (عمن عاصیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَتَلَ جَارِیَۃً مِّنْ اَنْصَارِہِ عَلٰی حِلِّیْ
 لَہَا وَاقْبَاحَہَا وَفَلِیْہِ رَضَخٌ رَّاسُہَا بِاَنْحَادِہَا فَاحْضَدَ فَاَمَرِہُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 اَنْ یُنْجِمَ حَتّٰی مَوْتِہَا تَرْجِمَہُ انس بن مالک سے روایت ہوا ایک یہودی نے انصاری کی ایک لڑکی کو قتل کیا زبور
 کے طم سے اور اسکو کنوڑ میں ڈال دیا اوپر سے اسکا سر کھلا بہر سے پھر وہ پکڑ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا اور کچھ بیرون سے مارنیکا پہنچا کہ جاوے **عن انس** ان رجلاً قتل جارية من بني النضير
على حبلها ثم انماها في قلبه ورجع راسها بالبحارة فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان
يرجم حتى يموت ترجمه دہی جواد پر گرا **عن انس** ان رجلاً قتل في قوله تعالى اما جزاء الذين يحاربون
الله ورسوله الآية قال تركت هذه الآية في الشريعة فمن تاب ومنهم من لم يترك عليه
الكم من غير سيفيل وكسرت هذه الآية للرجل المسلم فمن قتل واغتدى في الارض وحارب الله
ورسوله فخره بالعدا فقل ان يقتل عليه كذا ميتة ذلك ان يقام فيه للمعد الذي اصاب
ترجمہ بن عباس سے روایت ہے اسد جل جلالہ کے اس قتل میں نما جزاؤ الذين يحاربون الله ورسوله اخیر تک یہ
آیت مشرکین کے حتمین اور تری توجواون میں سے تو بر کرے پکڑی جانیے پہلے تو اسکو سزا نہ ہوگی اور یہ آیت
مسلمان کو پہلے نہیں یعنی مسلمان اگر قتل کرے یا فساد پیدا کرے ملک میں اسد و اسکو رسول سے لڑے
بھرا کافروں سے جا کر لڑے پکڑی جائے تو اوپر سے یہ حد ساقط نہ ہوگی اور جب مسلمانوں کے ہاتھ
آگیا اسکو سزا ہوگی **الذی عن المثلثة** مثلث کی ممانعت (مشک کہتے ہیں ناک اور کان یا اور اعضا کا شتر کو
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبهم على الصلوة في بيوتهم
المثلثة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ دین کی غنبت دلاتے اور مشلہ
سے منع کرتے **الصلب** سولی پر کا بیان **عن عائشة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدكم ثلاث خصال ذان محضين يربحهم او رجل قتل رجلاً
لمنعوا ان يقتل او رجل يخرج من الاسلام يحارب الله عز وجل ورسوله فيقتل او يصلب او ينفق من
الان كما ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خون
درست نہیں اگر تین صورتوں میں ایک تو جو محض ہو کر دبا کرے وہ سنگسار کیا جائے یا بیرون سے مارا جاوے یا
دوسری وہ شخص جو کسی شخص کو قصداً مار ڈالی تو وہ قتل کیا جاوے گا (اسکو قصاص میں) تیسری وہ شخص جو اسلام
پہر جاوے اور اسد و اسکو رسول سے لڑی وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے (یہاں تک کہ وہ
کری) **العبد** یا بقی الی ارض المسلمین مسلمان کا غلام مشرکوں کو ملک میں پہنچاوے **عن**
جبر فیہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة حتى يراجع
الی مولاه ترجمہ جبر سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام سیاہ جاوے تو اسکی نماز
قبول نہ ہوگی جب تک اپنی اکون کے پاس لوٹ کر نہ آوے **عن الشيخ** قال كان خير من يخلط مع النبی
صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة وان مات مكرهاً وابق غلاماً لم يخرجه

ہوتا اس کی طرف جب مجمع و کثیر تہا بیت سی ما کہ رو گئی ہوئی اور تسل کرتا اوسکو اور ہون فی عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو
 آپ کی ل کی بات کیونکہ معلوم ہوئی آپ نے اگھ سوا اشارہ کیوں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی یہ شان
 نہیں کہ وہ چور اٹکھ کہے (یعنی ظاہر میں چپ رہی اور اٹکھ سوا کسی خلاف اشارہ کری) **قُوَّةُ الْمُرْتَدِ** اگر
 مرتد تو برکے اور پھر مسلمان ہو جاوے **مَعْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ نَصَرُوا اسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَ لَقِيَ
 بِالْاَنْزِلِ لَمْ يَتَّكُمْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَوَدَّ سَلَامًا لِيَسْئَلَ اللّٰهَ صَلَواتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ قُوَّةٍ فَاَجَابَتْهُ
 اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَواتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ كَلَامٌ نَّافَذَ نَدَامٌ وَ اَنَّهُ اَمَرَ اَنْ تَسْأَلَ هَلْ لَكَ مِنْ قُوَّةٍ
 فَزَكَّكَ كَيْفَ يَهْدِيكَ اللّٰهُ وَفَعَلَمَا كَفَرُوا ابْعَدُوا اِيَّاهُمْ اِلَى قَتْلِهِ عَفْوًا تَرْجِيهِمْ فَارْتَدَّ اِلَيْهِ فَاسْلَمَ تَرْجِيهِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ سے روایت ہو نصار میں نہ تو بخفوض (جس کا نام حارث بن سواد تھا) مسلمان ہو گیا پھر سلام سی پھر کیا اور نہ
 میں جا بلا بعد اوسکی شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچو کیا میری توبہ قبول ہے
 اوسکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لئی اور کہا کہ فلاں شخص آپ سے منہ ہوا ہے اور اس فی ہم کو حکم کیا ہو
 آپ پر چھوڑ کا کیا اوسکی توبہ قبول ہے اور سوت یہ آیت اور ی کیف یھدیک اللہ فکی ما کفر فابعدنا فیہ عفو عظیم
 تکہ دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کیونکہ اللہ ہدایت کرے گا اوس قوم کو جو کافر ہوئے ایمان لائی کی بعد اور گویا ہی ہلکی توجہ
 سچا ہے اور پہنچ گئیں انکو سیدلین اور اسہ نہیں آہ تبارا ظالمون کو ان لوگوں کا بدلہ انت ہی اللہ عزوجل انکو کون
 کی سکے ان پر چھوڑ دین گے اوسیں کبھی انکا عذاب بھگاتا نہ ہوگا اور نہ کبھی محنت یسگی مگر جن لوگوں نے توبہ کی سکے
 بعد ازینک ہو گئی تو اللہ تعالیٰ بخیر والا مھربان ہوا پھر اس شخص کو کہلا بھیجا وہ مسلمان ہو گیا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
فِي سُورَةِ النِّسَاءِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِنَّهُ مِنْ اَكْثَرِ اِلْحَادٍ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَ اسْتَشْرَفَ
مِنْ ذٰلِكَ خَالِ لَقَرْنًا رَبُّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا هَمَزُوْا اَنْتُمْ جَاهِدُوْا وَ صَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ لَمِنْ
بَعْدُهَا لَعَنَ قَوْمٌ تَرْجِيْهِمْ وَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ رَّبِّ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ اَبِي نَضْرَةَ كَانَ عَلَى رِصْدِكَ اَنْ يَكْتُبَ لَكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَواتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَاَهُ الشَّيْطَانُ مُخْلِقًا يَّا لَكَ قَرَارٌ فَاَمَرَّ بِهِ اَنْ يَقْتَلَ يَوْمَ الْعَقِيْهِ فَاَسْتَجَارَكَ
عُمَرَانُ بْنُ حَفْصَانَ فَاجَادَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَواتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِيْهِ ابْنِ عَبَّاسٍ سے روایت ہے سو مغل میں
یختیت ہے جن کو فابتد من بعد یا نہ خیر تک بغیر نبی کفر اختیار کیا ایمان کے بعد اس پر غصہ اسکا ہوا اور اس کے لیے
برا عذاب ہے سو فرج ہو گئی اور اس میں کچھ لوگ کمال سے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت میں غم ان تک للذین ہجروا من
بعد ما فتوا الخیر تک (یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے پھل جانے کے بعد اور جہاد کیا اور صبر کیا تو تیرا رب بخشنی والا
 مھربان ہے یہ آیت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کی حق میں اور زنی جو مصر میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 منشی پھر شیطان نے اوسکو پھر کا دیا وہ کافروں میں لگ گیا جب کہ تہم ہوا تو آپ نے حکم کیا اوسکو قتل کا پھر عثمان نے

اوسکو لپی پناہ بھی اپنے پناہ دے **الحکم** فیہ **مسیح** النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی پناہ ہے **عن ابن عباس** کہ اسی کا حکم تھا کہ ان علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان کانت کہ اوروں کی کان کہ وہاں ایشان و کانت تکذکر فی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتبہ فیہ جبرھا ذلک منزج و ہاھا فلا تنہی فلما کان ذلک لیلۃ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم غوغہ فہو کلم صیدان ثمت الی الغول فوضعتہ فی بطنھا فاکتات علیہ قتلتھا فاصبحت قبیلا فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس و قال انشد اللہ رجلا فی حکمہ حق قل ما فعل الی الا قام فاقبل الی الخی یقذ لذل فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا کانت ام ولد لی و کانت فی لطفہ برفیقہ ولی منہا ایشان مثل اللہ لوی بن و کتبھا کانت تکذ الوقیعہ فیک و ثمت ذلک فافھا کافلا انتھ فی قانجھا فلما تنزع کتبھا کانت الباریحہ ذکرتک فوضعت فیک فثمت الی الغول فوضعتہ فی بطنھا فاکتات علیہا حق قتلتھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا انشد فی ان ذمھا اھذک ترجمہ ابن عباس روایت ہے ایک اندازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اوسکی ایک لوندی سی جسکی پیٹ سے اوسکو دو بچے تھے وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ کو برا بھلا کہتی اندھا اوسکو ڈانستادہ نہ مانتی منع کرتا تو بان نہ آتے ایک رات کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپ کو برا کہتی اندھا کہتا ہے مجھے صبر نہ ہو گا مین نے نیچہ (یا تحکم) اوٹھایا اور اوسکی پیٹ پر کھکھر زور دیا یہاں تک کہ وہ مری صبح کو جب وہ مری ہوئی کھلی رتو لوگوں نے اوسکا ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ سب لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا مین خدا کی قسم یہاں اوسکو جو سیرا حق ہے کہ وہ میری اطاعت کرے (جسکی یہ کام کیا ہے وہ اوشے کھڑا ہو بھیے سنکر وہ اندھا گرتا پرستار ڈر کے لڑی) آیا اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ عورت میری لوندی تھی اور مجھ پر بہت مہربان اور مری رفیق تھی اوسکی پیٹ سے میری دو بچے مین شال موتی کی لیکن وہ آپکو اکثر برا کہا کرتے گالیاں دیتی مین نہ کرتا تو نہ مانتے جھڑکتا تو ہی نہ سنتے آخر گذشتہ رات کو اوس نے آپکا ذکر نکالا اور لگی برا کہتی مین نیچہ (یا تحکم) اوٹھایا اور اوسکی پیٹ پر کھکھر زور دیا یہاں تک کہ وہ مری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اوس لوندی کا خون بدر ہے یعنی اوسکا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اوس نے قصور ہی کیا کیا جس سے اوسکا قتل ضرور ہو گیا۔ ایک تو خداوند کی اطاعت نہ کرنا لوندی ہو کر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام مین مین کی حیثیت اور غیرت پسند پر بھی خدا اور رسول خدا کی سی محبت کہتو تھی اوس کے سنے اپنی بی بی بچوں کی کچھ قدر زمینی ایمان اسیکو ہوتی ہے نہ ایمان جو بھگوان نے مین بھیجی کہ برائی نام خدا اور رسول خدا کا نام لیتی مین اگر موذو شریف کہو تو سیکڑوں پیلوں دیتو بن کر خدا کے دشمنوں کو رسول کے دشمنوں کو دنیا کی فائدہ کی ایسی دیتی کہ مین لو کھا کھا کر تے مین انتھ لکلی ایسی

جہول بخیرین براسخ ابی بزرگہ النخعی قال اخذنا رجل لا یفہم من الولدین فقلت اقلنا فامضنا
 وقال لیس هذا یومہ انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ سلمیٰ سی روایت ہر ایک شخص نے
 ابوہریرہ صدیق نہ کو سنت کہا میں نے کہا اسکو قتل کر دینا وہو بنی محبی جیہ کا اور فرمایا یہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بعد کسی نہیں ہر ف کہ اسکی برائت ہی قتل جب ہونہ کسی حاجی کا نہ کسی کی کا نہ کسی ام کا سخن ابی بزرگہ قال تعیظ
 ابوبکر علی رجل فقلت من هو یا خلیفۃ رسول اللہ قال لیر فقلت لا ضرب عنقہ ان امیر بنی ہذیل قال
 اقلنت فاجلا فقلت نعم قال هو لا ذہب حاتم حکم بنی فقلت غصبہ فتر قال ما کان لک احد بعد
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہر ابوہریرہ صدیق کہتے ہیں ہر کسی کہتا ہوں ہر کسی خلیفہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہونی کہا کیوں نہ ہو کہا میں اسکی گردن ماروں اگر آپ بھی ابوہریرہ نے کہا سچ تو یہاں کیا میں نے کہا
 ان میں بات میری قسم خدا کی اذکار تیری بڑی معلوم ہوئی کہ اذکار خاصہ جاتا رہا اور وہ ہونے نے کہا یہاں نہیں ہر کسنا کسی
 یہی بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سخن ابی بزرگہ قال ہر دہ علی بنی بکر وہو تعیظ علی بنی ہذیل
 فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ من هذا الذی تعیظ علیہ قال ولیر فقلت لا ضرب عنقہ قال
 هو لا ذہب حاتم حکم بنی غصبہ فتر قال ما کان لک احد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ
 روایت ہر میں ابوہریرہ پر سرگزارہ ہر لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہی ہر خیر تک جیہ پر سرگزارہ سخن ابی بزرگہ قال
 تعیظ ابوبکر علی رجل فقال تو امیر بنی لقلت قال اما واللہ ما کان لک احد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہر ابوہریرہ صدیق کہتے ہیں ہر کسی کہتا ہوں ہر کسی خلیفہ رسول
 ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی یہ کسی کو جابر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سخن ابی بزرگہ قال ضرب
 علی رجل غصبا شدید لحنی فغیر کونہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ واللہ لکن امیر بنی ضرب عنقہ
 فکا ما ضرب علیہ ما باری فذہب غصبہ عن الرجل قال تکلمت ایاک ابا بزرگہ و انہما لم یکن
 احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہر ابوہریرہ صدیق کہتے ہیں ہر کسی کہتا ہوں ہر کسی
 بہت سخت یہاں تک کہ اذکار ناک ل گیا میں نے کہا اسی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم خدا کی اگر تم مجھ کو حکم کر دو تو میں
 اسکی گردن ماروں یہاں یہ کہنا تھا اور ان پر جیہ ہر ہر ابی والد یا اذکار خاصہ جس شخص سے جاتا رہا اور کہنے لگی اسی
 ابا بزرگہ تیری انی تجیر ہر وہی (بچہ محاورہ ہر عرب میں کچھ بدو عاصفہ نہیں ہر جیسی تربت یکا غم انہما مجھے
 کسی کو یہی نہیں ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نام نہادی نے کہا اسلالت کو اسناد میں غلطی ہوئی ہر جاب
 ابوہریرہ کہ ابوہریرہ شیک ہر اور اسکا نام عمید بن مال ہے شعبہ نے ایسا ہی روایت کیا اور وہ یہ ہر سخن ابی بزرگہ
 قال لیت علی ابی بکر قد غلط رجل فتر علیہ فقلت لا ضرب عنقہ فامضنا فقال (انہما

كَانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ وَصَّاهُ فَلَمْ يَكُنْ هَذَا تَرْجُمَةً بِنِيسِي رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فرمایا جو شخص تو کو سزا
 نکالی بجز او سکون و لوگون پر تو را سکا خون ہدیہ یعنی ضائع ہوا اب اگر کوئی او سکون مار لوالی تو قصاص دیت کہچہ نہیں **حسن**
 ابن ابی بکر قال من دفع السَّامِ ثُمَّ وَصَّاهُ فَلَمْ يَكُنْ هَذَا تَرْجُمَةً بِنِيسِي رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فرمایا جو شخص تہیا را دہا و ہدیہ چہ چلا تو را سکا
 خون ہدیہ **حسن** عبد اللہ بن عمر **الرحمہ اللہ** علیہ وسلم قال من حمل حلیۃ النسا کہ کلین صا ترجمہ عبد اللہ بن
 عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمہ تہیا را دہا و ہدیہ میں سے نہیں ہے (یعنی جو مسلمان ہے)
 تہیا رجلا ناچار وہ کا فر ہو گیا اسلام سے باہر ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کا فروغ کی فوج میں ہو کر رہے تو فریز
 پھر مسلمانوں سے لڑے تو تہیہ وہ کا فر ہیں ہر مسلمان نہیں ہے **حسن** ابن سعید **رحمہ اللہ** قال بعث علی بن ابی طالب **صلی اللہ علیہ وسلم**
اللہ علیہ وسلم وهو باليمن بد حینبہ فی رتبہا قسمہا بین الاقرع بن حابس **رحمہ اللہ** ثم لحد بنی نجاش
 وبنی عیینہ بن بکر بن القری وبنی حلفہ بن علقمہ بن عامر بن فہر لحد بنی کلاب وبنی زبد بن
 الحنظل **الہادی** ثم لحد بنی بھان قال قضیت قریش وبنی نضار وقالوا یعطی صنادید اہل خدیہ یدعنا
 فقال انما اتاکم فاقبل حل اھل العینین ناری العجنتین کنت الخبیثۃ عتلا واذ اس فقال یا محمد اتق
 اللہ قال من یطیع اللہ اذ اعصیتہ ایا منی علی اھل الارض ولا یتامنون فی ہذا لرجل من القوم فتکلم
 فلما ولی قال ان من غرضی ہذا قوم یخرجون القرآن لا یجاءون حجاجہم یمزجون من الدین
 مروق السہم من الذم یتقلون اھل الاسلام ویدعون اھل الکفر فان لکن انا اذ رکضتم لا فکتم قل
حسن ترمذی **رحمہ اللہ** سی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پارس نہا ہوا جو مٹی کے اندھا
 یعنی اجماع میں نہیں ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے او سکون سے کہ دیا اقرع بن حابس خطی اور بنی شجاع میں ہو گیا
 شخص کو اور عیینہ بن بکر بن قری اور علقمہ بن حلفہ بن عامر بن فہر لحد بنی کلاب ایک شخص کو اور زبیل لہادی اور بنی نہبان کی
 ایک شخص کو دیکھ سب قبیلوں کو نام ہیں یہ دیکھ کر قریش اور نضار کے لوگ غصہ ہوئے اور کہنے لگی آپ دیکھو ہن محمد بن
 کو اور ہم کو نہیں تہا ہوا فرمایا میں ان کے دو کو ملاتا ہوں (کیونکہ وہ دو مسلمان ہیں اور تم تو پارس مسلمان ہو) اتوں میں نے شخص
 ام کلثوم کی بیٹی ہونے اور کلی بھولی ہونے کہنی دار ہوا سرشد اور بولا اسی محمد رسول اللہ ہے فرمایا اللہ کی تابعداری
 کون کریگا اگر میں اس کی آزمائی کر دوں گا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بین الون پر میں نبایا اور تم میرا اعتبار نہیں کرتی اتوں میں ایک
 شخص نے درخواست کی لوگون میں سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو اس کو قتل کے پیش رو کیا جب وہ پیشہ مقرر کیا تو اپنے
 فرمایا اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گی جو قرآن کو پڑھیں گے مگر ان کی حلق کو غبی نہا دیگا (یعنی وہ میں کچھ نہا دیگا
 وہ دین سے ہر طرح نکلا دیں گے جیسے تیر جاوہر میں سے صاف نکلا جاتا ہے) اور آپ اوس میں کچھ نہیں بھرتا اس طرح ان میں
 بھی میں کچھ نشان ہو گا) مسلمانوں کو قتل کرنے اور بت پرستوں کو چھوڑ دینے اگر میں ان لوگوں کو ہاؤں تو ہر طرح

قتل کردن میسر مادی لوگ قتل می شود یعنی یک کوه چوگون مراد آن لوگ می باشد و حاجی بن جو حضرت علی مکی وقت میں ظاہر
 ہوئی ہستی و نینداری جملاتی قرآن کی ایک ایک لفظ پڑھتی نماز خوب پڑھ کر گناہ صاف کہتی و مسلمانوں کی جماعت
 سے علیحدہ ہو گئی مسلمانوں کو کافر بنا کر ارضی می لڑے کو مستعز می اسحق علیہ السلام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول يخرج قوم في آخر الزمان كفالات لا تشدان سماء ولا خلاص يقولون من خير قول البرية ولا يخرجون
 ايمانهم خارجهم فيموتون من الذين كما يفرق الله بين المؤمنين فاذا اقيمت لهم قاتلواهم فان قاتلهم
 انجز الله قتلهم يؤمن القيامه ترجمہ میر المؤمنین علی بن ابی طالب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
 آخر زمانی میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کسین ہر وقت ظاہر میں ایمان کی تہیں پہنچے لیکن لوگوں کی خیر خواہی اور ہستی کی
 تہیں نہیں مگر ایمان ان کے دھن کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ہٹ کر کھلیا دیں گے جیسے تیر شاہ میں سی آواز کل جا رہی
 جب تم ان کو پکڑو قتل کر دے سلی اگر اس کے گل میں ثواب ہو گا قیامت کی روز عمن غریک بربکاب قال کنت اکتف
 ان القی سلا من خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسئلہ عن الخراج فقلت اباؤ ذہ فی یوم عینہ فی تعد
 من خطبہ فقلت کہ اهل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الخراج فقال نعم سمعت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يا ابي ورايته بعينى ابي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قسمه قال
 من عن عيني من شملاله ولم يعط من ورائه شيئا فقام رجل من ورائه فقال يا محمد ما
 عدلت في العشرة رجل اسود مطموم الشعر عليه ثوبان ابيضان كفضت سئل الله صلى الله عليه وسلم
 غضبا شديدك قال والله لا يخرجون بعدي رجلا هو اعلم مني ثم قال يخرجون في آخر الزمان قوم كاذب
 هلكهم يفرقون انما لا يخرجون و ذرهم يفرقون من الاسلام كما يفرق الله بين المؤمنين فاذا اقيمت لهم قاتلواهم فان قاتلهم
 انجز الله قتلهم يؤمن القيامه ترجمہ میر المؤمنین علی بن ابی طالب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
 آخر زمانی میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کسین ہر وقت ظاہر میں ایمان کی تہیں پہنچے لیکن لوگوں کی خیر خواہی اور ہستی کی
 تہیں نہیں مگر ایمان ان کے دھن کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ہٹ کر کھلیا دیں گے جیسے تیر شاہ میں سی آواز کل جا رہی
 جب تم ان کو پکڑو قتل کر دے سلی اگر اس کے گل میں ثواب ہو گا قیامت کی روز عمن غریک بربکاب قال کنت اکتف
 ان القی سلا من خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسئلہ عن الخراج فقلت اباؤ ذہ فی یوم عینہ فی تعد
 من خطبہ فقلت کہ اهل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الخراج فقال نعم سمعت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يا ابي ورايته بعينى ابي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قسمه قال
 من عن عيني من شملاله ولم يعط من ورائه شيئا فقام رجل من ورائه فقال يا محمد ما
 عدلت في العشرة رجل اسود مطموم الشعر عليه ثوبان ابيضان كفضت سئل الله صلى الله عليه وسلم
 غضبا شديدك قال والله لا يخرجون بعدي رجلا هو اعلم مني ثم قال يخرجون في آخر الزمان قوم كاذب
 هلكهم يفرقون انما لا يخرجون و ذرهم يفرقون من الاسلام كما يفرق الله بين المؤمنين فاذا اقيمت لهم قاتلواهم فان قاتلهم
 انجز الله قتلهم يؤمن القيامه ترجمہ میر المؤمنین علی بن ابی طالب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
 آخر زمانی میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کسین ہر وقت ظاہر میں ایمان کی تہیں پہنچے لیکن لوگوں کی خیر خواہی اور ہستی کی
 تہیں نہیں مگر ایمان ان کے دھن کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ہٹ کر کھلیا دیں گے جیسے تیر شاہ میں سی آواز کل جا رہی
 جب تم ان کو پکڑو قتل کر دے سلی اگر اس کے گل میں ثواب ہو گا قیامت کی روز عمن غریک بربکاب قال کنت اکتف
 ان القی سلا من خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسئلہ عن الخراج فقلت اباؤ ذہ فی یوم عینہ فی تعد

پھر وہ مرکز جاہلیت کی موت (یعنی کفر کی حالت) مر گیا اور جو شخص سہی امت پر کفر کیا اس پر کفر کیا کہ جو سہی نہ
 چھوٹی اور جس سے آواز ہوا ہو اور پورا نہ کرے تو وہ فحش سے کچھ جلاتا ہے نہیں کہتا اور جو شخص اندادندہ یعنی مکرابی و بغاوت کا
 جہنم کی تلی لڑے اور مصعب کی طرف لوگوں کو بلاوی یا اوس کا غصہ مصعب کے وجہ سے ہو (وہ خدا کے پی) پھر قتل کیا جاوے تو
 اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ بَيْنَ**
رَأْيِهِ وَحَيْثُ يَكُونُ الْقَاتِلُ عَصِيْبَةً وَاصْبُ الْعَصِيْبَةِ قَتَلْتُهُ بِجَاهِلِيَّةٍ ترجمہ مصعب بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے راہ جہنم کی تلی لڑے یعنی شریعت سے وہ لڑائی صحیحہ اور لازم نہ ہو اپنی قوم کو مصعب
 اور عصبہ کو مصعب (مصعب کہتے ہیں ظلم پر مدد کرنے کو اور عصبہ کہتے ہیں کہ خدا کی لپی لڑائی نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور ناموری کے
 لیے ہو) تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی)۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے سننا میں عمران القحطانی جو جہنم نہیں
تَحْرِيمُ الْقَتْلِ سَلَامَانَ كَاتِلَ حَرَامٍ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَضَى**
الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ النَّسَبِ بِالنَّكَاحِ فَهُوَ عَلَى حَرْفٍ جَهَنَّمَ قَدْ أَقْبَلَتْهُ خَلْقًا جَمِيعًا فَمَنْ تَرَجِمَهُ ابْنُ كَبْرَةٍ سَوْرَاتٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھادے اور وہ سبھی تھے ہی اوہ سب (تو دونوں جہنم
 کی نمار ہو) پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں گئے یہ جب ہو کہ دونوں فی سائتہ ہی ہتھیار اٹھایا ہو اور دونوں
 کی نیت یکدوسرے کو مارنے کی ہو اور جو ایک ہتھیار اٹھایا اور دوسری فی ہتھیں بجانا چاہا تو ہتھیار اٹھانا جہنم میں
 جاوے گا) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَحْمَلُ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السَّلَامَةَ لِحَدِّمَا عَلَى الْخِيَارِ فَهُمَا عَلَى حَرْفٍ جَهَنَّمَ** قَدْ أَقْبَلَتْهُ
 قَتْلَ لِحَدِّمَا الْخِيَارِ فَهُمَا فِي النَّارِ ترجمہ ابوبکر نے کہا جب مسلمان فی ایک دوسری ہتھیار اٹھایا تو دونوں جہنم
 کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک دوسرے کو قتل کیا تو دونوں جہنم میں جاوے گا (قاتل تو مسلمان (قتل کی جیسی اور مقتول سیر
 کہ اوس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ الْمُسْلِمَانِ**
فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ قَاتِلُ الْقَتُولِ قَالَ إِذَا قَتَلَ صَاحِبَهُ حَرَمَ
 ابوبکر و سہیل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بھائی یا بہن کے ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں جہنم میں
 گئے کہ یا رسول اللہ قاتل تو جاوے گا مگر مقتول کیون جاوے گا؟ فرمایا اوس کی نیت تھی اپنی ساتھی کو قتل کرنے کی راہ کے کی روایا
 میں جو وہ جہنم میں اپنے صاحب کے قتل سے) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ**
الْمُسْلِمَانِ بَسِيْعَتَهُمَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ تَرَجِمَهُ سَبِيٌّ أَوْ بَرَكْرَزٌ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ الْمُسْلِمَانِ بَسِيْعَتَهُمَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي
النَّارِ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ قَاتِلُ الْقَتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرَمًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ تَرَجِمَهُ ابْنُ كَبْرَةٍ
 سو بھی ایسی ہی روایت ہے کہ میں آنا زیادہ ہو کہ دونوں کید و کسر قتل کا اور وہ کہتے ہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انعمی الشیمان بسیفہما قتل احدهما صاحبه فالتقاتلوا والقتول في
 النار عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا قتل رجل من المسلمين بسيفه ما قتل
 احدهما صاحبه فالتقاتلوا في النار قالوا يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه اراد قتل
 صاحبه ترجمہ یہی جو اوپر گزر اے ابن عمر کہ کہہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انعمی الشیمان
 بسیفہما قتل احدهما صاحبه فالتقاتلوا في النار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
 قال اذا اتولج المسلمان بسيفهما قتل احدهما صاحبه فالتقاتلوا في النار قال جابر بن عبد الله
 ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو ان کے بعد ایک دوسرے کی گلوں
 مارو وہ نودی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر دو لوگ ہیں جو باہم خون کو حلال سمجھتے ہیں
 تو کا فر ہیں بلا شک دوسرے یہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہے نعمت کی اور سلام کی حق کی تیسری یہ کہ مراد قریب ہو جانا ہے کفر
 کے چوتھی یہ کہ یہ فعل کا فزون کا سبب ہے پانچویں یہ کہ حقیقت کفر مراد ہے یعنی کافر ہو جانا بلکہ یہ سیدہ سلمان
 رہنا چھٹی یہ کہ مراد کفر سے کفر ہے یعنی پہنچا رہنا ساتویں یہ ایک دوسری کو کافر بنا دینا دیکھ کر دن مار دینا دوسرے
 کی اور جب بہتر ہو تو یہی اور اسی کو اختیار کیا ہے یعنی عیاض نے (درم الزی) عن ابن عمر قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض ولا يؤخذ أحدكم
 بحذية ابيه ولا بحذية اخيه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو ان کے بعد ایک دوسرے کی گلوں
 مارو اور کوئی انہیں پتھر جاو لگا اپنا باپ یا بھائی کے قصوئے کے بلے دیکھ کر ایک کے قصوئے کا لٹھ مار
 اٹھو (ہوگا) امام نسائی نے بھی اس روایت خطا ہے صحیح مسلم ہے عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض ولا يؤخذ أحدكم بحذية ابيه ولا بحذية اخيه ولا
 بحذية ابيه ترجمہ یہی جو اوپر گزر اے ابن عمر کہ کہہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفيتكم
 ترجعون بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض ولا يؤخذ أحدكم بحذية ابيه ولا بحذية اخيه
 مسروق جو مسند روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ پاؤں طرح کہ تم میری بعد کافر ہو جاؤ تمہیں
 امام نسائی نے کہا یہ روایت نہیں ہے عن مسروق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدي
 كفاراً من سئل ترجمہ اوپر گزر اے ابن عمر کہ کہہ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ترجعوا بعدي كفاراً
 بعضكم رقاب بعض ترجمہ اوپر گزر اے ابن عمر کہ کہہ عن النبي صلى الله عليه وسلم نے فرمایا تم جو ان کے بعد ایک دوسرے کی گلوں

کردن مارو **عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ اسْتَنْصَحْتُ النَّاسَ قَالَ لَا تَبْغُوا بَيْدًا
 كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جبر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو مخاطب
 فرمایا کہ ہر فرمایا ہر بعد کا ذرا کیڑہ مری گردن مارنے لگو **عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصَحْتُ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا الْفَيْسَ لَكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَنْجُونَ بَعْدَ تَعَارٍ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
 رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جبر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ جیسی کچھ لوگوں کو پھر فرمایا و بھین
 تم کو پادوں کے (یعنی قیامت کی آواز) تم میری بعد کا (سوجاؤ اور ایک سری کے گردن مارو) **الْحَرْبُ كَالْكَارِبَةِ**
 کتاب لڑائی کی قیامت مٹی **أَوَّلُ كِتَابٍ** کلام اللہ کتاب نے کے تقسیم کر دیکھی **ف** فی اہل گوشتوں میں جو کا ذوق کا ہو اور
 مسلمانوں کا تھا جاو بغیر لڑائی کے اور غنیمت دہل جو لڑائی کے بعد حاصل ہو **عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرَيْرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ اسْتَنْصَحْتُ النَّاسَ عَنْ سَمْعٍ ذِي الْقُرْبَى لَمِنْ نَاكِهِ قَالَ هُوَ كَالْقُرْبَى مِنْ
 رَأْسَيْتَاهُ دُونَ خَطَايَاكَ أَنْ تَقْبَلَهُ وَكَانَ الْكَلْبُ عَلَى عَضِّ عَيْنَيْهِمَا كَهَمٍّ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرْضَ عَيْنَيْهِمَا
 وَبَعْضُ فَيْسَتِهِمْ وَأَكْبَى الْإِنْسَانُ يَنْدُهُمْ عَلَى ذَلِكَ ترجمہ زید بن ہریر روایت ہے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہا کہ اگر اس کے (یعنی قیامت کی آواز) میں غلط تو ابن عباس اس کا کہنا ہے جو کہ ذکر القربے کا حصہ کن کو ملنا چاہیے **ف**
 جس کا ذکر اس جل جلالہ نے اس آیت میں کیا فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل القربے سے فتنہ دلیر رسول ولدی القربی والیتامی
 ولساکین ابن سبیل یعنی جو غنیمت فرمایا اس نے انہوں کو لڑائی میں سے دیکھ کر بھینوں سے تو وہ اس
 رسول کا ہی اور ذاتی والوں کا (یعنی ذوق القربے کا) اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور سافروں کا۔ اس میں نیوئی میں سب
 فی ما یجھ صحت کی ایک تو خاص اس اور دو کربل کا دوسری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چوتھی مسکینوں کا پانچویں لڑ
 کا تو فی کو ہر طرح تقسیم کرنا چاہیے اب رہا مال غنیمت اس کو لے کر فرمایا۔ **وَعَلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ مِنْهُ وَلَاسُورٌ وَلَكِنَّ**
الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالسَّبِيلَ یعنی جو مال غنیمت میں حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اس اور رسول اور ذاتی والوں
 اور یتیموں اور مسکینوں اور سافروں کا ہے اور باقی ہو چار حصہ وہ لڑنے والوں میں تقسیم ہونگے تو اس میں بھی تینواں چارواں پانچواں
 حصہ میں یکجہ فیہ خمس ہوا **ف** ابن عباس نے کہا وہ ہمارا ہے جو نا کر یتیموں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوگوں میں اس کو تقسیم کیا (یعنی نبی شرم اور نبی مطلب میں) اور حضرت عمرؓ نے ہم کو دینا
 چاہا تھا کہ وہ ہمارے ہی کو تقسیم کرے تو ہم نے نہیں پایا وہ انہوں نے یہ کہہا تھا کہ ہم تینواں لڑنے والوں کو لڑنے والوں کو دینا
 اور ان میں جو حصہ دار ہو جائیگا اس کا حصہ دار کیگا اور جو غنیمت ہوگا اس کو دینگے اور اس سے زیادہ دینا ہر نبی انکار کیا
عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَمْعٍ ذِي الْقُرْبَى لَمِنْ نَاكِهِ قَالَ هُوَ كَالْقُرْبَى مِنْ

شَيْئًا لَّهُمْ قَبِيحٌ بِهِ فَهُوَ كَالْكَافِرِ وَمِنْ أَصَابِ مَنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَفَرَهُ اللَّهُ فَأَمَرَ إِلَى اللَّهِ إِنَّهُ شَاءَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ شَاءَ عَاقِبَةُ تَرْجُمَةُ عِبَادِهِ مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى فَرَايَا دِرَاجَ كَرْدِ كِبَاحَتِ تَحْمِصَ بَيْنَ سَرْمَتِمْ جَبْرِ بَيْتِ كَرْتِي هَوِ سَهَاتِ بِرَكَةِ اَكْثَرِ سَاقَةِ كَسِي كُشْرِكِ نَدِ كَرْدِ كِي چَرَمِي كَرْدِ كِ زَانَه كَرْدِ كِ بِسِي اَوَلَاو كُونَدَرْدِ كِ كُونِي بُهْتَانِ اَوَهَا دُكْ كِ بِرَ اَهْتَاوَرِ بَاوُن كُورِ چِ سِي وَفِ يَه قَرَانِ مِيْنِ عَوْرَتُو بُنِي بَعِيْتِ مِيْنِ اَسِي اَوَرِ سَا مَطْلَبِ يَه كَرْدِ عَوْرَتِ كِي دَلَاوَدَنَه اَوَرِ دِه اَشْخَالِ سَه كَرْدَاوَدَنَ لَا تَرَكِ بَا اَهْرَ جَاوِي اَوَرِ كَسِي كَلِ بِكِي اَرِنَا بِچَه كَلِ اَهْرِ سِي جِيَا جَاهِ كِي زَانَه مِيْنِ مَسْتَرِنِ كَرْتِي تَهِيْنِ تَوِيحِي بُهْتَانِ هِي كُونِي كُجَرِ وَهْمَه اَوَهَا تِي هِيْنِ دُو نُونِ اَهْ كِي سَه سَرْمَتِي بِسِي كَر اَوَن كُورِ سِي هِيْنِيْنِ اَوَرِ كُورِ هِيْنِ هِيَا رِ سِي سَه اَوَرِ دُو نُونِ كُورِ چِ سِي خِيْرِ شَرْكَاهِ سَر كَر اَوَن كِي شَرْكَاهِ سَر هِيْنِيْنِ پِيْدَا هُو اَوَرِ كُورِ هِيْنِ پِيْدَا هُو اَبِ رِ عِبَا سَتِ مَرْدُوْنِ كُونِي كَلِ سَه بَعْضُوْنِ كُها يَه اَوَسِ طَرَحِ سِي جِيَا بِيَكِ فَعْلِ اَبِي كُورَا هِي اَوَرِ مَسْرُوبِ هُو تَا هِي جَاهَتِ كِي طَرَفِ جِيَا وَتَسْخَرُوْنِ حِلِيَه تَلْبَسُوْنَا (يعني زيور نكالتی ہوا اور اسكو پہنتی ہو حالانكہ زيور صرف عورتين پہنتی ہيں مگر نسبت مومن كی طَرَفِ كِي اَوَرِ بَعْضُوْنِ كِي كُها مراد مِيْنِ اَبِي كِي مَرِ جَلْمِ سَوَدَاتِ اَوَرِ نَفْسِ كُورِ كِي اَكْثَرِ اَضْعَالِ اَهْ اَوَرِ بَاوُنِ سِي سَرْمَتِ دُورِ تِي هِيْنِ سَرْمَتِ سِي نَا فَرَا نِي نَدِ كَرْدِ كِي شَرْعِ كِي كَامِ مِيْنِ پَرِ جُو كُورِي نُورِ اَكْرِ سَه اِنِي بَعِيْتِ كُورِ يَحْمِيْ كَامِ نَدِ كَرِي اَوَسْكَ اَوَبِ اَسَدِ پَرِ اَوَرِ جُو كُورِي اِنِ مِيْنِ سِي كُورِي كَامِ كَرِي پَحْرِ دُنْيَا مِيْنِ سَكِي سَرِ اَوَرِ مَحْمُودِي جِيَا نَا كِي حَدِ پَرِ كِي چَوْرِي مِيْنِ اَهْ كَا اَمَا جَاوَسَه اَوَدَه اَوَسْكَ كُنا ه كَا كَعَا دِه هِي (اس حديث سے معلوم ہوا كہ حد اور قصاص سے كُنا ه ممانت ہو جاتا هِي اَوَرِ بَعْضُوْنِ كَرِ نَزْدِيكِ تَهِيْنِ هُو تَا جَنِيكِ تُو بَدَنَه كَرِي) اَوَرِ جُو كُورِي اِنِ كَامُوْنِ مِيْنِ سِي كُچِ كَرِ اَوَرِ دُنْيَا مِيْنِ نَرَانَه بَاوِي بَلَكِه اَسَدِ اَوَسْكَ قَصُو كُچِيَاوَرِ تُو اَوَسْكَ كَامِ اَسَدِ پَرِ چِيَا پَرِ طَرَفِ كَرِي چِيَا خُذَابِ دِيوَرِ رَقِيَا مَاتِ كَرِ (روز) عَنْ عَمَادَةَ بْنِ الْقَامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَايَعُوا عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ اِنَّ كَاتِرَ كُورِ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَشْرِفُوْا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا اَوَلَا كُورِ كَاتِرَ كُورِ اَنَا خَرَابِ بُهْتَانِ تَقْزُوْنَه بَكِنِ اِيْذِ كُورِ وَكُرْ جَلْمِ كُورِ وَلَا تَعْصُرُوْنِيْ فِيْ مَعْرِفِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا هَا كُنْهُ لَعْنَةُ مُعَقُوْبَةٍ فَهُوَ كَقَارَةِ كَامِنْ كَرْتِهْ حَقُوْبِ كَامُرُ اِلَى اللَّهِ اِنْ شَاءَ عَزَّ وَجَلَّ وَانْ شَاءَ عَاقِبَةُ تَرْجُمَةُ عِبَادِهِ مِنْ رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا تَحْمِصَ بَيْتِ نَهِيْنِ كَرْتِي اَوَرِ بَاوُنِ چِيْرِ عَوْرَتُوْنِ نِيْ بَعِيْتِ كِي چِيْرِ شَرْكِي نَدِ كَرْدِ اَكْثَرِ سَاقَةِ كَسِي كُشْرِكِ اَوَرِ چَوْرِي نَدِ كَرْدِ اَوَرِ زَانَه كَرْدِ اَوَرِ اِنِيْ اَوَلَاوَدَنَه قَتْلِ كَرْدِ اَوَرِ بُهْتَانِ اَوَهَا دُكْ كِي بِرَ اَهْتَاوَرِ اَهْ كِي چَرَمِي كَرْدِ كِي چَرَمِي كَرْدِ اَوَرِ مِيْرِيْ نَا فَرَا نِيْ نَدِ كَرْدِ شَرْعِ كِي كَامِ مِيْنِ هِي كُورِ كُها كُورِ نَهِيْنِ اَبِ رِ سُولِ اَسَدِ پَرِ سِي بَعِيْتِ كِي اَبِ سُلُوْنِ بَاوُنِ بِرَ اَهْرِ فَرَايَا جُو كُورِي اِنِ بَاوُنِ مِيْنِ كُونِيْ بَاتِ اَبِ كَرِي پَحْرِ دُنْيَا مِيْنِ اَوِيْ سَرِ اَوِيْ تُو اَوَسْكَ كَعَا دِه هُو كُها اَوَرِ جُو نَه بَاوِي تُو دِه اَسَدِ پَرِ چِيَا پَرِ طَرَفِ كَرِي اَوَسْكَ چِيَا خُذَابِ كَرِي اَلْبَيْعَةُ عَلٰى كُورِ اَبْرَ بَعِيْتِ كَرِ اَعْسَ عِبْرَتِ اَللّٰهُنَّ مَحْمُودِ اَنْ دَجَلَا اَلْنَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

ذکر ماحول من بائع امام کا خطا صنفہ بیکہ و غیرہ قلبہ جو شخص کے امام کی بہت کلی اور پناہ
 اور کما حقہ میں اور اس اور کر کے تو اس پر کیا لازم ہو کہ عبد اللہ بن جندبہ کہتے ہیں کہ امام کی بہت کلی اور پناہ
 عبد اللہ بن جندبہ کہتے ہیں کہ امام کی بہت کلی اور پناہ عبد اللہ بن جندبہ کہتے ہیں کہ امام کی بہت کلی اور پناہ
 اللہ علیہ وسلم فی سقرہ انزلنا منہ وانا من یطرب عبدہ واما من یتفضل واما من یتفضل
 فی جسرہ ان نادى مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ جامعۃ فاجتمعنا فاما النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فخطبنا فقال لا کذب فی فی قبل الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی ما یعمل کحیث
 کم وینزلہم ما یعملہ فشرہم وانا لمتکرم ہذا جعلت حاضرا فی اولیاء وانا لمتکرم ہذا جعلت حاضرا فی اولیاء
 بالکرم واما من یتفضل واما من یتفضل واما من یتفضل واما من یتفضل واما من یتفضل واما من یتفضل
 مہلک فی ثم تنکرت ثم یقول ہذا مہلک فی ثم تنکرت ثم یقول ہذا مہلک فی ثم تنکرت ثم یقول ہذا
 الکافر ویحل الخبث فلندیکہ منہ وھو مؤمن باللہ والیوم الاخر لایات الی الناس ما یحیی ان
 یؤتی الیک من بائع اماما کا خطا صنفہ بیکہ و غیرہ قلبہ فلیطعمہ ما استطاع فان جاء احد
 یبازرہ فاضربوا رقبۃ الخیر فذکوت منہ فقلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہذا
 قال نعم ثم عبد الرحمن بن عبد البکر وولیت ہرمین عبد اللہ بن عمر واپس بیچا دیکھا تو وہ کہو کے سایہ میں
 ہرمین اور لوگ اور کہیں کہ ہرمین میں اپنی اون کو سنا وہ کہتے ہیں کہ بیکار ہرمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو
 ایک منزل میں اتری کوئی اپنا خیمہ کھڑا کرتا تھا کوئی تیرا چلا کرتا تھا کوئی جانوروں کو چراتا تھا ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہمدانی نے آواز دی نماز کر لی گئی ہرمین میں سب اکٹھے ہوئے آپ کھڑے ہو گئے اور ہر کوئی خطبہ سنایا فرمایا پھر چلے گئے
 گذرے ہرمین میں ضرورت تھی کہ چل میں وہ آپ کی پہلائی دیکھو اور سکو بتلا دی اور جس میں برائی دیکھو اور اس
 دیکھو اور وہ تہا رہا یہ ہے است او کی پہلائی شروع میں ہو اور اس کو آخرین بلا ہو اور طرح طرح کی باتیں چھری ہیں ایک
 فساد ہو گا پھر وہ مٹی نہ پاویگا گدہ و سرافقہ کہہ رہا ہو گا جلیک فساد ہو گا تو میں کہیں گا اب میں ہلاک ہوتا ہوں پھر
 متجاویگا سو تم میں سے جو چاہے جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا وہ مرے اس پر اور قیامت پر یقین کہے اور لوگوں سے
 اس طرح پیش آویجیسی وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آویں اور جو کوئی ہجرت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے گتھے
 میں نہ بیٹے اور دل سے اس کو سبوتا کرے تو پھر اس کی اطاعت کرے جانتا ہے کہ اس کی اطاعت کرے اور شخص اور پھر
 ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا میں نے فرمایا عبد اللہ بن عمر کہ درود سے
 پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا پوچھا ان کے کہان میں **الخص** علی طاعتہ کا قیام امام کی اطاعت کا
 علم عن جحی بن حصین قال سمعت جحی بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

رہے کسی کی اطاعت نہیں مابعد طاعت نیک کام میں کرنا چاہیے پھر اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع
 ام کا حکم دے تو پہلے اس کو سبھانا چاہیے اگر وہ باز گیا تو بہتر نہیں تو سب مسلمان بلکہ اسی بادشاہ یا حاکم کو سلطنت
 وہ حکومت سے محفل کریں اوروں سے کسی شخص کو حاکم یا بادشاہ بنادین جو شرع پر چلے کیسے کہ مسلمانوں کی توہین اصل
 و ثابت اور حکومت اسد و اوکی رسول کی ہے اور جو قادی اسد اور رسول نے قرار دیے ہیں اس پر سب کو چلنا
 ضروری بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سب ان کا عدوین کہ حکوم میں عین ابن عمر ؓ قال قال رسول الله ﷺ
 لا طاعة الا لله ورسوله واما الطاعة فمما احب وكره واما ان تؤمروا بمصيبة فاذا امرت بمصيبة
 فلا طاعة الا لله ورسوله ترجمہ عبد اسد بن عمر سی روایت ہے رسول اسد علی اسد علی سلم نے فرمایا مسلمان پر بادشاہ یا حاکم
 کے حکم اسناد اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سنو نہ اطاعت کر نہ کیوں
 العبد ابن امان امیرا علی الظلم جو شخص کے حاکم کی مدد کرنی ظلم کرنے میں عین عین بن حجر ؓ قال خرج علیتنا
 رسول الله ﷺ علیہ السلام ونحن نسیعة فقال الله استكون بعدی امراء من صدقتم بیکم یحکم
 واعانکم علی ظلمکم فلیس منکم وکنتم منه وکنتم یوارث علی الخوض ومن لم یصدقهم فلیکن بهم
 وکنتم یحکم علی ظلمکم فھو بنی وانا منہ وھو یارث علی الخوض ترجمہ کعب بن عجرہ سی روایت ہے رسول اسد
 علی اسد علی سلم ہمارے پاس آئے اور ہم نو آدمی تھے تو آپ نے فرمایا دیکھو میری بعد حاکم ہوں گے جو کوئی اذن کی جوتی
 بات کو کہہ کر خوشامد سے اور حق کو ناحق کہے اور ظلم کرنے میں ان کی مدد کرے وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں کہتا نہ میں اس سے
 کچھ غرض کہتا ہوں وہ قیامت کے روز میری حوض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اذن کے جھوٹے کو بیچ سکھو بلکہ کسی جھوٹے ہو
 یا خاموش ہو ہے اور ظلم کریں ان کی مدد نہ کری تو وہ میرا ہوا میں اسکا ہوں اور وہ میری حوض پر آویگا من امین
 امیرا علی الظلم جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم کریں اس کا نواب عین عین بن حجر ؓ قال خرج البنا رسول الله ﷺ
 الله ﷺ علیہ السلام ونحن نسیعة خمسہ واربعة احد العدائین من العرب وانا من الخوض فقال استمعوا
 سمعتم الله استكون بعدی امراء من دخل علیکم فصددتم بیکم یحکم واعانکم علی ظلمکم فلیس منکم وکنتم
 منه وکنتم یوارث علی الخوض ومن لم یصدقهم فلیکن بهم وکنتم یحکم علی ظلمکم فھو بنی وانا منہ وھو یارث
 علی الخوض ترجمہ کعب بن عجرہ سی روایت ہے رسول اسد علی اسد علی سلم ہمارے پاس آئے اور ہم
 نو آدمی تھے پانچ ایک تم کے اور چار ایک تم کے یعنی عرب اور عجم یعنی سولہ کے اور ملک کے ہندو لے اب معلوم نہیں کہ پانچوں
 سے تھا اور چار کونسی تھے آپ نے فرمایا سنو نام نے میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی ان کے پاس جاوے پھر لوگ جھوٹے کو بیچ
 اور ظلم پروان کی مدد کرنے وہ میر نہیں میں اسکا نہیں وہ میری حوض پر آویگا اور جو اذن کے پاس جادی نہ ہو
 جھوٹے کو کہہ کر ظلم پروان کی مدد کرے وہ میرا ہوا میں اسکا ہوں وہ میری حوض پر آویگا فضل من ظلم الحق

[illegible]

ہیں اور فرمایا جس طرح ہے جو کچھ میں نے فرمایا وہ سب سچ ہے کہ ضرور ہوا ہے یہاں آئے
 بندہ میں سے ایک آدمی کے (عمر بن الخطاب بن عمرو) اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حجۃ الوداع
 فقلت یا ابنی انت یا رسول اللہ

یوم السنۃ من اللیلۃ منی و ما فی الحدیث ترجمہ دے جا اور گزرا **تفسیر العنبر** عتیرہ کلبان

نبیؐ قال لکم اللیلۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا نغزو فی الجحلیۃ قال اذ جہواہ عروہ جل فی اہی شہرہا
 کان و بڑوا اللہ عروہ جل فی الجحلیۃ ترجمہ یہ روایت ہے لوگوں کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہاد عتیرہ کو مرنے سے
 اسنو فرما جس میں جاہلویہ کے لیے اور اس کے لیے اور کھلاؤ سکیں کہ اس کے لیے حق نیتہ قال اذ جہوا

و کھوئی فقال یا رسول اللہ انا کنا نغزو عتیرہ فی الجحلیۃ فی رجب کنا نمرنا یا رسول اللہ فقال

اذ جہوا فی اہی شہرہا کان و بڑوا اللہ عروہ جل فی الجحلیۃ انا کنا نغزو عروہا قال فی کل سائیرہ

تغزوہ ما نیتک حق اذ استعمل ذبحہ و تصدقت بکعبہ ترجمہ یہ روایت ہے شخص نے آواز دی میں

کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمانہ میں عتیرہ کو مرنے سے کہہ کر کہا حکم کرتے ہیں کہ اسنو فرمایا دہر کہ جس میں عتیرہ

جاہلو اور نیکی کرو اس کے لیے اور کہا ما کھلاؤ وہ لولا ہم فرم کیا کرتے تھے اب کیا حکم دیتے ہیں کہ اسنے فرمایا یہاں

جاہلوں میں فرم کر لیکن تم اسکو کھلاؤ دے دو اسکی ان کو دینی دودہ پلانے اور چرنے دو اسکی ان کے ساتھ جبر

موجا دے لائیے موافق تو دہر کہ اور اسکا گوشت بانٹ دے حق نیتہ جل بن حدیل علی الشجر صلی اللہ علیہ وسلم

قال ان کنت تصیتم منکم الا حرامی فوق ثلث کما شعلتہ فقال جہوا اللہ عروہ جل فی الجحلیۃ و کھلاؤ

تصدقوا و اذ جہوا و ان ہذا الایام ایام کل قبیلہ فی اللہ عروہ جل فی الجحلیۃ انا کنا نغزو عتیرہ فی

الجحلیۃ فی رجب کنا نمرنا قال اذ جہوا اللہ عروہ جل فی اہی شہرہا کان و بڑوا اللہ عروہ جل فی الجحلیۃ فقال

مجل یا رسول اللہ انا کنا نغزو عروہ فی الجحلیۃ کنا نمرنا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و کھلاؤ عتیرہ من الغنم فرم کہ اذ استعمل ذبحہ و تصدقت بکعبہ علی ابن السنبلی قال

ذلک حق کتبہ ترجمہ یہ روایت ہے ایک شخص تھا ہذیل میں سورج ایک قبیلہ نام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تو ابی کا گوشت رکھتے ہیں مودہ مودہ اس لیے کہ تم کو پورا ہوا دینا اس وقت لوگ محتاج

تھے تو میں نے منع کر دیا کہ ابی کا گوشت میں سے زیادہ نہ کر کہہ لو یا نیتہ کہ تو کہ ابی محتاج کو کھائے اور کوئی ہوگا

نہر لیکن اب اسے تعالیٰ نے مالدار کر دیا (لوگوں کو) تو کہاؤ اور خیرات عطا کر کہھو اور میں دینے ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-

۱۳- دیجھا کہا نے اور بچے اور اسکو دے دے کہ میں ایک شخص بولام جاہلیت کو دانے میں تیرہ کیا کرتی جب میں
 اباب کیا حکم کرتے ہیں اسنو فرمایا دہر کہ اس کے لیے جس میں عتیرہ میں جاہلو اور نیکی کرو اس کے لیے اور کہا ما کھلاؤ سکیں کہ

[illegible]

45

جلد ثانی

[illegible]

کسی جانور کو اسکو جی طے ہو دیو (سیکھ کر کسی ایک بزمین ہاری جو اسکو ہر بزمین ہاری (بخاری) انحرک البغیضۃ
والفرع والغیرۃ تمام ہوی کتاب فرم او عتیرہ کی کتاب القیدی الذابیح کتاب سورہ جو ک زویمہ وہ
جانور جو زویمہ کیا جانور کلاہ بالشمیۃ عند القیدی کما کریت ہم اسہ کنا عن عدی بن حاتم انا سأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القیدی فقال اذا ارسلت کلک کا ذکر اسم اللہ علیہ فان اذکنتہ لم یقتل
فاذبح واذا کر اسم اللہ علیہ فان اذکنتہ فذقل وکذا یاکل فکل هذا مشکک علیک فان وجدہ فذ کل منہ فلا
منہ شیئا فانما امسک علی نفسه وان خالط کلک کلاہا فقتل فکل ما کلن فلا تأکل منہ شیئا فانک لا
تدبیر فیہا فکل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کو یا جب اپنی کو کو شکار چھوڑ دے تو ہم اس
کے پھر اگر تو شکار کو زندہ پاؤ تو اسکو زبردست کھکے اور جو کتا مار ڈالی اسکو لیکن اس میں سے کھاؤ نہ نہیں تو کھاؤ اسکو نوک کے
نی کر تیر کر لی اور جو کھا لیا تو اس میں سے تو کھاؤ اسکو نوک کے پھر اگر تیر کر لی جب تو اس میں سے کھا لیا اور دوسرے کھا لیا
معلوم ہوا تعلیم یافتہ نہیں ہر پھر تو شکار کو زبردست ہو گا اور اگر تیر کر لی کے ساتھ اور تیر کر لی کے ساتھ اور تیر کر لی کے ساتھ
کے کسین چھوڑا مثلاً کافرون (کوتھری) تو کھا شکار میں سے لیا کہ معلوم نہیں کس نے اسکو مارا اللہ تعالیٰ عنہ
ما مین کر اسم اللہ علیہ جی طے ہوا اس کا نام لیا جانور اسکی کہانی مانع عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن صید الغرض فقال اصبت صیدہ فکل وما اصبت یعرضہ فہو وقید وما لک عنہ عن الک اقول
اذا ارسلت کلک فاخذ وکذا یاکل فکل فان اخذہ ذکاۃ فان کان مع کلک کلک اخر فقتل ان یتکون
اخذہ فقتل فلا تأکل ذکاۃ انما سمیت علی کلک وکذا ہم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر تو شکار کو زبردست کھکے اور جو کتا مار ڈالی اسکو لیکن اس میں سے کھاؤ نہ نہیں تو کھاؤ اسکو نوک کے
کھاؤ اسکو نوک کے پھر اگر تیر کر لی جب تو اس میں سے کھا لیا اور دوسرے کھا لیا اور دوسرے کھا لیا اور دوسرے کھا لیا
ہی جانور پر اور کبھی آڑی بکری پتی ہو جی اسکی جانور حرام ہوت اپنی فرمایا اگر نوک لگی (جانور پر) تو کھاؤ اور جو تیر کر لی
پڑی تو وہ موقوفہ ہر جو قرآن میں حرام کیا گیا یعنی وہ جانور جو بھل خیر مارا جی طے ہوا (سیکھ کر یا لایا) پھر پیش کئے کئے شکار کو
پھر اپنی فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑا اور تو شکار کو کو پڑ لیا لیکن اس میں سے کھاؤ نہ نہیں تو کھاؤ اسکو نوک کے پھر اگر تیر کر لی
گو یا شکار کو زبردست کھکے اور جو تیر کر لی کے ساتھ اور تیر کر لی کے ساتھ اور تیر کر لی کے ساتھ اور تیر کر لی کے ساتھ
یہی کہ تو نے اپنی پتی ہو جی اسکی تہی زائد کنون پر صید الک الک علیہ وسلم نے تعلیم یافتہ کتر کا شکار عن
عدی بن حاتم انا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا رسل الک الک فقال اذا ارسلت الک
الک سؤد کر اسم اللہ علیہ فاخذ فکل فان یتکون فان یتکون فان یتکون فان یتکون فان یتکون فان یتکون فان یتکون
فکل وذا اصاب یعرضہ فلا تأکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا کہ اگر تو شکار کو زبردست کھکے اور جو کتا مار ڈالی اسکو لیکن اس میں سے کھاؤ نہ نہیں تو کھاؤ اسکو نوک کے

[illegible]

حضرت صاحب جن جانوروں کی قربانی منع ہوا کہ بیان العوراء کان رجسلاً نہ ہونے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جانوروں کی قربانی سے منع کیا گیا ہے۔
 ہنر خیر و رسول بنی شیبان قال قلت للبراء بن عازب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق من خلقه من خلقه فقال لا بد من ان يكون في القرن نفق
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكر في قصص من يذبحه فقال لا بد من ان يكون في القرن نفق
 البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها
 وكان يكون في القرن نفق قالوا ان كرهته قد غره ولا تخش منه على احد ترجمه ابو اسحاق سہروردی نے کہا کہ جانوروں کی قربانی سے منع کیا گیا ہے۔
 فیروز تہا اور وہ مولی تہا بنی شیبان کا میں نے برا عازب سے کہا بیان کہ دوجہ سے ان قربانوں کو جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انہوں نے کہا آپ کفر کر رہے (اور ہر طرح اشارہ کیا براہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا) میرا مٹھ آپ کے مٹھ سے جوڑا ہی اپنے
 فرمایا ہر طرح کے جانور دست نہیں قربانی کیے کسی ایک تو کا اجسکا کا ناپن صاف معلوم ہو دوسری یہاں جسکی ساری صاف روٹوں
 عیسوی لکڑا جسکا لکڑا بن ظاہر ہو جو جی ناتوان (دہلا) جسکی ٹہریں میں گودا نہ رہا ہوں میں نے کہا مجھ کو وہ جانور بھی برا
 معلوم ہوتا ہے قربانی کیے لیں جسکی سینگ ٹوٹے ہوں یا دانت ٹوٹے ہوں یا پتھر یا جو جانور تجویز اسلام ہو اور جو کچھ
 اور جو پسند ہو اسکی قربانی کر اگر دوسری کو نہ مت کر اسکی لینے) **الفرجاء** لنگڑی عورت خبیثہ فیروز
 قال قلت للبراء بن عازب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق من خلقه من خلقه فقال لا بد من ان يكون في القرن نفق
 الله صلى الله عليه وسلم قال هكذا يذبح ويذكر في قصص من يذبحه فقال لا بد من ان يكون في القرن نفق
 لا يجزئ في الاضاحي العوراء البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها
 التي لا تنفي قالوا ان كرهته قد غره ولا تخش منه على احد ترجمه ابو اسحاق سہروردی نے کہا کہ جانوروں کی قربانی سے منع کیا گیا ہے۔
 على احد ترجمه ابو اسحاق سہروردی نے کہا کہ جانوروں کی قربانی سے منع کیا گیا ہے۔
الفرجاء لنگڑی عورت خبیثہ فیروز
 انقص من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق من خلقه من خلقه فقال لا بد من ان يكون في القرن نفق
 عوراء والبرصاء البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها والبرصاء البين من مضعها
 ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنی ان نگلیوں سے بتلایا اور میری اون نگلیوں کی آہٹوں سے جوتی ہیں اپنے
 فرمایا قربانی میں چار جانور دست نہیں بھر بیان کیا انھی چار ذکر جو ادھر بیان ہے **المغاکلة** وہو ما فطم كروا
 انقص ما وجب كما سوسى ان كما هو عكر حلي رعم قال امنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق من خلقه من خلقه فقال لا بد من ان يكون في القرن نفق
 العین واما من وانما لا ينفق معاك ولا مدابرة ولا كيناء ولا خفاء ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جانوروں کی قربانی سے منع کیا گیا ہے۔
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور کان مکینہ کا قربانی کے جانور میں یہ دونوں صحیح ہو سالم ہوں اور نہ کچھ کچھ
 سہروردی بیان کرتے ہیں کہ ہر اور دوسرے (جسکا کان چھری کا ہوا) اور ہر (جسکی دم کٹی ہو) اور خفا ہو

جسکی کان میں کل شور مچا رہا تھا کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 کتشفہ العین والاذن وان لا یفصحی بعداء ولا مقابا ولا مدبارا ولا شرفا ولا خرقا ولا ترجمہ میں
 آواز یاد ہو کر کہ یہ کیا ہے کہ عوراء سے پیچھے کافی ہو اور شرفا سے بھی کان خبر ہو (اور شرفا کا ذکر نہیں ہے) الخرقا
 وهو الخرقاء اذ تھا خرقا کا بیان جسکا کان میں شرافہ ہو عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان یفصحی مقابا او مدبارا او شرفا او خرقا او جفعا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ کیا ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعابہ اور دابہ اور شرفا اور خرقا اور جفعا اور جسکا کان کان کسبوں کی قربانی سے اکثر خرقا اور
 کا بیان وہی ہے حقہ الاذین جسکی کان چری ہوں عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا یفصحی مقابا ولا مدبارا ولا شرفا ولا خرقا ولا جفعا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است قربانی کجاو سے تعابہ اور دابہ اور شرفا اور خرقا اور جفعا اور جسکے منہ اور گزرجکے
 عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کتشفہ العین والاذن ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اگر کان کان بھینچے گا (قربانی کی جانور میں) العصبیا عصبیا کا بیان کسانیک
 ثوبہ عن جبر بن عبد اللہ قال سمعت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کتشفہ العین والاذن ان یفصحی یا خضب العین
 قال کرت ذلک لیحدی بن المصیب فقال نعم ان عصب العین والاذن من ذلک ترجمہ جبر بن عبد اللہ سے روایت
 ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی جانور کے جب کسانیک ثوبہ ہو پھر میں
 بن المصیب بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب آدھا یا آدھی سے زیادہ سینک ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں اور اس کے کم ہو تو
 درست ہے المستندہ فی الجذع منہ اور جذعہ کا بیان ف منہ جاذبہ کاس قربانی کے لائق ہو گیا ہو وہ ٹوٹ
 میں باخبر میں جرحہ میں لگا ہوا اور کاسی بیل میں دو برس جو تیسری میں لگا ہوا اور بیشکری میں ایک برس جو دوسرے
 میں لگے ہو اور جذعہ کاس میں اس سے کم ہو عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذبائح الممسئۃ
 ان یفسد علیک فذلک جواز من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسقربانی
 اگر درست نہ کی جائے تو پھر نہ کی قربانی دشوار ہو تو بیشکری میں جذعہ کر دے یعنی وہ بیشکریہ قریب ایک سال کے گزرا ہو کمال
 پورا نہ ہو بیشکری میں اس کی دھڑ نہیں بہتر درست ہی عن عتبہ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا
 حکم ایفہا حکم انہم یفصحی عن ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخرجہ ان ترجمہ
 بن جابر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذلوکریان میں صحابہ کو یا نہی کی یہی صحابہ ایک بکری پر یہ کیا کہ
 انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا تو اسکو قربانی کر عن عتبہ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حکم انہم یفصحی عن ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذبائح الممسئۃ

ترجمہ عقبن عام روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمانا انہیں میرے جیسے من ایک منہ آیا
 میں نے کہا ہر رسول اللہ میری جی میں تو ایک جہدہ آیا پس فرمایا اسی کو قربانی کر **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً
عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَوَيْتُ عَنْ يَوْمِ نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَنْصَلُّ عَنِ
أَبْنَيْهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَخَضِرْنَا نَحْنُ الْخَلَّالُ الرَّجُلُ مِثْلُ الشَّيْءِ الْمَسْدُودِ يَأْتِيهِ عَيْنَانِ وَالْثَلَاثَةُ فَقَالَ لَنَا جُلُوسٌ مِنْ مَرْثِيَةٍ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَضِرْنَا هَذَا الْيَوْمَ فَجَلَّ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمَسْدُودَ يَأْتِيهِ عَيْنَانِ وَالْثَلَاثَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَدْعَ يُؤْتِي يَمَانِي وَيُؤْتِي يَمَانِي مِنْهُ الشَّيْءُ تَرَجُمَةً مَعَ مَنَ كَيْفَ سَأَلْتُمْ بَابَ
 انہوں نے کہا ہم فرمیں تم کو عید بھی آگئی تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جہدہ دیکر ایک منہ خریدنے کا قربانی کے لیے
 ایک شخص کھڑا ہوا نیزہ (ایک قبیلہ سے) میں سے وہ ہوا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوہر میں تو میں نے کیا پھر کوئی
 ہم میں سے دو یا تین جہدہ دیکر منہ لینے کا پس فرمایا جہدہ بھی اس کی کام پر اسکا سر پر پانی یعنی منہ اسکا سر
عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سر پر پانی یعنی منہ لینے کا پس فرمایا جہدہ بھی اس کی کام پر اسکا سر پر پانی یعنی منہ اسکا سر
 سلم کو ساتھ تو عید بھی سے دو دن پہلے دو جہدہ دیکر ایک منہ لینے کی قربانی کی پس تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہدہ
 بھی کافی ہے جہاں نبی کافی ہے **الْكَبْشَيْنِ** ہے کہ بیان **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ**
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً
 یکبشین قال انش وانا اخفى یکبشین ترجمہ اس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرنے سے دو منہ ہوں کی
 دوسری منہ ہوں کی اور میں ہی دوسری منہ ہوں کی قربانی کرتا ہوں **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ**
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً
 ایکبشین ترجمہ اس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو منہ ہوں کی جو اٹھ منہ یعنی دینے والے اور عید
 دونوں دیکھے ہوئے اگر عید زیادہ یا زری سفید یا سفید سرخ یا سیاہ سرخ **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ**
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو منہ ہوں کی جو اٹھ منہ یعنی دینے والے اور عید
 کہہ کر اوٹا ہوا ہوں پہلو پر کہا ہوں کے (دیکھ کر نہ دت) **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ**
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ کیا عید انہوں کے من پھر جہاد دیکھ منہ ہوں کی طوط اور ان کو دیکھ کیا دیکھ روایت مختصر کی گئی ہو
 روایت **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ خُفَايَا أَصْحَابِي فَاصْبَغِي جَدْعَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي جَدْعَةٌ فَهَلْ أَخْرَجَ**
بِهَا تَرَجُمَةً يَجْزِي جَوَابُكَ رَأَى عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اخْتِصِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ مَرَّةٍ الصَّلَاةُ تَرَجُمَةً

اور ایک صاع کھجور دیر ہوئے (اوس دودھ کے بلے میں جو خریدار نے استعمال کیا) عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَمْرٌ شَرِّیْ مُصْطَرَّکٌ فَاِنْ نَضِیْتُمْ اِذَا احْلَبَتْ عَلَیْہِ کَھَا وَاِنْ کَھَا فَافْلِدْہَا
 وَہَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرِ تَحْمِلُ تَرْجُمَہُ ابُو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے اگر سپند اوسے اوسکو کھ لے تو نہیں تو پھر دو پوسے اور ایک صاع کھجور دیر ہوئے
 عَنْ ابی ہریرۃ یَقُولُ قَالَ ابُو النّاعِیْمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ اَوْ مُصْطَرَّکٌ فَھُوَ بِالْخِیَارِ کُلُّ
 اِیَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ یَّمِیْکَ اَمَّا کَھَا وَاِنْ لَمْ یَاۡکُلْ اَنْ یَّکُوۡدَ اَمَّا اِذَا کَھَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرِ کَاسْمَہُ تَرْجُمَہُ ابُو ہریرۃ رضی
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو النعیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اوس کو تین
 دن اختیار ہے اگر چاہے اوسکو کھ لے لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھر دو پوسے اور ایک صاع کھجور کا نہ گیہوں کا پھر دو پوسے
 دودھ کی قیمت میں عرب میں گیہوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے (الخِیَارِ اَمْرٌ بِالطَّهْمَانِ نَفْعٌ اَوْ شَرٌّ کَا
 ہے جو ضامن ہو مال کا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ کَانَ قَضَیْ سُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخِیَارَ بِالطَّهْمَانِ تَرْجُمَہُ ابُو ہریرۃ
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ صرف
 یہ حدیث ایک بڑا لکھ جو جس میں سے فقہانے بھت مسائل نکالے ہیں مطلب اسکا یہ ہے کہ جس شخص پر مال کا دان ہو میں اگر
 تلف ہو جاوے تو اسی کا نقصان ہو وہی اوسکی نفع کا مستحق ہے مثلاً ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے محنت کائی
 بعد اس کے کوئی عیب معلوم ہوا اور غلام بائع کو پھر لگیا تو مزدوری کا پورا خریدار کا ہو گا اس لیے کہ اگر غلام ملاک ہو جاتا تو
 مشتری کا نقصان ہوتا بائع سے کچھ غرض نہ تھی بَيْعٌ مِّنْ غُلَامٍ لِّلْاَعْلَانِ جو شخص ایک شخص میں ہجرت کر کے آیا ہو یعنی
 وہاں کا رہنے والا ہو گیا ہو وہ باہر والے کا ان بنو عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّافِعِیِّ
 قَا نَفْعُ شَيْءٍ مِّمَّا رَحِلَ لِّلْاَعْلَانِ وَغَرِیْنِ الْغُرَبَاءِ کَالْبَحْرِیِّ وَکَانَ یَسْتَأْمُرُ النَّجْلَ عَلٰی سَوَہِ لَحْیَہِ وَکَانَ یَسْأَلُ الْاَعْلَانَ طَلَاقَ
 اَخُوہِ تَرْجُمَہُ ابُو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ ہفت بنحو پانچ
 سے شہر کے باہر جا کر مرنے سے تاکا دن کو وہ ہو گا ویکو شہر کا رخ سستا بنا کر مال خرید لینے اور صحابہ کو دیکھائی کا مال
 بچنے سے ہفت بنو ایک گنہ روزانہ یا بچے کو اور وہ چاہتا ہے کہ آج کے نرخ پر بیچا لے ایک شہری نے کھایا غلام میری پاس جمہور
 جا میں جب بھگا ہو گا تو بیچ دنگا اس سے منع کیا کیونکہ لوگوں کا اس میں نقصان ہوتا اور تصریر سے ہفت بنو جانور کی
 چھاتی میں دودھ جمع کیا اور اس کو نہ دینا تاکہ نہ دیر زیادہ دودھ سمجھ کر محض قیمت کو خرید کر لے ت اور بنس سے ہفت
 وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا بنفوت بنفوت لیکن دوسرے کے بھگانے کوئی مول بڑا دے اور عیادہ دھوکا ہمارے ت اور بنو ہائی
 کے مول پر مول کرنا رجب ایک بیانی سے مول ٹھہر جا ہوا اور بائع مستعد ہو گیا ہو اور اپنی سوکن کے طلاق کوئی خاندان سے کہنا
 بَعِیْعٌ لِّلطَّغَاۃِ لَیْسَ شَرِّیٌّ دیکھائی کا مال نہ بچے عَنْ اَبِیْ اَیُّوبٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یُحِبُّ حَافِیَّ بَیْضٍ کَلْبَ

عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال چھپے
اگرچہ اس کا باپ یا بہائی ہو۔ اس حدیث کی تفسیر اور گزیرہ کی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا
و ان کان اخطا فاما بترجمہ اور گزیرہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا بترجمہ اور گزیرہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغ حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است بھی شہری باہر والے کا مال چھپو دو گون کو دینی ہمارا کروادن کو جیسا ہمارا
حکے ماتھ جائزین ہمین) اس روایت سے ایک کو دوسری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
قال لا تلقوا الناس الا لیسوا و لا ینبغ علیہم بعض و لا یأخذوا و لا ینبغ حاضری لیسوا بترجمہ اور گزیرہ
اس حدیث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است ملو تم گے جا کر قافلے سے (جو غلو وغیرہ لایا ہو) مال خریدنے
کو جب تک شہر میں نہ آوے) اور نہ بھی کوئی زمین ہو و س کی بھی پر (ضد سے واردات ہو تاکہ اس کا مال نہ بکے) اور
ست بخل کرو اور نہ بھی شہری بیہانی کے لیے دینے اس کا دالان بنے) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
سلم انما نکفی عن الغنی و الشقی و ان ینبغ حاضری لیسوا بترجمہ اور گزیرہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
منع کیا غنی سے اور قافلے کوئی جا کر ملنے سے اور شہری کو بیہانی کا مال چھپے سے الشقی قافلے سے گے جا کر ملنے سے
ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا بترجمہ اور گزیرہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
منع کیا غنی سے یعنی آگے جا کر قافلے کی ملاقات سے اس لیے کہ اس میں ہو گا قافلے والوں کو ان کو شہر کا نذرہ ملے گا
وہ اس کے اتھ سستا چڑھیں گے) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
الشیق بترجمہ اور گزیرہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
وہ بالذین ہے (اور خود زخ و دیکھ لیں) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال فی ثمانین بیتین حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
ان ینبغ حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے روٹی کے باہر (اور شہری کو بیہانی کو لپی چھپے
سے ملو اس نے کہا (جو دوسری ہی اس حدیث کا) میں نے ابن عباس سے پوچھا اس سے کیا رو ہے کہ شہری نہ بھی بیہانی کے
لیجا وہ ہون نے کہا شہری لال نہ بنے باہر والے کا شہر ان سے بڑھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال چھپے
ان ینبغ حاضری لیسوا و دعوا الناس لان فی بعضہم من بعضہم حاضری حاضری حاضری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است ملو قافلے سے جو مال پس کر دو اگر کوئی بکڑے اور مال خریدے پھر مال والا باند میں آوے
لا وہ بھی کہ مجھ کو دیکھا کہ باند میں اس مال کی قیمت زیادہ ہو تو اس کو اختیار ہے (اگرچہ اس کو بیع منع کر دے) اور ان کا مال پس کر
لیوے سو و اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است ملو قافلے سے جو مال پس کر دو اگر کوئی بکڑے اور مال خریدے پھر مال والا باند میں آوے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزائہ المسیرة ولما بدأ ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن
کیا اس کے علاوہ سنن ابی داؤد میں بیان آگے آتا ہے **تفسیر ذلک** اس کی تفسیر کا بیان عن ابن

سعد بن عبد اللہ عن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ غزائہ المسیرة لیس الثوب لا یظفر الیکہ وغیر ذلک بدو وہی
کثر الجمل فزعموا ان الرجل بالشیع قبل ان یقلبک او یظفر الیکہ ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا علامہ سے کہ کیا ہے کپڑے کا جوڑنا اور کھینچنا نہیں رکھنا (مذہب سے کیسا ہے) اور سنن ابی داؤد میں وہ یہ کہ
ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پہنکے دوسرے کو اور لٹو نہ دیکھے **تفسیر ذلک** یعنی منع سنن ابی داؤد کا بیان ف

یہ بھی ایک جاہلیت کی بہت سی مشنری باہر کی طرف اور باہر مشنری کی طرف اپنا کپڑا پہنک دینا تو ہم مانع ہر جاہلی نہ ہو جائے
وقول کرتے ہیں کہ جس طرح دیکھیں **عن ابن مسعود** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة
والنابذة فی الشیع ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا علامہ سے کہ جس طرح میں
عن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة والنابذة ترجمہ ابو ہریرہ

گزار **تفسیر ذلک** اس کی تفسیر کا بیان **عن ابن مسعود** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
النابذة والنابذة ان ینباع الرجال بالثوبین حکم الکیل لیس کل رجل فینما ثوب صاحبہ یدہ والنابذة
ان ینفد الرجل الی الرجل الثوب ینفد ان یخزل الثوب ینما علی ذلک ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن ابی داؤد میں سے علامہ سے کہ دو آدمی رات کو کوپڑے پہن پر بھاڑ کرین ہر ایک دوسرے
کا کپڑا چھو دے اور سنن ابی داؤد میں یہ کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پہنکے اور وہ اس کی طرف اسی پر پہن کر **عن ابن**
سعد بن عبد اللہ عن ابن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة والنابذة لیس الثوب لا یظفر الیکہ وغیر
ذلک بدو وہی حکم الجمل فزعموا ان الرجل بالشیع قبل ان یقلبک او یظفر الیکہ ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامہ سے کہ کپڑے کو چھو لے اس کی طرف پہن کر نہیں اور سنن ابی داؤد میں وہ یہ ہے کہ ایک
آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پہنکے دوسرے کو اور لٹو نہ دیکھے **عن ابن مسعود** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة والنابذة
فی الشیع **عن ابن مسعود** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة والنابذة ان ینباع الرجال بالثوبین حکم الکیل لیس کل رجل فینما ثوب صاحبہ یدہ والنابذة
ان ینفد الرجل الی الرجل الثوب ینفد ان یخزل الثوب ینما علی ذلک ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامہ سے کہ کپڑے کو چھو لے اس کی طرف پہن کر نہیں اور سنن ابی داؤد میں وہ یہ ہے کہ ایک
آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پہنکے دوسرے کو اور لٹو نہ دیکھے **عن ابن مسعود** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة والنابذة
فی الشیع **عن ابن مسعود** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن غزائہ المسیرة والنابذة ان ینباع الرجال بالثوبین حکم الکیل لیس کل رجل فینما ثوب صاحبہ یدہ والنابذة
ان ینفد الرجل الی الرجل الثوب ینفد ان یخزل الثوب ینما علی ذلک ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا رسول

یہ تین

واللہ اعلم

واللہ اعلم

[illegible]

عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دخت بکھوئے چھلون کو بچو اور جو بکھوئے
 کے بلے میں بن عمر نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے سے زید بن
 عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل
 منکم ان کاذب وکن نقص علی ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زائد سے اور زائد
 بکھوئے کہ دخت بکھو ایک میں اب کھو کے بلے میں بچو بے اگر کھو دخت کی زیادہ نکلے تو زیادہ خریداری سے
 اور جو کھیلے تو اسی نقصان ہو بیع الکھو بالکھیل ماری اگر سو کہے اگر کے بلے میں بچو عمن ابن عمر ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ
 عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زائد سے اور زائد بکھو سو کہے کھو کے بلے میں
 بچو اب اگر ماری اگر سو کہے اگر کے بلے میں بچو اب اگر عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
 وکن نقص علی ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زائد سے اور زائد
 عمن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی عرابی میں اوپر اسکی تفسیر کر رکھی عمن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی
 وسلم نے اجازت دی عرابی میں خشک اور تر کھو دینے کی **باب** الکھو یا بکھو یا عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی
 کھو دینا عمن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ
 بن ثابت سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی عرابی میں چھلون کے بیچ جانے کی انداز کے عمن
 زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی عرابی میں ساتھ خشک کھو کے انداز کے بیع الکھو بالکھیل عمن ابن عمر
 کھو دینا عمن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ
 عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی عرابی میں کھو دینا خشک کھو دینا کی
 او میں حضرت دی اس کے سوا اور کھو میں عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ
 بکھو یا عمن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی
 اجازت دی عرابی میں انداز کے عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ
 فرمایا عمن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی
 ابن عمر روایت ہر ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ان یباع ما فی دوس الفل بکھیل و بیع الکھو بالکھیل ترجمہ عبد اسد بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی

العرابیا

باجھو میں

کے گہرین میں لے گیا رسول اللہ میں آپ نے پوچھا چاہتا ہوں میں اونٹ بیچتا ہوں بیع میں تو شہ فرین کو بدل چکے
 روپیہ لے لیتا ہوں آپ تو فرمایا کچھ قباحت نہیں ہو اگر تو دوسری روز کے نرخ سے لے لے جبکہ تم دونوں جدا نہ ہو ایک کا
 دوسرے پر پانی چھڑ کر دینی اگر نقد نقد ہو تو قباحت نہیں **لَا يَحْدُ الْوَرَقَ مِنَ الْكُتُبِ وَالْكَتُبُ مِنَ الْوَرَقِ**
 سونے کے بدلہ چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا **عَنْ ابْنِ مَرْثُ كَالْحَبْلِ أَنْ يَنْبَغِ الْكَتُوبُ بِالْفَضْلَةِ وَالْفَضْلَةُ بِأَلَا**
لَا يَحْبُ مَا يَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تَقَارِفُهُ وَبَيْنَكَ
وَبَيْنَهُ لَبَنٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو میں سونا بیچتا تھا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ تو فرمایا جب تو جو تو اس سہنی سے جد ہمت ہو جب تک تیری اور اس کی طرف
 رہی دینی بے باقی کر کے جدا ہو **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّكَ أَنْ يَخْذَلَكَ أَنْ يَخْذَلَكَ أَنْ يَخْذَلَكَ أَنْ يَخْذَلَكَ أَنْ يَخْذَلَكَ أَنْ يَخْذَلَكَ**
مِنْكَ لَئِنْ تَزِيدَ تَرْجُمَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَرِهَ جَانِثُ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
أَنَّكَ كَانَتْ كَالْمَرْءِ بَأْسًا يَتَّقِي فِي قُبُورِ الدَّاهِيَةِ مِنَ الدَّاهِيَةِ مِنَ الدَّاهِيَةِ مِنَ الدَّاهِيَةِ مِنَ الدَّاهِيَةِ مِنَ الدَّاهِيَةِ مِنَ الدَّاهِيَةِ
جَانِثُ شَرَفَانِ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
يَخْذَلَكَ إِذَا كَانَ مِنْ قَبْلِ تَرْجُمِهِ بِرَأْسِهِ مَا جَانِثُ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
بَنِ جُبَيْرٍ أَنَّكَ كَانَتْ كَالْمَرْءِ بَأْسًا وَأَنَّكَ مِنْ قَبْلِ تَرْجُمِهِ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَرِهَ جَانِثُ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
الْوَرَقَ مِنَ الْكُتُبِ سونے کے بدلے چاندی لینا **عَنْ ابْنِ مَرْثُ كَالْحَبْلِ أَنْ يَنْبَغِ الْكَتُوبُ بِالْفَضْلَةِ وَالْفَضْلَةُ بِأَلَا**
أَسْأَلُكَ أَنْ يَنْبَغِ الْكَتُوبُ بِالْفَضْلَةِ وَالْفَضْلَةُ بِأَلَا تَأْخُذُ بِغَيْرِ قَوْمٍ مَا لَكَ تَقْتَرِ قَوْمٌ
يَنْتُكَ مَا شَأْنُكَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا تھریے میں آپ سے پوچھتا ہوں
 میں اونٹ بیچا کرتا ہوں بقیع میں شہ فرین کے بدلے اور وہ لیتا ہوں آپ تو فرمایا کچھ قباحت نہیں ہو اگر تو دوسری روز کے نرخ
 سولے جبکہ جدا نہ ہو ایک دوسرے پر پانی چھڑ کر دینی **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ دَحَايِمُهَا لَيْسَ كُنْتُ لِي وَكَأَدَنِي تَرْجُمَهُ جَابِرُ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
سَلَّمَ بِنِي مِنْ تَشْرِيعِ لَوْ تَوَكَّلَ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
اِسْنِي خُشِي سَافَرَهُ دِيَسَ قَبْرُهُ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
وَسَلَّمَ وَكَأَدَنِي تَرْجُمَهُ جَابِرُ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
فِي الْمَدِينَةِ جَابِرُ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَدَنِي تَرْجُمَهُ جَابِرُ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ تَرَجَمَ رُوَيْدٌ
 سہ روایت ہو میں اور مخرفہ عبدی کہنے لیکر ہے ہجر ایک مبنی نام ہے) سو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں آپ سے

أَوَيْدَ حَبِيبَهُمَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ كَذِبًا عَظِيمًا لَمْ يَزَلْ يَنْفَعُهُمْ لِيَوْمِهِمْ وَأَذَاهُمْ لَلْأَمَانَةِ تَرْجُمَهُ
 اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادریں تھیں تھل کی رجو ایک بستی جو بحرین میں
 آپ جب بیٹھتے اور پسینا آتا تو وہ کپڑے آپ پر باری ہو جاتے ایک پہنوی کا کپڑا شام سے آیا میں نے ہا کاش آپ کے
 پاس ایک بیکو بھیجتا اور دو کپڑے خریدتے آسانی کو دھری پر یعنی جبک پاس میں ہوگا تو دین گے (آپ نے اوس کے پاس کو
 پہنچا وہ بولامین محمد کا مطلب سمجھا وہ چاہتے ہیں میرا مال ہضم کر لیں مایہرے کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جہرٹ بولادہ جانتا ہے کہ میں بہت زیادہ اللہ ڈرنا والا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ کو ڈرنا والا ہوں **سَلَفٌ**
وَبَيْعٌ وَهُوَ كَنْ يَبِيعُ الْمَتْلَعَةَ عَلَى أَنْ يَسْتَلْفَهَا سَلْفًا أَوْ رِبْعًا لَيْسَ لَهُ كَرْمٌ - مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز
 بیچی اس شرط پر کہ وہ اس کو ہاتھ پر لے کر کسی مال میں عترت بنی غنیمت عن ابیہ عن جابر ؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ مِنْ بَيْعٍ وَفَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَفَرْطَيْنِ مَا كُنِيَ يَضْمَنُ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سے اور دو شرطیں بیع میں کرنے سے (مثلاً ایک کپڑا خریدنا اگر
 پرکہ اس کو دہلا دینا اور سلوا دینا) اور اس چیز کے نفع و جہا کا وان پہنوی پر دہور یعنی پائے مال سے نفع اور ہا نا مثلاً
 ایک جانور خریدنا لیکن ابھی بلبع کے پاس ہے اس کو کرایے کا خریدا و حوی کرے یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جب تک وہ جانور
 خریدار کے قبضہ میں نہیں آیا اور وقت تک اگر وہ تباہ ہو یا مر جاوے تو خریدار کا نقصان نہیں بلکہ بیع ہی کا نقصان ہے
 پس نفع ہی اسی کا ہوگا **شَرْطَانِ** فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ لِبَيْعِكَ هَذَا لَتَلْعَفَ الْإِثْمُ يَكْفُرُ الْإِثْمُ
 شہن بن بک کا ایک بیع میں دو شرطیں لگانا - مثلاً یوں کہ میں یہ چیز تیری ہے جیسا ہوں اگر ایک بیع میں دو
 تو اتنے کو اور جو وہ بیع میں دیوے تو اتنے کو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ**
سَلْفٍ وَبَيْعٍ وَشَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَكَارِبِهِ مَا كُنِيَ يَضْمَنُ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمرو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بیعت ہو سلف اور بیع اور نہ دو شرطیں بیع میں اور نہ نفع اس چیز کا جو ضمان میں نہیں ہے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلْفٍ وَبَيْعٍ وَشَرْطَانِ
 بَيْعٍ وَشَرْطَانِ وَمَنْ بَيْعَ مَا لَيْسَ عَنْكَ فَهُوَ وَفَرْطَيْنِ مَا كُنِيَ يَضْمَنُ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے نفع کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف و بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں کر نیسی اور جو چیز بیع میں نہیں ہے کہ بیع ہی اور
 جس چیز کا نقصان اپنی پر نہیں ہوگا نفع لینے سے **بَيْعَتَيْنِ** فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ لِبَيْعِكَ هَذَا
 الشَّلَعَةُ بِمِائَةِ دِينَارٍ قَدْ مَاتَ فِي ذَهَبٍ وَبَيْعَةٍ لَيْسَ فِيهَا شَرْطَانِ لَيْسَ فِيهَا شَرْطَانِ لَيْسَ فِيهَا شَرْطَانِ
 اگر نقد سے تو سو روپیہ کو اور جو او دہا روپیہ کو تو دو سو روپیہ کو **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ تَرْجُمَهُ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں بیع

اپنے بلا ہوا اور فرمایا کیا تو سمجھتا ہے میں نے تیری اونٹ کی قیمت کم کھائی تھی اس لیے کہ تیرا اونٹ لے لوں اپنا اونٹ لے
اور پوچھ بھی لے ف اس حدیث میں ایک عجزہ ہے لکھا کہ ضعیف اور ماند حادثہ ابھی دوما کی برکت سے تیز اور چالاک ہو گیا
دوسری حسن غرق ہے کہ چتر بھی پہر دی اور دام بھی دیدے تیسری ایک سند غرق ہے کہ بعد میں شہرہ کرنا جائز ہے
اگر چاہو اس میں نعم ہو یا بے کا۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث منہج ہے و اسد علم **عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْرَضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَمْنَاهُ فَأَذْهَبَ الْجَمْعُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَبَهَ حَتَّى كَانَ أَمَامَ بَطْنِ بَنِي قَالِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أَدَى بِكَ كَلَامُكَ
هَذَا قَدْ اشْتَبَهَ قُلْتُ بَدْرُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَغِيبٌ يَدُ وَلَكَ خُمْرٌ حَتَّى تَقْدَمَ فِيعْتُهُ وَكَانَتْ لِي الْيَدُ حَا
شِدَّةً بَدْنُ وَكَانَ اسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ فَلَمَّا فَضَيْتُ أَخْرَجْنَا وَدَوْنَا اسْتَأْذَنَتْهُ بِالْخَيْلِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
حَدَّثْتُ عَنْكَ نَبِيٍّ قَالَ كَيْفَ أَرَوُجْتُ أَمْ نَبِيًّا قُلْتُ بَلْ نَبِيًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَصِيبَ وَقِيلَ
جَوَادِي بَكَارًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَيْدِيَهُمْ مِنْ خَيْلِهِمْ فَخَرَجْتُ نَبِيًّا يُعَلِّمُهُمْ دَوَّجَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لِي وَقَالَ أَلَيْسَ
أَهْلَكَ عَشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُ خَالِي بَنِي بَنِي الْجَمْلِ فَلَا مَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَذَرْتُ بِالْجَمْلِ فَاصْطَفَانِي مَكْنُ الْجَمْلِ وَالْجَمْلُ وَصَمَّامُ النَّاسِ تَرْجَمَهُ جَابِرٌ مِنْ رِوَايَتِهِ هَذَا جَابِرٌ رَوَى
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پنی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اس کے کہا اونٹ تہک گیا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے اس کو ڈاٹھا و تیز تر ہو گیا یہاں تک کہ سب کے آگے ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جابر میں تھا
ہر دن تہا لاؤنٹ تیز تر ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی برکت سے پہنچا لے میرے ہاتھ اور توجہ اور اسے
دینے میں ہر پہنچو تک میں نے آپ کے ہاتھ چھو لیا اگرچہ چھو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھ کو شرم آئی آپ سے رکنا نہ پاتے
ہیں سچو کو اور میں نہ دون جب بھادو نہ نہ ہوتی اور ہم دینے کے نزدیک پہنچی تو میں نے آپ سے اجازت چاہی کہ آجائے
کی میز کو یا رسول اللہ میں بھی نکاح کیا ہے آپ فرمایا بکر سے کیا ہو یا شیب سے میں نے کہا شیب سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ
میرے باپ عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کنودی لکھیاں چھو گئے تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ دن کے پاس ایک کنودی لکھی لکھی لاؤنٹ چھو
اپنی ہوئی کو نکاح کر کے اس لیے میز شیب سے نکاح کیا کہ وہ دن کو تعلیم کرے اور اب سکھاتا ہے اپنے اجازت دی اور فرمایا
اپنی بی بی باس ات کو جا میں جب گیا تو اپنی ہاموں سے بیان کیا اونٹ بچہ کا حال انہوں نے مجھ کو ملاست کی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صبح کو میں انٹ لیکر گیا اپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی سپرد کیا اور ایک حصہ لوگوں کے
برابریا غنیمت کے اہل میں سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ كُنْتُ**
عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ لَكَ فِي خَيْرِ النَّاسِ ثُمَّ أَخْبَى بَشِيرٌ فَأَخَذَ بَدْنُكُمْ فَجَعَلَ فَإِنْ كُنْتُ لَكُمْ إِنَّمَا فِي قَوْلِ النَّاسِ لَكُمْ
رَأْسُهُ فَلَمَّا دَوْنَا مِنَ الدِّينَةِ قَالَ لَنَا هَلْ الْجَمْلُ مِنْغَنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ كَلَامُ الْبَلِ مِنْغَنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ كَلَامُ

اوس کو بچھڑا گئے تو اسے بھی بخشی میں لے کہا ان وہ آپ کو ہائی اسدا آپ فرمایا اس کو بچھڑا گئے تو اسے بھی بخشی میں
 کہا ان وہ آپ کا ہے یا نبی اسدا آپ فرمایا اتنی کو بیچے گا اسدا تجھے بخشے میںے کہا ان وہ آپ کا ہے نبی اسدا کے بغیر
 نے کہا جردی اس حدیث کا یہ خدا بھی ایک کلمہ ہے جسکو سلمان کثرتی اب کر ایسا کہ اسدا بھی بخشے البیع
 یکنون فیہ الشرح العاصد فیہ البیع و یطل الفکر بیہ میں اگر شرط خلافت ہو تو یہ صحیح ہو جاوے گی اور شرط طہل
 ہوگی حکم عائشہ قالت اشتریت برزاً فاشترکھا اھلھا وکلابھا فاذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال اغنیفہا فان الکلاء لئن اعطی العودی قالت فاعتقہما قال قلت فذاعاھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فغنیفہما من ذوقھا فانھا انت لھما وکناں کذوقھا احل امر حمہ المومنین ہائشہ نہ روایت ہے میں نے
 بریرہ کو خرید لیا لوگوں نے شرط کر لی کہ ترکہ اس کا ہم لین گے میر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا آپ نے
 فرمایا آزاد کر دے اسکو کیونکہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو وہ یہ دیوے (یعنی خرید کرے) پھر اسکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اسکو بلایا اور خست یا رو یا اپنا خود کند کی طرف سے رہنے چاہے خاندن کو پس خواہ اس سے جدا ہو جا کیو آزاد
 ہو کر یہ لوڈی کو اختیار ہو ہے کہ اس خاندن کو پس ہے جس سے نکاح لوڈی بن میں ہوا تھا یا نہ رہی اس نے پڑھ لیا
 کیا رہی خاندن سے جدا ہونا چاہا اور اسکا خاندن آزاد ہوا حکم عائشہ انھا اذکرت ان کثرتی برزۃ لیلق
 واکھم اشترکوا وکلابھا فاذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اشترینھا فاعنیفہما فان الکلاء لئن اعطی العودی وانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکم فینلھذا تصدق
 یہ علی بریرہ فقال لھوھا صدقۃ وکناھدیکۃ وخیئت ترحمہ المومنین ہائشہ نہ روایت ہے انہوں نے
 قصد کیا بریرہ کے خریدنی کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے ہاگوں نے شرط کر لی کہ ولا رہی اسکا ترکہ ہم لین گے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپ فرمایا خرید کر لے اور آزاد کر اسکو کچھ ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا
 اللہ صل اللہ علیہ وسلم اس کا پس گشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا۔ آپ فرمایا اوکو ملی وہ
 صدقہ ہے ہر کسی تلخ ہے رہیہ کی طرف سے اور اختیار ملا اوکو رحبت انا وہی بنو خاندن کے پاس میں (عمر بن الخطاب
 بنی ہاشم ان عائشہ اذکرت ان کثرتی جادیۃ فاشترکھا فقال اھلھا انت لھما وکناں فاذکرت
 ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لکیمت تعاری ذلک فان الکلاء لئن اعطی ترحمہ عبد بن عمر بن سلم
 یہ حضرت عائشہ نے قصد کیا ایک لوڈی خرید کے آزاد کر لیا اوکو لوگوں نے کہا ہم تمہاری تلخ بنو میں اس شرط کو ولا ہم کو
 ملی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شرط نہ رو کے جسکو خریدنے سے کیونکہ ولا اوسی
 کو ملیگی جو آزاد کرے رہیہ صحیح ہو اور شرط اون کی بطل ہے کہیم مسالانیہ فکان لکیم غنیت کمال کو جینا
 غنیمت ہوئے پہلے حکم ابن عباس قال لکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق بیع الغنایہ حق لکیم وحق

اشتریت

فانھا

غلام یا نوکر کسی کہ بہترین جنگو مالک نے اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا ہو **عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دُرَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَ مَا لَكَ عَيْنُكَ قَالَ لَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَشْتَرِي بِهِ مِثْقَالَ شَيْءٍ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَنِيُّ بِمِثْقَانِ مِائَةِ دِينَهِمْ فَجَاءَ بِهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا الْبَيْتُ فَقَالَ ابْدِئِي بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقِي عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَّلْتِ شَيْءًا فَلَا تَكَلِّمِي
فَإِنْ فَضَّلْتِ مِنْ أَهْلِكَ شَيْءًا فَلَا تَكَلِّمِي فَإِنْ فَضَّلْتِ مِنْ دُونِ أَهْلِكَ فَكَلِّمِي فَكَلَّمَكَ فَكَلَّمَكَ يَقُولُ وَهَكَذَا وَهَكَذَا
بَيْنَ بَيْنِكَ وَتَرَى بَيْنَكَ وَمَنْ شَاءَ لَكَ تَرَجِمَهُ جَابِرٌ مِنْ رَأْيِهِ هَرَّابُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَأَى بَيْنَهُ رَأْيَ بَيْنِهِمْ هَرَّابُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 ایک غلام کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اپنی فرمایا اور اس کے مالک سے کیا تیری
 پاس اس کو سوار مال ہو وہ بولا نہیں آپ کہہ رہے ہوئے اور فرمایا کوں خریدنا ہے اس غلام کو مجھ سے یہ سن کر نعيم بن عبد الله
 نے اس کو خریدا اٹھ سو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپ نے اس کو مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اور صرف کر دے
 دی پھر کچھ بچے تو اپنی گہرا لون کو دے پھر اگر گھر والوں سے بچے تو اپنی عزیزوں کو دے پھر اگر عزیزوں سے بچے تو اپنی
 بیٹھ سائے اور وہ اپنی اور بائیں طرف اشارہ کیا یعنی ہر طرف سے فقیروں کو صدقہ دی **عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُقَالُ لَهُ أَبُو مَرْثَدَةَ كُودًا عَتَقَ خَلَامًا لَهُ عَنْ دُرَيْمٍ يُقَالُ لَهُ يَغْفُوبُ كَذَلِكَ قَالَ عَيْنُكَ مَا لَكَ عَيْنُكَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ شَيْءٌ تَرِي بِهِ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَنِيُّ بِمِثْقَانِ مِائَةِ دِينَهِمْ فَجَاءَ بِهَا
إِلَّا كَانَ أَحَدُكُمْ لَعْنَةً فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فَضَّلًا فَلْيُعْطِهَا فَإِنْ كَانَ فَضَّلًا فَلْيُعْطِهَا فَإِنْ كَانَ فَضَّلًا فَلْيُعْطِهَا
فَإِنْ كَانَ فَضَّلًا فَهَافُوهَا وَهَافُوهَا تَرَجِمَهُ جَابِرٌ مِنْ رَأْيِهِ هَرَّابُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَأَى بَيْنَهُ رَأْيَ بَيْنِهِمْ هَرَّابُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 کو جب مال معقبہ تیل اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ملوایا اور فرمایا کوں خریدنا ہے اس غلام کو
 بر عبد نے اس کو خریدا اٹھ سو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپ نے اس کو مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اور صرف کر دے
 اپنی کن کن کر کے پھر کچھ بچے تو اپنی گہرا لون کو دے پھر اگر گھر والوں سے بچے تو اپنی عزیزوں کو دے پھر اگر عزیزوں سے بچے تو اپنی
 کہ **عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمَدِينَةَ تَرَجِمَهُ جَابِرٌ مِنْ رَأْيِهِ هَرَّابُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَأَى بَيْنَهُ رَأْيَ بَيْنِهِمْ**
 مہر کو بیچا نعيم الکاتب مکاتب کو بیچا **مَكَاتِبُ أَوْسُ بَرْدٍ كُتِبَ فِيهَا جَسْمُ مَالِكٍ نَعِيمُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَأَى بَيْنَهُ رَأْيَ بَيْنِهِمْ**
 تو دیوے تو آزاد ہو **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرْدًا جَاءَتْ عَائِشَةَ كَتَبَتْ فِيهَا مِائَةً مِنْ مِثْقَالِهَا فَكَانَتْ تَحْتَ رِجْلِهَا**
أَنْ يَحْمِلَ الْفَتْلَ فَإِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَفْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَتَكُونُ وَلَا وَلَكَ لِي فَكَلَّمْتُ ذَلِكَ بَرْدًا وَأَكَلَهَا
فَأَقْبَلَ وَقَالَ أَرَأَيْتَ أَنْ يَنْخَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَقْعَلَ فَيَكُونُ لَنَا وَلَا وَلَكَ فَكَلَّمْتُ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَافُوهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَا عَمْرُو بْنُ أَبِي هَاشِمٍ فَكَانَ عَتَقَ شَرَةً قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَافُوهَا لَيْسَ شَرُّهَا لَيْسَتْ فَوَضَعَهَا اللَّهُ فَيَنْشِئُهَا لَيْسَ فَوَضَعَهَا

لِلّٰهِ حَلَّتْ لَكَ قَارِئَةً اشْتَرَطَ مَا لَمْ يَحْزَنْهُ وَاقْتَضَىٰ تَرْجُمَةً اَلْمُؤْمِنِينَ مَا تَشَاءُ سِوَايَ هَذِهِ حَضْرَتِ
 مَاشَاءُ بِاسْمِ اَبْنِي كِتَابَتِ مِیْنِ مَدَوَّجَانِزُو كُو دِیْنِی بَدَلِ كِتَابَتِ اَوَاكِنِیْمِیْنِ مَدَوِّیْنِ حَضْرَتِ مَاشَاءُ لَیْ كِهَاجَا اَبُو لُوگُوْنِ
 سَیْ كِهَ اَلْكَوَاوُنِ كُوْنُظُوْرُ هُو تُو مِیْنِ قِیْرِی كِتَابَتِ كَارُو سِیْدَا اَكُرُوْدُنِ اَوِیْرِیْرَا تَرْكُ مِیْنِ لُوگُوْنِ اَوُسُ نَیْ اَبْنُو لُوگُوْنِ سِوَا یَیْنِ كِیَا
 دِهِنُوْنِ نَیْ اَنْكَارُ كِیَا اَوَكِهَا اَكُرُ حَضْرَتِ مَاشَاءُ كُوْنُظُوْرُ هُو تُو سِدَیْرِی كُ سَا تَهْ سَلُو كُ كَرِیْنِ قِیْرِیْرَا كِهَ تُو هِمُ لَمِیْنِ گَیْ حَضْرَتِ مَاشَاءُ
 نَیْ سِیْدَیْ سِلِ اَبَدُ صِلِ اَسَدُ عَلِیْ سَلَمُ سَیْ یَیْنِ كِیَا اَبِیْ اَوُنِ سِیْ فَرَا یَا حَمُ خَیْدُ كُرُو اَوَا تَزَاوُ كُرُو دُ تَرْكُ اَوِیْ كُحَلُ كَا جَزَاوُ كُرُو
 هَمُ رُسُولُ اَسَدُ صِلِ اَسَدُ عَلِیْ سَلَمُ كَیْ فَرَا یَا كِیَا حَالِ هَمُ لُوگُوْنِ كَا اِسُ فَرْمُ كِیْ شَرْطِیْنِ كُفِیْ مِیْنِ جُو اَسَدُ كِیْ كِتَابِ مِیْنِ نِهِنِ
 مِیْنِ جُو خُفْصِ اَبِیْ شَرْطُ كِیْ جُو اَسَدُ كِیْ كِتَابِ مِیْنِ نِهِنِ هَمُ پُوْرِیْ قَهْمُزُگِیْ اَكُرُ جُو شَرْطِیْنِ كُفِیْ اَسَدُ كِیْ خُفْصُ لَاقِ هَمُ
 لَبَلُ كُرُنَیْ كَیْ اَوِیْرِیْرَا سُو كَیْ اَلْكَاتِبُ یُبَا عَ قَبْلُ اَنْ تَفْصِیْحَ مِیْنِ كِتَابَتِ شَیْنِیَا كِتَابَتِ اَكُرُ سِیْ بَدَلِ
 نَابَتِ مِیْنِ سِوَا كِهَ اَوَا كِیَا هُو تُو اَوُسُ كَا بَیْجَا رِیْ سَتِ هَمُ جُكُرُ مَاشَاءُ اَنَّهَُا قَالَتْ جَلَدَتْ بِرِیْنِ قُورِیْ قَعَالَتْ بِاَعَا شَاءُ

فَیْ كَاتِبَتْ اَهْلُ عَلِیْ سَبْعَ اَوَا قِیْ فِیْ كُلِّ عَامٍ اَوْ قِیْعَةً فَاَعِیْنِیْ وَكَلَمْ كُنْ فَصَلْتُ مِیْنِ كِتَابَتِ مَاشَاءُ فَقَالَتْ
 لَمَّا حَاشَاءُ وَكَلَمْ كُنْ فِیْهَا اَزِیْجِیْ اِلَى تَصْلِكَ قَا نِ اَحْبَبُوْا اَنْ اُغْلِبَهُمْ ذَا لِكَ جَمِیْعًا وَیَكُوْنُ وَلَا ذَلِكُ لِيْ فَكَلْتُ
 لَكَ هَبْتُ بِرِیْرُوْ اِلَى اَهْلِهَا فَصَلْتُ ذَا لِكَ عَلَیْهِمْ قَا بِنَا وَقَالُوا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَهْتَسِبَ عَلَیْكَ فَلْتَفْعَلْ وَیَكُوْنُ
 ذَا لِكَ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَا لِكَ حَاشَاءُ لِرُسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا كَلِمَتُكَ ذَا لِكَ مِنْهَا اِنِّیْ اَحْبَبُ
 قَا لَنْ اَلُوْكَ اَلَمْ یَنْ اَحْبَبْ فَفَعَلْتُ وَقَامَ رُسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْتَمَسَ حِدَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ قَا لَا اَسْأَلُ
 قَا بَا لَ التَّائِبِ یَسْتَرْضُوْنُ شَرُوْهُ اَلْبَشَرُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مِیْرَا شَرَطَ تَشْرُطَا لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ كُهُوْ بَاطِلٌ وَقُلْتُ
 كَا نَ مَاشَاءُ تَشْرُطُ قَضَاءُ اللّٰهِ لَحَقُّ وَشَرَطَ اللّٰهُ اَوَّلُیْ وَكَلَا اَلُوْكَ اَلَمْ یَنْ اَحْبَبْ تَرْجُمَةً اَلْمُؤْمِنِیْنَ مَا تَشَاءُ سِوَا یَیْ
 بَرِیْرِیْ مِیْرَا بِاسْمِ اَبْنِیْ اَوِیْ بُولِ اِیْ مَاشَاءُ مِیْنِ نَیْ اَبْنُو لُوگُوْنِ سَیْ كِتَابَتِ كِیْ سَا تِ بُو قِیْرِیْ هَمُ سَالِ كِیْ اَوِیْعِیْ تُو مِیْرَا مِیْرَا مَدُورُ
 اَوَا وُسُ نَیْ اَبْنِیْ كِتَابَتِ مِیْنِ هَمُ كِهَ اَوَا نِهِنِ كِیَا تَهَا حَضْرَتِ مَاشَاءُ كُوْرُ مَهَبَتْ هُو لِیْ بَرِیْرِیْ كَیْ طَرَفِ اَوِهِنُوْنِ قِیْ كِهَا تُو اَبْنُو لُوگُوْنِ
 اَبَسُ جَا اَكُرُوْ هَمُ جَاهِرِیْنِ مِیْرَا سِیْدَا (بَیْرُ سَا تُوْنِ اَوِیْعِیْ) اَوُسُ كُو دِیْدُوْنِ گِیْ یَكِیْنِ وَلَا قِیْرِیْ مِیْنِ لُوْنِ گِیْ بَرِیْرِیْ اَبْنُو لُوگُوْنِ اَبَسُ گَیْ اَوِیْرِیْرَا
 اَوُنِ سَیْ یَیْ بَیْیَانُ كِیَا اَوِهِنُوْنِ فِیْ اَنْكَارُ كِیَا اَوَكِهَا اَكُرُ حَالُ شَرْطِیْنِ كُفِیْ مِیْنِ جُو اَسَدُ كِیْ كِتَابِ مِیْنِ نِهِنِ هَمُ جُو خُفْصِ اَبِیْ شَرْطُ
 مَاشَاءُ نَیْ رُسُولُ اَسَدُ صِلِ اَسَدُ عَلِیْ سَلَمُ سِیْ یَیْنِ كِیَا اَبِیْ نَیْ فَرَا یَا تَزَاوُ كُرُو كِهِنُ سَیْ بَرِیْرِیْ كَا لَیْنَا مَسْتُ جُو حَزِیْدِیْ اَوَا تَزَاوُ كُرُو
 وَلَا اَوِیْ كُو طِیْگِیْ جَزَاوُ كُرُ گِیَا اَوِهِنُوْنِ نَیْ اَبِیْ سَا هَمُ كِیَا بَیْرُ رُسُولُ اَسَدُ صِلِ اَسَدُ عَلِیْ سَلَمُ مِیْنِ كِهَرُ سَیْ هَمُ رُتَرِیْفِیْ كَیْ
 اَسَدِیْلُ مَلَاكُ كِیْ عَیْدَاوُسُ كَیْ فَرَا یَا كِیَا حَالِ هَمُ لُوگُوْنِ كَا اَبِیْ شَرْطِیْنِ كُفِیْ مِیْنِ جُو اَسَدُ كِیْ كِتَابِ مِیْنِ نِهِنِ هَمُ جُو خُفْصِ اَبِیْ شَرْطُ
 لَرِیْ جُو اَسَدُ كِیْ كِتَابِ مِیْنِ نِهِنِ هَمُ بَاطِلُ هَمُ اَكُرُ جُو شَرْطِیْنِ مِیْنِ اَسَدُ كَا حَكْمُ زَا یَا دَ لَاقِیْ هَمُ قَبُولُ كُرُنَیْ كَیْ اَوِیْرِیْرَا اَسَدُ
 مَعْصُوْمُ هَمُ وَلَا اَوِیْ كُو طِیْگِیْ جَزَاوُ كُرُ سَیْ كَا عِیْنُ اَبْنِیْ رُسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ اَلْوَكَاوُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوة دانی کی اجرت لینے سے منع کیا۔ **ف** بلکہ بغیر اجرت کے زکوة دینا چاہیے۔ اگر خوشی ہو یا دین والا
 کچھ دیر تو قیامت نہیں، **سَمِعْتُ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَى بِزَكَاةٍ فَاَتَى بِهَا لِيَوْمٍ لِّمَنْ رَزَقَ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى عَنْ عَنَبٍ الْفَخْلُ فَمَنْ اَعْتَمَدَ ذَلِكَ فَقَالَ اَنَا كُنْتُ مَوْلَى ذَاكَ تَرَجِمَهُ اَبِي بَرْزَةَ
 روایت ہو ایک شخص نے صدقہ میں سے جو ایک شلخ ہو بنی کلاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زکوة دانی کی
 اجرت لینے کو پوچھا۔ آپ نے منع فرمایا اور اس کو وہ بولا ہم کو تمہارے طور پر کچھ ملتا ہے **ف** بیسویں شرط نہیں کہ فی دایا
 اپنی خوشی سے کچھ نہ کرنا ہو۔ **تَرَجِمَهُ اَبِي بَرْزَةَ** کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اجازت دی اور اس کو تمہارے طور پر جو دوس
 یس کی **عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَى بِزَكَاةٍ فَاَتَى بِهَا لِيَوْمٍ لِّمَنْ رَزَقَ**
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹی گمانے والے کی کجائی اور زکوة دانی کی اجرت
 اور زکوة کی قیمت سے **عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَى بِزَكَاةٍ فَاَتَى بِهَا لِيَوْمٍ لِّمَنْ رَزَقَ**
 خدیجی سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوة دانی کی مزدوری سے **عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ**
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمِيْنِ الْاَضْكَلِيْ تَرَجِمَهُ ابُو جَازِمٍ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کتنی کی قیمت سے اور زکوة دانی کی مزدوری لینے سے **الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُفْجَلُ النَّسَاجُ يَبْتَاعُ**
 ایک شخص ایک چیز خریدی پھر اس کی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہو جاوے اور وہ چیز جو ان کی قن ہو جو ہو تو بیچنے والا اس کا
 دیا وہ حقدار ہے (خریدار کے اور نہ ہو) **عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَى بِزَكَاةٍ فَاَتَى بِهَا لِيَوْمٍ لِّمَنْ رَزَقَ**
فَمَنْ اَعْتَمَدَ ذَلِكَ فَقَالَ اَنَا كُنْتُ مَوْلَى ذَاكَ تَرَجِمَهُ ابُو بَرْزَةَ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جاوے پھر ایک شخص اپنا بیچا ہوا اسباب اس کو پاس رہے جو نکاتوں تو وہ زیادہ حقدار
 ہو اس کو لینے کا اور **عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَى بِزَكَاةٍ فَاَتَى بِهَا لِيَوْمٍ لِّمَنْ رَزَقَ**
يَبْتَاعُ وَفَوْقَهُ اَنَّهُ يَصْلَحِيهِ النَّوْثُ بَاعَهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 کوئی شخص نامور ہو جاوے اور اس کو پاس کی چیز جو ان کی قن ہو جو ہو تو وہ حقدار ہے اور وہ بہت حقدار ہو گیا
عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَى بِزَكَاةٍ فَاَتَى بِهَا لِيَوْمٍ لِّمَنْ رَزَقَ
ذَيْنَهُ فَقَالَ اَنَا كُنْتُ مَوْلَى ذَاكَ تَرَجِمَهُ ابُو بَرْزَةَ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 شخص کے پھلون پر جو اس نے خریدی تھے آفتابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور وہ بہت حقدار ہو گیا
 تب اپنے نوایا صدقہ دے اور اس کو لوگوں نے صدقہ دیا جب ہی اس کا فرض پورا نہ ہوا۔ آپ نے اس کو دفعہ ہوں سے فرمایا
 لہو موجود ہے اور کچھ کم نہیں بلکہ **الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُفْجَلُ النَّسَاجُ يَبْتَاعُ** ایک شخص مال بیچے اور اس کا مال

اور منکے عن ابن مسعود بن مکار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی اللہ اذاً وجعلھا فی الذکر الجبل
عین اللہ فی شام اخذھا بما اشتهرھا وان شاء اتبع سارۃ وقضی بذلک عمر بن ابوبکر ترجمہ سید بن
ابن سہاک ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی خیر بستی شخص کے پاس سے جبر چوری کا
گم نہ ہو تو اگر چاہو اتنی قیمت دیکر جبر چوری کا گمان نہ ہو تو جبر کے مالک کو اختیار ہے چاہی قیمت دیکر یعنی غنی قیمت
حکم دیا عمر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اس اور بعض کا مذہب یہ ہے کہ مالک مال اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس
خیر لے لے اور اس کو حکم ہو گا کہ وہ اپنی رائے سے دائم صلہ کرے پھر وہ اپنی رائے سے یہاں تک کہ چور پر چارہ دے اور لیل تک
دوسری حدیث ہے عن ابن مسعود بن مکار انہ کان عاملاً علی الیمامۃ فان مروان کتب ان معاویۃ
کتب الیک ان ائمتنا علی سرق منہ سرقۃ فھو حق و یجوز صاحت و جعلھا ثلث کتبت ذلک مروان الی فکتبت
الک مروان الکتب علی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بانہ اذا کان الذی یشاء ائمتنا من الذین سرقھا عن متھیر بن جابر
سیدھا فان شاء اخذ الذی سرق منہ یشاء وان شاء اتبع سارۃ ثلث قضی بذلک ابوبکر قمری و عثمان
فبعث مروان بکتانی الی معاویۃ و کتب معاویۃ الی عمر فان ائمتنا لست انت و کان ابن مسعود بن مکار انہ کان عاملاً علی الیمامۃ
افضی فیما ولیت علیکم فانفذ لما ائمتنا بکتاب معاویۃ فقلت لا ففوضت الی معاویۃ بنی
قال معاویۃ ترجمہ سید بن جابر روایت ہر وہ حاکم تھو یا نہ کہ (جو ایک ملک ہو حجاز کو توپ کے طرے) مروان نے اس کو
کہا کہ معاویہ نے مجھ کو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو گئی تو وہ اس کا دیا وہ حقدار ہے جہاں اس کو دیا ہو یا سید
کہا مروان نے یہ مجھ کو لکھا میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص جس نے
اوس چیز کو چوری کی خیر یا خیر تھو دینا اور چوری کا گمان نہ ہو تو جبر کے مالک کو اختیار ہے چاہی قیمت دیکر یعنی غنی قیمت
کو اوس نے چور سے لیا ہو وہ چیز لے لے چاہے چور کا چچا کرے پھر اسی کی موافق ابوبکر اور عمر و عثمان نے فیصلہ کیا مروان
نے میری خط کو معاویہ پاس بھیج دیا معاویہ نے مروان کو لکھا تو اس نے سید میری راہ پر حکم نہیں کر سکتی لیکن میں تم و دونوں
حکم کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم تھا اس کو موافق عمل کرو مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیج دیا
میں نے کہا میں اسی کی موافق حکم کر دے گا جو معاویہ کہتا ہو میں جب تک اس کی بیعت نہ کروں تک اس کے حکم کو موافق عمل کروں اس لیے کہ الحاح خلیفہ اور
پادشاہ اسلام کی وجہ ہے اور قاضی کو نہیں ہوتا کھٹا اس سلطان کے فیصلہ کو کہ سلطان کا حکم خلاف شرع کے
ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے اس سلطان کو جہاں چاہے اگر سلطان نے تو سب مسلمان ملکر اس کو سختی سے
ادنا رہا مروان اس سے روکنا نہ سکا عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل احق ببلدہ
لاذاً وجعلھا فی الذکر الجبل عین اللہ فی شام اخذھا بما اشتهرھا وان شاء اتبع سارۃ وقضی بذلک عمر بن ابوبکر ترجمہ سید بن
دہر جب اس کو پاوے اور جب اس کو پاس خیر چلی وہ اپنی رائے سے اس کا چچا کرے رشاد معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا عن ابن مسعود

طرح سوا کرتے ہیں **حَسْبُ النُّعْمَانَةِ وَالزُّفَرِ فِي الطَّلَبَةِ** غرض معاملی اور قرض صورت کر نہیں ہی کر نیکی فضیلت حسن
 ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلاً لم یعمل خیراً لفظ وکان یدلن الناس فیقول لیس یؤتی
 خذ ما یشتر واذلک ما یشتر یحجا وزلعل الله یحجا ودعنا فلما حاکف قال الله من یعمل کہ عمل عملت خیراً لفظ
 قال لا انا انک کان لی غلام یحکمت ادین الناس فاذا بعتتہ بیقاصه قلت لہ خذ ما یشتر واذلک ما یشتر
 یحجا وزلعل الله یحجا ودعنا قال الله تعالی قد عجا ورت عتک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر انہی کو کسی سے کہتا جاہان لسانی سے ملے وہ ان
 سے وصول کر دیا وہاں شہری ہو یعنی قرض دے اور غریب سے بچاؤ نہ لے تو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید بتلی بہاری قصوں
 سے بہی درگزر کری جب مرگیا تو بتلی نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو
 قرض دیا کرتا تھا اب اسکو تقاضا کر لی ہے چھوڑ دے دیا جو آسانی سے ملے لے لے اور وہاں شہری ہو چھوڑ دے اور رعایت کر دے شاید
 اس سے بہی ہم کو معاف کر دے اس جلالہ نے فرمایا میں نے بجز معاف کیا **عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
قال کان رجل یدلن الناس وکان اذ ارای غسداً لیس قال لیسنا یحجا ودعنا لعل الله تعالی یحجا ودعنا
فلعل الله یحجا ودعنا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور
 جب کسی کو مفلس دیکھتا تو اپنی جوان سے کہتا معاف کر دے اسکو شاید اس تعالیٰ معاف کر دے ہم کو جب اس سے گیا تو اس نے اسکو معاف
 کر دیا **عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل الله علی رجل ینزل رجلاً ان سئل ان یشتري او یأخذ**
وقاضياً و مقتضیاً لہ الجنة ترجمہ مہن بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جب میں غل
 کر دیا ایک شخص کو جو نرمی کرتا خریدتے اور بچہ ادا کرتی اور وصول کرتی وقت **الشک** میں کیا مال شرکت نہیں کہ
عن عبد اللہ قال شکرک انما وکما وکما یقولون یکن رجلاً یسعدنا یا یسیرین لہ لکھن انما وکما وکما ترجمہ
 عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے در عمار اور حدیث شریک سے کہنے کے روز تو سعد و قید کی پکڑ لائے اور میں نے عمار و زون
 کی پکڑ لائے **عن ابن عمر بن الخطاب صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شیئاً کالہ فی عبدائکم ما بقی فی مال**
ان کان لہ مال فلیکم من العتدہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
 حصہ ایک غلام میں آزاد کر دے مثلاً غلام میں دو آدمی نصف نصف کو شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ لے کر دے تو دوسرے
 کو بھی (جو دوسری شریک کا ہو) مال یکساں کر دے اگر اس کے پاس مال ہو **ف** نہ لے اگر نہ لے تو اگر نہ لے تو مال لے ہی تو غلام پورا
 آزاد ہو جاوے گا اور دوسری شریک کے حصے کے دام دنیا پیرین گے اور جو غلام تو آزاد ہو گا اور غلام کو ہفتیا رہے
 کہ معاف نہ دے کر کے دوسرے شریک کے حصے کے دام دے اگر کسی اور پورا آزاد ہو جاوے **الشک** فی القی غلام
 نوہدی میں شرکت **عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شیئاً کالہ فی غلام لہ وکان**

باز ہی گئے۔ تو ایک اونٹ خالی ہمارا (وہ اسکی بازو پہنے ہوئے تھی) جس نے نوکر کہا تھا وہ بولا یونٹ کیسا ہے بازو لکیرن
 نہیں گیا نوکر بولا اسکی نہیں ہے وہ بولا کسی کہاں گئی نوکر بولا مجھ ایک شخص ملا بنی ٹنٹم میں سے اسکی رہی کسی
 ٹوٹ گئی تھی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مدد کر ایک رسی بکیر جس سے میں اپنا برتن بازو پہن کیا نہ ہونٹ چل بھٹکے توڑ
 نے بازو پہن کی رسی اوسے دیدی یہ سنتی ہی اوس نے ایک لاشعلی نوکر کو ماری اسی میں اسکی موت تھی وہ قریب بچ کے
 ہو گیا) وہاں ایک شخص غلامی بچ کے لوگوں میں سے تھا اوس نے (دیگر نوکر نے) اوس سے پوچھا کیا تو اس سمجھ کے
 جاوے گا وہ بولا نہیں جاؤں گا اور شاید جاؤں نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہنچا دیکھا سوقت تو ہو پوچھو وہ بولا ان
 تب نوکر نے کہا جب قریب موسم میں جاوے تو بکار اسی قریب کے لوگو جو بٹ جواب دیں تو بکار اسی ٹنٹم کی اولاد جب وہ جوہن
 تو ابوطالب کو پوچھ پھر اوس سے کھڑی کہ فلاں شخص نے (اسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تھا) مجھ کو ایک کچھ مار ڈالا
 پھر وہ نوکر گیا جب وہ شخص نہی نوکر کہا تھا کہ میں آیا تو ابوطالب نے اوس سے پوچھا ہمارا آدمی کہاں گیا وہ بولا پتا نہ
 میں نے اسکی اچھی طرح خدمت کی پھر رہ گیا تو میں اہ میں اتر ادا کو دفن کیا ابوطالب نے کہا اوسکو سٹے ہی لائق تھا
 تجھ کو دینے تجھ سے یہی توقع تھی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح دفن کیا) پھر چند روز ابوطالب سے
 رہی تو میں وہ میں کا شخص آپہنچا جسکو اوس نے وصیت کی تھی پیام پہنچانے کے لیے اور میں موسم بر آیا اوس نے بکار اسی
 قریب کے لوگوں نے کہا قریب کے لوگ میں پھر اوس نے بکار اسی ٹنٹم کی اولاد لوگوں نے کہا یہ ٹنٹم کے بیٹے ہیں اوسکی کہاں
 کہاں ہیں کہا ابوطالب یہ میں تب اوس نے کہا فلاں شخص نے میری کھانچہ پیام پہنچا تھا کہ فلاں شخص نے اسی مار ڈالا اسکی
 اگلی بھیکسکر ابوطالب اوس شخص کے پاس گئے اور کہا میں باتوں میں سے ایک بات نوکر گریز جی چاہے تو سواونٹ سی دیجے
 کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا دینے تیرا قصد قتل کا نہ تھا) اور جو تیرا جی چاہے تو تیری قوم میں سے بچاس آدمی قسم
 کہا میں اس بات پر کہ تو نے اوسکو نہیں مارا اگر تو ان دونوں باتوں سے انکار کری تو ہم تجھ کو مدد لے میں قتل کریں گے اوس نے
 اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کہہ دیں گے پھر ایک عورت آئی ابوطالب پاس جو اسکی قوم میں یہاں ہی تھی
 اور بنی ٹنٹم میں سے تھی اسکا ایک لڑکا تھا وہ بولی اسی ابوطالب میں جا رہی ہوں کہ تو اس لڑکے کو منظور کر لی بچا پس میں
 میں سے ایک کرید لے اور اوسکو قسم نہ دلا ابوطالب نے منظور کیا پھر ایک اور شخص میں سے آیا اور کہہ گا اسی ابوطالب نے
 بچاس آدمی کو قسم دلا یا چاہتے ہو سواونٹوں کے بدلے توھر ایک شخص کے حصے میں دو دواونٹ آتے ہیں پھر دواونٹوں کو منظور
 کر وہ بچہ قسم دے ڈالو جب تم زبردستی قسمیں دگے ابوطالب نے منظور کر لیا اور ڈالیں آدمی گئے انہوں نے قسم کہا ہی۔ چنانچہ
 نے کہا قسم اس شخص کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ایسا مال نہیں گزرا کہ دن ڈالیں میں سے ایک آنکھ بھی نہ رہی پھر تو
 ہو یہ خبر مر گئے **الْفَسَاكَةُ** مسامت کا بیان **عَنْ** **رَجُلٍ** **مِنْ** **أَصْحَابِ** **رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ لَا تَصْدَارُ لَكَ دَسْوَالٌ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَوْ** **لِلْفَسَاكَةِ** **عَلَيْكَ** **كَأَنَّكَ** **فِي** **الْبَاهِلِيَةِ** **تَرْجُمَةُ** **بِكَيْ** **مَعَابِي** **مَوْ**

کہتا اسی پروردگار پرچاس سے کس تصور میں نہ پھر قتل کیا **وَقُلْ لِّلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنصَحْتُ لِمَا کَانَ**
بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ سَیِّئَیْنِیْ اِلٰی نَصْرِیْ کی تفسیر عزرا بن عباس قال کان قُرْبَطٌ وَالتَّضَیْرُ وَکَانَ التَّضَیْرُ شَرَفٌ مِّنْ قُرْبَطٍ
وَمَا کَانَ اِذَا قُتِلَ رَجُلٌ مِّنْ قُرْبَطٍ رَجُلًا مِّنْ التَّضَیْرِ قُتِلَ بِهِ وَاِذَا قُتِلَ رَجُلٌ مِّنْ التَّضَیْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرْبَطٍ اَدَّیْ
مِائَتَہٗ وَہِیْ مِنْ مِّمِّ کَلَمَاتِ بَیْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُتِلَ رَجُلٌ مِّنْ التَّضَیْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرْبَطٍ فَقَالُوْا
اِذَا ضَعُوْہُ اِلَیْنَا قَتَلْتُمْ فَقَالُوا بَیْعُنَا وَبَیْعُکُمْ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّوَفَّرَتْ وَلَیْنِ حَکْمَتٌ کَا حَکْمَہُ
بَیْعِهِمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ لَمَّا تَزَلَّتْ اَحْکُمُکُمُ الْاَہْلِیَّةُ یَبْعُوْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے قُرْبَطٌ اور
التضیر دو قومیں تھیں یہودی کی ان دونوں میں تضیر کا درجہ زیادہ تھا جب کوئی شخص قُرْبَط میں سے تضیر کے کسی شخص
کو مارتا تو قتل کیا جاتا اور جب تضیر کا کوئی آدمی قُرْبَط کے کسی آدمی کو مارتا تو سوسق کچھ رویت دینا پڑتی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو تضیر کے ایک آدمی نے قُرْبَط کے ایک آدمی کو مار ڈالا قُرْبَط نے کہا اس مارنے والے
کو حوالے کر دو ہم اس کو قتل کریں گے تضیر نے کہا ہم میں اور تم میں یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ پاس آئے اس وقت یہ آیت اتری
وَاَنصَحْتُ لِمَا کَانَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ یعنی اگر کاذبوں میں فیصلہ کرے تو نصیحت ہے فیصلہ کر انصاف یہ کسی جان کر بدلے
جان لی جاوے پہرہ آیت اتری اَحْکُمُکُمُ الْاَہْلِیَّةُ یَبْعُوْنَ کیا جاہلیت کا رواج پسند کر زمین عرب ابن عباس کہتے
اَلْاٰیَاتِ الْکِیْفِیْنَ فِی الْمَآئِدَۃِ الْاٰتِیْ قَالَہَا اللہُ عَزَّوَجَلَّ فَاحْکُمُ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْہُمْ اِلَی الْقِسْطِ لَیْسَ اِیْمَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ
بَیْنَ التَّضَیْرِ وَبَیْنَ قُرْبَطٍ وَذَٰلِکَ اَنَّ قُتِلَ التَّضَیْرُ کَا نَفْسٌ تُوَفَّرُ الدِّیْنِ کَا مِلَہٗ وَآتَیْنِہُمْ قُرْبَطٌ کَا نَفْسٌ
یُوَفَّرُ نَصْفَ الدِّیْنِ فَقَالُوْا فِی ذَٰلِکَ اِلَی سُوْرَۃِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّزَلَّ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ذَٰلِکَ فِیْہُمْ مَحْکَمُہُمْ
سُورَۃُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخَوَیْفِ ذَٰلِکَ فَعَمِلَ الدِّیْنُ سُوْرَۃً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ جو آیتیں سورہ
اندر ہیں اور میں نے حکم بھیج دیا عرض غم مضطرب تک تضیر و قُرْبَط کے تیرے کہ اب میں اور تیرے لیے کہ تضیر کو بزرگی تھی زمین
میں سے کوئی مارا جاتا تو پوری تیرے پائے اور تیری قُرْبَط میں سے اگر کوئی مارا جاتا تو اسی دیت پائے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تب متلی نے یہ آیتیں تارین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کو حق بلا سے روایت برابر
کر دی **بَابُ الْقَوَدِیْنِ الْاَعْمَلِیْنِ وَالْمَلِیْکِ** آزاد اور غلام میں قصاص کا بیان **عَنْ فِیْسِ بْنِ عُبَادَہٗ قَالَ سَمِعْتُ**
اَنَا وَابْنَ شَرَحْبِلَ رَدْمَ قُلْنَا اَہْلَ عَمَلِکَ اَیُّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْنَا اَنَّہُ یَعْبُدُ النَّاسَ عَابَۃً قَالَ مَا کَانَ
فِیْہِ عِبَادَۃٌ اَفَاخَرُہٗ کَمَا بَارَزْنَا قَرِیْبَ سَبْعِیْنِ قَادَیْقَہِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَّکَا قَادِمًا وَّہُمْ وَہُمْ یَدْعُوْنَ عَلٰی مَنْ سِوَاہُمْ
وَمَسْنَعِیْ بَیْنَ مَرْثَمٍ اِذَا نَامَ لَمْ یَقْبَلْ مَوْتٌ یَّکْا وِیْلًا وَّہُمْ یَعْبُدُہٗ مِنْ اَخْدَاتِ حَدَّہَا عَلٰی نَفْسِہِ اَزَاوَی
مُحَدِّثًا فَعَلِیْکَ لَعْنَةُ اللہِ وَالْمَلَائِکَہِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اور شتر حضرت علی رضی
پس گئے اور ان سے پوچھا کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات بتلائی ہے جو اوروں کو نہیں بتلائی

ادھون نے کہا نہیں مگر جو میری اس کتاب میں جو پھر ایک کتاب نکالی اپنی تلواریں کے نیام ہوا وہ میں نے کہا تھا کہ مسلمانوں کے
 خون پر اپرین (کچھ فرق نہیں شریف اور ذلیل کا نہ غلام اور آزاد کا) اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہیں غیر فزوں پر دینے
 کل مسلمان متفق ہیں غیر ذوں کے غلام پر جو ایک ہاتھ کے اجزا ایک دوسری کے ساتھ متفق ہوتی ہیں حرکت اور سکون میں
 اور ان میں سے ادنیٰ مسلمان بھی کل کی طرف سے ذرے کے ساتھ یعنی اگر ایک مسلمان ہی کسی کا ذکوہ سن ہی تو گو یا کل مسلمانوں
 کی ہن دیا اب اوپر دست و رازی نہیں ہو سکتی) لگا ہوا مسلمان نہ مارا جاوے گا ذکوہ بل میں رخاوا کا فزومی ہو چکی
 اور مذکورہ کو مارین جب تک وہ ذی ہے کہ وہی اس کا ذکوہ کہوں میں جبکہ مسلمان نے اپنی ملک میں ہونے کی اجازت دی ہو
 جزیہ مقرر کر کے اب اس کو مارنا یا اس کا مال لوٹنا درست نہیں) جو شخص نئی بات نکالی (دین میں) تو اسی پر اس کا ڈال
 ہی اور جو شخص مجھے دی ہوئی بات نکالنی والی کو اوپر دست ہر اس کی اور ذشتوں کی اور سب لوگوں کی **عَنْ**
دَعَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ كَأَقْدَامِ دِمَائِهِمْ وَنَحْمُ يَدَ عَلَى مَنْ سَوَّاهُمْ يَسْنَى بَيْنَهُمْ
أَدْنَاهُمْ كَأَيْقُنْ مَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فِي عَهْدٍ تَرْجِمُهُ دِي جَوَادِ بَرَكْرَا الْقَوْدُ مِنَ السَّيِّدِ لِلْيَوْمِ اگر
 کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس کو بدلتے قتل کیا جادی **عَنْ** سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 قَتَلَ عَبْدًا قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَخْصَعَهُ أَخْصَعْنَاهُ تَرْجِمُهُ سَمْرَةُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّ فَرَمَا جَوَ شَخْصَ قَتَلَ كَرَمَانِي غَلَامَ كَوَقَلَ كَرِيغَ هَمَّ اوسکو اور جو شخص لگان کاٹے (یا اور کوئی عضو) اپنی غلام کا
 تو ہم بھی کاٹیں گے اوسکا اور جو کوئی رخصی کسی سے غلام کو دینے کو خیر نکال دے تاکہ عورت کی حاجت اوسکو نہ ہو) ہم بھی رخصی
 کر نیکی اوسکو **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ
عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ تَرْجِمُهُ
 جَوَادِ بَرَكْرَا - مگر ان روایتوں میں رخصی کرنے کا ذکر نہیں ہے) **قَتْلُ الزَّانِي وَالزَّانِيَةِ عَوْرَتُ كَوَعْرَتِ كَوَبِ**
مَارَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتْلُ قَتْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَكَانَتْ
بَيْنَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَتْلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخَرِي مَسْطَرِ قَتْلَهَا وَجَنَيْتَهَا فَفَضَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قِي جَنَيْتَهَا بَافَرَةٍ قَاتِي قَتْلُهَا تَرْجِمُهُ حضرت عمر بنی روایت ہوا کہ تالاش تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 باب میں کیا فیصلہ کیا ہے تو حمل بن مالک کہہ چوئی اور کہا میں دو دوتوں کی کوٹھڑیوں کو بچہ میں رہتا تھا۔ ایک
 فی دوسری کو خیمہ کی لاری سے مارا دے گا کویت میں کا بچہ ہی مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے ایک غلام یا
 لوزمی بیڑ کا حکم کیا اور عورت کو عورت کو بدلے مار ڈالا **الْقَوْدُ مِنَ السَّيِّدِ لِلْيَوْمِ** مرد کو عورت کو بدلے قتل کرنا
عَنْ اَبِي اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَاتَا قَاتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا تَرْجِمُهُ اَبِي
 روایت ہے کہ ایک بیڑی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اوسکی چاندی کے زیور کے بیسی سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس

یہودی کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ کئی قصاص میں عکرم بن مالک ان یھودی نے اٹھا کر کھڑکھڑا کر کہا کہ میں نے
 مجھ پر کیا ذکر کیا وہاں سے مجھ کو لے کر آئے۔ یہاں سے وہاں سے کہنا تھا کہ اے خداوندی اے خداوندی اے خداوندی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عکرم بن مالک سے روایت ہوئی کہ ایک یہودی نے زیور لے لیا
 تھا ایک عورت کا بچہ اور اس کا سپر بھڑو یا دو بچہ دونوں سے لوگوں نے اس عورت کو پایا اس میں درجا جان ہی دیکھ لی
 لی پھر نے لوگوں کو بتا دی کہ اس نے ماکیا بیڑی خرما اس نے ایک کو کہا ان میں سے مارا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا سر کھل جاوے دو بچہ دونوں کے پیچ میں عکرم بن مالک قال حضرت جابر نے علیہ السلام
 فَاخَذَ هَا يَهُودِيٌّ قَرَضَهُ رَأْسَهُ وَآخَذَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْحُلِيِّ فَأَذْرَكَ وَبَهَارَ مَقْفَرَةٍ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَن مَّا هَذَا فَلَاكَ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ قَالَ فَلَاكَ حَتَّى يَمُوتَ أَلَيْسَ هَذَا قَالَتْ بَلَى أَلَيْسَ هَذَا قَالَتْ بَلَى
 فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَضَهُ رَأْسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عِجْرَتَيْنِ تَرْجُمُهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عِجْرَتَيْنِ تَرْجُمُهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عِجْرَتَيْنِ تَرْجُمُهُنَّ
 ایک لڑکی چاندی کا زیور پہن رہی تھی اس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اس کا سر کھل کر دیا اور تار بیاہر لوگوں نے اس کے
 کو پا کر بچہ جان اس میں جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ نے اس سے پوچھا تو کہنے لگی کہ اس نے
 وہ بولی نہیں قسم خدا کی یہاں تک کہ نام لیا اپنے اس یہودی کا جب اس نے سر لگا کر بتلایا ان وہ پکڑا گیا اس نے توڑ کیا
 اپنے حکم کیا اس کا سر کھل گیا بچہ دونوں کے پیچ میں **سُقُوطُ الْقَوْدِ مِنَ الشَّيْءِ** کہ فرما کہ بے سلسلہ مارا
 عَنْ حَارِثَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ بَشَرٍ إِلَّا فِي خَمْسٍ أَوْ سِتٍّ
 خَصَالٍ زَانٍ مُحْشَنٍ قَبِيحٍ وَبَشَرٌ يُقْتَلُ مُتَعَدًّا وَبَشَرٌ يُجْرِمُ مِنْ لَا إِسْلَامَ فَخَادِبُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 رَسُولُهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَخُ مِنْ أَلْفِ تَرْجَمٍ تَرْجُمُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي
 هِجْرَتِهِ ثَمَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ وَبَشَرٌ يُجْرِمُ مِنْ لَا إِسْلَامَ فَخَادِبُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 کو قصداً مار ڈالنے قیسری وہ شخص سلام سے پہر جاوے پہر اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کیا جاوے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا قید کیا جاوے عکرم بن مالک بن عوف قال سَأَلْتُ مَوْلِيًّا أَهْلًا عِنْدَ كَعْبِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ كَعْبُ بْنُ
 الْغُرَابِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ نَفَقَ لِحَبِيبَةِ وَبِئْسَ النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا أَفْقَرًا مِنْ حَبِيبَةِ أَوْ مَا فِي
 الْحَبِيبَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الْحَبِيبَةِ قَالَ قَبْهَا الْعَقْلُ وَكَذَلِكَ الْأَسِيرُ وَإِنْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ تَرْجُمُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
 روایت ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور بات میں تمہارا پاس سوا قرآن کے رہے کہ
 نہیں تو علم کے جسے دے لے کہ جو کچھ روکا گیا اور جان کسید کیا کہ یہ کہ اسد تعالیٰ کسی سچے بندے کو سچے پیسے اپنی کتاب کی تاجر
 اس کا زمین ہو زمین نے کہا اس میں کچھ افہون نے کہا اس میں بیت کے احکام میں اور قیدی کو چھوڑنے کا بیان ہے
 اور یہ ذکر ہے کہ سلمان مارا جاوے کہ فرماتے ہیں عکرم بن مالک قال قَالَ عَلِيٌّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام نے فرمایا جو شخص نبی کو مارے وہ جنت کی خوشبو بھی دباوے گا۔ حالانکہ وہ کسی خوشبو جالبین برس کی یا سوڑی ہوئی۔

سُقُوطُ الْقَوَدَيْنِ الْمَالِكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ فَلَامُونَ مِنْ قِصَاصٍ هَذَا جَبْنٌ مِنْ كَمِ قِصَاصٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ
 ہونچا دین یا کوئی عضو کاٹ ڈالیں **عَنْ عُرَيْشِ بْنِ حُصَيْنٍ** أَنَّ غُلَامًا لَا نَاسَ فَعَصَاةً قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ كَانَ نَاسًا فَعَصَاةً
 فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا تَرْجُمُهُ **عُرَيْشُ بْنُ حُصَيْنٍ** سَے روایت ہے کہ غلام تھا غفلت سے
 کا اوس نے مالدار کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اذ کو کچھ نہیں دیا
 اسلئے کہ اوس کے مالک غفلت ہے اور جو مالدار ہوتے تو دیت دینا پڑتی **الْقِصَاصُ فِي الْيَتِيمِ** دانت میں قصاص ہے **عَنْ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَى بِالْقِصَاصِ فِي الْيَتِيمِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ
 اللَّهِ الْقِصَاصُ تَرْجُمَةُ نَسْ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص حکم دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب
 حکم کرتی ہے قصاص کا (یعنی اوس میں موجود ہے) **عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ
مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدًا جَدَعْنَا تَرْجُمَةُ سَمُرَةَ سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو شخص قتل کرے یا اپنے غلام کو قتل کرے نیچے ہم اس کو اور جو شخص کو سے عضو کاٹے یا جو غلام کا کان کاٹیں گے ہم اس کا **عَنْ**
سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصَّ عَبْدًا خَصَّنَا وَجَدَعَ عَبْدًا جَدَعْنَا تَرْجُمَةُ سَمُرَةَ سَے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی سے اپنی غلام کو ہم اس کو قتل کرے اور جو شخص کسی کان یا اور کوئی عضو کا
 اپنی غلام کا ہم اس کا وہی عضو کاٹیں گے **عَنْ** **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ مَنْ خَصَّ عَبْدًا خَصَّنَا وَجَدَعَ عَبْدًا جَدَعْنَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقْتَضِي
مِنْ فَلَائِكُمْ وَاللَّهِ لَا يَقْتَضِي مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ الْقِصَاصُ
كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يَقْتَضِي مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَوْ
 أَقَامَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا تَرْجُمَةُ نَسْ سَے روایت ہے ربیع ام حارثہ کے بہن نے ایک آدمی کو زخمی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس جگہ کر پیش ہوا آپ نے فرمایا بد لیا جاوے گا ام الربیعہ بولی یا رسول اللہ کیا اوس سے بدلہ لیا جاوے گا تو قسم خدا کی اوس نے کبھی
 بدلہ نہیں لیا جاوے گا آپ نے فرمایا سبحان اللہ ام الربیعہ اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہیں قسم خدا کی اوس سے
 کبھی بدلہ نہیں لیا جاوے گا وہ یہی کہتی رہی یہاں تک کہ اون لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا تب آپ نے فرمایا اللہ کے بھنے
 بندہ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بہرہ سے چشم کہا نہیں تو اللہ ان کو سزا کرے گا **الْقِصَاصُ فِي الثَّيْتَةِ** دانت
 کے قصاص کا بیان **عَنْ مُحَمَّدٍ** قَالَ كَرَأْسِي أَنَّ عَصَاةً كَسَتْ نَبِيَّةً جَارِيَةً فَفَضَّصَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَبُو بَنِي النَّفَرِ أَكْثَرُ نَبِيَّةً فَلَا يَكُنِي بَعَثَكَ يَا حَقُّ لَا تَكْسِرُ نَبِيَّةً فَلَا تَقْلُ
 وَمَكَثُوا قُلُوبُ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا اتَّقُوا لَا تَرَسَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمَّ النَّبِيَّةَ فَوَضَّصَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَلِمَةً مَرَّةً حَرِيصَةً
 روایت ہر ربيع کے کہا ان کی پہنچی نے ایک لڑکی کا دانت توڑا لا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا اور کہ
 بہائی اس بن النضر (انس بن لک کے چچا) بولے کیا فلاں عورت (یعنی اپنی بہن) کا دانت توڑا جاوے گا نہیں قسم اوس
 کی جس پر آپ کو سچائی کے ساتھ پہنچا ہے اور اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جاوے گا اور پہلوان لوگوں نے اوس لڑکے کے وارثوں
 سے کہہ کہا تھا کہ معاف کر دیا ریت لو (لیکن وہ نہیں مانگتے تھے) جب اون کے بہائی اس بن النضر نے جو اس بن مالک
 کو چچا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو کر احد کے روز لڑائی میں (قسم کھالی تو اوس کو وارث معاف کر
 پر راضی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بنی اسد کے ایسی ہیں اگر اسد کے بھروسے قسم کہاں نہیں تو اسد
 اون کو سچا کر دیے عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَّرَتْ الزُّبُرُ مِثْلَ بَدْرٍ فَطَلَبُوا الْبَيْتَ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَرَضَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ دَسًّا فَكَانُوا
 فَأَنَّا لَئِيْقٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقَصَاصِ قَالَ لَنْ نَبْنِي النَّصْرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكْسِرُ مِثْلَ بَدْرٍ فَكَانُوا
 بِسَمْتِكَ يَا لَئِيْقٌ كَانَتْ كَسْرُكَ كَثَابَ اللَّهِ الْفَصَاصُ فَرَضُوا الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ
 عَلَى اللَّهِ كَلِمَةً مَرَّةً حَرِيصَةً رَوَيْتُ هَرَبِيعَ نَے ایک لڑکی کا دانت توڑا والا اوس کو وارثوں نے معافی چاہی لیکن لڑکی کو وارثوں
 نے انکار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنے قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لڑکی کا دانت
 توڑا جاوے گا قسم میری اس کی جس پر آپ کو سچا پمیر کر کے سچا کہی نہیں توڑا جاوے گا آپ نے فرمایا انس اس کی کتاب حکم کرتی ہو بدلے کا
 پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا تب آپ نے فرمایا اسد کے بعض بنی اسد کے بھروسے قسم کہاں نہیں تو اسد
 اون کو سچا کر دیے الْقَوْمُ مِنَ الْعَصَةِ كَاثُ كَبَاهُ نَے من قصاص عَنْ عِرَانَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ رَجُلًا عَقَلَ يَدَ
 رَجُلٍ فَأَتَتْهُ يَدُكَ فَصَوَّطَتْ ثَنِيَّتَهُ أَوْ قَالَ ثَنِيَّتَهُ فَاسْتَعْذَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلِمَةً
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي بِأَمْرٍ أَنَا أَسْرُكَ أَنْ يَدْعَكَ فِيكَ نَقَضُهَا كَمَا نَقَضُ الْفُحْلُ أَنْ
 شِئْتَ فَادْخُلْ إِلَيْكَ حَتَّى نَقْضَهَا ثُمَّ أَتَتْهُ عَمْرَانُ شِئْتَ تَرَجِمَهُ عَمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَوَيْتُ هَرَبِيعَ نَے ایک شخص نے دانتوں
 سے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ زور سے کہنچا اور اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کسی دانت ٹوٹ گئی اوس نے فرمایا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا تو مجھ سے کیا کہتا ہے کیا یہ کہتا ہے کہ میں اس کو کھڑکوں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں پورے
 پہ تو اس کو چپا دے جیسو جانو چپا نہی اگر تو چاہے تو اپنا ہاتھ اس کی دوسری چبانے کو پہر نکال لے اگر چاہو عَنْ عِرَانَ بْنِ
 حَصِينٍ أَنَّ رَجُلًا عَقَلَ آخَرَ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَدَّهَا فَأَتَتْهُ ثَنِيَّتَهُ كَمَا نَقَضَ الْفُحْلُ كَمَا نَقَضَ الْفُحْلُ كَمَا نَقَضَ الْفُحْلُ كَمَا نَقَضَ الْفُحْلُ
 فَابْطَلَا وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ نَقْضَ لِحْمَكَ لِحْمَكَ كَمَا نَقَضَ الْفُحْلُ تَرَجِمَهُ عَمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَوَيْتُ هَرَبِيعَ نَے ایک شخص نے
 دوسرے کا بازو کاٹا اوس نے ہاتھ کہنچا اس کا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ نے حکم دیا
 اوکھڑا تھا اوس کو کچھ نہ دلایا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اپنی بہائی کا گوشت چباؤ الی جیسو جانو چپا نہی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حَصْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَذَكَرَتْ ثَنِيَّتَهُ فَأَخْضَعَهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُكُمْ كَفَّ أَعْيُنَكُمْ مَا بَعْضُ الْفُلْ كَادِيَّةٌ لَهُ تَرْجِمَهُ عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ
روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسری کا ہاتھ کاٹا دوسرے نے اپنا ہاتھ دوسرے سے کہیں دوسری کا دانت کل
پڑا پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے کہتے ہوئے اپنے ذرا باقمین سے ایک آدمی اپنی بہائی کو کاٹا ہوا
کیطرح پھر دیتا تھا ہے اور کو دیت کہہ جی گئے عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ اَنْ يَنْصِلَ قَالَ فِي الدِّينِ عَصَى فَذَكَرَتْ
ثَنِيَّتَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَادِيَّةٌ لَكَ عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ اَنَّ رَجُلًا مَعْصُ ذِرَاعٍ رَجُلٍ
فَانْتَرَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْدَتْ اَنْ تَقْعَمَ ذِرَاعَ اخِيكَ
بِمَا يَقْعَمُ الْفُلْ فَاَبْطَلَهَا تَرْجِمَهُ ابْنُ رَزْرَا **بَابُ الرَّجُلِ يَدُ عَرَفَتِهِ** ایک شخص اپنے تین بچوں سے اور سونے سے
کاٹنماں ہوتا بچوں نے والے پر کچھ مارا وہ ہو گا **عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ** اَنَّ رَجُلًا مَعْصُ ذِرَاعٍ رَجُلٍ فَاَبْطَلَهَا تَرْجِمَهُ
يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَذَكَرَ ثَنِيَّتَهُ فَارْفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُكُمْ كَفَّ أَعْيُنَكُمْ مَا بَعْضُ الْفُلْ كَادِيَّةٌ لَهُ
فَاَبْطَلَهَا تَرْجِمَهُ بَعْضُ بْنُ نَبِيٍّ ایک شخص سے لٹے پہر ایک نے دوسری کا ہاتھ کاٹا دوسرے نے اپنا ہاتھ منہ سے چھوٹا یا ہمیں
دوسری کا دانت اوکھ گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے فرمایا تم میں سے ایک اپنی بہائی کو کاٹتا
ہو جان دانت کیطرح اور اسکو دیت نہیں لی اس لیے کہ ہاتھ چھوڑنے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اسپر دانت
ٹوٹنے کا مارا وہ ہو گا **عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ** اَنَّ رَجُلًا مَعْصُ ذِرَاعٍ رَجُلٍ فَاَبْطَلَهَا تَرْجِمَهُ
فَاَخْضَعَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُكُمْ كَفَّ أَعْيُنَكُمْ مَا بَعْضُ الْفُلْ كَادِيَّةٌ لَهُ
تَرْجِمَهُ بَعْضُ بْنُ نَبِيٍّ ایک شخص نے بنی قریظ سے دوسری سے لڑائی کی آخر تک **ذِكْرُ الْخَيْلِ**
حکایت ہے فی ہذا الحدیث اس حدیث میں عطا کے اوپر مارا تو کیا اختلاف **عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ** سَلَّمَ وَيَقُولُ ابْنُ أُمَيَّةَ كَالْخَيْلِ جَمًّا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ بَنِي نَبِيٍّ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعْصُ رَجُلٍ
ذِرَاعَهُ فَنَزَلَتْ بَهَا مِنْ فِيهِ فَذَكَرَ ثَنِيَّتَهُ فَاتَى الرَّجُلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَسُ الْعَقْلَ فَقَالَ انْطَلَقُوا
أَحْسَنُكُمْ إِلَى أَخِيهِ مَعْصَةُ كَعْصِضِ الْفُلِ لَمْ يَأْتِ يَطْلُبُ الْعَقْلَ كَعْصُ هَذَا فَاَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمَهُ بَعْضُ بْنُ نَبِيٍّ ایک شخص نے دوسری سے لڑائی کی اسکا ہاتھ دانتوں سے پکڑا دوسرے نے اپنا ہاتھ دوسرے
منہ سے کہیں تو اسکا دانت نکل پڑا پھر کادانت نکل پڑا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دیتا تھا کہ اپنے فرمایا
تم میں سے ایک شخص اپنے بہائی کیطرح جا کر اسکو کاٹتا ہے جیسی جانور پھر دیتا تھا کہ ہے کہی دوسرے نے لے گئے
اپنی دیت بل کر دی **عِرَانُ بْنُ حَصِينٍ** اَنَّ رَجُلًا مَعْصُ ذِرَاعٍ رَجُلٍ فَاَبْطَلَهَا تَرْجِمَهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَذَكَرَ ثَنِيَّتَهُ فَارْفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي كَثْرَةِ بَنِيكَ فَاسْتَأْجَرَ لِيَمْرَأَةً فَجَاءَتْهُ بِجُلْدٍ مِّنَ الرِّجْلِ ذَرَاهُ مَلَكًا أَوْ جَمْعًا كَثِيرًا فَأَنذَرْتُ نِسِيَّتَهُ فَوَجَّعَ ذَلِكَ
 إِلَى سُوْدٍ لِّلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَعِدَ لِمَعْدُ كَيْفَ كُنْتُ لَكَ كَمَا يَبْعَثُ الْفُلَّ فَاذْبَلْ نِسِيَّتَهُ تَرْجُمُهُ
 صفوان بن عیلة سے روایت ہے اور ان کے باپ نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی لڑائی میں اور
 ایک نوکر کھا وہ ایک شخص سے لڑا اور سکھاتے کا نام اس کے دروہ نے لکھا تو لکھ کہینچا اور دانت گرالایا پھر ریت پر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اپنے فرمایا تم میں سے ایک اپنی رہائی کو کاٹنا ہے جانور کی طرح پھر اس کا دانت انگو
 کر دیا **الْقَوْدُ فِي الطَّعْنَةِ** کو بنجر من قصاب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يُقِيمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكْبَتْ عَلَيْهِ فطعنته رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون كان معه فخرج
 الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَالُكَ أَشَدُّ فَقَالَ بَلْ عَقُوتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرْجُمُهُ بِسَيْدِي سے
 روایت ہے ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پھانت ہوتے تھے ان میں ایک شخص آپ پر جبک پڑا آپ نے ایک لکڑی سے جوڑا
 میں تھی اس کو کونچا دیا وہ بخلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابدلے وہ بولا نہیں ہنوز معاف کیا یا رسول اللہ **ف**
 عدل انصاف اسی نام ہے ہر چند آپ نے کونچا دیا تھا ادب کھلانے کو اس کا بدلہ ضرور نہ تھا مگر لوگ یہ کہتے کہ آپ نے ہنوز
 عدل کے قاعدے میں نہیں کیا اس واسطے آپ نے اپنے درجہ پر اور مرتبہ کا کچھ خیال نہیں کیا اور بدلہ لینے کی اجازت دی عن
 ابی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيَّنَّارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ شَيْئًا إِذَا أَكْبَتْ عَلَيْهِ رَجُلٌ فطعنته رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون كان معهما فصاح الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَالُكَ أَشَدُّ
 قَالَ بَلْ عَقُوتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرْجُمُهُ بِسَيْدِي سے روایت ہے ہر دو جواہر بن زبیری **الْقَوْدُ** میں اللہ تعالیٰ تہنیر کرنے
 کا بدلہ عن ابن عباس ان رجلاً كان في غزاة فطعنته رجل من المشركين فقالوا ليلطعنكم كما
 لطمه فليكنوا لسلامة فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقال ايها الناس لستم اهل الانص
 تعلمون انكم على الله عز وجل فقالوا انت قال فان لم تباينوا ولا تباينوا موتانا فمؤذونوا اخيائنا منا
 جَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَصِيكَ اسْتَغْفِرُكَ تَرْجُمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سے روایت ہے ایک شخص نے
 جاہلیت کے کسی باپ داد کو ہر کہا عباس نے (برانا) اس کو طمانچہ مارا اس کی قوم آئی اور کہنے لگی وہ عباس کو طمانچہ مارا
 کجا جیسے اونہوں نے طمانچہ مارا اور مہتیار لگا لیسے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نمبر پر چڑھے اور فرمایا
 اسی لوگو تم جلتے ہو کہ زمین پر ہنوز والوں میں سے اللہ کے نزدیک کسی عزت زیادہ ہے اور ہنوز نے کہا آپ کی آپ نے
 فرمایا تو عباس میری بین نہ میں نہ کہا ہوں ہمارے مری ہوئے باپ دادوں کو برا مت کہو تا کہ ہماری زندگی نہ ہو کر رہے
 یہ سنکر وہ قوم آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہم نہ پناہ مانگتے ہیں اس کی آپ کے شے سے ڈکا کچھ جاری ہے ہنوز کی **الْقَوْدُ**
 من الجند في يوم بدر كرسنجه كاتصا عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کاویل کہ وہ عزوجل فرمائی کہ میں اپنے دشمن کا قاتل ہوں۔ **فَاتَّبَعَهُ** بالعموم واداء الیہ۔ **بِإِحْسَانٍ** اس کی نصیر
عَنْ ابن عباس قال کان فی بنی اسرائیل انقصاص وکثیر من الذیہ **فَاتَّبَعَهُ** قال اللہ عزوجل کتب علیکم
الانقصاص فی القتل بالحق والعمد والبغی والامانی والامانی الا ان یلحقہ من خبیث فایتابع
بالمعروف واداء الیہ **بِإِحْسَانٍ** بالتعوان لقبیل الذیہ فی العمد واتباع بالمعروف یعول سبب هذا بالمعروف
وَدَّاءُ الذیہ **بِإِحْسَانٍ** لیس فی ہذا **بِإِحْسَانٍ** ذلک الخیف من ذیہ منہ وراحمہ کما کتب علی من کان منکم
لَمَّا کانوا انقصاص کیش الذیہ **ترجمہ** عبد اسد بن عباس سے روایت ہے بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن بنی اسرائیل
 کا حکم نہ تھا تب اسد تعالیٰ نے یہ آیت اترائی کہ جب علیکم انقصاص فی القتل الخرجوا بعدد ما لانی فی من غنی
 لہ من خبیثی فاتباع بالمعروف واداء الیہ بیان (یعنی فرض کیا گیا کہ ہر بلاؤں کو گون پر جو بارے جاوین آزاو بدلے آزاو کے
 ظلام بدلے ظلام کے عورت بدلے عورت کے کچھ جسکو معاف ہوا اسکی ہائی کی طرف سے کچھ ایک توسع کر نیوالا و تہ پر چلے
 اور جسکو معاف ہوا وہ اپنی طرح دیت اور اگر کسی عفویر سے کچھ قتل عمو میں مقول کا وارث دیت قبول کر لیں اور معاف کر نیوالا
 پر چلی نیو چھ قاتل پر پادنی نہ کری) اور قاتل چھ طرح دیت اور اگر کسی یہ تخفیف ہے تہا رسی پر دو گار کی طرف سے اور عت ہے
 اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تمہارے میں بے ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا **عَنْ** مجاہد قال کتب علیکم انقصاص
فِی الْقَتْلِ بالحق والعمد والبغی والامانی والامانی الا ان یلحقہ من خبیث فایتابع بالمعروف واداء الیہ **بِإِحْسَانٍ**
عَلٰی حدیث الائمة تخفیفاً علی ما کان علی بنی اسرائیل **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے یہ جو فرمایا اللہ نے فرض
 کیا گیا تہ ہر بلاؤں میں گون میں خبیث تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہ تھی اسد تعالیٰ نے دیت کا حکم اترایا اور
 اس است کو یہ تخفیف کی بنی اسرائیل سے **الاکرام** **سِیَّالَتُ** بالعموم انقصاص قصاص سے معاف کر دینے کا حکم **عَنْ** ابن
قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فِی** انقصاص **فَاتَّبَعَهُ** **ترجمہ** اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم اس ایک قصاص کا مقدمہ آیا اپنے حکم کیا معاف کر دینے کا اگر یہ حکم دینی نہ تھا بلکہ غیب دی آپ نے عفو کی **عَنْ**
اَنْسَ بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فِی** انقصاص **ترجمہ** انس بن مالک
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ایک قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ معافی کا حکم دیتے رہنے معافی کی فضیلت بیان کرتے اور
 مقول کے وارثوں کو خون معاف کرنے کے یہی طریقہ دیتے **عَنْ** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الْقَتْلُ بالحق والعمد والبغی والامانی والامانی الا ان یلحقہ من خبیث فایتابع بالمعروف واداء الیہ **بِإِحْسَانٍ**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **من** قتل الذیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص قتل کیا جاوے تو اسکو وارث کو اختیار ہے یا بدلیہ یا فدیہ
ف یعنی دیت لیو خون معاف کر نیو دیت کا اساطیر ہوا ضرور نہیں **عَنْ** ابن عباس قال قال رسول اللہ

اسد علیہ السلام نے فرمایا کیا کتاب میں کہ اسکی رویت دینی ہے جس قدر وہ بل کتاب میں ہو دو حکم ہے روایت نہاد
 کہ اور باقی میں روایت غلام کے حکم نہایت ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى**
وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ وَبِزَيْدٍ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اسد علیہ السلام نے فرمایا کتاب اگر ادا ہوگا جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم ہوگی جس قدر وہ ادا ہوا اور اس کو مال میں
 دار فون کو ترک کرے لیکن جس قدر وہ نرا دہوا۔ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى**
وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ وَبِزَيْدٍ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک کتاب قتل کیا گیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پہنچا کہ اس نے روایت کی وہی کی رویت ادا کرے اور دینی ہے اور جب ادا
 ہو اسکی رویت غلام کے مثل یعنی اسکی قیمت دی جاوے **بَابُ دِيَةِ بَنِي نَدِيمٍ** عورت کے پٹ کے پٹ کی رویت
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ
 خاندان کو بھی پٹ کی رویت دینی ہے ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے دوسری عورت کے پٹ پر مال کا حل کر پڑا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پٹ کی پٹ کی رویت میں پٹس بربان دلائل میں اسکا منع کیا پھر اس نے سے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدٍ قَالَ قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ
 وسلم فعل فعل ولکہما ختمت ما شئت من القصة وهو يومئذ من القصة ترجمہ عبد اللہ بن بربہ سے روایت ہے وہی روایت ہے
 ایک عورت نے پٹ پر مال دوسری عورت کا مال حل کر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے
 اسکو بچے کی رویت میں پٹس بربان دلائل میں اسکا منع کیا اسدن سے پٹ پر اس نے کو۔ امام نسائی نے کہا یہ وہم پر راوی
 کا اور صحیح ہے بربان میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ**
 علیہ وسلم کان یلی عن الخذف او یضکر الخذف ترجمہ عبد اللہ بن بربہ سے روایت ہے وہی روایت ہے وہی روایت ہے
 شخص کو خذف (خذف کہو ہین) او بھل سے پٹ پر اس نے کو یا لکڑی میں پٹ پر رکھ کر اسے کو کرتے ہوئے تو منع کیا اور کہا کہ
 اسد علیہ السلام اس سے منع کرتی ہو یا بربان سے خذف اسکو **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ**
 بن مالک قضي رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين عروة قال لما دنا من العرس عروة ترجمہ ابن عباس
 روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پٹ کے بچے میں یعنی اسکی رویت کیا ہو تو حبان مالک کھڑے ہوئے اور بولے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک عروہ (ایک ٹونڈی یا غلام) کا حکم کیا طائوس نے کہا ایک گھوڑا ہی عروہ ہے **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَطِيفٌ بِمَنْ يَكُونُ أَدْنَى وَيَكُونُ حَكِيمًا لِحَدِّثِهِ بِقَدَرِ مَا حَقَّقَ عَلَيْهِ
 ابن عمرؓ قال قضي رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين عروة قال لما دنا من العرس عروة ترجمہ ابن عباس
 ابن عمرؓ قال قضي رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين عروة قال لما دنا من العرس عروة ترجمہ ابن عباس
 ابن عمرؓ قال قضي رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين عروة قال لما دنا من العرس عروة ترجمہ ابن عباس

عورت کے پیٹ کو بچہ میں جو گرہا تھا اور وہ عورت بنی لیحان میں سو تھی ایک غرہ بیغہ غلام یا نوڈی دلائے کا پھر
 عورت پر حکم فرمایا نوڈی دینے کا وہ گرہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس عورت کا ترکہ اس کو بیٹوں اور
 خواہ نہ کوئے اور دیت اس کی قوم والے اور بن عسوانی مکرورہ کلافتکلیت امرائین من ہذیل فرستادہ خدا
 انزل فیہ یحییٰ و ذکر کما متعناھا فقتلھا و ینافی بطنھا کما خصصنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیکھ بچہ نہ تھا غنہ عیندہ او ولیدہ قحطی یدیدہ الزاۃ علی عاقلہا و ولیدہا
 ولیدہا و من یحییٰ فقتل اکل ابن سلالہ بن البکاء یغزو اھل ذی بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا شرب ولا
 اکل ولا لطف ولا استعمل فی ذلک یقل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما هذا من ہذا و انکما
 من اھل انھما الذی یصح ترجمہ ابرہہ سے روایت ہے ذیل کے قبیلے میں سو دو عورتیں تھیں ایک نے دوسری کو پھر مارا
 وہ گرہی اور اس کا بچہ بھی جو پیٹ میں تھا مر گیا پھر دونوں نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے فرمایا بچہ کی پٹ
 ایک ظلم ہی یا ایک نوڈی اور عورت کی دیت ماری والی عورت کی کو بچہ سو ملائی اور وہ دیت اس عورت کے لئے کہ کوئی جو گرہی تو
 اور جو وارث اس کو ہے بھیک نہ مل بن الہک بن بنہ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لا شرب ولا اکل ولا لطف ولا
 اھل فقتل ذلک یقل بیٹے میں کیونکہ وہ ان دونوں کا جنون نہ پایا نہ کہا یا نہ بولا نہ چلایا یہ خون کو غور ہوئے فرمایا یہ کامہوں کا
 بہائی تھے ذوق فیدہ وار کلام کہتا ہے اور قرآن کے خلاف جھٹلتے اسلیو کہ اس نے سچ سچ بات کی وہ کاہن بھی ایسی
 ہی باتیں کیا کرتے تھے لوگوں کے دونوں میں تاثیر ہو اس حدیث سے سچ کلام کی ممانعت نہیں نکلی کیونکہ سچ خود قرآن میں موجود
 ہے بلکہ سچ کی ممانعت وہاں جو جہان کوئی ایک ناحیہ اب کو اپنی فصاحت کے زور سے حق کہنا چاہے عسوانی مکرورہ کلافتکلیت
 امرائین من ہذیل فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و من اھل ذلک یقل فقتل فیہ یحییٰ و ذکر کما متعناھا فقتل
 فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و من اھل ذلک یقل فقتل فیہ یحییٰ و ذکر کما متعناھا فقتل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایک نے دوسری کو پھر مارا اس کا بچہ گر پڑا۔ اپنے ایک غرہ کو جو حکم کیا بیغہ غلام
 یا ایک نوڈی کا سکر موبدہ بن السیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل فیہ یحییٰ و ذکر کما متعناھا فقتل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یغزو عیندہ او ولیدہ قحطی یدیدہ الزاۃ علی عاقلہا و ولیدہا و من یحییٰ فقتل اکل ابن سلالہ بن البکاء یغزو اھل ذی بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا شرب ولا
 اکل ولا لطف ولا استعمل فی ذلک یقل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما هذا من ہذا و انکما من اھل انھما الذی یصح ترجمہ ابرہہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کو بچہ میں جو ہنومان کے پیٹ میں اور جادو حکم کیا ایک غرہ غلام یا نوڈی بیغہ کا پھر اپنے
 جہر حکم کیا وہ بولا میں کیوں کر ناوانع ان اس کا جنون نہ پایا نہ کہا یا نہ چلایا بات کی سو کا خون تو منو ہے۔ آپ فرمایا یہ
 کامہوں میں سے ہے عسوانی مکرورہ کلافتکلیت امرائین من ہذیل فرستادہ خدا فقتل فیہ یحییٰ و ذکر کما متعناھا فقتل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 غازی فیہ یحییٰ و ذکر کما متعناھا فقتل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حصینہ القاتلۃ بالذیۃ فی لیثان

وَتَرَفَّعَ بِصَوْتِهِ كَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فَكُنْتُ عَلَى الْاُخْرَى تَرْجِمَةً لِعَلَّيْهِمْ مِنْ رَأْسِهِمْ
 كَيْفَ جَدُّ لَوْ كُنَ كَوْفُ لِبْنٍ سَنَاءً يَتَقَرُّ اَتَمُّ مِنْ دَهْ لَوْ كُنَ لَيْ يَفْعَلُ بِنِ يَرْوَعُ كِي دَاوُدَ بِنِ جَهْدُونَ لَمْ جَاهِلِيَّتْ كَلَمَانِي مِي
 فَلَانِ خُفْصُ مَا تَهَارَ رَسُوْلُ اَسَدٍ صَلَّى اَسَدٌ عَلَيْهِ سَلَّمَ نَعْنِي اَوْرَسَ فَرَايَا اَكَا هُوَا يَكُ كَا قَصُوْ دَوْرِي بِرَبِيْنِ هُوَا حَقُّ
 ثَعْلَبِيْنِ رَعْدَمُ قَالَ تَقِيْ فَوْزَ مَزِيْنٍ ثَعْلَبِيْنِ اَكُوْ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خُفْصُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ رَّسُوْلِ
 اَللّٰهِ هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ بِنِ يَرْوَعُ قَتَلُوْا اَفْلَاكًا تَرْجَلًا مِّنْ اَخْطَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ
 صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا يَحْقُوْ نَفْسُ عَلٰى الْاُخْرَى تَرْجِمَةً لِّعَلَّيْهِمْ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ
 صَلَّى اَسَدٌ عَلَيْهِ سَلَّمَ اَبَسَ كَلَّ اَبْ خُفْصُ بَرَهْ رَسِيْ تَقَرُّ اَتَمُّ مِنْ دَهْ لَوْ كُنَ لَيْ يَفْعَلُ بِنِ جَهْدُونَ لَمْ جَاهِلِيَّتْ كَلَمَانِي مِي
 مَا رَهْمَا رَسُوْلُ اَسَدٍ صَلَّى اَسَدٌ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَلَّ صَوَابِيْنِ سَ اَبْ نَعْنِي فَرَايَا اَكَا خُفْصُ كَلَّ قَصُوْ مِيْنِ دَوْرِي بِرَبِيْنِ هُوَا حَقُّ
 مَزِيْنٍ ثَعْلَبِيْنِ بِنِ يَرْوَعُ اَنَّا سَا مَزِيْنٍ ثَعْلَبِيْنِ اَكُوْ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اَللّٰهِ
 هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ بِنِ يَرْوَعُ قَتَلُوْا اَفْلَاكًا تَرْجَلًا مِّنْ اَخْطَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا يَحْقُوْ نَفْسُ عَلٰى الْاُخْرَى تَرْجِمَةً لِّعَلَّيْهِمْ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ
 مَزِيْنٍ ثَعْلَبِيْنِ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ اَخْطَابِ اَبْ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَخْطَابِ رَسُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلُ اَللّٰهِ هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ قَتَلَتْ فَلَا نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا يَحْقُوْ
 نَفْسُ عَلٰى الْاُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ اَنَّى لَا يُوْضَعُ لَحْدًا بِاَحَدٍ فَا لَلّٰهُ مَا عَمَلُ تَرْجِمَتِيْ اَبْ بَرَهْ رَسِيْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ
 بِرَقَصُوْ رَبِيْنِ كَرْتَابِيْ كُفِيْ كَدَوْرِي كَلَّ قَصُوْ مِيْنِ دَوْرِي بِرَبِيْنِ هُوَا حَقُّ رَجُلٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اَللّٰهِ هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ بِنِ يَرْوَعُ قَالَ اَنَّى
 النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكَلُّ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اَللّٰهِ هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ بِنِ يَرْوَعُ اَلَّذِيْنَ اَصَابُوْ
 فَلَا نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا يَحْقُوْ نَفْسُ عَلٰى الْاُخْرَى تَرْجِمَةً لِّعَلَّيْهِمْ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ
 يَرْوَعُ قَالَ اَنَّى اَرَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكَلُّ اَلَّذِيْنَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ رَّسُوْلِ اَللّٰهِ هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ بِنِ يَرْوَعُ
 هُوَا كَوْنُوْ ثَعْلَبِيْنِ اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَفْلَاكًا فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا يَحْقُوْ نَفْسُ عَلٰى الْاُخْرَى تَرْجِمَةً لِّعَلَّيْهِمْ مِنْ رَأْسِهِمْ
 جَوَادُ رَزْرَا عَنَ حَارِيْ رِ الْخَادِيْ اَنَ رَجُلًا قَالَ يَرْوَعُ اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَفْلَاكًا تَرْجَلًا مِّنْ اَخْطَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ
 لَحْدًا بِاَحَدٍ فَا لَلّٰهُ مَا عَمَلُ تَرْجِمَتِيْ اَبْ بَرَهْ رَسِيْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ ثَعْلَبِيْنِ هُمُ مِنْ رَأْسِهِمْ
 سَوْرَتِيْ هُوَا يَكَلُّ كَلَّ كَلَّ رَسُوْلُ اَسَدٍ يَرْوَعُ ثَعْلَبِيْنِ جَهْدُونَ لَمْ جَاهِلِيَّتْ كَلَمَانِي مِي
 اَبْ اَبْ دَوْنِ مَا تَهْدُوْا نَهَا سَ نَهَا سَ كَرْمِيْنِ اَبْ كَلَّ بَلُوْنِ كِي مَعِيْنِيْ كَلَّ اَبْ فَرَايَا اَكَا خُفْصُ كَلَّ قَصُوْ
 اَكَا سَ نَهَا سَ كَرْمِيْنِ اَبْ كَلَّ بَلُوْنِ كِي مَعِيْنِيْ كَلَّ اَبْ فَرَايَا اَكَا خُفْصُ كَلَّ قَصُوْ
 بَلَّ نَهْمُ هُوَا دَكُوْ كُوْ اَكَا سَ عَنَ عَزِيْزِيْنِ عَزِيْزِيْنِ اَنَّا رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ

پہنچیں عمر بن عبد اللہ بن عمرؓ قال لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال في خطبته وفي
 التلويح ثم خشي ثم رحبه عبد الله بن عمرو روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ میں فرمایا ہر
 ایک دھرم میں جو بڑی کہو لے پانچ اونٹین **في ذكر حديث عمر بن الخطاب** في العقول واختلاف لنا قلائد
 له عمر بن حزم کی حدیث کہ بیانیت میں اور راویوں کا اختلاف **عمر بن الخطاب** عمر بن محمد بن عمرو بن حزم کی حدیث
 عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن كتابا فيه الفرائض والسنن والديارات وبعث
 به مع عمر بن حزم فقرأت على اهل اليمن هذا **في حديث محمد بن عبد الله بن عمر** عن عبد الله بن عمر
 بن عبد كلال ولعمرو بن عبد كلال والحداد بن عبد كلال قيل ذى رعين ومكافرة ومكافرة امابعد ومكافرة
 في كتابه ان من اعطى منكم من اقله عن يمينه فانه قودا لكانت يرضى اولى بالمقتول وان في القود
 اللينة ما شئت من الاويل وفي الاوتى اذا اوجع جد به الذية وفي النسان الذية وفي الشفتين الذية
 وفي البينصتين الذية وفي الذكر الذية وفي الصليب الذية وفي العنقير الذية وفي الرجل الواحد
 نصف الذية وفي الامم ثلث الذية وفي النخاعة ثلث الذية وفي النخاعة خمس عشرة من الاويل
 وفي كل اصبع من اصابع اليد والرجل عشرة من الاويل وفي الشين خمس من الاويل وفي النخاعة خمس
 من الاويل وان الرجل يقتل بالذكاة وعلى اهل الذخيب ائت ذنبا رجمه عمرو بن حزم روایت ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب لکھی تھی من والون کو اوسمیں فرض اور سنت اور دیت کا حال لکھا وہ کتاب آپ نے
 عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجی وہ پڑھی گئی میں والون پر اوسمیں لکھا تھا محمد کی طرف سے جو اللہ کر ہی میں رحمت ہوا وہ
 کی اون پر اور سلام شرمیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو ریس میں
 قبیلہ ذی یمن اور صحارہ ہمدان کے اوسمیں یہ بھی لکھا تھا جو شخص مسلمان کو بوجہ بار ڈالے اور گواہوں سے اور خبر
 ثابت ہو یا وہ اقرار کرے تو بدلہ لیا جاویگا مگر جب مقتول کے وارث بدلہ مان کر دین معلوم ہو کہ جان کی دیت
 سوانٹ میں اور ناک کی جب پوری کا کافی جاوی پڑی دیت ہے (یعنی سوانٹ) اسی طرح زبان کی اور ہنٹوں کی اور
 فوطون کی اور ذکر کی اور پیٹ کی اور ٹہنی کی پوری دیت ہے اور دونوں کچھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پیر میں آدھی
 دیت ہے لیکن دونوں پیر میں پوری دیت ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچے اوس میں آدھی دیت ہے اور
 ایک نخو میں ہتائی دیت ہے اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اوسمیں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی سر کاٹے اوس میں
 ہندہ اونٹ میں اور ہر ایک انگلی میں مانعہ یا پانون کی دس اونٹ میں اور اونٹ میں پانچ اونٹ میں اور جس زخم سے ہڈی
 کھلباؤ سے اوسمیں پانچ اونٹ میں اور مرقہ قتل کیا جاوی حورث کہ بے اور سوا والون پر ہزار دینار میں عشرانی چاند
 بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جدّه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن بكتاب

بِحَبِيبٍ فَاتَّخَذَ مِنْهُمْ مِمَّنْ يَرْفَعُ الْكَاذَ الْيَمَانُ الْيَمَانُ الْيَمَانُ وَهُوَ مِمَّنْ يَرْفَعُ الْكَاذَ الْيَمَانُ الْيَمَانُ الْيَمَانُ
 اسد علیہ السلام نے فرمایا جب ان کے والد انکار کرے تو ایمان دے کر ساتھ نہیں رہتا اس پر جب چوری کرے تو ایمان دے کر
 ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں رہتا اور جب کوئی بری بات کرے تو ایمان دے کر ساتھ نہیں
 رہتا ایمان نہیں رہتا یہی وہ کام ہے جو شراب میں کہ ایمان کو طعمہ دیتے ہیں اور آدمی کو بے ایمان بنادیتے ہیں اے
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان میں نیک اعمال ضرور ہیں اور جو شخص مسلمان کی دعویٰ کرے لیکن اسلام کو بری کاموں سے
 بدنام کرے یا مسلمان کو تباہ کرے یا کافروں کو عبادت دے وہ مسلمان نہیں / عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيهِ الزَّانِيُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ السَّارِقُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ
 وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ الْخَمْرُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ الْفَرْسُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ الْبَيْتُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ
 اتنا زیادہ ہے کہ ان کاموں کے بعد اگر کوئی قبول ہوگی عین ابی ہریرہؓ کا کہ لا یزینی الزانی جزیۃ یعنی وہ مسلمان نہیں
 ولا ینکفر ولا یشرک الخ و وہو مؤمن و ذکرنا یمۃ فیسینئھا فاما فکل ذلک خلع رتقہ
 الاملاہ من عنده فانی تاب تاکب اللہ علیک ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب کوئی نہا کرے تو وہ مومن نہیں رہتا
 اور جب چوری کرے تو مومن نہیں رہتا اور جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور جو جی ایک بات اور بیان کی جس کو
 راوی کہتا ہے میں قبول لیا جب یہ کام کسی نے اسلام کو اپنی گردن پر کالڈالا لیکن پھر اگر وہ بری تو سدا کا کنگا
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْفُرُ السَّارِقُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ
 الْخَمْرُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ الْفَرْسُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفُرُ الْبَيْتُ جِزْيَتِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ
 (یعنی) انڈا چرتا ہے اسکا ماتھہ کا جاتا ہے سی چراتا ہے اسکا ماتھہ کا جاتا ہے یعنی ذریعہ مال کے لیے ہاتھ کا قبول
 کرتا ہے باب امتحان السارق بالصرف الحبس جود کو قبولوانے کے لیے امانا باقیہ کرنا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُعَذِّبُ اللَّهَ رَفَعُ الْيَدَيْنِ نَقْرُ مِنَ الْكَلَامِ عَيْنَانِ اَنْ حَاكَا مَرُفُوَامَتَا حَاكَا حَبَسَهُمْ اَيَا مَا حَاكَا حَبَسَهُمْ اَيَا مَا حَاكَا حَبَسَهُمْ اَيَا مَا حَاكَا حَبَسَهُمْ
 فَقَالُوا حَلَّتْ سَبِيلُ هُوَ لَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ وَلَا يَكْفُرُ
 اللَّهُ مَتَاعَكَ فَذَلِكَ وَلَا تَكْفُرُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مَثَلُهُ قَالَُوا هَذَا كُنْكَ قَالَ هَذَا كُنْكَ هَذَا كُنْكَ
 عَنْ وَحِيدٍ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمَةُ نَمَانِ بْنِ بَشِيرٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور بولے کہ جولاہوں نے ہمارا اسباب
 چرایا ہے نعمان نے ان جولاہوں کو کچھ دنوں قید رکھا پھر چور دیا وہ کلاعی لوگ نعمان ہیں انہوں نے تم نے
 جولاہوں کو چور دیا نہ انکا امتحان لیا نہ انکا تعاقب کیا نہ کہا تم کیا جانتے ہو کہ وہ مومن یا کفار ہیں اگر تم ہمارا اسباب دیکھ
 پس کل آیا تو بہتر نہ اسی قدر میں تمہاری بیٹ پر مدد دینکا اور نہ انکا تعاقب کیا یہ تمہارا حکم ان نعمان نے کہا یہ اسد کا حکم ہے اور
 کی رسول کا ف احمدی سے معلوم ہوا اگر مجرم پر گمان ہو لیکن ضابطے کا خوف نہ پہنچاؤں کہ چند دفعہ قید کہنا بدستور ہے

یہاں تک کہ جب تک ہر روز سزا دی جاسے اور جو ثابت نہ ہو تو چھوڑ دیا جاوے لیکن اس پر یہ کہنا درست نہیں **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَكْبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْسَ نَاسًا فِي تَحْمِيَةِ تَرْجَمِهِ بَعِزْنَ مَكِيمَ** نے اپنے
 باپ سے روایت کیا اسنو دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو گمان پر قید کیا **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَكْبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْسَ نَاسًا فِي تَحْمِيَةِ تَرْجَمِهِ بَعِزْنَ مَكِيمَ**
 حکیم سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکھن کو قید کیا گمان پر پھر اسکو چھوڑ دیا **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَكْبَرَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَكْبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَعْضُ يَوْمٍ أَخَذَ رَاغِيَةً وَأَمَرَ
 وَكَرْمِيزَ جَدَّ مَعَهُ مَتَاعًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِحْبَابُكَ سَوَقْتُ قَالَ ابْنِي قَالَ أَذْهَبُوا
 بِهِ فَاذْهَبُوا فَتَحَمِلُوهُ فَكَلَّمُوهُ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَالْقَوْلُ الْيَقِينُ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ
 وَالْقَوْلُ الْيَقِينُ قَالَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْكَ تَرْجَمَهُ أَبُو هَيْشَمٍ خَزْمِي** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چرایا
 جو اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس مال نہ ملا اپنے اس سے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا نہیں میں
 نے چوری کی ہے اپنی فرمایا اسکو بچاؤ اور مائتہ کاٹو پھر لاؤ لوگ اسکو لے گئے اور اسکا ماتہ کاٹ پھر سیکر آئے اپنی فرمایا کہ
 میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور تو بہ کرتا ہوں وہ بولا میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور تو بہ کرتا ہوں اپنی دعا کی یا اللہ
 معاف کر دو اسکو ف یہ جو اپنے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو اسکی فرمایا کہ وہ اپنے اوپر رحم کر دو اپنے
 گناہ کو ظاہر کر دو اسکو سزا دے کر لیو سے ہر ایک کا یہی حکم ہے کیونکہ حد حق اللہ ہے جس میں تعلیم منہ ہو۔ اس
 حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حد قائم کرنے سے اور لوگوں کی عبرت مقصود ہے لیکن گناہ کا مواخذہ رہتا ہے جب تک وہ توبہ
 کرے **الرَّجُلُ مَتَّحًا وَذَلِكَ لَا يَرْفَعُ سَرَّ قَبْلِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ إِلَّا مَتَّحًا** جب تک کہ پہنچ جاوے پہل کا
 مالک اسکا قصور معاف کرے **عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا وَهَيْبُ أَفَلَا كَانَ خَبْلُكَ أَنْ تَكُنْتَ نَابِ
 فَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ** سے روایت ہو انکھن نے اون کی جاو چلی وہ چور کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سیکر آئے اپنی حکم دیا اسکو مائتہ کاٹنے کا تب صفوان نے کہا یا رسول اللہ میں نے قصور معاف
 کیا اپنے فرمایا اسکو بھاریاں لے سے پہلے کیوں نہیں معاف کر دیا پھر اپنی اسکا مائتہ کٹو یا اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ جب حد کا مقدمہ تک پہنچ جاوے تو حد معاف نہیں ہو سکتی **عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً
 فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ قُلْ لَكَ هَذَا
 فَبَلَكَ أَنْ تَأْتِيَ تَرْجَمَهُ يَا وَهَيْبُ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ دُهِیَ جَرَادُ بْنُ رَزَا عَنْ عَمْرِو بْنِ
 أَبِي نَاجٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدًا فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ**

اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے کہا کہ آپ بات کرے مگر آپ کی پیروی اسامہ وید بن ہارث کے بیٹی ہی اور وید آپ کے
 متبر ہے آپ اسامہ کو زید کہہ رہے ہیں چاہتے ہیں کہ عاتشہؓ قالت استعاریت امرأۃ علی البیتہ انما یطعن عونی
 وحی لا تعرف حیلنا فاحسنہ واخذت مکنہ فانی یھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسنی اھلھا آل السائہ
 بن زید فکلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا قتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
 یجھمہ ثم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتھم الی فی حد من حدہ فقال اسامہ استغفر
 لی یا رسول اللہ ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعشیرتہ فانی علی اللہ عز وجل یاھو اھلہ
 لھ قال انما بعدہ فاما اھلک الذین علیکم اثم کانوا اذا سرقوا الذین یفھمہ ترکوہ واذ اسروا الضعیفہ
 فہم اقاموا علیہ الحد والذین نفس محمدؐ یدہ قطعہ لقطعہ یدھما ثم قطع
 ذلک الذین ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کی بانی جنکو لوگ بچاؤ تھے لیکن ان
 عورت کو نہیں بچاؤ تھے زید مانگا پھر اسکو بچاؤ قریب لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی
 اسکو عزیزوں نے اسامہ بن زید سے سفارش چاہی اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ کے چہرہ کارنگ
 بدل گیا اور اسامہ ثابت کر رہی تھی پھر آپ نے فرمایا اسامہ کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حدین اس کی حد میں سے اس
 نے کہا استغفار کہی میری یا رسول اللہ پھر اسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے اور اس کی تعریف کی جب
 اسکو لائق ہے پھر کھا حد و نعت کے معلوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہو کر اسو جہ سے کہ جب اون میں کوئی عزت و برتری
 کرتا تو اسکو چھوڑ دیتا اور جب غریب چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے قسم اس کی جگہ تھے میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ محمدہ
 کی بیٹی چوری کرتی تو میں اسکا ہاتھ کٹواتا پھر اپنے حکم دیا اس عورت کے ہاتھ کاٹو کا سخن عائشہؓ ان قریب اھم
 فقال الخزومیۃ الی سرقہ فقالوا من یزیدک لہ فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ومن یزیدک لہ علیہ
 لہ اسامہ بن زید جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ائتھم الی فی حد من حدہ فقال انما اھلک الذین قبلکم اثم کانوا اذا سرقوا الذین یفھمہ ترکوہ واذ اسروا الضعیفہ
 ترکوہ واذ اسروا الضعیفہ اقاموا علیہ الحد واذ اسم اللہ لکان فاطمہ بنت محمدؐ سرقہ لقطعہ یدھما
 ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے لوگوں کو غزوہ عورت کے کام سے سبھو ہوا کہ یہ کہ وہ اون کے قوم کی تھی
 اور انہوں نے کہا اسکو مقدم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگوں نے کہا اتنی جرات کر سکتا ہے آپ کے سامنے
 اسامہ جو آپ کی پیروی میں اخیر کہ عاتشہؓ قالت سرقہ امرأۃ من بنی قریظ فانی یھا النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فقالوا من یزیدک لہ فیھا قالوا اسامہ بن زید فاناہ فکلمہ فزیرہ وقال انیسہ انما اھلک اذا
 سرقہ فھم الذین ترکوہ واذ اسروا الضعیفہ قطعوہ والذین نفس محمدؐ یدہ قطعہ لقطعہ یدھما ثم قطع

نہید پس آئے سفارش کرنے کو (لاخیر تک) اتنا زیادہ کر کہ پھر آپ نے حکم کیا اوس عودت کے ہاتھ کاٹو گا اور اسکا ہاتھ کاٹا لیا اور اس
 خوب توہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میری پس آیا کرتے اس کے بعد اور میں اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا
التَّحْيِيتُ فِي رَاكِبَةٍ لِّمَنْ هَدَاهُ حد قادم کرنے کی فضیلت **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَدَّثَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حَبِيبَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ تَرْجُمَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سال کا جاری ہونا دین والوں کے لیے بہتر ہے تین دن تک پانی پونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باہمی
 ہوگی تو ملک میں نظام ہوگا امن امان ہوگا بدعاش اور فساد ڈرے گی خلق اسکو زہت ہوگی گناہ کم ہو گئے پھر اپنی ہی اس
 ضرورت پر دے گا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَتْ حَذِثَ بَارِضٌ حَذِثَ خَالِصًا مِنْ تَعَطُّرٍ أَنْ يَقِينَ لِنَلَّةٍ تَرْجُمَةُ ابْنِ مَرْثَدَةَ**
 رضی اللہ عنہ نے کہا حد قادم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اور ملک والوں کے لیے چالیس رات پانی بنسویں **الْقَدَرُ الَّذِي**
لَا حَافِرُهُ السَّارِقُ وَفِيهِ يَدُ الْكَتْرِ کی ایت میں ہاتھ کاٹا جاوے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَجِينَ قَيْتَهُ دَرَاهِمَ تَرْجُمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہاتھ کاٹا ایک ڈال کے جو رائے میں جسکی قیمت پانچ درہم تھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي عَجِينَ قَيْتَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ تَرْجُمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈال کے
 چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی (امام شافعی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) **عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي عَجِينَ قَيْتِهِ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ تَرْجُمَةَ ابْنِ عُمَرَ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا
 ایک ڈال کی چوری میں جو تین درہم کی تھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ**
سَرَقَ ثِيَابًا مِنْ صُلْبِ الْإِسَاءِ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ تَرْجُمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 جوہر کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈال چھوڑا تھی صنف النساء (ایک تمام ہر سجد نبوی میں) میں اس کی قیمت تین درہم تھی **عَنْ ابْنِ عُمَرَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي عَجِينَ قَيْتِهِ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ تَرْجُمَةَ ابْنِ عُمَرَ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈال میں
 ہاتھ کاٹا۔ امام شافعی نے کہا یہ روایت غلط ہے اور ٹھیک یہ ہے کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا **عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَطَعَ ابْنُ بَكْرٍ**
أَمْرًا لَهُ عَنْهُ فِي عَجِينَ قَيْتِهِ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ تَرْجُمَةَ ابْنِ عُمَرَ روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کاٹا ایک ڈال کی چوری
 میں جسکی قیمت پانچ درہم تھی **عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ ابْنَةَ سُرْقٍ رَجُلًا يَحْتَنِي عَلَى تَعَطُّرٍ كُنِيَ قَيْتَهُ حَتَّى**
 درہم قَطَعَ تَرْجُمَةَ قَتَادَةَ سے روایت ہے میں نے اس سے سنا کہ تھے ایک شخص نے ڈال چھوڑا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
 میں اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درہم ہوا اسکا ہاتھ کاٹا لیا **ذِكْرُ الْخِلَافِ عَلَى ابْنِ مَرْثَدَةَ**
 پر راویوں کا اختلاف **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ دِينَارٍ تَرْجُمَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ**

سرور ایت ہر رسول اسد علیہ سلم نے ہاتھ کاٹا چوتھائی دینار میں لہ وقت دینار کی قیمت بارہ درہم تھی چوتھائی دینار
 کے تین درہم ہوئے) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع الید الا فی یمنی فمن یحیی
 نکلت دینار او یضف دینار فصاعدا ترجمہ المومنین عائشہ درہم سر روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہاتھ نہ کاٹا جاوے اگر ڈال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں عن عائشۃ درہم عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تقطع ید السارق فی رُبْع دینار ترجمہ المومنین عائشہ درہم سر روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار میں عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق
 فی رُبْع دینار فصاعدا ترجمہ ہی اس میں یہ ہے چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن عائشۃ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق فی رُبْع دینار فصاعدا ترجمہ ہی جو اوپر لکھا عن عائشۃ قالت
 تقطع ید السارق فی رُبْع دینار فصاعدا ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا زیادہ میں
 عن عائشۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقطع فی رُبْع دینار فصاعدا ترجمہ حضرت عائشہ سر روایت
 ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کاٹتے تھے چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقطع ید
 السارق فی رُبْع دینار فصاعدا ترجمہ اوپر لکھا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق
 فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ نقول تقطع فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ قالت تقطع ید السارق
 فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ قالت تقطع فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ قالت ما حکمک
 ولا شئت القطع فی رُبْع دینار فصاعدا ترجمہ ان سببایات کا ایک ہی ہے۔ خیر روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ
 نے کہا بہت عرض نہیں گزارا نہ میں یہ کہی چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جاوے گا یا زیادہ میں لا یرکب الخیل الا فی رُبْع
 بن محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر علی عمرہ فی ہذا الحدیث راویوں کا اختلاف احمدی میں ف ان سببایات
 میں ذرا ذرا غلطوں کا اختلاف ہے معنی ایک ہی کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے اگر چوتھائی
 دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے ڈال کے قیمت میں اور ڈال کے قیمت چوتھائی دینار یعنی عن عائشۃ لہا سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع السارق الا فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم مثل الاول عن عمرہ قالت عائشۃ القطع فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ قالت
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع ید السارق فی یمن الیمن و فی رُبْع دینار عن عائشۃ
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع الید فی رُبْع دینار فصاعدا عن عائشۃ قالت قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطع الید الا فی رُبْع دینار عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 تقطع الید فی الیمن عن عائشۃ نقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطع ید السارق فیما دون الیمن

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوستی کے اسد کو پہلے (یعنی نیک ہندوں سے) اور دشمنی کے اسد کو بعد میں پہلے
 سونے میں رکھ کر تیسری یہ لگا کر تیسری آگ سلکانی جاوے تو وہ میں گرتا قبول کر دے اور اسد کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے
 یقیناً یقیناً یقیناً ایک ہی بات ہوتی ہے اسد سے محبت ہو سکتی ہے دیا وہ اپنی اسد کو دل اور جان اور زبان سے پاک کرے
 پہر جسکو اسد سے ایسی محبت ہوگی وہی یقیناً ہے وہ کہہ ہی لاؤں گا شریک نہ ہوگا مسلمانوں کے ساتھ پہلی نہ کرے گا حراما آسانا
 سمجھ گیا مگر اپنے پیارے محبوب اسد کے برابر کسی کو نہ کرے گا **حلاوتہ** انہی ایمان کی مٹھاس عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 بحدیث عن عائشہ رضی اللہ عنہا علیہ وسلم قال ثلثة من کذب فیہ وجحد حلاوتہ الا ایمان من أحب الناس لا یحبہ
 الا للہ عز وجل ومن کان اللہ ورسولہ أحب الیہ من سواہما ومن کان ان یصدق فی القلوب أحب الیہ
 من ان یتبع الا کفر بعد ان اتقذہ اللہ مینہ ترجمہ انہ بن ابی اسد سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تین باتیں جس میں ہونگی وہ ایمان کا نہروا ہوا ہوگا۔ ایک تو جس سے دوستی کہی تو اسد کے لیے دوستی کہی اور دوسری
 اسد اور دوس کے رسول کو سب زیادہ چاہے اور تیسری یہ کہ کتاگ گرتا قبول کرے مگر پھر کافر نہ ہونا قبول نہ کرے جب نے اس کے
 نجات دی کفر سے **حلاوتہ** انہ سلام اسلام کی مٹھاس عن عائشہ رضی اللہ عنہا علیہ وسلم قال ثلثة
 من کذب فیہ وجحد حلاوتہ الا سلام من کان اللہ ورسولہ أحب الیہ من سواہما ومن أحب اللہ الا یحبہ
 الا للہ ومن یکرہ ان یتبع الا کفر کما یکرہ ان یظلم فی القلوب ترجمہ انہ بن ابی اسد سے روایت ہے جیسی ہے
 گزری **باب** نعت اسلام سلام کسی کو تو میں عن عائشہ رضی اللہ عنہا علیہ وسلم قال یتیم الخنا ب قال یتیم الخنا ب عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کہ ذات یوم ملطع علیہما رجل کشدید بیاخر الی ثیاب شدیدی سواد الشعر کاین علیہ اکثر الشعر
 ولا یعرفہ منہ احد حتی جلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستند بکبیتہ الی کبیتہ ووضعت کبیتہ
 علی فخذیہ ثم قال یا محمد لخصی فی غیر الاسلام قال ان تشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ
 وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتؤتی مرقصان وتخرج الی بیت ان استطعت الیہ سبیلہ قال صدقت
 فحبنا الیہ یسألہ ویصدقہ ثم قال فخصی فی غیر ایمان قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبیہ و رسلہ
 والیوم الآخر والنقد بکلیہ خیر و شرہ قال صدقت قال فخصی فی غیر احسان قال ان تعبد اللہ کأنک
 انما قرأت لک تکتب لک فرائد بک قال فخصی فی غیر اساترہ قال ما المستول معہا یا علم بھا من التلہ
 قال فخصی فی غیر امارتہا قال ان تلذذ لامة ربکم بما وان تم من الخصال العالیۃ العالیۃ رعالۃ الشالیۃ وکون
 فی البنیان قال عمر علیہ السلام ثلثا ثم قال لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحل تدری عن حسن السائل لہ
 اللہ ورسولہ اعظم قال فائتہ جبریل علیہ السلام اتاکم لبعثکم کما کتم فیہ کما ترجمہ امیر المؤمنین حضرت
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک دن رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تھے اتنے میں ایک شخص گیا جسکو کبھی بہت غیہ

تو مال بیت گاہے تو معلوم ہوئی نہیں ہوتا تھا کہ وہ ہنسی کیا ہو اور کوئی ہم میں سے اس کو بچا یا نہی تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہو گا تو آپ کے ہاتھوں جو حکم اور احکام تہذیب و انون پر رکھو یعنی ادب سے بیٹھا جیسو گرو استاد کے سامنے بیٹھا ہو گا تو حکم و محبت کا وہ مجھ کو اسلام کیا ہو آپ نے فرمایا اگر اسی نیا اس بات کی کہ کوئی از چین عبادت کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمدؐ اس کی پیروی ہوئے ہیں انما زہد ہذا کوۃ دینا رمضان کے روزے کہنا بیت اسد کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی کہاں پناہ راہ خرچہ ہونا) وہ بولا اپنے پیچہ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے (تو معلوم ہو گا کہ اس کو معلوم نہیں) یہ کہتا ہو آپ نے پیچہ فرمایا جیسو اس کو معلوم ہو گا پھر بولا تہذا وہ مجھ کو ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اس پر یعنی اس کی ذات اور صفات پر اور اس کے خشتوں پر (کہ وہ اس کی پاک بندگی میں جیسا اللہ کا حکم ہوتا ہے بجا لاتی ہیں ان میں بڑی طاقت خدائی ہے) اور اس کی کتابوں پر (جیسو قرآن شریف و سورۃ شریف) اہل مقدس زبور شریف و اس کے اور صحیفہ جو اللہ نے اپنی پیغمبروں پر اتاری وہ سب حق ہیں اس کی طرف میں اس کے ملائین (اور اس کی پیغمبروں پر) جیسو حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد علیہم السلام اور ان کے جتنی پیغمبر اللہ کے دنیا میں گزری ہیں بعض کو کمال حال ہم کو معلوم ہو بعض کو معلوم نہیں یہ سب اس کو پیچہ ہوئے ہیں جو حکم انہوں نے دی اس کی طرف سے ایسے اور وہ سب سچوٹی) اور قیامت پر (یعنی قذاب ثواب کے دن پر جس دن اللہ اپنی سب سے بڑی اور بڑا دیکھا گیا نیکو نیکو ان کی نیکی کا بدلہ اور بدوں کو ان کی بُرائی کا بدلہ دیکھا) اور قیامت پر (کہ بڑا بہلا سب اس کی طرف سے ہو) یعنی یہ اور پہلے سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہو اس کو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص فرما ہو گا یہ اچھا نہو گا کوئی کام بدوں اس کو حکم اور ازاد کر کہ نہیں ہوتا لیکن یہ اچھوں سے خوش ہوتا ہو اور بدوں سے ناخوش اور اس نے ہم کو اختیار دیا ہو کہ ہم اچھا کام کریں تو ثواب پائیں بڑا کریں تو انہیں خراب کریں گے وہ بولا اپنے پیچہ فرمایا۔ پھر اس نے کہا تہذا وہ حسن کہا ہو ریرہ وہ درجہ ہو جو اسلام اور ایمان کے بعد اللہ کے مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہو آپ نے فرمایا اللہ کا پوجا کرنا گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر اللہ طبع کہ اللہ تجھ کو دیکھ رہا ہے یہ وہ بولا جہت لا قیامت کہ تجھ کی آپ نے فرمایا جس سے پوچھتی ہو وہ پوچھنے کے سوا زیادہ نہیں جانتا یعنی یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہو اس کے (وہ بولا اچھا اس کی نشانیں تہذا وہ آپ نے فرمایا ایک نشانی یہ ہے کہ تو نبی اپنی مالک کو جو جگہ ف حدیث میں بتھا ہو جو بڑنٹ ہو یعنی لوندی اپنی مالک کو جو جگہ اپنی مالک اور مالک دونوں میں اللہ تخصیص مالک کی اس پر جو کہ حد میں دون کے نسبت زیادہ قابل ہو یعنی میں یا جب بیٹی اپنی ماں کی مالک ہوگی تو بیٹا ضرور ہو گا یا غرض بقدر کر لین جو بڑنٹ ہو عربی زبان میں محمدؐ میں نے اس کی تفسیر میں کہی تھیں میں۔ ایک یہ کہ لوندیوں کی اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پہلے لگا لافروں کی قومیں لوندیان بن کر مسلمان کے پاس میں گی دوسری یہ کہ لوگ اپنی ام والدہ لوندیوں کو پیچہ لگیبے لگے اور وہ بکتی بکتی کہی بیڑ کے پاس ہی ا جادو کی تیسری یہ کہ اولاد اپنی ماں باپ کی لڑائی کی ہو گی تو گویا ان لوندی شہری ماہی بیٹا اپنی مالک۔ حافظ ابن جریر نے کہا کہ یہ تیسری نزدیکی نہیں ہے دوسری یہ

جلد ثانی

کہ جس نے پانچ دن تک بدن چھپ کر میں غلٹ کر یاں جو ان کے وہ بڑے بڑے محل بنا دیئے۔ حضرت عمرؓ سے کہا میں میں نے
 شہرہا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے فرمایا میری عمر تم جانتی ہو وہ چوبیس سال کا ہوا تھا میں نے کہا اس کو اور اس کے
 رسول کو خوب معلوم ہے کہ میری عمر چوبیس سال ہے تم کو میں نے کام بھلائے تو میں صدقہ کی ایمان
 و ایسا کہ محمد بن حنفیہؓ نے کہا کہ کان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس بین ظہران احباب
 یجئونی الغریب فلا یدعی ایہم ہو حق یہاں کہ کان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجلس الہ
 یجلسا یغریبہ الغریب اذا اتاہ فیسئالہ و کان کان یجلس علیہ انا یجلسون نور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلسہ اذا قبل رجل من الناس وجہا و اھیب الناس یفھا کان شایبہ کہتہ ہا کہ
 سلم فی مرن الیسا ط قال السلام علیک یا محمد فری علیہ السلام قال ذنوبیا محمد قال ذنہ فاذا یقول
 اذنوا امرأوا یقول لہ اذنی و وضع یدہ علی کہتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا محمد اخیر فی ما
 الایسلام قال لا یسلم ان تعبد اللہ و لا تمترک بہ شیئا و تقیم الصلوۃ و تؤتی الزکوۃ و تحج البیت و تصوم
 رمضان قال اذا فعلت ذلک فقد استلک قال نعم قال صدقت فلما سمعنا قولہ لرجل صدقت اکبرناہ قال
 یا محمد اخیر فی ما الایمان قال لا یمان باللہ و لا بکتابہ و لا بنبیئہ و لا بآخرہ قال فاذا
 فعلت ذلک فقد امنت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمہ قال صدقت قال یا محمد اخیر فی ما
 الایمان قال ان تعبد اللہ کما اکت تراہ فان لم تکن تراہ فاکبرک قال صدقت قال یا محمد
 اخیر فی من الساعۃ قال منکس فکس حینہ شیئا فکس اعاد فکس حینہ شیئا فکس اعاد فکس حینہ شیئا و رفع
 رأسہ فقال ما السؤل عنہا یا علمہ من السائل و لکن لھا علامۃ تعرف بہا اذا رايت الزکاء البظہر
 یتکلمون فی البنیان و رايت لھا العزۃ ملوک الارض و رايت المراثۃ تلذ ربھا احسن لھا
 لا اللہ عزوجل علم الساعۃ الی قولہ ان اللہ علیکم خیر ثم قال لا والدی بعث محمدًا بالحق حدیثہ
 و ایشیا ما کنت یا علمہ بہ من رجل منکم و انہ لخبیر بئیل علیہ السلام و کن ل فی صلوۃ و حینہ کلوی
 ترجمہ ابو ہریرہؓ اور ابو ذرؓ روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کسے چھین بیٹھتے تھے جو شخص
 آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جب تک پہچان نہیں اس لیے ہم نے آپ سے کہا کہ بیٹھنے کے لیے الجھنے بنائی جاوے کہ کیا شخص
 اتے ہی آپ کو پہچان لےوے پہر ہم نے آپ کو کسی ایک اونچا چوڑا بنایا شی سے آپ اوپر بیٹھتے ایک روز ہم سب بیٹھ رہے
 تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ بیٹھتے تھے اس میں ایک شخص آیا کہ سب لوگوں کو چاہتا تھا جس کے
 بدن کی خوشبو سے بہتر تھی اور کہ برون میں اس کے لباس میں مل رہا تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام
 علیک یا محمدؐ پھر اس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا میں نزدیک آؤں اسے محمدؐ اچھے فرمایا پھر وہ کسی اور پر کہتا رہا میں نے دیک

آؤں آپ فرماتے آیا ہاتھ تک کہ اوس نے اپنی تھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھنٹوں پر رکھ دیے اور کہا اسی صبر
 مجھ کو بتلاؤ اسلام کسی قدر میں آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو پوجا کر جو اللہ کا اور نہ شریک کر جو اللہ کا نہ پڑھی
 اور زکوٰۃ دیوے اور جو کرو خانہ کعبہ کا اور نوے کچے رمضان کے اوس نے کہا جب میں یہ باتیں کروں تو مسلمان ہوجاؤں گا
 آپ نے فرمایا مان وہ بولا اپنے سپہ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے آپ نے سپہ فرمایا تو ہم کو بڑا معلوم ہوا اس لیے
 کہ جان بوجھ کر کیوں پوچھتا ہے یہ کہنے لگا اسی محمد بتلاؤ مجھ کو ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اور اوس کے
 رشتہ دار پر اور کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب میں اس کا دن تو مومن ہو جاؤں گا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان وہ بولا اپنی سپہ فرمایا پھر کہنے لگا اسی محمد مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کو
 تو اس قسمی پوجی جیسو اسے دیکھ رہا ہے اگر اس طرح نہ ہو تو اس طرح ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے وہ بولا آپ نے سپہ فرمایا
 یہ کہنے لگا اسی محمد مجھ کو بتلاؤ قیامت کب ہوگی یہ سن کر آپ نے سر جھکا لیا اور کہہ جواب نہ دیا اوس نے پھر پوچھا آپ نے
 کچھ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپ نے کچھ جواب نہ دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا جس سے پوچھتی ہو وہ چھینو الے سے زیادہ نہیں جانتا
 البتہ قیامت کی نشانیاں میں جب تو مجھول جانو چرانے والو کو دیکھو بڑی بڑی عمارتیں بنا رہی ہیں اور ننگے پاؤں اور
 ننگے من جو لوگ پہرے میں دن کو زمین کا بادشاہ دیکھی اور عورت کو دیکھو وہ اپنی مالک کو جنتی ہو تو سمجھ لے کہ قیامت
 نزدیک ہے) پانچ خیرین میں جنکو کوئی نہیں جانتا سو اللہ کے پہرے آیت پڑھی ان اللہ وعدہ علم الساعۃ سورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 خیر تک پہرے فرمایا نہیں قسم اوس کی جس نے محمد کو پہچانا کہ بیچارہ دکھلانے والا اور غریب شجرے میں والا میں اس شخص
 کو قسم سے زیادہ نہیں پہچانتا اور بیشک یہ خیریل علیہ السلام ہے جو وحیہ کلبی کے صورت میں آتی ہے وہ وحیہ کلبی ایک
 صحابی تھے غرض صورت حضرت جبریل اونی کے صورت بنکر اترتے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ فقہ وہم ہرادی کا
 اس لیے کہ اگر وحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمرؓ کی کہتی ہم میں سے کوئی اوس کو نہیں پہچانتا تھا تاویل
 اللہ عزوجل کالت الاخرات امثالکم تو مینا و لیکن قولنا اسئلنا اس آیت کی تفسیر ہے اس میں معلوم
 ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے اور ایک دوسری آیت ہے فاخرجنا من کل فیہا من المؤمنین فما وجدنا فیہا غیرہ
 من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی شے نہیں ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو مومن ہے وہ ضرور
 مسلم ہے اور جو مسلم ہے وہ ضرور مومن ہے اسلام کے معنی بعد از ہوجانا اور ایمان کے معنی بعد از ہوجا کر اس کا تعلق مومنین
 کرنا بعض لوگ زور بدستی سے یہی مسلمان بنجاتی ہیں ان کو مسلم کہیں گے مومن کہیں گے محمد بن ابی وقاص علیہ السلام
 اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً قد یطرب رجلاً من شینا قال سعد یا رسول اللہ اعطینک فلا تمنا
 فی فلا تمنا کی قطع فلا تاشینا کی ہو مومن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم کحی احاد ما سعد فلما
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم کا کہہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا اعطی رجلاً ولا قوم من جو

استحب ان منہ لا یخلفہ فی شہادۃ ان یشہد فی القمار علی وجہہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو روپیہ دیا اور بعض کو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپ کو دیا اور فلا نے
 کو دیا اور فلا نے شخص کو نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے آپ نے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپ کو فرمایا میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا حالانکہ شکو
 میں دیتا ہوں ان سے جبکو دیا وہ محبت ہے مگر میں جبکو دیتا ہوں تو اس سے دیتا ہوں کہ میں وہ جہنم میں اور نہ ہو نہ گراؤ
 جاوین ف بعض لوگ تو مسلم تھے مگر اس سے یاد دیا مال کے طے سے مسلمان ہو گئے تھے ابھی ان کے دونوں میں بیان خوب
 رہا نہ تھا۔ اس لیے آپ نے ان کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر نہ دین تو وہ شاید پھر کافر ہو جاوین اور جو لوگ بچے یا مادر
 تھے اور بچہ پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم میں فرق ہے عس؟ سیدنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَتَمَ قَتَمًا فَأَعْطَى نَاسًا وَمَنْعَ أَحْزَيْنَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَفِئْتَ فَلَا تَأْ وَفَلَا تَأْ
 قِ مَنَعْتَ فَلَا تَأْ وَهُوَ مَوْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مَوْمِنٌ وَاقُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ لَهَا عَنَّا ابْنُ
 ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعض کو دیا اور بعض کو نہ دیا میں نے کہا
 یا رسول اللہ آپ کو فلاں فلاں لوگوں کو دیا اور فلاں کو نہ دیا وہ یہی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن کچھ مسلمان کچھ
 ابن شہاب نے اس آیت کو پڑھا قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَبِأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقَامُوا لِلْجَنَّةِ كَمَا قَامُوا لِلْجَنَّةِ
 اسلام لائے عس؟ بشر بن عیسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَمْسَحُ عَنْ يَدَيَّ يَا أَيُّهَا الشَّيْخُونَ لَا يَدُ خُلْ
 الْجَنَّةِ لَا مَقْوَمٌ قُلِي أَيُّهَا مَنِ خُلْ قِ شَيْءٍ ترجمہ شہاب بن جحیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 حکم دیا یا تم شریک (انہی کو) سے تیرہویں تک میں بھارنے کا کہ جنت میں نہ جاؤ گے مگر مومن اور یہ دن کہاں سے دیکھ کر میں
 صفة المؤمنین مومن کی صفات کا بیان عس؟ ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلَّهِ مَعْقُودٌ
 النَّاسُ مِنْ لَدُنْهِ وَيَكُونُ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ عَلَى مَا نَحْنُ بِهِ وَأَكْمَلُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچپن اور مومن وہ ہے جس سے لوگ
 اطمینان کہیں بچ جان اور اہل صفة المسلم مسلمان کی صفت عس؟ عبد اللہ بن عمر قَالِ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ زَلَّتْ أَيْهِ وَوَدَّاهُ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ هَجَرَتْهُ
 اللہ عنہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان
 وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچو رہیں یعنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور ہاتھ سے کسی کو مار نہ دے اور بھاجو وہ
 ہے جو اس کی منع کی ہو یا تین چوڑ دیو سے ف ہجرت کے معنی چوڑ دینا اور بھاجو اسی سے نکلا ہو یعنی وہ شخص
 جو اپنی وطن کو اللہ کی ضماندی کے لیے چوڑ دیو سے۔ مثلاً کفر کے ملک سے نکلا اسلام کے ملک میں چلا آوے اس حدیث کا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقر القرآن مثل الذی یؤتی صدقۃ طیبۃ و یؤتی صدقۃ طیبۃ
 مثل المؤمن الذی لا یقر القرآن کمثل النخل و طعمہا طیب و لا یریح لہا و مثل الشجر الذی فی یمن
 القرآن کمثل الریحانۃ بریحہا طیب و طعمہا مر و مثل الشجر الذی فی یمین القرآن کمثل الخنظل
 طعمہا مر و لا یریح لہا ترجمہ انس بن مالک سر روایت ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنجہ اوسکا مزہ ہی بہتر ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور مثال اوس
 مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے کھجور اوسکا مزہ عمدہ ہے لیکن اوس میں خوشبو نہیں اور مثال منافق
 کی جو قرآن پڑھتا ہے جیسے دودا مرد اوسکی خوشبو عمدہ ہے لیکن مزہ گڑا ہے اور مثال دس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا
 جیسی اندام کا پھل مزہ بھی گڑا ہے اور خوشبو بھی نہیں **ف** یعنی مومن قرآن خوان میں دو صفتیں ہیں ایک
 بالخی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا دوسری ظاہری جسکا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دلی
 یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور جو مومن کہ قرآن خوان نہیں اوسکا باطن ان کے سبب سے اچھا
 ایمان کا ظاہری اور نہیں اور منافق قرآن خوان میں ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہیں کہ اوسکا اعتقاد درست نہیں اور جو
 منافق کہ قرآن خوان نہیں ظاہر اوسکا اچھا د باطن **علامۃ المؤمنین** مومن کی نشانی **عن ابن عباس**
ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یتحیٰ لا یتحیہ ما یحیٰ لیتحیہ ترجمہ انس بن مالک
 سر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک اپنی ہوائی کے لیے وہ بات نہ
 جائے جو باقی اپنی جائے **اخرو کتاب الایمان** تمام ہوئی کتاب ایمان کی **کتاب**
الایمان کتاب آرایش کے بیان میں **میراث الفطرۃ** پیدائشی سنتیں **عن عائشہ** عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال صفتہ من الفطرۃ فطر الشارب وقطر الخمار وقبض البرأعہ ولا عشاء الخفیۃ
 والیسواک ولا یسرنشأ و قنن الاویط وخلق العائۃ وائتقاص النأۃ قال مضعب بن سائبہ وینہ
 العائشۃ ان لا یكون الفحصۃ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ نے سر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 دس باتیں پیدائشی سنت ہیں (یعنی ہمیشہ سوجلی آتی ہیں) تنہب سرون نے اسکا حکم کیا) مونہیں کھڑا۔ آخر اقامہ
 پروردن اور جسدن کا دھونا) اس پر کہ کثرت دن نسل جتنا ہے) وادی کا چہرہ دنیا مسواک کرنا کہ میں پانے و نہا قبل کے بال نکالنا
 دیر ناف کے بال منڈنا۔ پشاک کے بندھنا پی سوسنغا کرنا۔ مصعب بن شبہ نے کہا میں موسیٰ بن ابی بکر شامی کا
 کرنا سواک **عن سلیمان** صلی اللہ علیہ وسلم قال یفقت کلما یتکلم عشر و من الفطرۃ الیسواک وقطر الشارب فلیقیم
 ہما عشار و یحلق البرأعہ و یقنن العائۃ و لا یسرنشأ و لا یسکنک فی الفحصۃ ترجمہ سلیمان بن
 روایت ہے طلحہ بن عقیل بیان کرتے ہیں تین باتیں مسواک کرنا۔ مونہیں کھڑا۔ آخر اقامہ۔ جسد کا دھونا۔

ذیر ناف کے بال منڈاناک میں اپنی ڈالنا اور مجھ پر شک ہو کر کہا یہی اس عجز اپنے بستر میں ملے ہیں جینے کمال
 عشرہ فیہ الثوبۃ الیساک وفضل الشارب وفضل المصنوع وفضل العقیقۃ وفضل الکھاد و
 کثرت الایط وایختان وخلق العائت وفضل الذبیر ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے کہ کانام جعفر بن ابی اذہر بن
 نے سنا اہلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے وہ تین سنت ہیں۔ سوال کرنا اور نہ چھین کرنا اور کلمہ کرنا اور ناگین
 پانی ڈالنا اور دوسری بھکر چوڑ دینا اور ناخون کرنا اور بغل کے بال اکھڑانا اور غنہ کرنا اور ذیر ناف کے بال
 منڈنا اور پاجانے کھلے کو دھونا۔ امام نسائی نے کہا سلیمان بن ابی اذہر بن ابی اس کی روایت ہے ایک ہر معصوب
 بن حبیب کی روایت ہے وہ منکر الحدیث ہی عجز ابنی خدیجہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من العظوۃ
 ایختان وخلق العائت وکثرت الضبع وقلینم الظفر وفضل الشارب ترجمہ ابوہریرہ منہ روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھتریں قبیسی ہیں۔ ایک غنہ کرنا دوسری یراف کے بال خود تا قیر بغل کے بال
 اکھڑنا تیسری ناخون کاٹنا۔ پانچویں نو چھین کرنا۔ امام مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا جیسی کہ آتی ہے عجز
 ابنی خدیجہ قال خمس من العظوۃ تقلید الاطفا وفضل الشارب وکثرت الایط وایختان وخلق العائت ترجمہ
 ابوہریرہ نے کہا پانچ باتیں اپنی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخون کاٹنا دوسری نو چھین کرنا۔ تیسری بغل کے بال لینا چھ
 یراف کے بال منڈنا پانچویں غنہ کرنا **احفاء الشارب عجز ابن محمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کھاد**
الشکر وفضل اللی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منڈناؤ یا کھادو منہ چھون کو اور چھو دو
والنہی عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفوا اللی واخلوا الشکر ترجمہ
جو ابورزرا عن زید بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کھ یأخذ ہادبہ فلیکھ
مقا ترجمہ ابن ارقم سے روایت ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتی تھو جھنچھنچو جھنچھنچو
کھڑو سے رکھو جھنچھنچو سے جھڑو سے) وہ ہم میں سے نہیں ہے ریمو مسلمانوں کی وضو نہیں ہے الرخصۃ
فی الخولانس سرمنڈا نے کی جازت عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی صبیحا خلق بعض رأسہ
ویرک بعض ففی عن ذلک وقال الخلق ککھ او ان ککھ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کا سر کچھ منڈا تھا کچھ نہیں منڈا تھا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا اس کا
سر منڈو یا ساری سر برال کھو الذی عن خلق الذی أو زامہ عورت کو سر منڈانی کی ممانعت عن خلق الذی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخلق للکھ رأسہا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے الذی عن الفرج زعم کی ممانعت زعم کہ میں سر کے بال کچھ منڈانے
کچھ نہیں کہ عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کھاد فی اللہ عجز عن الفرج ترجمہ عبد

۲
 عجز ابن عمر

خلق ایک خوشبو پر جو کبھی چیزوں سے اوسین درس ہوتی ہوا وہ عفران بی امین نے کہا انکو بلکہ حسن
اپنی وارہی نزد کرتے ہو خلق سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی وارہی نزد
کرتے تھے اوس سے اور کوئی رنگ انکو اس سے زیادہ پسند نہ تھا آپ انجو سب کچھ اوس میں رنگی یہاں تک کہ عاصہ
ہری۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ شیک ہے پہلی روایت سے عمن انہی سائلہ قتادہ مصلح خضاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لم يبلغ ذلك انما كان شئ في صند عتيق ترجمہ انس سے روایت ہے قتادہ نے اون
سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہوں نے کہا نہیں خضاب کی حاجت نہ تھی آپ کے بالوں میں
کچھ سفیدی تھی کنھون کو طرف اور باقی سب سیاہ تھی ایسی کچھ خضاب کی حاجت نہ تھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ پتھر
خضاب ہمیشہ نہیں کیا بلکہ کبھی کبھی کیا عمن انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے خضاب انما كان
الشمط عند العنق قد يبين في الصلوات يبين في الالبس يبين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے آپ کے سفیدی تھوڑی سی نیچی کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور تھوڑی سی کنھون
کی طرف اور تھوڑی سی سر میں عمن عبد اللہ بن مسعود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عمن خضاب
الصفرة يعني الخلق وغيره الشيب وجرا الذرار والخشم بالذهب والضرب بالكعاب والتبرج بالزيت
لغير محوها والرق في الايام العذات وتعلق المكائد وغزل المناء يعني محله واسماء العنق يعني محو حمره
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براجمانہ تھے سن باتوں کو۔ ایک ندوی لکھا تاغی خلق تو کس
برٹاپے کا رنگ بدلنا قسری ازار لکھا نا محنون کے بھی) جو تہی سونے کی انھوں پہننا یا پتھرین جو کہ ہلنا یا شطرنج
چھٹی سیو قم خوبصورتی بتلانا یعنی عورت کو غیر مردوں کے سامنے) ساتوین متر شہنا سو عتودات کے دیگر قل عودرت
الخلق اور قل عودرت الناس کے) آٹھوین تعویذ دن کا لکھنا نا آدس لکھ کر کو بے موقع بہانا جیسی ہاتھ سے حلق لگا کر یا اور
کی طرح) آدسویں لٹو کے کو بگاڑنا یعنی اوسکو ضعیف اور نا توان کر دنیا اسطر کہ اوس کے مان جو دودہ پلاتی ہو اوس سے جلع
کرنا اگر حرام نہیں کہ نے ہران باتوں کو ق یعنی ان باتوں کو براجمانہ تھے لیکن حرام نہیں فرمایا بعضوں نے کہا کہ مرد خیر
بات ہے کہ کچھ بعضی باتیں ان میں حرام ہیں جیسو نے کی انھوں پہننا اور بعضوں نے کہا کہ اوس باتیں میں دن میں
کوئی حرام نہیں کہ عمن انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسأ عورتون کو رنگ کرنا عمن انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدھا الی البیع صلی اللہ علیہ وسلم یکتا یف جریک فقالک یا رسول اللہ مدنت یدک الیک یدک الیک یدک الیک
تاخذہ فقالک انک لکذرا اید امرأۃ حی ورجل کانت بل یذا امرأۃ قال لکذبت امرأۃ لکذبت کذبت کذبت کذبت کذبت
یا تحذک ترجمہ امام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنا ہاتھ لٹکا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کتاب پتھر
کو اپنے ہاتھ کے نیچے بیاہ بولی یا رسول اللہ میں نے آپ کو کتاب دی اور آپ نے نہی آپ نے نہی فرمایا مجھ سے معلوم نہیں ہوا کہ

پھر وہاں پہنچا اور پھر نہ کھایا **مَا يَكْرَهُ لِّلنَّاسِ مِنَ الطَّيِّبِ** عورت کو نہ کھو کون سے خوشبو کا نام ہے **عَنْ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةٌ إِنْ اسْتَقْبَلَتْ قُرْبَتَ عَلَى قَوْمٍ لَّيْسَ بِهَا مِنْ ذِيهَا
نَزَائِيَةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت عطر لگا دے پھر جاوے لوگوں پر
 ایسی کہ وہ اسکی خوشبو کو نہیں تو وہ چہال ہے **وَإِذَا غَسَّالُ الْمَرْءُ مِنْ الطَّيِّبِ** عورت کو خوشبو دے کر نہا کر اگر
 بدن میں ہو یا دہر کر اگر کسی ایچکے میں ہو **عَنْ** ابی ہریرۃ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** إِذَا اسْتَقْبَلَتْ
 الْمَرْءُ إِلَى السَّجْدِ فَلْيَتَغَسَّلْ مِنَ الطَّيِّبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْخَبْثِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت سجدہ کو جانے لگے (اور اسکی خوشبو لگی ہو) تو غسل کر دے خوشبو دے جس کی
 خباثت سے **الْكُحْيُ لِلْمَرْءِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ إِذَا اسْتَبَاتَ مِنَ الْخُبْرِ** جب عورت خوشبو لگائے ہو تو حجت پر
 نہ آوے **عَنْ** ابی ہریرۃ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** أَيُّهَا امْرَأَةٌ إِذَا اسْتَبَاتَ الْخُبْرُ فَكَلَامُهَا
 مَعَنَا الْإِشَاءُ الْآخِرَةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائی
 ہو وہ ہماری ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے **عَنْ** زَيْنَبِ امْرَأَتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكَ صَلَاةَ الْإِشَاءِ فَلَا تَمْسُحْ بِهَا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کوئی عورت عشا کی جماعت میں نہ آجائے تو خوشبو نہ لگائی **عَنْ**
 زَيْنَبِ امْرَأَتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكَ الْإِشَاءَ فَلَا تَمْسُحْ بِهَا
عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أُمِّ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَخْرُجْتَ إِلَى السَّجْدِ فَلَا تَقْرَبِ طَيِّبًا
عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أُمِّ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ لَا تَمْسُحَ بِطَيِّبٍ إِذَا
 خَرَجْتَ إِلَى الْإِشَاءِ الْآخِرَةِ ترجمہ زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خوشبو نہ لگا دے جب تک کہ نماز نہ کرے
عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ الْمَرْءُ إِلَى الْإِشَاءِ الْآخِرَةِ
 فَلَا تَمْسُحْ بِطَيِّبٍ **عَنْ** زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكَ
 الصَّلَاةَ فَلَا تَمْسُحْ بِطَيِّبٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورت نماز کو
 غیر طہارت سے پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ سے کہہ دے **قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِزُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 و**يَسْلَمُ** ترجمہ نامہ سے روایت ہے عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خوشبو لگاتے تو وہ ان لیتی عود کا دوس میں اسکی خوشبو ملاتے
 اور کبھی کافر عود کے ساتھ لیتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی **كَرَاهِيَةُ**
لِلنِّسَاءِ فِي أَظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ عورتوں کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے **عَنْ** عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ مِنَ الْخَبْثَةِ وَالْخَزِيرَةِ وَيَقُولُ إِنَّكُمْ تَجِدُونَ حُلِيَّاتِكُمْ وَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ مار فاطمہ ہر کے ہاتھ میں تھا آپ فرمایا
 فاطمہ کیا پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک زنجیر ہوگی کی پہلو
 چلے گی اور بیٹی نہیں فاطمہ نے وہ زنجیر باریا ہر جہی اور اسکو بیکو اگر ایک غلام خریدتا پھر اس کو آزاد کر دیا رسول اللہ
 کو اسکی خبر پہنچی اپنے فرمایا کہ ہر خدا کا جنو فاطمہ کو نجات دی جنم کے ال موعظ لولیان قال بجلت بڈت حبیرة
 اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدھا کلمہ من ذہب اتی حواہمہ مضاعفہ ثم رجعہ لولیان ہر روایت
 ہیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہہ مین موٹی ہوئی انگوٹیاں تہین پھر ویسا ہی تان کہا جیو
 اور اسکی مکرکہ قال کنت فارعدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتہ امر اے فقلت یا رسول اللہ
 سوادین من ذہب قال سوادین من ذہب قال یا رسول اللہ طوق من ذہب قال طوق من ذہب قال طوق من ذہب
 ثم لہین من ذہب قال کانت علیہا سوادین من ذہب ثم مت ہما قالت یا رسول اللہ ان الذوات اذا کنت
 تتزین لزوجھا صلیت عندہ قال ما یتع راحل کرب ان تصنع فکلین من فضیۃ کنت تصفق کا
 بن عقران اف عیسٰ بن مرجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا انہی کی عورت
 آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری پاس لنگن ہین سوئے کے آپ فرمایا دو لنگن ہین لگ کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک
 طوق ہر سوئے کا آپ فرمایا طوق ہر لگا وہ بولی یا رسول اللہ دو لیاں ہین سوئے کے آپ فرمایا دو لیاں ہین لگ کے تاکہ
 فی کہا اوس عورت پاس دو لنگن بھی ہوئے کلمہ نما کر کہ ہینک دیے وہ بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنا بناؤ دو کرسی خاوند
 کے سامنے تو بھاری ہو جاتی ہو اوپر اپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی بھی نہیں کہ سکتی کہ دو لیاں چاندی کی بناو پھر اسکو دو
 کر پوئے عفران میرے عفران سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا علیہا مسکوک ذہب قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اشیر لک ما هو احسن من هذا لکن غبت هذا وجعلت مسکینین من ورف
 کنت صقر قمران عقران کا انکنا حسنکین مرجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دیکھا ان کو باخی یہ پہن ہوئی سوئے کی آپ فرمایا مین چھو بتلانا ہون اس ہر بہتر تو اسکو دار ڈال اور چاندی کی لایا
 بنا لے پھر اسکو عفران سے رنگ لے یہ بہتر ہی امام سہری نے کہا یہ حدیث محفوظ نہیں ہے **حکم الذہب**
 الرجال مردون پر سوا حرام ہر حکم علی بن زکریا علیہ السلام قال فی ذہب قال ان ذہبین حکم علی بن زکریا بنی مرجمہ حضرت علی رضی سے روایت
 فی عیسٰ بنہ واخذہ حباً فجعلہ فی ذہب الہ کنت قال ان ذہبین حکم علی بن زکریا بنی مرجمہ حضرت علی رضی سے روایت
 ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نشی کپڑا لیا اپنی اپنی ہاتھ میں اور سونا لیا بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا مجھ دونوں حرام
 ہین میری اس کے مردون پر حکم علی بن زکریا علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ذہب حکم علی بن زکریا
 فی عیسٰ بنہ واخذہ حباً فجعلہ فی ذہب الہ کنت قال ان ذہبین حکم علی بن زکریا بنی مرجمہ حضرت علی رضی سے روایت

سوئے کی نگہوں پہنی سب لوگوں نے سوئے کی نگہوں پہنی پھر اپنے فرمایا میں ہنستا ہوں اس نگہوں کی گورگ کی گور
ہنہنگا پھر پئے اسکو را کر پینک دیا لوگوں نے بھی اپنی اپنی نگہوں پر اتار کر پینک دین **عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَرِيْمٍ**
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَقَارُفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْتِي وَعَنِ الْيَاسْرِ الْأَخْضَرِ وَعَنِ
الْجَعَةِ تَرْجِمَهُ مِيرَه بَن رِيم سَوْرُوَيْتِ هُوَ حَضَرَتِ عَلِيٌّ نَبِيَّ كِبَارِ الْأُمَّةِ كُرْسَلِ الْأَمَلِ سَلِمَ نَسَبُ كِبَارِ الْأُمَّةِ
بِهَنِي سَے اور شیبی کرسی سوری اور سرخ چار جاموں پر چڑھ کر سوری اور گہون اور جو کی شرب پیے **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَلَّ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْتِي وَعَنِ الْيَاسْرِ الْأَخْضَرِ تَرْجِمَهُ حَضَرَتِ عَلِيٌّ
رُوَيْتِ هُوَ نَبِيَّ كِبَارِ الْأُمَّةِ كُرْسَلِ الْأَمَلِ سَلِمَ نَسَبُ كِبَارِ الْأُمَّةِ بِهَنِي سَے اور شیبی کرسی سوری اور گہون اور جو کی شرب پیے
چتر سوری سے رجوع کرے ہوں **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْتِي**
الْأَخْضَرِ وَعَنِ الْيَاسْرِ الْأَخْضَرِ تَرْجِمَهُ حَضَرَتِ عَلِيٌّ نَبِيَّ كِبَارِ الْأُمَّةِ كُرْسَلِ الْأَمَلِ سَلِمَ نَسَبُ كِبَارِ الْأُمَّةِ
علی رضی روایت ہوئے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئے کا چھلا اور شیبی اور لال زینون پر چڑھ کر سوری اور شیبی پر
کے پینے سے اور جب کے پینی سوری راوی نے کہا جب ایک قسم کا شراب ہی جو جو اور گہون سونایا جاتا ہے اور بیان کیا اوسک
تیزی کا حال **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَارُفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَالْقَيْتِي وَالْيَاسْرِ**
الْأَخْضَرِ تَرْجِمَهُ مِيرَه بَن رِيم سَوْرُوَيْتِ هُوَ حَضَرَتِ عَلِيٌّ نَبِيَّ كِبَارِ الْأُمَّةِ كُرْسَلِ الْأَمَلِ سَلِمَ نَسَبُ كِبَارِ الْأُمَّةِ
پر چڑھ کر سوری اور جب کے پینی سی تمام ساری نے کہا پہلی روایت ایک ہی **عَنْ صَفْصَعَةَ بْنِ صَوَّحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلَّ**
إِنَّمَا عَلِيٌّ عَمَّا هَذَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَارُفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ
وَلَيْسَ الْخَيْرُ وَالْقَيْتِي وَالْيَاسَرُ تَرْجِمَهُ صَفْصَعَةُ بْنُ صَوَّحَانَ سَوْرُوَيْتِ هُوَ حَضَرَتِ عَلِيٌّ نَبِيَّ كِبَارِ الْأُمَّةِ
کر جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں سے کہا منع کیا مجھ کو اپنی زبانی اور لاکھی برتن سوری اور سوئے کے
چھل اور دھریا اور شیبی کرسی سوری اور لال زینون **عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَهُ صَفْصَعَةُ بْنُ صَوَّحَانَ لِيَعْلَمَ**
قَالَ إِنَّمَا عَلِيٌّ عَمَّا هَذَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَارُفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الدَّيْلَمِ وَالْحَمْدِ وَالْقَيْتِي وَالْيَاسَرِ وَهَذَا عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَلَيْسَ الْخَيْرُ وَالْقَيْتِي وَالْيَاسَرُ تَرْجِمَهُ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ کہ منع کیا کہ جس کے برتن میں نمید و النوری اور جو اور گہون کی شرب پیے **عَنْ**
مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَفْصَعَةُ بْنُ صَوَّحَانَ لِيَعْلَمَ كَمَا أَمَرَهُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا عَلِيٌّ عَمَّا هَذَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَقَارُفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَالْقَيْتِي وَالْيَاسَرِ وَهَذَا عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ
وَعَنِ الْقَيْتِي وَالْيَاسَرِ تَرْجِمَهُ مِيرَه بَن رِيم سَوْرُوَيْتِ هُوَ حَضَرَتِ عَلِيٌّ نَبِيَّ كِبَارِ الْأُمَّةِ كُرْسَلِ الْأَمَلِ سَلِمَ نَسَبُ كِبَارِ الْأُمَّةِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَارُفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِصِ الدَّهَبِ وَالْقَيْتِي وَالْيَاسَرِ تَرْجِمَهُ

انگوئی پہلے ماتھ میں ہی پہنا تک آپ وفات پائی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ماتھ میں ہی پہنا تک کہ انہوں نے وفات پائی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ماتھ میں ہی پہنا تک کہ انہوں نے وفات پائی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ماتھ میں ہی پہنا تک کہ ان کی عذرا میں جب بھٹ خط لکھ جانے لگے تو عثمان نے وہ انگوئی ایک انصاری کو دیدی اس سے مھر کجائی ایک دزدہ انصاری عثمان کے ایک کنوے پر گیا وہ انگوئی اوس میں گر پڑی بہت دسندو یا لیکن پائی عثمان نے حکم کیا ویسی ہی اور ایک انگوئی بنانے کا اور اس میں کندہ کر یا محمد رسول اللہ محمد بن محمد بن محمد بن رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يُجْعَلُ فَصَّةٌ فِي بَاحِضِ كَعْبِهِ فَاشْتَدَّ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمَنِ مِرْثَلِهِ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَهُ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمَنِ مِرْثَلِهِ وَاشْتَدَّ حَوْلَهُ فَطَرَحَهُ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمَنِ مِرْثَلِهِ وَ

کہ ایک بے ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوئی بنوائی اور اس کا گیند اندر کیلن کیا تھیں کیلن لوگوں نے ہی سونے کی انگوئی بنوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنایا وہ لوگوں نے بے اپنی انگوئی بنوائی اور اگر پہنایا دین پھر اپنے ایک چاندی کی انگوئی بنوائی اس سے مھر کجائی لیکن آپ کو پتہ نہیں تھا

بِخَلِّجِ الْجَلِّ گھوڑوں اور گھوڑوں کا بیان عن ابی بکر بن ابی شیبہ قَالَ كُنْتُ بَعْدَ الْإِمَامِ فَمَرَّ بِنَاكِحَةٍ لَا وَاللَّيْلِينَ مَعَهُ أَجْرًا فَخَلَّتْ نَافِثًا سَالِمًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْصَبُ الْمَلَائِكَةُ

ترجمہ انہوں نے جمل کے تری مع خلوک میں الجلی ترجمہ ابو بکر بن ابی شیبہ روایت ہے میں عالم کے پاس بیٹھا تھا ان میں ام البنین کا ایک قافلہ نکلا وہ ان کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو سلم نے مانع سے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے پیروں سے

سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشتر ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹا ہوا ان کے ساتھ تو کئی گھنٹہ میں ف راؤ گھنٹہ ہی وہ چرچا ہو رہے تھے گلے میں چڑھتا ہوا اور جب جاؤ رہتا ہوا اس کی آواز بڑبڑاتی رہتی ہو عن

ابن کثیر بن عوفی قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْصَبُ الْمَلَائِكَةُ دَفْعَةً فِيهَا جَلِيلٌ ترجمہ ابو بکر بن عمر سے روایت ہے میں عالم کے ساتھ تھا انہوں نے

حدیث بیان کی پھر آپ نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا فرشتے نہیں ساتھ رہتے ہیں ان سے اور ان سے حین میں گھنٹا ہو عن سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ دَفْعَةً فِيهَا جَلِيلٌ ترجمہ ابو بکر بن عمر سے روایت ہے میں عالم کے ساتھ تھا انہوں نے

عن ابی سلمة رَوِيَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَمْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْصَبُ الْمَلَائِكَةُ دَفْعَةً فِيهَا جَلِيلٌ ترجمہ ابو بکر بن عمر سے روایت ہے میں عالم کے ساتھ تھا انہوں نے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشتر اس گھر میں نہیں جاتے جو گھر میں گھوڑوں کا گھنٹا ہو اور خوشتر ان اگر ان کے ساتھ نہیں جاتے حین میں گھنٹا ہو عن ابی بکر بن ابی شیبہ قَالَ كُنْتُ بَعْدَ الْإِمَامِ فَمَرَّ بِنَاكِحَةٍ لَا وَاللَّيْلِينَ مَعَهُ أَجْرًا فَخَلَّتْ نَافِثًا سَالِمًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْصَبُ الْمَلَائِكَةُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْصَبُ الْمَلَائِكَةُ دَفْعَةً فِيهَا جَلِيلٌ ترجمہ ابو بکر بن عمر سے روایت ہے میں عالم کے ساتھ تھا انہوں نے

ہر دو ہول، اپنی زبان یا بلا و حجام کو پھر اپنے حکم دیا سرزد نے کا ذکر النبی عن ان تخلق بعض شعر
 الصیق و یثرت تقطعہ بجر کا سرچہ منوڈا اور کچھ کہنا منع ہر عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرم
 القیخ ترجمہ عبد الدین عمری روایت ہر عن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تزع سے زفر کہیں سرچہ
 بال کہنو اور کچھ منوڈے کو دوسری حدیث میں کہ یا سار اسرندادہ سار سرریاں رکھو عن ابن عمر بقولہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحیی عن القیخ عن ابن عمر قال کفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عن القیخ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرم عن القیخ ترجمہ سی جو ابرگر از را سخا
 البخیر کہول کہنا عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من بوعا عن بعض ما بین
 الکعبین کث البخیر علوہ حمزہ جملہ اکی غصہ اذنیہ لقد آیتہ فی خلقہ حمزہ ما دیتنا حسن
 منہ ترجمہ ہر دو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا دونوں غنہ ہوں کہ پچہ میں بہت جگہ ہے
 دینی سینہ چڑا تھا اور ہی خوب گہنی تھی اور کچھ سرخی نمودار تھی سر کے بال کا لون کی توک کہ ہرین فریب کو سر جو
 ہر ہوئے دیکھا آپ سے زیادہ میں نے کسی کو بخا نہیں دیکھا عن ابیہ قال لقد آیتہ من فی بلیہ الحسن خلقہ
 من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولہ شعر یضرب خفہ بترجمہ ہر دو روایت ہر کسی بال کے
 کو جٹا ہر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خلعت نہیں دیکھا آپ کے بال منہ ہوں کے ترچے عن
 انہ قال کان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انیضف اذنیہ ترجمہ ہر دو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بال کا لون کے آدھوں آدہ تک ہر عن انہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب شعرہ الی کعبینہ
 ترجمہ ہر دو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال منہ ہوں تک پچہ ترچے شکین بلشج بالون کو بر کرنا ہر
 کہنگی کر کے پیل دے عن جابر بن عبد اللہ اکہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلاً قال
 انہ قال اما بعد هذا ما یسکتونہ شعرہ ترجمہ ہر دو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس کے تو کھنکھ کر دیکھا اس کے بال کے پریشان تھے اپنی زبان یا کیا اس سے تانہ نہیں ہو سکتا کہ انہ بال برابر کر عن
 انہ تادہ قال کانت لہ جمۃ خضۃ فقال لبتی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یحصر لہا وان یؤکلا
 فی کل یوم ترجمہ اہم قناد سے روایت ہر اول کہ سر یا تو کا انہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھا اپنے فرمایا ان کو چھی حاکم اور ہر کہنگی کہ فی الشعر بالون میں ان کا لانا عن ابن عمر ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشال شعرہ و کان لہ کون یفرقون شعورہم و کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حیرت موافقۃ اہل الکتاب فیما یمضون فیہ بشی خفہ فرق رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بعد ذلک ترجمہ ہر دو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالون کو چھوڑ دیتے اور

امشکر بن ابی مرثدہ ثمالی قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دست کہتے تھے اہل کتاب کی ہواقت کو دینی جو وہ ہواقت
 اہل حرمین میں آپ کو حکم ہوتا اور جن میں حکم ہو جاتا اور جن میں آپ کی ہل کتاب کی ہواقت نہ کرتے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 اگلے اس کے بعد ف خدیاب کو حکم کیا تاکہ اہل کتاب نامک نکالنا سنت ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کی اور
 جو کوئی اس سنت کو چھوڑ کر انصاری کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہو **الرَّجُلُ كُفْرًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
أَنَّ جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَكُونُ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ ذِي قَارِئٍ قَالَ مِنْهُ الرَّجُلُ تَرْجِمُهُ رَأْسُ بَنٍ بَرِيدٍ مِنْ رَأْسِ بَنٍ أَيْكَا عَالِي نَسَبٍ
 اسد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جس کا نام عبید تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے بہت بیش میں پڑ جانے سے
 اسی کی ایک حکمت بھی کہ ہے **ف** بغیر ہرقت کہنگی کرنا پندرہ تین عورتوں کو طرہ آراستی میں کہنا کہ وہ جو مردوں کا
 یہ کام نہیں کہ وہ رات دن ایسے لکھنوں میں اپنی اوقات صرف کریں دیکھا کام بھی ہے کہ وہ علم حاصل کریں **النَّبِيُّ**
فِي الرَّجُلِ كُفْرًا عَنْ أَبِي طَرَفٍ عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ
النَّبِيَّ مَنْ تَمَاسَّطَ فِي طُهُورِهِ وَتَعْلَمُهُ وَتَرْجُمُهُ تَرْجِمَةُ الْمُنْمَنِ عَائِشَةَ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دست کہتے تھے وہی طرف سے شروع کرنے کو دھوا اور جو پہننے اور کہنے کرنے میں **الْأَخْرُجُ بِالْأَخْرُجُ**
 خطاب کرنا حکم عن **أَبِي سَلَمَةَ وَبَشِيرِ بْنِ سَالَةَ** ابنا ہریرہ جید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكَ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ وَالْأَخْرُجُ
 ہواون دونوں نے سنا ابورہیرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اور انصاری ہاوں کو نہیں بھیجی تم اور ان
 خلاف کرو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی اور فائدہ مند کاموں کو اگر یہود اور نصاریٰ سے نہ کریں تو ہم کو کرنا چاہیے
 اور ان کی مخالفت کو کرنا دیکھنا چاہیے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جو اچھی بات حکمت کے مطابق دیکھو اور اسکو اختیار کرے
 بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو بلکہ بات شریعت کے خلاف ہو وہ حکمت کے بھی خلاف ہو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْوَافِ قَاةٍ وَتَرْجُمُهُ وَتَرْجُمُهُ كَأَنَّهُ تَرْجُمُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
أَبُو خَنِيسَةَ تَرْجِمُهُ جَابِرٌ مِنْ رَأْسِ بَنٍ بَرِيدٍ مِنْ رَأْسِ بَنٍ أَيْكَا عَالِي نَسَبٍ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابورہیرہ جید
 اور ان کے سر کے بال اور دھڑی کے بال دونوں شمار ایک گھاس ہے جہاں کل سفید ہوتی ہے کے طرح ہر بھی آپ کو فرمایا
 انکار تک بلکہ وہ خطاب کر **تَصْفِيرُ الْخَيْبَةِ** داری کا کرنا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُحِبُّ مَنْ كَفَلَ لَكَ قَالَ كَأَيْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْفِيرُ لَيْسَتْ تَرْجِمُهُ مَسِيكًا روایت ہے
 میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی دھڑی کو نہ دہرتے تھے میں نے ان سے کہا میں نے پوچھا وہ ہاوں نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے **تَصْفِيرُ الْخَيْبَةِ** اور تیری الزعفران دھڑی کو نہ دہرتا نہ

اور عمران بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزلت في علي بن أبي طالب وفضلته على كل أحد
 والاعتراف وكان ابن عمر يقول ذلك ترجمه عید بن السیب سے روایت ہے معاویہ بن عمرو بن ابی سفیان نے کہا کہ میں نے
 ایک کچھ بولوں کا کیا اور کہا میں نے یہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہودیوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا
 نام نہ رکھا ہے اس لیے کہ زور کہتے ہیں نہایت کو یہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال پر سر میں لگایا جو وہ لوگوں
 کو اس سے کہیں کہ بال میں وصل الشعر بالحق حرم بن سہیل جو اس سے معاویہ بن عمرو نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان یقولن علیہ وسلم نکاح عن الزور قال جازہ جزی فی سواد قال لہا ینت لید یخرجہ فقال لہو
 هذا جعلہ لہا ان فی راسہا لہ کثیر علیہ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے اور انہوں نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے منع کیا کہ زور سے پھر ایک کالا چھتہ اس پر لپکایا جو کہ جس کی ہی کہتے ہیں مثلاً اور لوگوں کے سامنے ڈال دیا اور کہا نہ پھر
 ہر وقت اس کی سر میں کہہ کر اور اسے اللہ ہی اور اللہ ہی ہر عین معاویہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ زور سے
 والی و فی الزور علیہ وسلم نکاح عن الزور قال جازہ جزی فی سواد قال لہا ینت لید یخرجہ فقال لہو
 جو ابی سر پہی ربال زیادہ رکھانے کہ لعن اللہ الواصلة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ابی جزی بن ابی
 لعن اللہ الواصلة والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان بنتا لی حرمی وانکما التثکلت ففرقت شہما قل حکا
 جناح ان وصلت نکاحہ فقال لعن اللہ الواصلة والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اور بولی یا رسول اللہ اس کی ایک بیٹی جو جنسی دہن ہو وہ بیابہ ہوئی اس کے کچھ بال
 گر گئے تو کیا مجھ پر گناہ ہو گا اگر میں اور بال اس کی سر میں جو دو دن آپ نے فرمایا اس نے لعنت کی جو ابی جزی بن ابی ریحہ
 والی بر لعن اللہ الواصلة والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جڑنے والی اور جڑا نیوالی پر اور گودنے والی اور گودانے والی بر لعن اللہ الواصلة
 النسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة
 والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة
 نے منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة
 کی اس پر میں ہی لعنت کیا ہوں عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے
 والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے

اور عمران بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزلت في علي بن أبي طالب وفضلته على كل أحد
 والاعتراف وكان ابن عمر يقول ذلك ترجمه عید بن السیب سے روایت ہے معاویہ بن عمرو بن ابی سفیان نے کہا کہ میں نے
 ایک کچھ بولوں کا کیا اور کہا میں نے یہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہودیوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا
 نام نہ رکھا ہے اس لیے کہ زور کہتے ہیں نہایت کو یہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال پر سر میں لگایا جو وہ لوگوں
 کو اس سے کہیں کہ بال میں وصل الشعر بالحق حرم بن سہیل جو اس سے معاویہ بن عمرو نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان یقولن علیہ وسلم نکاح عن الزور قال جازہ جزی فی سواد قال لہا ینت لید یخرجہ فقال لہو
 هذا جعلہ لہا ان فی راسہا لہ کثیر علیہ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے اور انہوں نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے منع کیا کہ زور سے پھر ایک کالا چھتہ اس پر لپکایا جو کہ جس کی ہی کہتے ہیں مثلاً اور لوگوں کے سامنے ڈال دیا اور کہا نہ پھر
 ہر وقت اس کی سر میں کہہ کر اور اسے اللہ ہی اور اللہ ہی ہر عین معاویہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ زور سے
 والی و فی الزور علیہ وسلم نکاح عن الزور قال جازہ جزی فی سواد قال لہا ینت لید یخرجہ فقال لہو
 جو ابی سر پہی ربال زیادہ رکھانے کہ لعن اللہ الواصلة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ابی جزی بن ابی
 لعن اللہ الواصلة والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان بنتا لی حرمی وانکما التثکلت ففرقت شہما قل حکا
 جناح ان وصلت نکاحہ فقال لعن اللہ الواصلة والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اور بولی یا رسول اللہ اس کی ایک بیٹی جو جنسی دہن ہو وہ بیابہ ہوئی اس کے کچھ بال
 گر گئے تو کیا مجھ پر گناہ ہو گا اگر میں اور بال اس کی سر میں جو دو دن آپ نے فرمایا اس نے لعنت کی جو ابی جزی بن ابی ریحہ
 والی بر لعن اللہ الواصلة والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنسوة جزی بن ابی ریحہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلة
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جڑنے والی اور جڑا نیوالی پر اور گودنے والی اور گودانے والی بر لعن اللہ الواصلة
 النسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة
 والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة
 نے منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة
 کی اس پر میں ہی لعنت کیا ہوں عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے
 والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عمن عبد اللہ قال لعن اللہ الواصلة والنسوة ات منہ کے رو میں کہہ بیٹریوں اور وائون کو کشادہ کرنے

براہرہ و منجون کو گشا وہ کریمو علیون ہاؤرنہ کے روٹین او کپٹرنے والیون پر جو اسد کی سپیدایش کو بدلی ہین و معلوم ہوا کہ اسد کی سپیدایش فطرت کو بدلتا ہر اسے مگر غقتہ کرنا سو بچھین کتہ تا بغل کے بال عینا تیرات کے بال بنیا اور چھین ان کے مثل ہین اون سو بھی خلقت بدلی ہی لیکن جو کہ یہ باتین سب پیہر کرتے چلے آئے اسوجہ سمثل فطرت او۔

پیدائش کے ہو گئیں اسی لیے ان چیزوں کو ہمارے پیغمبر فطر فی سنت کہا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ اللَّهُ التَّمِيصَاتِ**
وَالْتَوَلَّجَاتِ وَالتَّوْفِيعَاتِ لِلنَّبِيِّاتِ خَلَقَ اللَّهُ امْرَأَةً فَهَاتِ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ

[illegible]

وہم نے فرمایا ہر محقق راہِ حقیقہ کا لکھنا عتد اللہ یقول لعن اللہ المتوسمات والمتصات والتعلمات الا
اللعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ راہِ حقیقہ سے روایت ہے عبد اسد بن محمود نے کہا لعن کی اسد

فی گووانیو الیون پر اور منہ کے بال اور کپڑے الیون پر اور دانتوں کو کشادہ کر نیو الیون پر آگاہ ہو میں لعنت کرنا ہوں جن پر رسول اللہ صلیم نے لعنت کی اَللّٰهُمَّ زَعْفَرَانِ کَا زَنْگٍ عَن اَکْثَرِ مَا کَانَ یَقُولُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

اَنْ يَتَذَكَّرَ الرَّجُلُ تَرْجِمَةُ اَنْسَ ۚ روایت ہوئے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ کے عموں
اَنْسَ قَالَ كُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَذَكَّرَ الرَّجُلُ جَلْدَةً تَرْجِمَةُ اَنْسَ ۚ روایت ہوئے کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مروکود بن بزرغوف بن گکانے سے الرطیب خشک کو کا بیان عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان
 الذی یجلی الله علیه وسلم اذا اخی رطیباً کعبہ یزید کعبہ حمہ انہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہ

خوشبو کوئی لانا تو آپ اوسکو نہ بھیجے (یعنی) عسک ابنی ہررقہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
عثر عن عبدہ طیب فلا یردک فإِنَّکَ حَفِيفُ الْحِلَابِ الذی یُحْمَرُ بوجہ ابوہریرہ نعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا جس کو غریبوں میں کچا دے تو وہ اس کو نہ پیرے گی اس لیے کہ اس کا وجہ تہجد ہوگا اور خوشبو عہد ہر حق
 تزیین حسن و عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شہدت اخذ اذن العشاء فلا تمسک

چنینکا مرحومہ سید سید ابی تہین عبد اللہ بن سعود و صفی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی تم میں
سرخشا کی نماز میں کسی کو دیکھو جو عورت عشا کی نماز کیلئے مسجد میں آ جا ہے تو خوشبو نہ لگھاو سر نہ رکھو نہ تھکنا

عَبْدُ اللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الشَّوْءِ فَلَا تَقْرِي نِسَاءَ مَرْحَمَةٍ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم قال ایکن خربت الی المسجد فلا تقرن جینکما رحمہما ربک روايت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنی بائیں ہاتھ کی چوٹھیا کو بند کیا یعنی اس میں انگوٹھی پہنتی تھی اس کے آتی نزدک قال
 یحفظ علیہا یقول تعالیٰ صل اللہ علیہ وسلم عن الخائضہ فی البقائۃ والوسطی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
 ہے کہ نبی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہتا ہوں کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے منع کی تو انہوں نے
 بیچ کی انگوٹھی میں عن علی قال تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکبر فی الخائضہ والوسطی والی
 الخائضہ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے منع کی تو انہوں نے
 میں رسول علی کی انگوٹھی میں اور جو انگوٹھی اوپر پاس ہر موضع الفیض بکینہ کہہ کر عن
 ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یختم معہ من ذہب طرحة ولیس کاٹھا میں وردہ وقرآن
 علیہ محمد رسول اللہ ثم قال لا ینبغی احد ان ینقض علی الخائضہ ہذا وجعل قصۃ فی بطن کعبہ
 ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے منع کیا اور اس کو دائرہ والا اور چاندی کی انگوٹھی
 پہنی اور اس پر کندہ کرنا محمد ﷺ بھرا یا کیونکہ نہیں چاہی کہ اپنی انگوٹھی پر کندہ کر دے اور اس کا بھینہ تہلیل کی طرقت
 کہہ کر طرحت الخائضہ و ترک لبسہ انگوٹھی دائرہ والا اور اس کو پہننا عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا یختم خاتمہا فلیس قال شعرتی ہذا عندکم منذ الیوم الیہ فکرمہ وذلک لیکم نظرم
 ثم قال ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہننا چاہی
 نے فرمایا اس انگوٹھی نے میرا خیال ثبت دیا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ انگوٹھی کو دیکھتا ہوں پھر اس کو دائرہ والا کر
 لا ینزع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضعف خاتمہ من ذہب وکان یلبسہ فجعل قصۃ فی بطن
 اکعبہ فصنع الناس ثم انما جعل علی النبر فترجہ وقال انکذت الیہ الخائضہ وجعل قصۃ
 من دینیل ثم عنی یہ ثم قال واللہ لا البسۃ ابدا فنبذ الناس ثم نبذہ ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کو اچھٹ کر کے تھے اپنا اس کا بھینہ تہلیل کی طرقت کیا تو ان
 نے یہی یہاں کیا پھر آپ نے پڑھو اور انگوٹھی کو دائرہ والا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا بھینہ تہلیل کی طرقت
 کہہ رہا تھا پھر اپنے اس کو دائرہ کر پھینک دیا اور فرمایا قسم خدا کی اب کبھی اس کو نہ پہنوں گا لوگوں نے یہی اپنی اپنی انگوٹھی
 دائرہ کر پھینک دیں عن ابن عمر انہما راۃ فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمین وردہ یقع ما و احد
 فصنعوا فلیس وہ طرحت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرحت الناس ترجمہ اس سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن لوگوں نے یہی انگوٹھی بنائیں اور انہیں پورے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائرہ والی اور لوگوں نے یہی دائرہ میں عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لم یختم خاتمہ من ذہب وکان جعل قصۃ فی بطن کعبہ فکرمہ وذلک لیکم نظرم

اور پھر پہلے آپ نے اس کی بابت میں کیا فرمایا تھا پھر آپ نے مجھ کو بیان کیا کہ آپ نے فرمایا اس کو بچاؤ اور اپنی حاجت پوری
 کر یا اگر اس کے کسی اپنی ضرورتوں کی اور بنیان بادے صدقہ کا استعینہ کی تہرق کیا ہے عن عیسیٰ و یحییٰ و یونس
 اذ انجوا قال قال سالوا عما ادر استبقوا قلت ما اخلت من الدنيا و اخذت منه قال سمعت عبد الله يقول
 انما اخرجت من رجل حلة سندس قالوا البیض علیہ علیہ وسلم فقال اشتر حذیر و ساق الحة یت ترخریج
 بن ابی سحاق سے روایت ہو مسلم نے کہا استبق کیا پھر میں نے کہا ایک قسم کا ویسا ہو جو سخت ہو مایہ و دیبا کہتے ہیں بیشی کہو
 کو اسلم نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کا (سندس بھی ریشی کہتے ہیں) دیکھا وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لکھائے اور فرمایا اس کو خرید لیجئے خبر حدیث تک جیسی (درگزری) ذکر النہی
 عن کثیر اللہ تباج دیا پہننے سے مانع عن عبد اللہ بن مسعود استسقی حذیرہ فاکتا و دھقان بیاہ و انما
 من فضله فخذہ ثم اخذت الیہ و قد ماصتک بہ و قال ابن ریحیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول لا تشرکوا فی الزاد الذہب و الفضة ولا تلبسوا اللہ تباج ولا الخویف فانھا لکم و اللہ تباج و الکافی
 انما ذکرہ ترجمہ دس دین حکیم سے روایت ہو حذیرہ نے پانی لٹکا تو ایک گنوار چاندی کے برتن میں پانی لایا حذیرہ نے
 اس کو پہنیک دیا پھر حذیرہ کو گونہ بھگا اور کہا مجھ کو مانع ہو اس کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرما
 مت پر سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت پھنودیا اور حذیر کو یہ دون کے لیے دنیا میں ہیں ہمارے ہی آخرت میں نہ
 لبس اللہ تباج للنسجہ بالذہب دیا پہننا جس میں سُخری کلمہ ہو عن و اقد بن عیسیٰ و بن سعد بن معاذ
 قال دخلت علی انس بن مالک حین قیام المذینہ فقلت علیہ فقلت فقال من انت قلت انا و اقد بن بن عمر بن
 سعد بن بن معاذ قال ارسکد کان اعظم الناس و اھولہ ذکر بکی فاکثر البکاء ثم قال ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی اکیڈ و صاحب مہ بقتنا فارسل الیہ یحبہ دیناج منسوجہ فیہ الذہب
 فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبہ قام علی النیر و قد فکف یدیکم و نزل فجعل الناس یسئلونہا
 بالید یھم فقال یحبون من ہذا و لکن اذیل سعد فی الحنفیۃ الحسن بن ابی ہریرہ و ترجمہ واقعہ بن عمر بن سعد
 بن معاذ سے روایت ہو کہ میں بن مالک پاس گیا جب وہ ریڑھ میں آئے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تم کون ہو
 نے کہا میں واقعہ بن ثناء محمد کا پوتا سعد بن ابی انصار امی (جوڑے صحابی جلیل القدر تھے) اس کے سردار و گورنر بنند
 میں ایک تیر لکھ جس سے وہ شہید ہوئے) اس نے کہا سعد بن معاذ تو بڑے شخص ہے اور بہت لڑائی یہ کھکھروٹے اور بہت
 روٹے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر اکیڈ بادشاہ پاس بھیجا جو سردار تھا وہ کارد و دریا ایک ملک تھا
 بریز سے تیر و منزل پہا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جہیز بھیجا وہاں جو سونے سے بنا ہوا تھا ریڑھ سونے کے
 آدوں سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا پھر بڑے بکھرے جوڑے پیشہ لکھی ہفت نہ کی اور اور آئے لوگ اس کو مانع نہ ہوئے

میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھ کر **ف** حقانہ حرق سے ہے یعنی جیسے کسی جیر کو
انکار جلا دیو تو وہ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عمامے کا رنگ نہا رہا رہا **لُبْسُ الْعَمَامَةِ السَّوَدِ** کا لے رنگ کے عمامہ باندھا
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ كَيْفِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوَدَاءُ وَيَعْنِي لُحْظًا مَرْمُومًا
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کفر سے ہوا کے میں داخل ہوئے بغیر احرام کے کلا عمامہ باندھ کر ہوئے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوَدَاءُ مَرْمُومًا ترجمہ یہی جواد پر گزرا **إِخْرَاجُ**
حُرُوفِ الْعَمَامَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ دونوں مؤنثوں کے پچھمیں شملہ لگانا **عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ**
السَّاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوَدَاءُ قَدْ دَخَلَ طَرَفَايَيْكَ يَتَقَبَّعُ
ترجمہ معدوب اُمیہ سے روایت ہے کہ میں اس وقت دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر آپ سیاہ عمامہ باندھ کر
ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں مؤنثوں کے پچھمیں شملہ لگا رہا تھا **التَّصَاوُيْرُ** تصویر کا بیان **عَنْ أَبِي طَلْحَةَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ يَتَأَفَّفُ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صَوْرَةٌ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فشتراؤں گھر میں نہیں جائے جہاں کتا ہو یا تصویر **عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ مَعْتُ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ يَتَأَفَّفُ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صَوْرَةٌ ثانی لکھ ترجمہ
ابو طلحہ سے روایت ہے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ فرماتے تھے فشتراؤں گھر میں نہیں جائے جہاں پر
کتا ہو یا مورت **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ لَا نَصَارِيَّ يَعُودُ لَهُ جَدٌّ عِنْدَهُ سَهْلٌ**
بَنِي خَفِيفٍ فَأَمَّا أَبُو طَلْحَةَ لَأَنشَأَا تَيْنِغُ مَطَا حَتَّهْ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لَأَن فِيهِ نَصَارَوَيْنِ
وَقَدْ قَالَ قَهَارُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ لَكُمُ الْيَقْلُ إِلَّا مَا كَانَ رِغَافًا فِي قَوْكٍ قَالَ
بَلَى لَكُمُ الْيَقْلُ الْيَقْلُ لَيْسَ تَرْجُمُهُ بَدِيدُ رَسْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ روایت ہے ابو طلحہ کے دیکھ کر کوئی سیاری میں اون کے
پسحل بن حنیف کو پایا ابو طلحہ نے کیا وہی کو حکم کیا کہ اون کے نیچے سے چھوڑنا نکال اھل نے کہا کیوں ابو طلحہ نے
اکھا اوسمیں مؤمن ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو سھل نے کہا اپنی بھی ہے تو فرمایا ہے
کہ اگر کہنے سے میں نقش ہوں مورتوں کے تو قباحت نہیں ابو طلحہ نے کہا ہاں لیکن مجھ پر بھی چھپا معلوم تھا ہر کسی
قسم کی مورت نہ مکھوں **ف** امام محمد نے ملجامین لکھا کہ اگر تصویر کسی بچہ نے میں جو چھپایا جاوے یا بچہ پر تو جنت
نہیں لیکن پھر پھر ہی طرح جو چیز لٹکا ٹھیلاوے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ دسٹی تصویر میں جو صرف نقش ہوتے
میں مکان میں لٹکانا یا لٹکا مانع ہے ۔ اس نے میں دنیا داروں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویر دین سے بڑھ کر
نقشی تصویر میں کچھ اختلاف ہی ہے لیکن پھر اسی کام کو کرنا کیا ضرور ہے جسکی حرام ہونے کا خوف ہوا وہ خدائی تصویر میں مجسم ہوتا
تو کہنا باطل حرام ہے اس میں کسی اختلاف نہیں ۔ جب نقشی تصویر کو روکنا لوگوں نے چھوڑ دیا تو اب یہ نوبت پہنچی ہے

ہر باوجود کجا جلا جرم نے بنایا ہے **عَنْ عَائِشَةَ** رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَتَيْتُمْ مَا خَلَقْتُمْ تَرْجِمُهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ

سو ایسی ہی روایت ہے **عَنْ عَائِشَةَ** رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَنِّعُونَ فِي خَلْقِهِ تَرْجِمُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے اور انہوں نے کھاسخت خدا کی قیامت کو دیکھ کر ان لوگوں کو سزا کا جو اللہ کے مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں **ذَكَرَ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا** سخت خدا کے سپر ہوگا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ تَرْجِمُهُ عِنْدَ بَنِي سَعْدِ رُوایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت خدا کے سب سے زیادہ قیامت کے روز تصویر بنانے والوں پر ہوگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ سَمِعْتُ دَنَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ ادْخُلُ فِي بَيْتِكَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَنْ تَقْطَعَ رُكُوعَهَا أَنْ يَجْعَلَ بَيَاطُهَا لَهَا فَوَاقَا مَعَشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ تَرْجِمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے حضرت جبریل عجل جہاد ت الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اپنی فرمایا اور انہوں نے کہا کہ کیونکر آؤں یہاں تو پردہ شک رہا ہے جو پھر میں ہوں یا تو ان کا سر کاٹ ڈالو یا بچھاؤ تو اگر روزِ خدا سے کیونکہ ہم فرشتوں میں سے ہیں تھے اوس گھر میں جان مومنین ہوں -

الْخُفِّ اور ہنسی کی چادر میں **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْفِي فِي خُفِّهَا

قَالَ سُفْيَانُ مَلَكَ حِفْظَنَا تَرْجِمُهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں نہ پہنتے تھے ہنسی کا اور نہ ہنسی کی چادر میں **صِفَةُ نَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی **عَنْ**

أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا فِي لَبَانٍ تَرْجِمُهُ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی میں دوسری تھی **ف** یعنی ہر ایک جوتی میں ایک تھی میں نگہوٹا اور اوس کے پاس والی اڑھلی کرتی اور دوسری تھی میں باقی اور نگھلیان **عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ** قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَرْجِمُهُ عُمَرُ بْنُ

سو ایسی ہی روایت ہے **ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ** ایک جوتی پہن کر چلنا منع ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شَيْئٌ مِنْ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ حَتَّى يَخْلُصَ لَهَا تَرْجِمُهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کو کسی کی ایک جوتی کا شے ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی میں نہ چلے جب تک اس کو درست نہ کر لے **ف** یعنی ایک ہانوں میں جوتی ایک ہانوں میں چلنا منع ہے کیونکہ اس سے ہانوں میں بچا

اور بچا ہوتا ہے اور وہ مرض پیدا کرتا ہے اور بننا بھی **عَنْ أَبِي تَيْبٍ** قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى خُفِّهِ

يَقُولُ يَا أَهْلَ الْغِيَاثِ عَزَّوَجَلَّ اَللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهُمَّ لَسْتُ بِمَدِينَةٍ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شَيْئٌ مِنْ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي الْخُفِّ حَتَّى يَخْلُصَ لَهَا تَرْجِمُهُ ابو تیب سے روایت ہے

ﷺ ترمذی بن ابی حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تشریح
 چاندی کی تھی **الثانی عن الجالس** علی الکیار من الازجوان سرخ رنگ کی زین پوشی مانت عکس علی
 قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللہ حدیث ذی واحد فی وفی عن الجالس علی الکیار
 الکیار فقی کانت قصعۃ النساء یلقونہن علی الیوم کالقطائف من الازجوان ترمذی حضرت علی سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا مسجبر کو مضبوط کر اور راہ دکھلا اور میں کیا مجھ کو میاں پڑھنا
 سے اور میاں ایک دم کا پٹھی کپڑا جو کعبہ عورین بناتی تھیں اپنی خاوندوں کے لیے پالان پر ڈالنی کی لیے جیسی خوانی طویز
 (جوشمی ہوتی ہیں) **الجالس علی الکیار** سرخ پٹینا عن حمید بن حذیل قال قال انور فاقہ
 انہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یخطب فقلت یا رسول اللہ رجل عریک جلدت الی عن
 ذینہ لا یدری ما دینہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک خطبہ حتی انزل فیہ
 خلک فواقہ حکایت کا فقہد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحصل اہل منی علیہ اللہ شرفاً وخطبہ
 قائم ترمذی بن ابی حمزہ سے روایت ہے ابورفاعہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ خطبہ پڑھتی
 میں نے کہا یا رسول اللہ شخص سا فرمایا جو وہ دین کو پوچھتا ہے اس کو نہیں معلوم دین کیا ہے پس نہ کہ رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم چلے اور خطبہ پڑ دیا یہاں تک کہ میرا پس پڑا اور وقت ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اس کے پاس کوئی
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر اسے بچہ کہانے لگے جو اس نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ نے اسے خطبہ پڑا کیا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا درست ہے اور یہی معلوم ہوا کہ ضروری کام کے لیے خطبہ قوف کر دینا بہترین
ارحنا ذالقبائل الخیر من خیرنا استعمال عن ابی حمزہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطاء
 وهو فی قبیلۃ عتدہ انما کتب فیہ خجاء بلکان کاذب فحلی یشتبع کا ترمذی بن ابی حمزہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بطحان میں آپ ایک سرخ زین میں تھے اور تھوڑی سی آپ کے پاس تھوڑی
 میں مال تھے اور انہوں نے اذان ہی آپ ان کے ننھ کی پیری کرنے لگے رہیں جو وہ کہتے تھے آپ ہی کہتے جاتے
کتاب ادب القضاۃ کتاب قاضیوں کے تعلیم کی
فضل الحاکم العادل فی شہ جو حاکم نصف ہوا اس کی تعریف عن عبد اللہ بن عمر بن العاص
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القسطین عند اللہ تعالیٰ علی منار من نور علی عینین ازخمر اللہ بین
 بعد لوت فی عینہم واخلدہم واولوا قال محمد فی حدیثہ وصح لکنا یدہ قبلین ترمذی عبد اللہ بن عمر
 بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اسد جل جلالہ کے پاس نور
 اور نور پر ہر طرف خدا کے یعنی وہ لوگ جو انصاف کرتے ہیں انہیں حکم میں اور نور گہرا نور میں اور جہیز میں

جنہوں نے تہذیب کو بدل ڈالا یعنی اہل اہل دونوں کے خلاف گئے مگر اور کچھ لوگ ایماندار ہی تھے جو تہذیب کو
 بچانے کو بڑھ کر تے لوگوں نے اہل بادشاہوں سے کہا اس سو دیا وہ کالی جو حد لوگ ہم کو دیتے ہیں کیا ہو گئے
 یہ پڑھتے ہیں اس آیت کو میں تم تکیم آنازل اسد فاکٹنگ ہم اٹھا فزون پینے جو کوئی حکم نہ کرے اسد کے اوتار
 کیسے ملے وہ کا فر ہے اس قسم کی آیتیں اہل اور جن میں ہماری کاموں کا عیب نکلتا ہے یہ بڑھ کر تے ہیں تو حکم دوا ان کو
 ہر میں جس طرح ہم پڑھتے ہیں ریغوان آیت کو نکال ڈالیں یا بدل دیں اور ایمان لادیں جس طرح ہم ایمان لائے ہا وہ
 نے ان لوگوں کو کٹھن کیا اور ان سے کہا یا تو قتل ہو یا توراۃ اور عیسیٰ کا پڑھنا چھوڑ دو البتہ جس طرح ہم نے پڑھا
 اور طرح جی چاہے تو پڑھو اور ان لوگوں نے کہا اس سے مطلب کیا ہے ہر کچھ چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہماری
 بیوی ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوپر چڑھا دو اور کچھ کہا نے پینے کو دیا وہ ہم کبھی تھکا سے پس آویں گے تاکہ تم کو چھوڑ دینا
 مگوار ہو تبصرون نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم تیا جی کریں گے اور جنگل میں چل جاویں گے اور جنگلی جانوروں کے طرح چھلکیں
 پھیں گے اگر تم ہم کو بستی میں دیکھنا تو مار ڈالنا تبصرون نے کہا ہم کو جنگل ایمان میں گھر بنا دو ہم کو میں کو دین گے اور
 ترک لاریاں بودیج کے نہ تھاری پاس میں گے زہر سیر ہو کر گزریں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس کا آدہ شریعت میں لوگوں میں
 تہو مٹا دینوں نے ایسا ہی کیا اور ان لوگوں کے شان میں اسد جل جلالہ نے یہ آیت اتاری رہبانہ اسد عوام خیر کا
 یعنی اس قسم کی درویشی انہوں نے خرد کالی ہم نے ان کو حکم نہیں کیا تھا اسکا پہرہ اسکو بھی جیسا چاہیے ویسا نہ کر سکے
 بسو لوگ زبان سے کہتے ہیں ہم بھی ایسی ہی عبادت کریں گے جیسے فلان شخص کرتا ہے اور اسی طرح جنگل کے سیر کریں گے
 جیسو فلان نے کیا اور ویسا ہی گھر بنا دیں گے جیسے فلان فرمایا لیکن وہ شرک میں گرفتار تھے اور جنگل ہیرو کا دم تھے
 تھے ان کے ایمان کو آٹا نہ تھے جب اسد جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان میں سے تھوڑے لوگ باقی
 تھوڑے کو اپنی عبادت خانے سے اور اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پلایاں لائے آپ کو بھی کہا تھا بتلائی
 تھی یہ گیت اور دسی یا ہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وہو ربکم انکم لہو ربکم خیر تک یعنی اسی ایمان والو وہ اللہ اور ایمان لاؤ
 وہ کو پیغمبر پرہ تم کو دونا حاصل پنی رحمت کا دیکھا ایک تو حضرت عیسیٰ اور توماہ اور عیسیٰ پر ایمان لائے ان کا ثواب تو دوسری
 حضرت محمد پر ایمان لانے اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہاری ہی ایک روشنی دیکھا یعنی قاتان اور پیغمبر کی پیروی پھر
 کھایا اس لیے کہ اہل کتاب یعنی عیہود اور نصاریٰ جو تمہاری شاہت کہ ہم میں لیکن تمہاری طرح ایمان تین لائے حضرت محمد
 اور قرآن پر وہ جان لیں کہ اسد کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے **لَئِنْ كُنْتُمْ بِالظَّاهِرِ قَاضِيًا لِّشَرِّهِمْ** حکم
 کرتا ہے لیکن اہل کلام خدا کو ہی اب اگر کوئی جہنما ہی اور اس نے قاضی کرنا منے مقدر رحبت لیا تو جہاں میں
 کما یاد معنی کے فیصلے سے اس کے لیے حلال نہ ہو گا بلکہ خدا کا گناہ ہو گا **سَيُنْزِلُ اللَّهُ سُلْطٰنًا مِّنْ لَّدُنْہٗ**
مَلِكًا مِّنْ دُونِہٖمْ لِيُظْهِرَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَكَانَ بَصِيرًا لکن یہ جو حد میں بغض میں

جنہوں نے تورات اور انجیل کو بدل دیا یعنی اون دونوں کے خلاف کرنے گئے اور کچھ لوگ ایماندار بھی تھے جو تورات اور انجیل کو بڑھا کرتے لوگوں نے اون بادشاہوں سے کہا اس سو دیا وہ گالی جو یہ لوگ ہم کو دیتے ہیں کہا ہو گئے یہ بڑھتے ہیں اس آیت کو من کہ تم حکیم آؤ اسد فاولنگ ہم اٹھا فون یعنی جو کوئی حکم نہ کرے اسد کے اوتار کے موافق وہ کا فر ہے اس قسم کی آیتیں اہل اور جن نہ ہاڑی کا مونکا عیب نکلتا ہو یہ بڑھا کرتے ہیں تو حکم دوان کو پھر میں جس طرح ہم بڑھتے ہیں ریغوان آیتوں کو نکال دالین یا بدل دین اور ایمان لادین جس طرح ہم ایمان لائے پادہ سے اون لوگوں کو اکٹھا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا تورات اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دو البتہ جس طرح ہم نے لڑا ہے اور طرح جی چاہے تو پڑھو اون لوگوں نے کہا اس سے مطلب کیا ہے ہر کوئی چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہمارے لیے ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوپر چڑھا دو اور کچھ کہانے پینے کو دید ہم کہی تھارے پاس آئیں گے تاکہ تم کو کھانا پڑھنا مانگو اور ہو تبصون نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم تیاچی کریں گے اور جنگل میں چلے جاویں گے اور جنگلی جانوروں کو کھا لیں پھینک گئے اگر تم ہم کو مستی میں دیکھنا تو مارو اننا تبصون نے کہا ہم کو جنگل میں لے جاؤ گے اور کھانا کھائیں گے اور ترکاریاں بو دیں گے نہ تھاری پاس آئیں گے نہ تیرے ہرگز نہ دین گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جسکا آدہ شہر لوگوں میں نہ ہو خراہوں نے ایسا ہی کیا اونہی لوگوں کے شان میں اسد جل جلالہ نے یہ آیت اتاری رہبانہ ابند عوا خیر تک ینس قسم کی درویشی اونہوں نے خد کا لی ہم نے اونکو حکم نہیں کیا تھا اسکا پہرا دسکو بھی بھیجا چاہیے ویسا نہ کر سکے بسو لوگ زبان سے کہہ کر لگے ہم بھی ایسی ہی عبادت کریں گے جیسے فلاں شخص کرتا ہے اور اسی طرح جنگل کے سیر کریں گے جیسو فلاں نے نے کی اسو دیا ہی گھر بنا دیں گے جیسے فلاں فو بنا یا لیکو میں شرک میں گرفتار تھی اور جنگل سپردی کا دم چھڑے تھے ہن کے ایمان سے آگاہ نہ تھے جسا اسد جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان میں سے تھوڑے لوگ باقی تھوڑے کو اپنی عبادت خانے سے اتر اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپکو بھی کہا تھا بتالی فی یہ ثبت اوتاری یا یہا الذین آمنوا اتقوا سعۃ ہمہو رسولہ یومکم اخیر تک یعنی اسی ایمان والو ڈرو اسد اور ایمان لاؤ دسکو پھر سیر نہ تم کو دونا حاصلہ پنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسیٰ اور تورات اور انجیل پر ایمان لائے کا ثواب دوسری حضرت محمد پر ایمان لانے اور انکو سچا ماننے کا ثواب وہ تھاری لیے ایک روشنی کا یعنی قان اور پھر سیر کی سپردی پھر اٹھایا اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ جو تھاری شایہ بہت کر تے میں لیکن تھاری طرح ایمان نہیں لائے حضرت محمد اور قرآن پر وہ جان لیوین کہ اسد کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے **لَکُم بِالْظَّاهِرِ قَاضِي ظَاهِرِ شَرِيعَتِ حَكَمٍ** کرتا ہے ف لیکن ہن کا علم خدا کو ہی اب اگر کوئی جہونا ہے اور اوس نے قاضی کو اسنے مقدمہ جیت لیا تو جہاں اس نے کھایا وہ قاضی کے فیصلے سے اس کے لیے حلالی نہ ہو گا بلکہ خدا کا نہ کار ہو گا **حَقْنِ اَمْ سَلَمَةُ اَنْ رَمَوْا لَهٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** قَالَ لَکُمْ مَخَصَصَةٌ مِّنْ اَمْوَالِیْ وَ مَا یَسْرِکُمُ لِمَلِیْکَتِکُمْ اَنْ یَّکُونُ لَکُمْ مَخَصَصَةٌ مِّنْ بَنِیْہِمْ

فَقِيلَ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُهَا وَلَمَّا أَقْطَعَهُ بِهِ وَقُطْعَةً مِنَ النَّارِ تَرْجُمُ بِهِ رَأَيْتَ بِرَّ

اسد علیہ السلام نے فرمایا تم میری جو ساری عقیدت لاتی ہو میں کو آدمی ہوں شاید تم کسی کی زبان اور لیل تیرے ہرگز میں
اس کی بہائی لاحق اس کو ملا دین قعدہ دیلوی اور یہ بھوکہ میں نے ایک محو انگار کا ادسکو دلا دیا حکم الحاکم

عَلَيْهِ حَاكِمِ امْنِ مَقْلُ سَمِيكَ سَكَنَاهِي عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ

قَالَ بَيْنَمَا أَمْرَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّيبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لَصَاحِبَتِهِمَا إِنَّمَا ذَهَبَ

بَيْنِكَ وَالْأُخْرَى أَمَّا ذَهَبُ بَيْنِكَ فَهَكَذَا كَمَثَلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْقَضٍ بِرِثْلَيْهِ فَوَجَّهْتَهُ إِلَى

سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّا مُنْقِلُونَكَ بِالْبَيْتِ بْنِ إِسْحٰقَ ۖ بَيْنَهُمَا فَخَالِ الصُّغْرَى لَا تَقْفَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ

هَوَانُهَا فَقَضَىٰ بِرِيسَالِصَفِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ **وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ بِالسَّيِّئِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ** مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا

المدینۃ منہجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر اصل اسد علی اسد علیہ السلام نے فرمایا دو عورتیں ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا

ایک ایک بچہ تھا اتھو میں پہنایا اور ایک بچے کے کوا دھٹھالے گیا جس کا بچہ نیکیا وہ دوسری سہ کنوڑنگی نیرا بچہ لے گیا اور وہ

کھڑنگی تیرا بچہ لے گیا پھر وہ دونوں حضرت داؤد علیہ السلام پاس گئے جس کا فیصلہ کر لیا تو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دیا۔

بعد اوس کے وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پانچ سو سال بعد اودن سے بیان کیا اور حضورؐ نے کہا ایک چھری لازمین پھر

کا کھردر دیکھ کر وہ لگا بچہ شکر پر ہوتی صورت بولی نہیں ایسا مت برداشت نہ کر دو بڑا کچا بچہ ہی حضرت سلیمانؑ کی یہ

سنگرمہ بچا دوس چوٹی عورت کو دلا دیا (کنیہ بکواسکی منتقت اور محبت سے معلوم ہو گیا کہ اسی کا بچہ ہے) ابھی رہے نے کہا پھر

کام مکین منجی کہی نہیں سنا ہاں ہم تو اسکو مدد یہ کہہ کر سے **السَّعَةِ الْحَاكِمِ** اَن يَقُولَ لِّلشَّقِ وَالْبَدَنِ

کامیاب ہو گا۔ اعلیٰٰ استیشن الحق حاکم کو اس بات کی گنجائش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن جن کے ظاہر سوہنی کو لپیٹیں گے

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال **حُجِّبَ** امرأتان **مَعَهُمَا** صَبِيَّانِ **كَمَا** قَعَدَ **الَّذِي** بَ

عَلَىٰ أَخَذِهَا فَأَخَذَهَا فَاصْبَحْنَا نَحْمِلُهَا فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَطَفِئَ سِرْجُ الْكِبَرِيِّ

بَيْنَهُمَا فَرَقًا عَلَى سَوَاءٍ ۖ لَكُمُ الْكَيْفُ أَنْ تَقَضَّيَا عَلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ ۖ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِيهِمَا قَائِدُ الصُّلَحِ

اشبهه قال ثم قلنا لا تفعل حتى يمنه لهما قال هو ابنك فقصي به لهما رحمته ابو هريرة بنسبه يدت بهن

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عزمین نکلیں ان کے کھنڈے ان کو چھو لیا۔ جسے چھو بہتر ہو گی عمل کیا اللہ نے کیا بھرہ کن

اس شخص کے لیے یہی حویلی تھا کہ نبی ہرگز نہیں حضرت داؤد علیہ السلام اس میں اچھلنے پھرنے لگا اور وہاں سے لڑا اور کھانا کھا اور اس

ترکانہ تھا) پھر وہ ملوں حضرت سلیمان پر بڑی نین ہوئی حال ہو چکا اور دلچ بیان کیا حضرت سلیمان کو فلیا میری دہاں

بھری لادین مجری اور دھسی درد کا پچھلے سہ چوہی عورت بڑی چوہیا پاپ ایسکو کامین چھتر سیلیمان دریا بان دریا

ہر شخص کو انہی قیدی کو قتل نہ کیا بعد اسد بن عمر نے کہا قسم خدا کی میں پھر قیدی کو قتل نہ کروں گا اور دوسری خبر کو گوشت
سوی قیدی کو قتل کر لیا (تو خالد کے حکم کو جو ناحق تھا رد کر دیا) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے اودیکہ
بیان کیا جو خالد نے کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو نون ماقصد ٹھائے اور فرمایا اے امین الگ ہوں
اول کام ہو جو خالد نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ ابنو دو بار بھی فرمایا (یعنی خالد کے فعل کا مواخذہ مجھ سے کر لیکن میرے حکم
انہوں نے یہ کام نہیں کیا) **ذکر ما ینبغی للحاجم** کتبہ حاکم کو کون باون سے پرہیز کرنا چاہیے
عمر بن عبد الرحمن بن ابی بکر ؓ قال کتبہ ابنی وکنت لہ فی عید اللہ بن ابی بکر ؓ وکنت لہ فی عید اللہ بن ابی بکر ؓ
ان کا حکم بین التین واکت غضبان فانما یحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایحکم مکتد
بین التین وکنت غضبان مہر عبد الرحمن بن ابی بکر ؓ روایت ہے میرے خوابے لکھو یا مجھ سے عید اسد بن ابی بکر ؓ
جو قاضی تھو سیستان کے کت حکم و شخصوں کے سچ میں جب دفعی ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے کت حکم کسی شخص میں جب دفعی ہو فیکونہم فی قتل دیت نہیں ہوتی فیصلہ ناحق ہوگا
الرحضة للحاجم ان کا حکم وکنت غضبان جو حاکم میں ہو راہوں کو جو نفس پر بھروسہ ہو کہ وہ حق سے
تجاوہ نہ کر لیا تو دفعی کی حالت میں نہ کہ ہو **حجۃ التیمم بن العوام** انہ خاصہم رجلاً تیناً یضارون شہداً
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک الحوزہ کا نا یسعیان یہ کہ لا تھا لعل فقال لا تضاری منہ المار
یر علیہ فان علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استویا لیکم شد انزل الی الجارک فتوبوا انما
و قال یارسول اللہ ان ابن عمیک کفایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا بکر بن سنان تم لخصو
الماء حتی یرجع الی الجذر فاستوفی للربیح حقہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم قبل ان یشکر الربیح باری فید الشعم لہ وللا تضاری فک استخف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تضاری استوفی للربیح حقہ و قال لایبزمہ الا حسبت ہذہ لایۃ انزلت لای فی ذلک فلا وریک
لا یؤمنون حق یحکوک فینما فحرم بنہم و امجد محمد بن علی صاحبہم فی انقضہ ترجمہ میں تمام نے
ایک مرد انصاری جو جھگڑا کیا پانی کے بہاؤ میں حزمہ پر حزمہ ایک زمین پر تبر علی بن یزید (دو دن میں سچے کبر
دو دن کو پیچھے ہے انصاری کہتا تھا پانی بہو دو وہ چلا جا تا ہے میرے بسکون مانا کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ پانی اپنی دھڑوں
کے سر پہنچے موافق روک کہیں پھر چورین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرا بیٹا اپنی دھڑوں کو دیکھ بے چہرہ
پہنسا کے کیڑے پتھر انصاری غصہ ہوا کہ کہہ گا یا رسول اللہ زبیرؓ کی بیوی کی بیٹی تھی اس لیے اپنے اون کی
رعایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا (خمسوی) ابنو فرمایا اے میرا بیٹا دو دنوں کو پھر نہ کہ
پانی کرنا تاکہ کہ دو دن کی مینڈوں کے برابر حزمہ کا جو انہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو نہا تھا ناحق وہاں

اپنے جو حکم دیتا ہے اس کو اور ہمیں انصاری کو فائدہ دیتا اور زیور کا بھی حکم چلتا تھا لیکن جب انصاری نے آپ کو خبر دیا تو آپ نے زیور کا بوجھ اتار دیا اور صاف صیر جو حکم دیکر دیکھ کر آپ امین تھے اور غصہ میں ہی حق سے تجاوز نہ کرتے اس لیے آپ نے غصے کی حالت میں حکم دیا اور کسی شخص کے لیے درست نہیں) (زیور نے کہا میں سمجھتا ہوں نبی آیت اسی باب میں اور ذی فلادہ ایک لایوں میں حق کی جگہ کو کیا شجر بنیم یعنی قسم تیری لب کی وہ کہی مسلمان ہوں گے جب تک اپنی جگہ نہ دے میں تمہاری حکومت قبول نہ کریں پھر جو حکم دے گا اسے اس سے تنگ دل نہ ہوں اور بلا غصہ ان بیوں) اور حدیث کے دو راوی میں ایک نے اسے اور دوسری زیا و غصہ بیان کیا ہے **حُكْمُ الْحَاكِمِ فِي رَأْيِهِ** پھر میں حکم کرنا عفو عبد اللہ بن عبد بن ابیہ اِنَّهٗ تَقَاوُنُ اِنْ حُدَاوَةً دِيْنًا كَانَ عَلَيْهِ مَا ذَنُوبًا فَكَانَتْ اَسْوَأُ مَا حَقَّقَتْ بِمَعَهَا رَسُوْلٌ

[illegible]

وَصَرَّحِي فَأَمِيتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْدَى عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى الرَّجُلِ فَنَادَاهُ فَقَالَ مَا أَتَاكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ دَخَلَ حَائِلِي فَأَخَذَ مِنْ شَيْئِي فَقَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ إِذْ كَانَ جَائِلًا وَلَا أَعْلَمْتُهُ إِذْ كَانَتْ جَائِلًا أَرَدْتُ عَلَيْكَ سَأَلِيهِ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسئلہ برقیہ فیض و توفیق ترجمہ عباد بن شمسول سے روایت ہے میں اپنی چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ آیا تو ایک باغ میں گیا اور وہاں ایک پہلی پیکر میں نے مل لی تو زمین باغ والا آیا اور میرا گل چہین لیا اور مجھ کو مارا میں سہل اسد صلعم میں آیا اور آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو لگا رہا ہے اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا یا رسول اسد بھیر جو باغ میں آیا اسد ایک پہلی پیکر لگا لا رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہیں جانتا ہوتا تو تو نے کہا یا کہیں نہیں اور جو وہ ہو کا ہوتا تو نہ کہہ لایا کہیں نہیں مگر اسکا کمال بہر دی کچھ عجیب کہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقش یا آداب میں سونے کا حکم کیا (روایت ساتھ صلعم کا ہوتا ہے) **صَوْنُ النِّسَاءِ** عَنْ خَلِيفَةِ بْنِ حَرَّادٍ أَنَّ مَدَلَّتَ مِنْ لَانِ عَمَّ بَحَا سَخَّرَ ابْنِي مَرْثُ

وَرَزَيْنَا إِلَيْهِ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنْ مِنْكُمْ لَخَصُمَاتٌ لِمَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْآيَاتِ فَهُمْ لَا يَخِفُونَ
وَرَزَيْنَا إِلَيْهِ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنْ مِنْكُمْ لَخَصُمَاتٌ لِمَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْآيَاتِ فَهُمْ لَا يَخِفُونَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ اَخِي مُحَمَّدٍ هَلَاكَ اَمْلَاكَ وَتَلَّتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَيْكَ لَا يَوْمُ مَوْتٍ لَا يَمُوتُ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 سر رویت ہوا ایک شخص انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسنانی کے بہاؤ میں ہیں کہ جو
 کے دُشمن کو سیچتے تھے انصاری نے کہا بانی کو چہرہ دو چلا جاوے گا زبیر نے نہ مانا جب تک اس نے دُشمن کو چہرہ
 بانی نہ پہنچا دے (آخر جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پہلے نرم حکم دیا اور زبیر کو ان کا پورا حق نہ دیا
 فرمایا ہی زبیر اپنے دُشمن کو بانی ملاوے پھر چہرہ دوئے پھر ہمارے کی طرف پھٹ کر انصاری غصی ہوا اور کہا یا رسول اللہ
 زبیر آپ کے بہنوئی کے بیٹے تھے آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا پھر اپنے نرمی کی وجہ سے صل حکم چاہو نہادہ دیا) انہوں نے فرمایا
 اسی زبیر بانی ملا دُشمن کو پھر بانی روک رہے یہاں تک کہ تہا لون کی مینڈھوں تک آجا سے زبیر نے کہا میں سنا ہوں کہ
 آیت اسی باب میں آوری ہو۔ فلا وہاں کی مینڈھوں سے جھگڑا کر جب کو مٹی اور گرز چکے) **مُحَمَّدٌ لَمَّا جَاءَهُ**
لِلْحَضَرَةِ فَبَكَرَ فَضْلُ الْخَمْرَةِ مَقْدَرُ فُضِّلَ كَرِيمٌ بِبَيْتِهِ حَاكِمٌ شَاوَشَ كَرِيمًا هُوَ عَمَّنْ اَبْنِ عُبَّاسٍ اَنْ دَفَعَ بَرِّو كَرِيمًا
عَبْدًا اَقْبَالَ كَرِيمِيكَ كَرِيمًا اَقْبَالَ كَرِيمِيكَ يَلْعَوْنَ خَلْفَهَا يَجْعَلِي وَدَمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَىٰ خَدَّيْهِ فَقَالَ اَلَيْسَ هُوَ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُبَّاسٌ يَا عُبَّاسُ اَنْ تَجْعَلُ مِنْ حُبِّ مُعْنِيَتِ بَرِّو كَرِيمًا وَمِنْ بَعْضِ بَرِّو كَرِيمًا مُعْنِيَتًا اَقْبَالَ كَرِيمًا
اَللّٰهُ صَلَّىٰ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَخْبَرْتَنِيهِ فَاَنَّهُ اَيُّو فَالِدِيكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا مَرْيَمُ قَالَتْ بِنَا اَنَا كَرِيمِي فَكَلَّمَتْ
خَلَا حَاجَتِي فِي فَرَجِهِ عَمْرٍَا بِنِ عُبَّاسٍ سَيِّدِي هُوَ بَرِّو (جبکہ حضرت عائشہ نے فرید کر کے ان کو کہا تھا) لا خاوند غلام تھا اس
کا نام معنی تھا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں وہ اس کے چچے چچے پھر نہا تھا اور وہ جاتا تھا انہوں اس کی دُشمنی پر چچا
تھی راہیو کہ بربرہ اس سے جدا ہونا چاہتی تھی اور اس کو سخت بیمار حال ہوا تھا اس کا بوجھ زادی کے) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا اور عباس تم تعجب نہیں کرتے معنی کی محبت ہو جو بربرہ کے ساتھ ہے اور بربرہ کی نفرت ہو جو معنی
سے ہے پھر بربرہ سے فرمایا اگر تو پھر علی حاد سے معنی کے پاس (تو بہتر ہو) وہ تیرے چچو کا باپ ہے بربرہ نے کہا یا رسول اللہ
کیا آپ مجھ کو حکم کرنے میں نہ تو ضرور ماننا بڑھ گئے اپنے فرمایا نہیں میں تو خوار غشی ہوں بربرہ نے کہا اب مجھ کو اس کے جیناج
نہیں ہو مَنَعُ الْحَاكِمِ رَعِيَّتُهُ مِنْ اَقْلَامٍ وَبِهِ حَاجَةٌ اَلَيْهِ اَلَا كَيْسِي شَخْصٌ كَوَالٍ كَيْ حَتَّىٰ جَزَاءُ
وہ انہوں کو تلف کر تو حاکم کو تک ہے عَمَّنْ جَابِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلًا مِنْ اَنْصَارِ خَلَا مَالَهُ عَنْ
ذُبُرٍ وَكَانَ خَلْفًا حَاقًا مَكَانَ عَلَيْهِ دِينَ كَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنَّ مَانِدٌ يَذْهَبُ فَاَخْبَاهُ
فَقَالَ اَخْبَرْتُكَ وَاتَّقِ عَلَىٰ عِيَالِكَ تَرْجِمُهُ جَابِرٌ بِنِ عُبَّاسٍ سَيِّدِي هُوَ بَرِّو (انصاری نے جو صحابہ تھا انہوں نے غلام کو مرنے
کے بعد لٹا دیا تھا اور فرض کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوس کے اندھی کو انکار کے) اس غلام کو انہوں کو دے
کر دیا اور فرمایا اپنا فرض اور اور اپنے بانی چون بڑھ کر **اَلْقَصْدُ فِي قِلَالِ الْوَكْفِيَّةِ يَوْمَ اَوْبَتِ مَالِ**
مَدُونٍ بَرِّو مَنَعُ اَنْ اَمَامَهُ اَنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اَقْلَامُ حَوَاسٍ هُوَ مَنَعُ يَمِينِهِ فَقَالَ

مجھے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ ہوں آپ کو فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
 پھر پڑھا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہیں لگنی انکے مثل یا لوگ پناہ نہیں لگتی ان
 کی مثل ریمون سورتوں سے بڑھ کر کوئی پناہ نہیں ہے **سُورَةُ الْاَنْعَامِ الْحَقِيقَةِ اِنَّ رُسُلَ اللّٰهِ صَالِحَةٌ عَلَيْهِمْ**
وَسَلَامٌ قَالَا لَئِنْ بَايَنَّا حَامِسَ الْاَدْلَاكِ اَوْ قَالَا لَئِنْ اَنْجَلْنَا بِاَفْضَلِ مَا يَتَّبِعُوْنَ بِهِ النَّعُوْذُوْنَ قَالَا اَيْلَا رُسُلُ
اللّٰهِ قَالَا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْاَلْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ تَرْجِمُهُ ابْنُ حَامِسَ جَنِي سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اس میں طالب کس میں چھو کہ نہ تباہوں سب سے بہتر جس سے پناہ لگتی ہے پناہ
 لگنی ہے وہ بولے کیوں نہیں تمہارے یا رسول اللہ بخیر فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونوں
 سورتیں **عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ قَالَ اَلْحَدِيْثُ لِلْحَبَشِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لَمْ يَلْقَ شَيْئًا مِنْهُمْ فَوَجَّهَ بَهَا وَاحِدًا عَقِبَةُ يَقُوْهَا**
بِهِمْ فَقَالَ رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَقِبَةَ اَقْرَأْ قَالَ وَمَا اَقْرَأُ يَا رُسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَقْرَأْ اَقْرَأْ بِرَبِّ
الْفَلَقِ مِنْ ثَمَرِهَا خَلَقَ فَاَعْلَاهَا عَلٰى حَقِّ قَوَاتِهَا كَعُرْفِ اَنْتَ لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جَزَا اَقْرَأْ لَعَلَّكَ تَهْوَاوْتُ بِهَا
 قَاتِلَتْ تَقُوْهَا **عَنْ تَرْجِمَةِ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک غنیمت خیر تحفہ آیا آپ نے
 سولہ ہونے اور عقیدہ اس کو کہنے پر بولے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا اسی عقبہ پر وہ بولے کیا
 پڑھوں آپ کو فرمایا پڑھ قل اعوذ برب الفلق میں شرف خلق پھر دوہرایا دو سکونیا تک کہ میں نے پڑھا اسکو اپنی زبان پہ
 کہ بہت خوش نہیں ہوا مجھ سے نہ کہ آپ نے فرمایا شاید تو نے قدر نہیں کی اس کی مجلس کے مثل کوئی سورت نہیں ملی **عَنْ**
عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ اَنَّهٗ سَأَلَ رُسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّعُوْذَتَيْنِ قَالَ عَقِبَةُ فَاَمَنَّا رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖمَا فِي صَلَوَاتِهِ وَفِي الْاَعْدَاءِ تَرْجِمَةُ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ سے روایت ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھا متوذن کو مریں اس کو سیکھنا چاہا ام عقبہ نے کہا پھر انہو امست کی فجر نماز کی اور بھی دونوں سورتیں پڑھیں تاکہ ب
 لوگ شکر کریں **عَنْ عَقِبَةَ اَنَّ رُسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهٖمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ تَرْجِمَةُ عَقِبَةَ**
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان دونوں سورتوں کی فجر کی نماز میں **عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقْرَأُ**
بِرُسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّعْرِ فَقَالَ رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَقِبَةُ اَلَا اَمْسَلْتُكَ خَيْرَ
سُوْرَتَيْنِ فِيْ شَاْءَلِكُمَا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْاَلْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَكَلَّمَ بِنِيْ سُوْرَتِ بِيْهَا جَزَا اَمَلْتُ اَنَّ لَ
يَصْلُوْهُ الصُّبْحُ صَلَّى بِهٖمَا صَلَوَاتُ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَّخَ رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ النَّفَثَ اَنَّ
كُنَّا لَآ عَقِبَةَ كَتَبْتُ رَاكِبًا تَرْجِمَةُ عَقِبَةَ بْنِ حَامِرٍ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورتی کا جادو کہنے پر ہوا تھا
 سفر میں تو میں آپ کو فرمایا اسی عقبہ کیا میں چھو کہ نہ تباہوں سب سے بہتر جو پڑھی گئی میں دونوں میں کھلاؤں پھر کہنے چھو کہ ہلایا قل اعوذ
 برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپ کو کہا میں یا وہ خوش نہیں ہوا جب مجھ کی نماز کو آپ نے پڑھی تو نماز میں بھی سورتیں پڑھیں

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْكِ وَالْأَهْرِمْ وَالْجُنَيْنِ وَالْجَلِيلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجِمَهُ
روایت ہر اس بن الگ بنیوچھا قبر کے عذاب کو اور دجال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا مدین
پناہ مانگنا ہون تیرا اور بوڑھے اور نامردی اور بچیل بدو دجال کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اسے استعاذہ
الْبَجْرِ حَاجِرِي سِيْنَاهُ اَمْنًا عَنِ الدُّبُونِ زَادَهُمْ قَالُوا اَجْرُكُمْ لَكُمْ كَانَتْ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَجْرِ وَالْكَسْلِ وَالْجُنَيْنِ وَالْأَهْرِمْ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ
نَفْسًا لَا تَشْبَعُ وَعِلْمًا لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةً لَا يَسْتَجَابُ لَهَا تَرْجِمَهُ يَدِينُ تَمَّ سَوْرَاتِ هِيَ انہوں نے کہا میں تم کو کہتا ہوں
مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کھاتے تھے آپ فرماتی تھی یا مدین پناہ مانگنا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بچیل اور
نامردی اور بوڑھے اور قبر کے عذاب سے یا مدین بری نفس کو پرہیزگاری ہی اور دوسکو پاک گرد (برائیوں سے) تو ہر ایک نے
والا ہے اور وہی اسکا مالک بننا ہے یا مدین پناہ مانگنا ہوں تیری اوس دل جو حسین درد نہ ہو اور دلش سے بھر
نہ ہو اور اس علم سے حسین نادمہ ہو اور اس عاجزی قبول نہ ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّا زَادَهُمْ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَجْرِ وَالْكَسْلِ وَالْجُنَيْنِ وَالْأَهْرِمْ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَالْمَمَاتِ تَرْجِمَهُ نَسْرُ رَضِيَ
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مدین پناہ مانگنا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بچیل اور نامردی اور بوڑھے اور
قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے اسے استعاذہ مِنَ الدَّلَةِ ذَلَّتْ سِرْ پناہ مانگنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْذَلَّةِ وَالْذَلَّةِ وَالْذَلَّةِ
يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا أَنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي تَرْجِمَهُ ابُو بَرزہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا مدین پناہ مانگنا ہوں
تیری فقری اور دنیاہ مانگنا ہوں تیری کمی سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) اور ذلت سے اور پناہ مانگنا ہوں
تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا
بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْذَلَّةِ وَالْذَلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تَظْلَمَ تَرْجِمَهُ ابُو بَرزہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ سلم نے فرمایا پناہ مانگو اس کی فقری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْذَلَّةِ وَالْذَلَّةِ وَالْذَلَّةِ
أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ تَرْجِمَهُ ابُو بَرزہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا مدین پناہ مانگنا ہوں تیری
کمی اور فقری اور ذلت سے اور پناہ مانگنا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے اسے استعاذہ
مِنَ الْفَقْرِ كَيْ سِرْ پناہ مانگنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ
وَمِنَ الْذَلَّةِ وَالْذَلَّةِ وَأَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ تَرْجِمَهُ ابُو بَرزہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پناہ مانگا اس کی تقیری اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے **اَلَا سَتِعَاذُكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ** سے
 پناہ مانگنا سنن ابن حمرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْغَلَمِ وَالْذُّلِّ
 وَانْظُرُوا فَاَوْفَظْكُمْ تَرْجَمُهُ بِرَبِّهِ رَمَ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگا اس کی تقیری
 اور ذلت اور ظلم یا ظلم ہونے سے **عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي حَزْرَةَ** اَنَّهُ كَانَ يَمِيعُ وَلِلَّهِ يَقُولُ فِي دُبُرِ
 الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَعَمَلْتُ اَذْهَبُ مِنْ قَوْلِ يَابُنِّي اَلَيْسَ
 حَلَّتْ هَؤُلَاءِ الْاَهْكَالَاتِ قُلْتُ يَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَذْهَبُ مِنْ دُبُرِ الصَّلَاةِ فَاَخَذْتُكَ عَنْكَ قَالَ
 فَالْزِمْنِي يَا بُنِّي لَا تَفُوتْنِي اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ مِنْ دُبُرِ الصَّلَاةِ تَرْجَمُهُ بِرَبِّهِ رَمَ
 اوہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتی تھی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کفر و اور تقیری سو اور قبر کے
 عذاب سے وہ بھی ہی دعا مانگنے لگے اور کہے باپ نے کہا بیٹا تو نے یہ دعا کیسی کیجی اوہوں نے کہا اسی آپ میری سزا
 تم کو یہ دعا اکثر سننے ہر نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی اور کہے باپ نے کہا لازم کر لے اس کا کوس لیے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے **اَلَا سَتِعَاذُكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ** فَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ قَبْرُكَ فَتَنَ سے پناہ مانگنا
فَتَقَبْرِي پہلے ایک قندہ ہو گا پھر امتحان کہ مسلمان ہر ایک کا فر خدا اس امتحان میں قائم رہے کہ اگر امتحان میں ٹھیک
 نہ نکلا تو عذاب ہو گا یا اللہ بچاؤ اور بصورت کہ قندہ قبر یہ ہے کہ جب مردہ قبر میں کہا جاتا ہے تو ایک بار میں اور کئی جہتی
 ہو جس میں پسلیاں اور کمر کی دو جہتی ہیں **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنُزُ اَتَمَّا يَذْهَبُ
 يَهْجُو كَايَ الْاَهْكَالَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ
 فِتْنَةِ السَّيِّئِ الدَّخَالِ حَتَّى تَفْتَنَ الْفَقْرَ وَكَبْرَ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَكَبْرَ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اغْشِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَحْرِ وَالْفَوْقِ
 قَلْبِي مِنْ لُغَايَا كَمَا اَلَقَيْتَ النَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّائِسِ وَابْعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الشَّرِّ
 وَالْمَقْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكَفْرِ وَالْمُنَافِقَةِ وَالْمُنَافِقَةِ تَرْجَمُهُ بِرَبِّهِ رَمَ سے روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت دعا کرتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے
 اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور میری کے فتنے سے یا اللہ میری
 خطاؤں میں ہونے والے ہر برف و دراولے کے پانی و درجہات کر میری گناہوں سے جیسے کوئی صاف کیا خبیثی کو میل سے
 اور دھو کر دے مجھ کو گناہوں سے جہنم و درجہات کر میری گناہوں سے جیسے کوئی صاف کیا خبیثی کو میل سے
 داری سے **اَلَا سَتِعَاذُكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ** اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ
 اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ فَقِيرٍ

گوہر چلی وقت اہم تہمیں پہنچا گتا ہوں تیری ہی ہمد کا پہنچنے سے دینی بی قصد گناہ کرنے سے اجتناب میں لیں
 جائے سے آیا ہوئے سے یا ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا مجال گمنی سے یا مجھ پر مجال ہونے سے
 اَلَا سُبْحَانَكَ رَبِّكَ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا يَأْخُذُكَ شَيْءٌ سُبْحَانَكَ مَنْ يَدْعُوكَ مِنْ دُونِكَ اَلَا سُبْحَانَكَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِ كَلَامَ الْحَقِّ اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الدِّينِ وَظُلْمَةِ الْعُدُوِّ وَ
 ضَمَانَةِ الْاَعْدَاءِ ترجمہ عبد اسد بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتی تھی یا اسد بن
 ہناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی ملامت سے اَلَا سُبْحَانَكَ رَبِّكَ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا يَأْخُذُكَ شَيْءٌ
 دشمنوں کی ملامت سے ہناہ مانگتا تھا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَبِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِ كَلَامَ الْحَقِّ اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ
 اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الدِّينِ وَظُلْمَةِ الْاَعْدَاءِ ترجمہ عبد اسد بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتی تھی یا اسد بن
 اَلَا سُبْحَانَكَ رَبِّكَ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا يَأْخُذُكَ شَيْءٌ سے ہناہ مانگتا تھا عَنْ عُمَانَ بْنِ زَيْدٍ الْعَمَّاسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَدْعُو بِهِ كَلَامَ الْحَقِّ اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْجُبْنِ وَالْفَقْرِ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الْمَحْدِيَّاتِ
 الثَّمَنَاتِ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے یا اسد بن عمرو بن عاص
 ہوں سستی اور بڑا ہے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَبِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مِمَّنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْجُبْنِ وَالْفَقْرِ وَالْجُبْنِ وَالْاَعْدَاءِ وَالْعُدُوِّ
 يَلْبَسُ مِنْ قُبْرِ الْمَسِيحِ الْمَحْجَالِ وَالْعُدُوِّ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْبَقَرِ وَالْعُدُوِّ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ترجمہ عبد اسد بن عمرو بن عاص سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ زانے تھے یا اسد بن عمرو بن عاص ہناہ مانگتا ہوں سستی اصابہ ہے
 اور قضا دہی اور گناہ سے اور ہناہ مانگتا ہوں تیری وجہ کی برائی سے اور ہناہ مانگتا ہوں تیری قیر کے عذاب سے اور ہناہ
 مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اَلَا سُبْحَانَكَ رَبِّكَ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا يَأْخُذُكَ شَيْءٌ سُبْحَانَكَ مَنْ يَدْعُوكَ مِنْ دُونِكَ اَلَا سُبْحَانَكَ
 کا حکم ہو کسی تہی کے یا بی بھلائی کے نسبت صادر ہوتا ہے کچھ اگر دھما گئی اور خدا کی درگاہ میں ہے پئے تو وہ اپنے
 حکم کو بدل دیتا ہے اور یہ بدلنا ہم لوگوں کی نسبت جو خدا کی نسبت اس کو سب سے پہلے معلوم تھا کہ یہ بد دعا کر گیا اور پھر حکم
 اس پر ہو گا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ ذُلِّ الشَّقَاءِ وَ
 لِسَانَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَجُفَاءِ الْاَلْبَاءِ - قَالَ سَفِيَانُ هُوَ كَلِمَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لَوْ اِنِّي لَا اَسْبَحُ بِهَا
 الْحَيَاةُ الْمُنْفَى لَيْسَ فِيْهَا تَرْجُمَةُ ابُو بَرْدٍ رَمَ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہناہ مانگتی تھیں جن چیزوں سے
 پر بچتی آئے سے اور دشمنوں کی ملامت سے اور بری قضا سے اور سخت بلا سے - سَفِيَانُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُو بِهَا مِنْ قَبْلِ قَبْرِ تَبْرِ
 مگر میں نے چہ بیان کہیں یہ کہ مجھ کو یہ نہیں لگوں سی اس میں تھی اَلَا سُبْحَانَكَ رَبِّكَ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا يَأْخُذُكَ شَيْءٌ
 ہناہ مانگتا تھا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ ذُلِّ الشَّقَاءِ وَ

فرمایا میں تمہارا کچھ اور دیکھ کر اور کچھ اور تر کچھ کو عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبتدوا الزھو والربیع ولا تفتدوا الزینب والرحط جھینما ترجمہ ہر قوم سے روایت ہر رسول سے
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پہلو و پچی اور تر کچھ کو ایسا کہ اور دیکھ کر اور کچھ کو ایک ساتھ **حلیط الزھو**
والنیشہ کی اور گد کچھ کو ملا کر بگولے سے مانع عن ابن سبینہ الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
تخلط النش والربیع وان تخلط الزھو والنش والرحط ترجمہ ہر قوم سے روایت ہر رسول سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور دیکھ کر کو ملائے سے بعد کچھ اور خشک کچھ اور کچھ اور گد کچھ کو ملائے سے
حلیط النیش والرحط گد اور تر کچھ کو ملا کر بگولے سے مانع عن جابر ابن اناب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عن خلیط النش والربیع والرحط ترجمہ ہر قوم سے روایت ہر رسول سے صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کچھ
اور گد اور گد اور تر کچھ کو ملا کر بگولے سے عن جابر ابن اناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تخلطوا الزینب
والنش ولا النش والرحط ترجمہ ہر قوم سے روایت ہر رسول سے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ملاؤ گد اور کچھ کو اور نہ
گد کچھ اور خشک کچھ کو **حلیط النیش والرحط** گد اور خشک کچھ کو ملا کر بگولے سے عن جابر ابن اناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکھن ان تبتدوا الزینب والنش جھینما فی کھن ان تبتدوا النیش والنش جھینما ترجمہ
جابر بن سے روایت ہر رسول سے صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گد اور کچھ کو ملا کر بگولے سے اسی طرح گد اور خشک کچھ
کو ملا کر بگولے سے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذیاب والحنہ والذمہ والنشیر
وعن النیش والنش ان تخلطوا من الزینب ولا تخلطوا الزینب والرحط الخ ترجمہ ہر قوم سے روایت ہر رسول سے
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گد کی کوئی تہنی اور لکھن بن اور دھن
برتن اور چین بن سے اور گد اور کچھ کو ملا کر بگولے سے سے اس طرح گد اور کچھ کو ملا کر بگولے سے اور کچھ اب
نے ہر ایک پستی کا نام ہے والذہب موت ملاؤ گد اور کچھ کو عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال النش والرحط جھینما فی کھن
خک کہ ترجمہ ابن عباس نے کہا گد کچھ کو الگ بھی بھگولہ اور ہم سے اور نہ کچھ کچھ کے ساتھ بھی ہم سے **حلیط النش**
والربیع کچھ اور گد کو ملا کر بگولے کی مانع عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
حلیط النش والربیع وعن النش والرحط ترجمہ ابن عباس نے روایت ہر رسول سے صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ
اور گد کو ملائے سے اور کچھ کچھ اور گد کچھ کو ملائے سے عن جابر بن اناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن النش والربیع وعن النش والرحط ان تبتدوا جھینما ترجمہ ہر قوم سے روایت ہر رسول سے
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور گد کچھ کو ملا کر بگولے سے **حلیط الزینب والرحط** الزینب کچھ
اور گد کو ملائے سے مانع عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبتدوا

نہایت عیب

سَأَلَهُ عَنْ شَرَابٍ كَانَ فِيهِ كَثْرَةُ الْكَلْبَةِ وَكَثْرَةُ الْكَلْبَةِ مَا أَفْعَلُ بِهِ قَالَ لَا تَشْرَبْهُ
 حَرَامٌ فَذَهَبَ يَعْنِي ذَلِكَ هُوَ الْكَلْبَةُ لَكَ تَرْجَمَهُ وَبَنِيَانٍ سَمِعْتُ رَأَيْتُ بِهَا كَيْفَ خَلَعَ عِلَاسُ كَمَا هُمْ مَرِين
 جاتے ہیں ادباً زار و ظن میں شریک تھا ہوا دیکھتی ہیں لیکن معلوم نہیں کن برتنوں میں وہ بنی خفی عطا نے کہا جو شراب
 نشہ لاوے وہ حرام ہے پھر وہ شخص تہذیبی و درگیا عطا نے کہا جیسا میں کہتا ہوں یہاں ہر عورت ہینزین قال
 حَرَامٌ لَكَ تَرْجَمَهُ ابْنُ سَبْرٍ نَعْنُ كَمَا بَرَزَ لَنَا مِنْ شَرَابٍ حَرَامٍ هُوَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَقِيلِ الْجَوْدِي
 قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَاتِبُهُ مِنْ الْكَلْبَةِ حَتَّى يَذْهَبَ فَلَمَّا كَانَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ وَكُلُّ مَيْكَةٍ حَرَامٌ
 ترجمہ عبدالملک بن طفیل نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے (جو عقیقہ ہے خلفا کی بی بی امیہ میں سے) ہم کو کہا ہات پھلدار کوڑا
 شراب سے چراگ پر رکھ کر خوش دیا جاوے یہاں تک کہ گاؤں ہو جاوے جب تک وہ دخل و دخل میں کچل جائیں اور ایک حصہ
 جاوے (جو نہایت گانا ہو جیسے اونٹ کی گنی کے دھڑاں جیسا کہ اس کو لکھا کہتے ہیں) اور ہر نشہ لائے والا حرام ہے عَنِ
 الصَّقْفِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ حَرْثَانَ عَنْ أَحْمَدَ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَزْزٍ
 روایت ہے عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن رطاحہ کو کہا کہ ہر نشہ کرنے والا حرام ہے عَنِ
 حَكَمٍ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيْكَةٍ حَرَامٌ تَرْجَمَهُ أَبُو مَرْوَةَ شَعْرِي رَمَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے تَغْيِيرُ اللَّبَنِ وَالزَّرْدُ مَرَارَتَيْنِ كَسْ شَرَابٍ كَمَا كُنْ مِنْ عَنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَتَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَهَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ إِلَيْهَا أَثَرُ بَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَلَّتِ الشَّيْءُ وَالزَّرْدُ قَالَ وَمَا لِي بِشَيْءٍ وَأَنَا لِيَنْتَعِ كَتَبْتُ إِلَيْهَا الْيَمَنُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهَا الْيَمَنُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهَا الْيَمَنُ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شربت منکر کا فاری حضرت کل مکتبہ ترجمہ ابو مرثد سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ یمن کی طرف بھیجا ہے کہا یا رسول اللہ ان شراب ہوتے ہیں تو میں کہہ دیتا ہوں کہ یہاں
 نہ یمن پہنچا تو فرمادیاں کہ کوئی شراب ہوتے ہیں یہی کہتا ہے اور مرزا اپنے فرمایا ہے اور مرزا کیا میں نے کہا ہے تو شہد کا
 شراب ہے اور مرزا جو کہ شراب ہے اسے فرمایا جو نشہ لاوے اس کو نہ بی کیونکہ میں حرم کر چکا ہر نشہ
 لانے والے شراب کو عَنِ ابْنِ مَوْسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَهَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ
 إِلَيْهَا أَثَرُ بَعَثَ إِلَيْهَا الْيَمَنُ فَهَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ إِلَيْهَا أَثَرُ بَعَثَ إِلَيْهَا الْيَمَنُ فَهَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ
 مِنَ الشَّيْءِ قَالَ كُلُّ مَيْكَةٍ حَرَامٌ تَرْجَمَهُ أَبُو مَرْوَةَ شَعْرِي رَمَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 میں نے کہا یا رسول اللہ ان شراب ہوتے ہیں جن کو تم اور مرزا کہتے ہیں آپ فرمایا ہے کہ یہاں ہے میں نے کہا ایک شراب
 بنتا ہے نفع سے اور زرد جو ہے بنتا ہے آپ فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَيْهِ الْعَمْرِيُّ فَكَانَ رَجُلًا كَاتِبًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهَا الْيَمَنُ

اپنی فرمایا ست ہونگے اور تن سے جیسے ڈانٹ لگاؤ اور جیسے کینہ بریق چاگل (پھر آپ تہذیب و تدبیر کے حکم کے ساتھ اس کو
تہاد دے پھر اسے اپنے ان لوگوں کو دیکھا وہ دبا سید ہو کر میں (نہیں) مستحق کی تادیبی سے آجے فرمایا کہ اب وہ پھر
میں دیکھتا ہوں تم تہاد ہو گئے اور میں نے کہا اس میں اس کے ہمارے میں با برنی ہی نہیں اور وہ ان باور میں ہوا کہ فساد
سے اور آپ نے حرام کر دیا پھر ہر ایک شراب کو جیسے ہم ڈانٹ لگائیں اپنی فرمایا یہ ہر ایک شراب لیکن جو دوس سے جزا
لا دے عن جلیل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخمر والظروف فکنت انک کذا فقال لا رسول اللہ لیکن لکنا
وعدا فقال لا لیکن صلی اللہ علیہ وسلم کذا اذا ترجمہ جابر بن سمیٰ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منع کیا
ترتیب سے تو نہ اس نے نکات کی اور فرمایا ہمارے ہر قسم کے برتن میں ہر نے فرمایا تو میں نے منع ہی نہیں کیا
الحکم شراب کی چیز ہے عن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکلۃ اشری بہ یقعد حیث
من شیء ولیکن یظن انہما کا کھا لیں فقال لہ جلیل علیہ السلام لکھا لہ الذی عنہ ہذاک للظفر کون
انکذت الخمر عورت اشتک ترجمہ ابی ہریرۃ سے ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس معراج کی رات دہپا لگائے
گئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا شکوہ جو دوس کا جو
نے حکم طہارت کی فطرت کی لطف دودھ فطرت میں پیدا ہونے کے موافق ہے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو فطرت اس کی دودھ ہوتی
ہے تمام نوری جسمانی اور روحانی دودھ ترقی پاتے ہیں بخلاف شراب کے کہ وہ فطری غذا نہیں بلکہ مصنوعی ہے اس سے
حقل میں فوٹو ہوتا ہے اگر تم شراب پالو تو تمہاری موت گمراہ ہو جاتی ہے عن ترجمہ ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یترک الناس من اقلۃ الخمر یفوتون ما قبلہا ترجمہ ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہہ دیتے ہیں اس نے ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی فرمایا کہ ہر ایک میری امت کو شراب پینے سے منع کر دو اس کا اور
کہہ دیتے ہیں کہ بچہ تو ان کو دودھ لگاتا ہو گا ایک تو شراب پینے کا دوسری فریاد کیا کہ اگر ان کو ایسا نہ ہو گا اور
وشراب الخمر شراب پینے کی جہاں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الذی فی حیث
یزنی وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن
وہو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن
روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زنا کیا ہو تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جس نے شراب پینا ہو تو وہ مومن نہیں ہوتا
تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جس نے شراب پینا ہو تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جس نے شراب پینا ہو تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جس نے شراب پینا ہو تو وہ مومن نہیں ہوتا
یعنی بڑی لوٹ قیامت کی تو وہ مومن نہیں ہوتا بلکہ ان گناہوں کے کرنے وقت یا ان سے اجتناب نہ کرے گا یا ان سے اجتناب نہ کرے گا یا ان سے اجتناب نہ کرے گا
کا کہیں کرنا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزنی الذی فی حیث یزنی وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن
الشارحین انہما وہو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن ولا یشرب الخمر منارہا حیث یشربہا وهو مؤمن

مستأنف

[illegible]

اَلْحَالُ هَذَانِ وَ اَمَّا هَذَا فَاَمَّا حَلَالٌ كَلَّكَ لَنْ يَنْفَعَكَ ثَلَاثًا وَ اَلْثَلَاثُ اَنْ تَكُنْ مَرَحِمَةً لِّسَبِّ بْنِ اَبِي
 رُوَيْتٍ هُوَ حَضْرَتٌ قَوِيٌّ اَوْ شَيْطَانٌ وَ مَجْلُودٌ هُوَ الْكُوْدُ كَيْ دَوَّخٌ مِنْ دَهْلِكَ كُنْ يَدِيْلُ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 اِسْمَاتٍ بِرَكْبَةٍ دُوْحَةٍ شَيْطَانٍ كَيْ مِنْ اَوْرِيكٍ حَصْرٌ كَا حَكْنٌ عَبْدُ اَلْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ اَلْبَغْرِي قَالَ كَتَبَ
 اَلْيَسْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ لَا تَشْرَبُوا اِمْرًا لَطْلًا وَ حَتَّى يَنْ حَبْ ثَلَاثًا وَ يَنْفَعِي ثَلَاثًا وَ كُلُّ مُشْتَعِرٍ
 حَلَّ اَمْرٍ حَرَمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 دُوْحَةٍ حَلَّ اَمْرٍ حَرَمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 مُشْتَعِرٍ حَرَمٍ اَمْرٍ حَرَمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 وَ مَا لَا يَجُودُ كُوْنَا شَيْءٍ مَيَا ذُرَّتْ هُوَ اَوْرِيكٍ كُوْنَا هِنٍ عَمْرُ اِيْنِ ثَلَاثٍ اَلْبَغْرِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
 عَتَّارٍ فَبَاذَ اَمْرًا حَرَمًا اَمْرًا حَرَمًا اَمْرًا حَرَمًا اَمْرًا حَرَمًا اَمْرًا حَرَمًا اَمْرًا حَرَمًا اَمْرًا حَرَمًا
 لَعْنِي مَيَّةً قَالَا كُنْتُ شَارِبَةً قَالَا اَنْ تَجْعَلَهُ قَالَا قَالَا قَالَا قَالَا قَالَا قَالَا قَالَا قَالَا قَالَا
 اَبُو نَابِتٍ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 نَعْنِي كَهَا بِيْرٍ حَتَّى تَاَزَهُ هُوَ اَوْ سَبِّ بِيْرٍ كَهَا مَيْنٍ نَعْنِي شَرَابٍ كَيْ كَالِيَا سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 كَهَا بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 حَتَّى كُوْحٍ حَرَمٍ اَمْرٍ حَرَمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 وَ اَللّٰهُ مَا حَلَّ اَلْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 اَلْوُصُوْلُ مَيَّةً مَسْتَبَتٍ اَلْمَلِكِ بْنِ طَهْقَلٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 كُوْحٍ حَرَمٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 كَهْتِيْ هِنٍ طَهْقَلٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ
 اَوْ كَاهِيَا خِيَا خَلَطُ شَرَا اَوْ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ
 اَمْرٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ
 اَمْرٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ
 كَيْ مَعْرُورٍ عَمْرُ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 شِيْرٍ بِرِيْرٍ حَتَّى اَوْ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 اَلْعَصِيْرُ قَالَا اَمْرًا حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ
 اَوْ نَهْرٍ نَعْنِي كَهَا بِيْرٍ حَتَّى اَوْ سَبِّ بِيْرٍ سَبِّ بِيْرٍ
 يَنْفَعِيْ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ حَرَمٍ

یعنی ترجمہ شعبی کے کہ ہاشمیوں میں روز تک گزشتہ اپنے گئے دینی کھلاوے اور پانی ذکر و
مابعد شربہ میں بندہ و مابعد یقین زبان دن بندہ کاجکا پنا درست ہر اور بکا پنا درست ہر

عن فیروز بن الدین قال قومت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلت یارسول اللہ انا
اخصاب کرم و قد ازل اللہ عنہ وجعل خیرنا الخیر فماذا انصنع قال تعوذ و نہ زینبا قلت فتنصنع ما

لتریب ماذا قال یتقونہ علی عداکم و تشریونہ علی عداکم و یتقونہ علی عداکم
و تشریونہ علی عداکم قلت اقلہ نوحی حتی شدت قال لا تجعلوہ فی القل و اجعلوہ فی

السمان فانہ ان تأخو صارا خلا ترجمہ فیروزی سے روایت ہرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاں آیا اور عن کیا یا رسول اللہ ہم انکو روئے میں اور اسل جلالہ نے حرام کر دیا شراب کو پھر ہم کیا کریں

آپ نے فرمایا سکہا لو انکو روئے میں نے کہا سکہا کر کیا کریں آپ نے فرمایا صبح او کو بھگوا اور شام کو پیو اور
شام کو بھگوا و صبح کو پیو میں نے کہا کیا ہم اسکو نہ دین یہاں تک کہ تیرموجا ہو آپ نے فرمایا کھرو دن میں

ست رکعت اگر وہ در تک رہیگا تو سر کر موجا ہو گا عن فیروز بن الدین قال قلنا یا رسول اللہ انا
اعدا بائنا اذا انصنع بها قال یتوھا قلنا فماذا انصنع یا نریب قال یغنی انید و علی عداکم

و تشریونہ علی عداکم و انید و علی عداکم و تشریونہ علی عداکم و انید و علی عداکم
الشدان و لا تبتدوہ فی القل فانہ ان تأخو صارا خلا ترجمہ سی جواد گزیر عن ابن عباس قال

کان یبتدئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشربہ من العذیر بعد العذیر فاذا کان مساء
الثانیۃ قال یقوی فیما نادى نعی کما یشریونہ اخر بقی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم کے لیے نیند بگور یا جاتا آپ اسکو پیتے دوسرا دیر سے دن تک پھر تیسرے دن کے شام کو اگر کچھ
رہتا تو بہا دیتے اور اسکو نہ پیتے عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتقوہ

الربیب فیشربہ یومہ و العذ و بعد العذیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کے لیے متقی بھگوتے پھر آپ اسکو دس دن پیتے اور دوسرے دن اور تیسرے دن عن ابن عباس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبتدئ لہ یبتدئ النریب من اللیل فجلہ فی سقاء فیشربہ
یومہ ذلک و العذ و بعد العذیر فاذا کان من الخیر الثانیۃ سقاء او شربہ فکان اخصبہ و نہ

شربہ اھرا فہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ سلم کے لیے انکو خشک رات کو
بھگوتی جاتے پھر آپ اسکو ایک مشک میں بھر دیتے اور صبح کو دن بھر پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے

دن پیتے جب تیسرا دن ختم ہوتے کہ ہوتا تو دوسرے دن کو پلانے اور دوسری پتی پھر صبح کو اگر کچھ پچ رہتا تو اسکو
پچھڑا دیتے

مشکوٰۃ

